قول مقبول

فی

اثبات وحدۃ بنت الرسولؐ

(از قلم حقیقت رقم)

وکیل آل محمد حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین نجفی فاضل عراق

مومنین حضرات

مسئلہ ماتم ہو یا مسئلہ خلافت، کسی بھی نوع کا کوئی
حوالہ معلوم کرنا ہو تو جوابی خط لکھیں فوراً جواب دیا جائے گا۔
اس کے علاوہ جہاں کہیں مذہب شیعہ پر حملہ ہو. کوئی مولوی
تنگ کرے، تحریراً تقریراً جس قسم کی ضرورت پیش آئے
رجوع کریں انشاءاللہ فوراً عملی اقدام کر کے آپ کو مطمئن
جائے گا۔

پتہ

حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین صاحب قبلہ نجفی
سرپرست شعبہ تبلیغ و مدرس مدرسہ
جامعہ المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

لائنل طباعت
ملیز ہولٹ - ۱۳ کمرشل زون لبرٹی مارکیٹ گلبرگ لاہور

قولِ مقبول

فی

اثباتِ وحدۃ بنت الرسولؐ

(از قلم حقیقت رقم)

وکیل آلِ محمد حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین نجفی فاضل عراق

یہ ہمارے شعبۂ تبلیغ کی ساتویں پیش کش ہے۔

اَوَ بِنْتَ صِهْرًا مِثْلِي وَلَمْ يُؤتَ اَحَدٌ

(داماد نبیؐ ہونا خصوصیت ہے حضرت علیؑ کی (حدیث نبویؐ)

قولِ مقبول

فی

اثباتِ وحدتِ بنتِ الرسولؐ

جس میں

مسئلہ بنات پر تفصیلاً بحث کی گئی ہے، تصویر کے دونوں رخ پیش کر کے عثمان اموی کی دامادی رسول کو قرآن وسنت اور عقل کی روشنی میں جھوٹا ثابت کیا گیا ہے، اور مولوی فیض احمد اویسی، غلام رسول نارووالی، عبدالستار تونسوی، محمد نافع جھنگوی اللہ یار، مولوی مہر محمد، عبدالعزیز ملتانی، مولوی کرم دین بھین، رشید احمد گنگوہی، محمد قاسم نانوتوی، احتشام الدین خارجی اور دیگر عثمان اموی کے بلا اُجرت وکلاء کے تمام عذر، بہانوں کو عقل و دلیل کی روشنی میں غلط ثابت کیا گیا ہے۔

از قلم حقیقت رقم

وکیل آلِ محمدؐ حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی

سرپرست ادارہ تبلیغ اسلام ماڈل ٹاؤن لاہور

ہمارے ادارۂ تبلیغ کی دیگر مطبوعات

مؤلفہ وکیل آل محمدؐ حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین صاحب نجفی (فاضل عراق)

جاگیر فدک جس میں مسئلہ فدک پر چار یاری مذہب کے وکلاء کے تمام عذر اور بہانوں کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بی بی کی صداقت اور سچائی کو قرآن وسنت کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کتاب لاجواب ہے صفحات ۵۵۰۔

ماتم اور صحابہ اس کتاب میں نوحہ۔ ندبہ۔ گریہ۔ ماتم۔ خونی ماتم۔ فاقہ سر میں خاک ڈالنا۔ سیاہ لباس پہننا۔ شبیہہ ذوالجناح علم مبارک اور عزاداری، امام مظلوم پر چار یاری مذہب کے دیگر تمام اعتراضات کا قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیا گیا ہے۔ صفحات ۲۵۵

سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم اس کتاب میں اہلسنت کے اس اعتراض کا ٹھوس جواب دیا گیا ہے کہ عمر صاحب مولا علیؑ کا داماد تھا۔ مولوی محمد صدیق تاندلوی اور چار یاری مذہب کے دیگر بلا اجرت وکلاء کا قرضہ پرانٹ سمیت لٹا دیا گیا ہے۔ صفحات ۴۴۰

یہ کتاب گورنمنٹ پنجاب نے ضبط کر لی۔

حقیقت فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ اس کتاب میں سنی بھائیوں کی طرف سے شیعہ فقہ پر کئے گئے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے صفحات ۱۶۰

حسن مہدی خان، محمد حیات انصاری سید اجمل حسین ناصر نقوی
منتظمین شعبہ نشر و اشاعت

فہرست مضامین

نمبر شمار — نام

عمرو اور معاویہ بڑے سیاست دان کیوں؟ ناجائز اولاد اور امامت، کافی شریف اور مسئلہ بنات، تقیہ اور اہل حدیث، ابوبکر، علم غیب پر مناظرہ، نکاح و کفو، عثمان کا ماں جایا ولید، بنیؐ اور جویریہ، بنو آدم کس نکاح سے پیدا ہوئے، عصمتِ انبیاء کا عقیدہ ابلیس کا ہے، چالیس سال تک نبیؐ قوم کے دین پر قضاوت اور ناجائز اولاد گیارہ آدمی مخنث، اولادِ مخنث مشکوک مخنث کی تین قسمیں، عبداللہ اور قاضی یحییٰ میں ایک خاص بیماری، علت اُبنہ بدعت نہیں، شرفاء کے پیشے، ابو سفیان، عمر، خالد، حکم بن عاص زبیر کا کاروبار، شیعہ علماء اور بنات نبی، ہند کا حلیہ اور مسافر سے دوستی، بنو زرقا کا تعارف، اہلسنت اور عقیدہ تعدادِ اولادِ نبیؐ، شجرۂ ملعونہ، فتوحات خلافت کی دلیل نہیں، نبیؐ کے لڑکوں کا انکار، بیٹے کا نام عثمان کیوں رکھا، ماں کے نام سے مشہور صحابہ، گیارہویں والے کا نسب، علیؑ پہلا مومن، بنات کے فضائل کیوں نہیں لکھے؟ مروان کا سسر اور جماعِ میت، میت گھر میں اور ہمبستری، اسماء کی بہن اور مقدار مقاربت، عشق عثمان، اُمیہ خاندان اور زنا یزید اور ماں سے زنا، مولا علیؑ کا دشمن یا منافق یا ولد الزنا و حیض، اُبنہ کا بیمار ہے، پاخانہ کے رستہ حیض کا آنا، آدھا نطفہ شیطان، نہج البلاغۃ اور عثمان کی دامادی، آیت پردہ اور بنات رسول، کتاب استغاثہ اور میر صاحب کی داویلہ، آخری مورچہ حیات القلوب، دامادیٔ عثمان پر مخالف کے گیارہ عدد رسالوں پر تبصرہ، نسب ابو حفص، منبر پر بندروں کا ناچ، اہل کا فتویٰ نعثل کو قتل کردو، دونوں جنازۂ رسول کو چھوڑ گئے۔ چند نادر تحفے آخری گزارش۔

عرض ناشر

الحمد اللہ علی نوالہ والصلوۃ علی النبی وآلہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر ہے کہ ہم حسب وعدہ اپنے ادارہ کی ساتویں پیش کش قول مقبول فی اثبات وحدت بنت الرسول۔ قارئین کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ جب کہ اس سے پہلے استادنا المکرم کی چھ عدد کتابیں مقبول عام ہو چکی ہیں۔ کتاب سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم میں قبلہ مولانا صاحب نے غیرت مذہبی کی حفاظت کی خاطر مخالف کو اس کا قرضہ بمع پرافٹ سمیت لوٹایا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ کتاب حکومت پنجاب نے ضبط کر لی ہے۔ کتاب ہذا میں اس افسانہ کو کہ عثمان اموی داماد رسول تھا۔ کتاب وسنت اور تاریخ وعقل کی روشنی میں غلط ثابت کیا گیا ہے اور مسئلہ مذکورہ پر اہل سنت دوستوں کی طرف سے شائع کئے گئے تقریباً تمام دل آزار رسالوں کا مدلل اور ٹھوس جواب دیا گیا ہے۔ زیر نظر کتاب بھی استاد نا المکرم وکیل آل محمد غلام حسین صاحب نجفی سرپرست ادارہ تبلیغ اسلام کی سعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ مسئلہ بنات پر چونکہ پہلے کوئی اس طرح کی مفصل کتاب موجود نہ تھی اس لیئے اس کی تصنیف میں کچھ خاص قسم کی دشواریوں سے قبلہ کو گزرنا پڑا ہے کیونکہ سہم مسموم کے مقدمہ کے سلسلہ میں قبلہ لاہور کیمپ جیل میں قید رہ چکے ہیں۔

اس لیئے ہم طلبہ جامع المنتظر استادنا المکرم کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لیئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک مولانا کو بحق چہاردہ معصومین زندہ و سلامت رکھے۔ آمین۔ اور ہم سب طلبہ جامع المنتظر استادنا المکرم کے بے حد شکر گزار ہیں کہ انھوں نے اپنی تدریسی اور تقریری مصروفیات کے باوجود مسئلہ بنات پر ایک تحقیقی کتاب تحریر فرما کر ہماری اور جملہ مومنین کی خواہش کو پورا کیا ہے اور تمام مخالفین

کو اس مسئلہ پر دعوتِ فکر دی ہے اور مسئلہ بنات پر تصویر کے دونوں رخ پیش
کر کے قارئین کو دعوت انصاف دی ہے۔ صرف حقائق کو آشکار کیا گیا ہے کسی
کی دل آزاری کا مقصد نہیں کیا گیا۔

وما توفیق باللہ

ناشر خاکپائے علماء حقہ
اظہر حسن خان نجم۔

نوٹس

یہ کتاب قول مقبول صرف شیعہ بھائیوں کے لیے لکھی گئی ہے۔ دوسرے فریق
اسلامیہ اس کتاب کو نہ ہی خریدیں اور نہ پڑھیں۔ بلکہ نہ ہی دیکھیں اور نہ ہی گھر میں
رکھیں۔ کیونکہ یہ کتاب ایک جوابی کاروائی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس کے پڑھنے سے
کسی مسلمان بھائی کے دل کو ٹھیس لگے۔

اسلامی نمازِ مطابق فقہ جعفریہ

اس رسالہ میں مختصر اور آسان الفاظ میں نماز سے دیات تک فقہ جعفریہ
کو پیش کیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ موجودہ مجتہدین کے فتوی کے مطابق
مسئلہ کو پیش کیا جائے۔ پیش نماز کی تمام ضروریات کو یہ رسالہ پورا کرتا ہے
نکاح، عیدین۔ جمعہ اور جنازہ کا مفصل ذکر ہے صفحات ۲۱۶

ایک رسالہ صوت الحدید در ابطالِ خلافت معاویہ و یزید زیر طبع ہے

کلمہ طیبہ، اس رسالہ میں ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل کے جزو ایمان ہونے پر مفصل بحث کی گئی ہے

محمد ضیا انصاری، سید محمد جمیل حسین ناصر نقوی، حسن مہدی خان
منتظمین شعبہ نشر و اشاعت

ہمارے رسالہ کی غرض تالیف

ہر مصنف کتاب کے سامنے سات غرضوں میں سے کوئی ایک ضرور ہوتی ہے
ہم مسموم دیکھیں ایک ان میں سے یہ غرض بھی ہوتی ہے کہ کسی مسئلہ میں اگر کسی مصنف
یا مولف نے اپنی کتاب میں خطا کی ہو یا کسی مذہب والوں کو کسی رنگ میں چیلنج کئے
ہوں تو ایسے عالم کو اس کی خطا دکھانے کے لیئے بھی کسی دوسرے شخص کو قلم اٹھانا
پڑتا ہے بندہ کی نظر سے اہل سنت کے لکھے ہوئے شیعوں کے خلاف درج ذیل
گیارہ عدد رسالے گزرے ہیں۔ القول المقبول فی بنات الرسول از فیض احمد
اویسی بہاولپور (۲) حضور کی صاحبزادیاں چار از غلام رسول نارووالی (۳) البرھان
المعقول فی تربیع بنات رسول (۴) الدین الخالص از مولوی اللہ یار چکوال (۵)
شان عثمان از مولوی عبدالستار تفصیل آخر کتاب میں دیکھیں ان رسالوں میں اہل
سنت مناظرین نے عثمان اموی کو داماد نبیؐ ثابت کرنے کے لیئے خوب وکالت کی
ہے اور اپنے مخالفین شیعہ لوگوں کو اپنے باپ دادا والے القاب مثلاً ذریت ابن
سبا وغیرہ بھی دیئے ہیں مختصر جو کچھ بھی عثمانی وکلا نے لکھا ہے اپنے گمان میں وہ یہ
سمجھتے ہیں کہ انھوں نے اپنی ناکام کوشش سے شیعوں کو تحقیق کی چکی میں پیس ڈالا
ہے اور رافضیت کا سر کچل دیا ہے اور اگر شیعوں میں غیرت ہو تو ڈوب کر مر جائیں
تاکہ اصحاب پر کیچڑ اچھالنے والا کوئی بھی دنیا میں باقی نہ رہے۔

ارباب انصاف میں یہ ہرگز نہیں کہتا کہ اہل سنت نے وہ رسالے کیوں لکھے ہیں
بلکہ انھیں بعد میں بھی لکھتے رہنا چاہیئے تاکہ کسی زمانہ میں تحقیق کا دروازہ بند نہ ہو
مثلاً اگر مسلمانوں میں حاکم سازی کے لیے جمہوریت کے نظریہ پر ہی تحقیق کا دروازہ

بند کر دیا جاتا تو آج حکومت وقت مجلس شوریٰ کا اعلان کیسے کر سکتی تھی
جن علماء نے عثمان اموی کی وکالت کے لیے قلم اٹھایا ہے میں ان کی تعریف کرتا ہوں
کیوں کہ ان کی تحقیق کے بعد ہمیں بھی دعوت تحقیق یا تحقیق کا موقع ملا ہے اور ہم
نے بھی شیعوں کے عقیدہ کی ترجمانی کے لیے قلم اٹھایا ہے اور مسلمانوں کے سامنے
تصویر کا دوسرا رخ پیش کیا ہے اور بات کو حرف آخر تک نہیں پہنچایا بلکہ تحقیق
کا دروازہ کھلا ہے بسم اللہ جس کا جی چاہے تحقیق کو آگے بڑھائے۔ ان عادت
العقرب عدنا لها ۔ وکانت النعل لها حاضرہ

(۲) وہابی دوستوں نے کچھ عرصہ پہلے شیعوں کو جواب نکاح ام کلثوم کے قرضہ
کا طعنہ دیا تھا۔ بندہ نے مذہبی غیرت کی حفاظت کی خاطر قرضہ پرافٹ سمیت لوٹایا
تھا لیکن دوستوں نے توہین صحابہ کا مجھ پہ بہتان لگا کر حکومت اور عوام کو میرے خلاف
بھڑکا کر مجھے گرفتار کرایا اور اگست وستمبر ۱۹۸۱ء میں تھانہ سول لائن اور کیمپ
جیل میں مجھے کچھ عرصہ قید کرایا لیکن جب تک وہابی آل رسول کے خلاف اپنی تمام
کاروائیاں بند نہیں کریں گے اس وقت تک حمایت اولاد نبی کی خاطر شیعوں کی طرف سے
دفاع کا سلسلہ جاری رہے گا۔ میں نے اس رسالہ میں شیعہ وسنی دونوں کا مدعا پیش کیا
ہے اور یہ بھی کوشش کی ہے کہ کسی مسلمان کا دل نہ دکھایا جائے اور جو کچھ لکھا ہے اہلسنت
کی کتابوں کے حوالہ سے لکھا ہے۔ بندہ نے عربی عبارات کو اصل کتب کے حوالہ سے لکھنے
کی کوشش کی ہے۔ پھر بھی اگر کہیں خطا ہو گئی ہے تو میں خداوند رحیم سے معافی کا طلبگار
ہوں، اس رسالا کی ترتیب میں جن علماء حق کی کتابوں سے میں نے فائدہ حاصل کیا ہے
اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں گھر عطا کرے، سچی بات تو یہ ہے ہم تو کچھ بھی نہیں،
عالم تو وہی لوگ تھے۔ اس رسالہ میں میرے معاون خاص اظہر حسن خان رہے ہیں، خدا
ان کو دولت علم عطا کرے۔ آمین۔ اس کتاب کے مسودہ سے ۱۱ر جنوری ۱۹۸۲ء کو
فراغت حاصل ہوئی۔

دعا گو
وکیل آل محمد : غلام حسین نجفی :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنابِ زہرا کی فضیلت عالمِ انوار میں

(ثبوت ملاحظہ ہو)

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ ۔ مودت گیارہ صـ۸۷ مطبوعہ لاہور
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہداء باب چہارم صـ۱۲۳
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ فصل پنجم صـ۶۶ مؤلف اخطب خوارزم
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین باب اول صـ۳۶

مودۃ القربیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن عبداللہ بن عباس قال قال رسول اللہ لمّا خلق اللہ آدم وحوّاء کانا یفتخران فی الجنّۃ فقالا ما خلق اللہ خلقا احسن منّا فبینما ھما کذلک اذ رأیا صورۃ جاریۃ لھا نور شعشعانی یکاد ضوءہ یطفی الابصار وعلی رأسھا تاج وفی اذنیھا قرطان قالا ما ھذہ الجاریۃ قال ھذہ صورۃ فاطمۃ بنت محمد سید ولدک فقالا وما ھذا التاج علی رأسھا قال ھذا بعلھا علی ابن ابیطالب قالا وما ھذا القرطان قال الحسن والحسین ابناھا وجد ذلک فی غامض علمی قبل ان اخلقک بالفی عام

روضۃ الشہداء کی عبارت ملاحظہ ہو

چوں حق تعالیٰ آدم وحوا را در بہشت متمکن گرداند وقت آدم بحوا گفت ندائے

از تو نیکوتر نیافریده است حق تعالیٰ امر کرد بجبرئیل کہ ایشاں را بفردوس اعلیٰ برد چوں آدم و حوا بفردوس اعلیٰ در آمدند نگاہ کردند دختر دیدند بر بساط بہشت نشستہ تاج از نور بر سر و دو گوشوارہ از نور در گوش ما آدم گفت اے جبریل ایں دختر چہ کس است جبریل گفت ایں فاطمہ است دختر محمد گفت آں تاج چیست جبریل گفت زوج وی علیؑ است گفت آں گوشوارہ ہا چیست گفت فرزندان وی حسنؑ و حسینؑ آدم گفت اے جبریل ایشاں پیش از من آفریدہ شدہ اند جبریل گفت اے آدم ایشاں موجود بودند در غامض علم الٰہی پیش از آنکہ تو آفریدہ شوی بچہار ہزار سال (انتھیٰ ملخص)

دونوں عبارتوں کا ترجمہ ملاحظہ ہو

"حضرت ابن عباس راوی ہیں کہ حضور پاک نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا کو پیدا کیا تو وہ دونوں جنت میں اس بات پر فخر کرتے تھے کہ اللہ نے ہم دونوں سے زیادہ اچھا کسی کو پیدا نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے جبریل سے کہا کہ ان کو فردوس بریں میں لے جاؤ وہاں ان دونوں کو ایک لڑکی کی صورت دکھائی دی جس کے چہرے پر اتنا نور تھا کہ قریب تھا کہ وہ آنکھوں کو چندھیادے اس کے سر پر نور کا تاج تھا اور اس کے کانوں میں نوری گوشوارے تھے۔ آدم اور حوا نے جبریل سے پوچھا کہ یہ لڑکی کون ہے جبریل نے کہا کہ یہ نورانی صورت حضرت فاطمہؑ بنت محمدؐ کی ہے۔ وہ محمدؐ جو تیری اولاد کا سردار ہے پھر انھوں نے پوچھا کہ یہ نوری تاج کیا ہے جبریل نے کہا کہ یہ ان کا شوہر علی ابن ابی طالب ہے پھر دونوں نے پوچھا کہ یہ نوری گوشوارے کیسے ہیں جبریل نے بتایا کہ یہ اس کے فرزند حسنؑ و حسینؑ ہیں پھر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم ان کا وجود میرے علم میں پوشیدہ میں تم دونوں کے پیدا کرنے سے چار ہزار سال پہلے موجود ہے۔

نوٹ: مذکورہ روایت سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا جناب

آدمؑ و حواؑ سے افضل ہیں کیونکہ آدم و حوا کا گمان یہ تھا کہ ہم سے زیادہ کوئی اچھا نہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گمان کو توڑنے کے لیے عالم نور میں جناب فاطمۃؑ زہرا کی صورت دکھائی اگر جناب فاطمہ ان سے افضل نہ ہوتی تو حق تعالیٰ ان دونوں کو جناب سیدہ کی صورت نہ دکھاتا۔

نوٹ ۲: مذکورہ روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب فاطمہ زہرا کا عالم نور میں نوری وجود تھا پس پھر دنیا میں آئیں اور جناب علی علیہ السلام کی زوجہ بنیں تو پس جناب امیرؑ خود بھی نور تھے اور اس نوری زوجہ کے ملنے سے لقب ذی النور کے صحیح حقدار ٹھہرے۔

ہمارے سنی بھائیوں نے عثمان صاحب کا لقب ذی النورین مشہور کر رکھا ہے اور وجہ یہ بتاتے ہیں کہ نبیؐ پاک کی دو لڑکیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان کی زوجہ بنی ہیں اور وہ لڑکیاں نور ہیں پس ان کا شوہر اس لحاظ سے ذوالنورین ہے ہم شیعہ عرض کرتے ہیں کہ جناب فاطمہؑ زہرا کے وجود کا ثبوت عالم انوار میں ملتا ہے اگر وہ دونوں لڑکیاں بھی نور تھیں تو ان کے وجود کا ثبوت بھی عالم انوار میں عثمانی وکلاء کو ثابت کرنا چاہیے۔ عثمان کا ذوالنورین ہونا جھوٹ ہے کیونکہ ان دونوں لڑکیوں کا نوری وجود علماء اہل سنت ثابت نہیں کر سکتے اگر ان لڑکیوں کا نوری وجود ہوتا تو جناب زہراؑ کے نوری وجود کے ساتھ وہ آدم و حوا کو دکھایا جاتا یا کسی اور موقعہ پر ان کا وجود نوری ظاہر کیا جاتا۔ مثل مشہور ہے۔

" بھانویں سو صابوناں دا لگے کالے موں نہ ہوندے بگے "

جناب عثمان کو ذوالنورین ثابت کرنے کے لیے بلاجرت وکلاء لاکھ کوشش کریں لیکن ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ جب وہ لڑکیاں نہ تو رسول اللہ کی حقیقی لڑکیاں ہیں اور نہ ہی نور ہیں تو ان کے شوہر عثمان صاحب ذی النورین کیسے بن گئے۔

نوٹ ۴: عثمان صاحب کا یہ لقب" ذی النورین "مشہور کرنا اس کی تعریف نہیں بلکہ عثمان صاحب کی مذمت ہے کیونکہ یہ لقب جناب امیر کا ہے اور جس طرح لقب صدیق اور فاروق یہ حضرت علی علیہ السلام کے القاب ہیں اور ابوبکر و عمر نے یہ القاب غصب کر کے اپنے اوپر فٹ کر لیئے ہیں اسی طرح ذی النور بھی لقب حضرت علیؑ کا تھا اور عثمان صاحب نے یہ لقب غصب کر کے اپنے لئے فٹ کر لیا۔

فرائد السمطین کی عبارت ملاحظہ

عن ابی هریره عن النبیؐ قال لما خلق الله ادم التفت یمنة العرش فاذا فی النور خمسة اشباح سُجدًا و رکعًا قال ادم" یا رب هل خلقت احدًا من طین قبلی" قال لا، قال فمن هولاء الخمسة الاشباح الذین اراهم فی صورتی قال هولا خمسة من ولدك لولا هم ما خلقتك هولاء خمسة شققت لهم خمسة اسماء من اسمائی لولاهم ما خلقت الجنة ولا النار ولا العرش ولا الکرسی ولا السماء ولا الارض ولا الملائکة ولا الانس ولا الجن فانا المحمود و هذا محمدؐ انا العالی وهذا علیؑ وانا الفاطر و هذه فاطمةؑ انا الاحسان و هذا الحسنؑ و انا المحسن و هذا الحسینؑ الیت بعزتی انه لا یاتینی احد بمثقال ذرة من خردل من بغض احدهم الا ادخلته ناری یا ادم هولاء صفوتی من خلقی بهم انجیهم و بهم اهلکهم فاذا کان لك الی حاجة فبهولاء توسل فقال النبیؐ نحن سفینة النجاة من تعلق بها نجا و من حاد عنها هلك فمن کان له الی الله حاجة فلیسال بنا اهل البیت۔

ترجمہ ملخص: جب اللہ نے آدم کو پیدا کیا تو انھوں نے عرش کی دائیں جانب پانچ نوری پیکر رکوع و سجود میں مشغول عبادت پائے آدم نے اللہ کے حضور میں عرض کیا کہ کیا مجھ سے پہلے تو نے کسی کو مٹی سے پیدا کیا ہے اللہ نے فرمایا کہ نہیں۔ آدم نے عرض کی یہ نوری پیکر میری صورت میں کون ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ پانچ تیری اولاد سے ہیں اور اگر ان کو پیدا نہ کرتا تو تجھے بھی پیدا نہ کرتا ان پانچ کے پانچ نام میں نے اپنے ناموں سے نکالے ہیں اگر یہ نہ ہوتے تو میں نہ ہی جنت و دوزخ کو پیدا کرتا اور نہ ہی عرش و کرسی کو پیدا کرتا اور نہ ہی زمین و آسمان کو پیدا کرتا۔ اور نہ ہی فرشتہ۔ جن و انسان کو پیدا کرتا۔ میں محمود ہوں اور یہ محمدؐ ہے میں عالی اور یہ علیؑ ہے میں فاطر اور یہ فاطمہؑ ہے میں احسان اور محسن ہوں اور یہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

میں نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ جو شخص میرے پاس آئے گا اور اس کے دل میں رائی برابر ان پانچ انوار کا بغض ہوگا اس کو میں آگ میں ڈالوں گا۔ اے آدم یہ میری مخلوق میں چنے ہوئے ہیں ان کے صدقے میں نجات دوں گا اور ان کے بغض کی وجہ سے ہلاک کروں گا۔ اے آدم اگر تجھ کو میرے دربار میں کوئی کام پڑے تو ان پانچ انوار کو وسیلہ بنا اور نبی کریم نے بھی فرمایا ہے ہم نجات کی کشتی ہیں اور رب کے حضور میں کوئی حاجت پیش آئے وہ ہم اہل بیت کے وسیلہ سے اللہ سے حاجت طلب کرے۔

نوٹ: مذکورہ بالا حدیث پانچ تن پاک کی فضیلت کا کھلا ثبوت ہے اس کے ترجمے پر غور کرنے سے ارباب انصاف کو عترت رسول اللہ کی فضیلت کے کئی نکات ملیں گے ہم اختصار کی خاطر صرف مقصد کتاب کی طرف رجوع کرتے ہیں ہمارے نبی کی بیٹی فاطمہ زہراؑ اور داماد جناب علی علیہ السلام کا ذکر تو نبی کریم کے ساتھ عالم انوار میں ملتا ہے جیسے معلوم ہوا کہ جس طرح نبی کریم نور ہیں اسی طرح جناب فاطمہؑ اور حضرت علیؑ بھی نور ہیں۔ اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میں نے پوری

دیانتداری سے قرآن اور سنت میں تلاش کیا ہے لیکن جناب عثمان اور ان کی بیویاں رقیہ اور ام کلثوم کا ذکر مجھے عالم انوار والی حدیثوں میں نہیں ملا۔ پس معلوم ہوا کہ نور تو صرف جناب فاطمہ زہرا اور حضرت علی علیہ السلام ہیں اور جناب عثمان اور ان کی بیویوں کا نور ہونا قرآن و سنت سے ثابت نہیں ہے۔

ارباب انصاف آپ ہی غور کریں جو پاک ہستیاں نور ہیں۔ ان کا ہمارے دوست علماء اہل سنت ذکر تک گوارا نہیں کرتے بلکہ فرماتے ہیں کہ علی فاطمہ کا ذکر صرف چاردیواری میں کیا جائے اور جن کے نوری ہونے کا ثبوت قرآن و سنت سے نہیں مل سکتا ان کو لقب ذوالنورین سے مشہور کر دیا گیا ہے بقول فردوسی

منم کردہ ام رستم داستان   وگرنہ یلے بود در سیستان

کہ رستم زماں کو میں نے مشہور کر دیا ہے ورنہ پہلوان تو ایران میں اور بھی بہت تھے جناب عثمان کے فضائل کو حضرت امیر معاویہ نے اپنے دور حکومت میں آسمان شہرت تک پہنچایا ہے ورنہ جناب عثمان جیسے صحابہ کرام میں کئی لوگ تھے۔

جناب سیدہ زہرا کی ولادت کے لیے حق تعالیٰ کا اہتمام

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہلسنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین ص ۱۵۶ ج ۳

(۲) اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ۳۶ ذکر مناقب فاطمہ

(۳) اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۲۷۷ ج ۱

(۴) اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد ص ۸۷ ج ۵ ذکر احمد بن محمد ابو الحسین الفقیہ

(۵) اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۱۹ ج ۶ ذکر مناقب فاطمہ

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر ص۹ ج۲

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ اہلبیت الاطہار ص۴۸

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب ص۳۰۶

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص۴۲ ذکر فاطمہ

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص۹۷ ج۱ باب ۵۵

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب در منثور ص۱۵۳ ج۴ آیت اسریٰ ذکر معراج

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب کنز الدقائق ص۲۶۹ حاشیہ ۵

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المختار ص۲۱۵ ج۴ کتاب الحظر والاباحۃ

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب لابن المغازلی ص۲۴۳ ذکر فاطمہ

(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی ص۲۴۳ ذکر فاطمہ

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص۲۴۱ ذکر حسین بن عبداللہ

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص۲۹۶ ذکر حسین بن عبداللہ

ذخائر العقبیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن عائشة رضي الله عنها قالت قلت يا رسول الله ما لك اذا قبلت
فاطمة جعلت لسانك في فيها كأنك تريد ان تلعقها عسلا فقال
انه لما أسري بي ادخلني جبرئيل الجنة فناولني تفاحة فأكلتها
فصارت نطفة في صلبي فلما نزلت من السماء واقعت خديجة
ففاطمة من تلك النطفة كلما اشتقت الى تلك الجنة قبلتها

ترجمہ: بی بی عائشہ کہتی ہے کہ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور

آپ کو کیا ہے جب آپ اپنی بیٹی فاطمہ کو چومتے ہیں تو اپنی زبان فاطمہ کے منہ میں ڈال دیتے ہیں اور اس طرح کرتے ہیں گویا کہ آپ شہد چاٹ رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جب مجھے معراج کرائی گئی جبریل مجھے جنت میں لے گیا۔ اور ایک جنتی سیب مجھے دیا میں نے اُسے کھایا وہ میری پشت میں پانی کی شکل اختیار کر گیا۔ جب میں آسمان سے اُترا جناب خدیجہ سے ملاپ کیا تو میری اس بیٹی فاطمہ کی اُس جنتی سیب کے پانی سے تکوین ہوئی اور اب جب میں اس بہشتی سیب کی طرف مشتاق ہوتا ہوں تو اپنی بیٹی فاطمہ کو چومتا ہوں

ذخائرُ العقبیٰ کی دوسری عبارت ملاحظہ ہو

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان النبی یکثر انقبل لفاطمۃ فقالت لہ عائشۃ انک تکثر تقبیل فاطمۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل لیلۃ اسری بی ادخلنی الجنۃ فاطعمنی من جمیع ثمارھا فصار ماءً فی صلبی فحملت خدیجۃ بفاطمۃ فاذا اشتقت لتلک الثمار قبلت فاطمۃ فاصبت من رائحتھا جمیع تلک الثمار التی اکلتھا۔

ترجمہ: جناب ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی کریم اپنی بیٹی زہرا کو زیادہ چومتے تھے پس ایک مرتبہ بی بی عائشہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ اپنی بیٹی فاطمہ کو زیادہ کیوں چومتے ہیں حضورؐ نے فرمایا معراج کی رات جبریل مجھے بہشت میں لے گیا اور ہر قسم کے بہشتی میوے مجھے کھلائے پس میری پشت میں اُن میوؤں کا رس پانی کی شکل اختیار کر گیا پس اس کے بعد خدیجہ فاطمہ کے ساتھ حاملہ ہوئی۔ پس جب میں بہشتی میوؤں کے لیے مشتاق ہوتا ہوں تو اپنی بیٹی فاطمہ کو چومتا ہوں۔ پس فاطمہ کی خوشبو سے مجھے اُن تمام بہشتی میوؤں کی خوشبو آتی ہے جنہیں میں نے بہشت میں کھایا تھا۔

کنز الدقائق کی عبارت ملاحظہ ہو

کان رسول اللہ یقبل رأس فاطمۃ ویقول اجد منہا ریح الجنۃ

ترجمہ: حضور اکرم اپنی بیٹی فاطمہ کا سر چومتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے فاطمہ کے بدن سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

مقتل الحسینؑ للخوارزمی کی عبارت ملاحظہ ہو

ص ۶۴

فاذا اشتقت الی رائحۃ الجنۃ شممت رائحۃ فاطمۃ یا حمیرا ان فاطمۃ لیست کنساء الادمیین ولا تعتل کما یعتللن

ترجمہ: (جب عائشہ نے حضور پاک سے فاطمہ زہرا کو چومنے کی وجہ پوچھی) تو حضور پاک نے فرمایا کہ جب میں فردوس کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہوں تو اپنی بیٹی فاطمہ کی خوشبو سونگھتا ہوں اے حمیرا میری بیٹی فاطمہؑ عام عورتوں کی طرح نہیں ہے جو نقص عورتوں میں ہے وہ فاطمہؑ میں نہیں ہے۔

مقتل الحسینؑ کی عبارت ملاحظہ ہو

ص ۹

فما لثمت فاطمۃ الا وجدت ریح ذالک الرطب وھو فی عترتہا الی یوم القیامۃ الخ

ترجمہ: جناب عمر راوی ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ میں جب اپنی بیٹی فاطمہ کو چومتا ہوں تو بہشت کے میووں کی خوشبو پاتا ہوں یہ خوشبو فاطمہ کی اولاد میں رہے گی تاقیامت۔

نوٹ: بی بی کی عترت میں جنت کے میووں کی خوشبو ہے اسے صرف مومن سونگھتا ہے منافق محروم ہے۔

نوٹ: مذکورہ احادیث جناب فاطمہ کے شرف اور فضیلت کا بہت بڑا ثبوت ہے ولادت کے لیے قدرت کا اہتمام بے مثال ہے اور نبی کریم کا فاطمہ سے انداز محبت بے نظیر" اگر جناب زہرا کے علاوہ حضور کی اور لڑکیاں بھی تھیں تو قدرت نے ان کی ولادت کے لیے مذکورہ اہتمام کیوں نہ فرمایا اور جنت کی خوشبو کی خاطر نبیؐ نے ان کو کیوں نہ چوما۔

ایک عذر مریض: شرف والی صرف فاطمہ زہرا تھی باقی لڑکیاں اس شرف سے محروم تھیں۔

جواب: یہ بات انصاف کی ہے کہ جس چیز میں خود مٹھاس نہ ہو وہ پانی ملنے سے پانی کو میٹھا نہیں کرتی جب وہ لڑکیاں مذکورہ شرف سے محروم تھی تو ان کے شوہر جناب حضرت عثمان کو کس دلیل سے شرف مل گیا۔

اعتراض: مذکورہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب فاطمہ زہرا کی ولادت معراج کے بعد ہوئی ہے حالانکہ جناب فاطمہ کی ولادت معراج سے پہلے ہوئی ہے

جواب: معراج سے پہلے ولادت کا قول امام ذھبی ذھب اللہ بنورہ کا ہے اور اس کے قول کو پندرہ عدد علماء اہل سنت نے ٹھکرایا ہے بی بی کی ولادت معراج کے بعد ہوئی ہے۔

جناب سیدہ کی کرامت، شکم مادر میں کلام کرنا

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۴۵ باب مناقب فاطمہ

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صہ ۱۹۸ باب ۵۶

(۳) اہل تشیع کی کتاب مناقب آل ابی طالب صفحہ ۳۴ ذکر مناقب فاطمہ
(۴) اہل شیعہ کی کتاب انوار المواہب صفحہ ۵۵
(۵) اہل شیعہ کی کتاب ریاحین الشریعہ صفحہ ۶۳

ذخائر العقبیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل بتفاحتہ من الجنۃ فاکلتھا وواقعت خدیجۃ فحملت بفاطمۃ فقالت انی حملت حملاً خفیفاً فاذا خرجت حدثنی الذی فی بطنی۔

ترجمہ: حضور پاک نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس جنت سے ایک سیب لایا پس میں نے اُسے کھایا اور خدیجہ سے ملاپ کیا پس وہ فاطمہ کے ساتھ حاملہ ہو گئیں اور خدیجہ نے بتایا کہ مجھے تھوڑا سا بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ اور جب آپ باہر تشریف لے جاتے ہیں تو وہ بچہ جو میرے شکم میں ہے میرے ساتھ باتیں کرتا ہے

ینابیع المودۃ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن خدیجۃ رضی اللہ عنھا قالت لما حملت بفاطمۃ حملت حملا خفیفا وتحدثنی فی بطنی

ترجمہ: خدیجۃ الکبریٰ فرماتی ہیں کہ جب مجھے فاطمہ زہرا کے ساتھ حمل ہوا تو میں نے ہلکا سا بوجھ محسوس کیا اور فاطمہ میرے شکم میں میرے ساتھ باتیں کرتی تھی۔

نوٹ: مذکورہ حدیث جناب فاطمہ زہرا کی ایک بہت بڑی کرامت کا ثبوت ہے۔ شکم مادر میں کلام کرنا اور ماں کا دل بہلانا جناب فاطمہ کے شرف کا بے مثال ثبوت ہے اگر جناب خدیجہ کی نبی کریم سے اور بھی لڑکیاں تھیں تو انہوں

نے دوران حمل کلام کیوں نہیں کیا۔

اہل سنت بھائی اگر یہ عذر پیش کریں کہ فضیلت والی صرف فاطمہ زہرا تھی تو ہم یہ عرض کریں گے کہ جب ان لڑکیوں کو مذکورہ فضیلت حاصل نہیں ہوئی تو ان کے شوہر جناب عثمان کو کس دلیل سے فضیلت حاصل ہو گئی۔

اعتراض ماں کے شکم میں بچہ کا کلام کرنا عقل میں آنے والی بات نہیں ہے

جواب: نبی کریم کے ہاتھ میں پتھر کے ٹکڑے کلام کرتے اگر یہ بات عقل میں آسکتی ہے تو نبی کریم کے جگر کا ٹکڑا اگر ماں کے شکم میں کلام کرے تو یہ بھی عقل میں آسکتا ہے اگر نبی کریم کے معجزات برحق ہیں تو ان کی اولاد کی کرامات بھی برحق ہیں۔ نیز جس خدا نے کوہ طور پر جناب موسیٰ سے ایک درخت کو بولنے کی توفیق عطا کی تھی وہی خدا اپنے نبی کی اولاد کو شکم مادر میں ماں سے کلام کرنے کی توفیق بھی عطا کر سکتا ہے۔

نوٹ: حنفی مذہب میں یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت خضر امام اعظم سے فقہ پڑھتے رہے تھے اور امام اعظم کے مرنے کے بعد حضرت خضر نے علم فقہ کی تکمیل امام اعظم کی قبر پر آکر کی ارباب انصاف آپ ہی انصاف کر لیں کہ یہ خرافات اہل سنت ... مان لیتے ہیں حالانکہ کسی نبی کا کسی امتی کی قبر سے سبق پڑھنا بالکل غلط ہے اور پھر اگر امام اعظم کا مردہ قبر میں گلنے کے بعد بھی نبی کو فقہ کا درس دے سکتا ہے تو جناب فاطمہ بنت محمدؐ ماں کے پیٹ میں رہ کر ماں سے کلام بھی کر سکتی ہیں۔

جناب فاطمہ زہراؑ کی ولادت کے وقت حوا، مریم، آسیہ اور کلثم نے دائی کی خدمات سرانجام دیں

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی کتاب معتبر ذخائر العقبیٰ صفحہ ۴۵
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۹۹ / ۱ باب نمبر ۵۶
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر صفحہ ۸۹ / ۱
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہدا صفحہ ۱۱۸ باب ۴
(۵) اہل تشیع کی کتاب مناقب آل ابی طالب صفحہ ۳۴۱ / ۳
(۶) اہل تشیع کی کتاب ریاحین الشرعیہ صفحہ ۶۴

ذخائر العقبیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

فلما ارادت خدیجۃ ان تضع بعثت الی نساء قریش لیئا تینھا فیلین منھا ما یلی النساء ممن تلد فلم یفعلن وقلن لا ناتیک وقد صرت زوجۃ محمد فبینما ھی کذلک اذ دخل علیھا اربع نسوۃ علیھن من الجمال والنور مالا یوصف فقالت لھا احداھن انا امک

حواء وقالت الاخریٰ انا اسیۃ بنت مزاحم وقالت الاخریٰ ان کلثم اخت موسیٰ وقالت الاخریٰ انا مریم بنت عمران ام عیسیٰ جئنا لنلی من امرک ما یلی النساء قالت فولدت فاطمۃ فوقعت حین وقعت علی الارض ساجدۃ رافعۃ اُصبعہا

ترجمہ: جب جناب خدیجہ نے فاطمہ زہرا کی ولادت کے آثار محسوس کیے تو قریش کی عورتوں کی طرف پیغام بھیجا تاکہ وہ آئیں اور بچے کی ولادت کی خدمات سرانجام دیں پس قریش کی عورتوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تو زوجہ محمد ہے ہم تیرے پاس نہیں آئیں گی پس جناب خدیجہ اس حیرانگی میں تھیں کہ اچانک اس کے پاس چار عورتیں ایسی آئیں کہ جن کے جمال اور نور کو بیان نہیں کیا جا سکتا اُن میں سے ایک نے کہا میں آپ کی ماں حوا ہوں، دوسری نے کہا میں آسیہ بنت مزاحم ہوں۔ تیسری نے کہا میں کلثم موسیٰ کی بہن ہوں اور ایک نے کہا میں عیسیٰ کی ماں مریم بنت عمران ہوں ہم تیری وہ خدمات سرانجام دینے کے لیے آئی ہیں جو خدمات وقت ولادت عورتیں سرانجام دیتی ہیں۔ جناب خدیجہ فرماتی ہیں پس جناب فاطمہؑ پیدا ہوئیں اور زمین پر اپنا سر سجدہ میں رکھا اور ایک انگلی اُوپر اٹھائی۔

نوٹ: اختصار کی خاطر باقی کتب کی عبارات چھوڑ دی گئی ہیں۔ مذکورہ حدیث نے جناب فاطمہ زہرا کے شرف کو چار چاند لگا دیے ہیں کیوں کہ مذکورہ چار بیبیاں خود بڑے شرف والی ہیں لہذا جس بچی کی ولادت کی خدمات کے لیے وہ تشریف لائیں تھیں وہ بچی ان کی مخدومہ ہو گی۔

اگر نبی کریم کی اور لڑکیاں بھی جناب فاطمہ کے علاوہ تھیں تو ان کی ولادت

کے وقت انبیاء کی مائیں اور بہنیں خدمات کے لیے کیوں نہ تشریف لائیں اگر ہمارے دوست اہل سنت یہ کہیں کہ بلند مرتبہ والی صرف فاطمہ زہرا ہے تو ہم عرض کریں گے کہ جب دوسری لڑکیاں خود بلند مرتبہ والی نہیں ہیں تو ان کے شوہر جناب عثمان ان لڑکیوں کی وجہ سے بلند رتبہ والے کیسے بن گئے۔

اعتراض: مذکورہ چار عورتیں تو وفات پا چکی تھیں لہذا وہ دوبارہ دنیا میں کیسے لوٹ آئیں۔

جواب: تیسرے[۳] پارہ قرآن پاک میں جناب عزیر کا قصہ موجود ہے اور سولھویں[۱۶] پارہ میں اصحاب کہف کا قصہ موجود ہے کہ انھوں نے وفات پائی اور پھر زندہ ہو کر دوبارہ دنیا میں واپس آئے پس جس خدا نے جناب عزیر اور اصحاب کہف کو دوبارہ دنیا میں لوٹایا اسی خدا نے مذکورہ خواتین کو جناب فاطمہ زہرا کی خدمت کے لیے دوبارہ دنیا میں روانہ کیا اگر مذکورہ بات کو قبول کرنے سے دل اس لیے گھبراتا ہے کہ اس میں آل نبی اولاد رسول کی فضیلت ہے تو ایسے شخص کو خدا سے دعا مانگنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل میں نور ایمان کی کرن پیدا کرے۔

ع۱ اہل حدیث وہابی لوگ مذکورہ حدیث کو قبول کرنے سے یہ عذر پیش کریں گے کہ روایت کی سند ضعیف ہے جواباً عرض ہے کہ اہل حدیث کا یہ اپنا فیصلہ ہے کہ بنو امیہ کے فضائل میں ضعیف حدیث بھی قبول ہے پس بفرض محال اگر مذکورہ حدیث ضعیف بھی ہے تو اس کو قبول کرنی چاہیے کیوں کہ بنو امیہ کے فضائل میں ضعیف حدیث کو قبول کرنا آل رسول کے فضائل میں قبول نہ کرنا یہ چیز وہابیوں کو دشمن آل رسول ہونے کی سند عطا کرے گی۔

جنابِ سیدہ زہراؑ کی ولادت کے وقت غسلِ مولود کی خاطر حوریں جنت سے پانی لائی تھیں

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہلِ سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر ص۹۰ جزو سوم

عبارت ملاحظہ ہو

حضرت واہب العطایا دہ حور را از جنت اعلیٰ بحجرہ طاہرہ خدیجہ فرستاد بہریک بہریک طشت و ابریق و آں اباریق آب کوثر داشت پس آں زن کہ در پیش روی خدیجہ بود فاطمہ را گرفت و بداں آب بشست و خرقہ سفید بیروں کرد و بغایت خوشبو وی را در آں خرقہ بپیچید و رقعہ دیگر مثل آں بطریق مقنعہ بر سرش افگند۔

ترجمہ: جناب فاطمہ کی ولادت کے وقت اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس سے ایک حور کو کوثر کے پانی سے ایک لوٹا بھر کر دیا اور ایک طشت بھی دیا اور جناب خدیجہ کے پاس روانہ کیا جناب فاطمہ کو اس آبِ کوثر سے غسلِ مولود دیا گیا اور پھر ایک خوشبودار کپڑے میں لپیٹا گیا۔ نیز ایک خوشبودار رومال سے جناب فاطمہ کے سرِ مبارک کو بھی لپیٹا گیا۔

نوٹ: مذکورہ فضائل فاطمہؑ سے بعض مسلمان صرف اس لیے انکار کرتے

ہیں کہ یہ فضائل ان خواتین کو نہیں ملے جو ان کے نزدیک شرف والیاں شمار ہوتی ہیں لیکن اس میں ہم غریب شیعوں کا کیا قصور ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کی نوازش ہے جس پہ چاہے مہربانی فرمادے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کو خدا نے اگر اعلیٰ نشان والی بیوی دی ہے تو اس بات پر تمام مسلمانوں کو خوش ہونا چاہیے نا کہ ایسے مرد اور عورتوں کو مقابلہ میں پیش کیا جائے جو مذکورہ فضائل سے متصف نہیں ہیں۔

جناب فاطمہ زہراؑ نے صرف جناب خدیجہ کا ہی دودھ پیا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۳۰۷ ج۵

عبارت ملاحظہ ہو

فلما ولدت فاطمۃ لم یرضعھا غیرھا

ترجمہ: کہ جب جناب فاطمہؑ کی ولادت ہوئی تو جناب خدیجہ کے علاوہ کسی اور نے جناب فاطمہؑ کو دودھ نہیں پلایا۔

نوٹ: مذکورہ بات کو جناب عثمان کے مایہ ناز وکیل، ابن کثیر دمشقی نے ذکر فرمایا ہے اگر مذکورہ بات جناب فاطمہؑ کی توہین ہے تو نبی کی

بیٹی کی توہین کرنے کے جرم میں روز قیامت سزا بھگتنے کے لیے علامہ مذکور تیار ہے اور اگر مذکورہ چیز جناب فاطمہ کی فضیلت ہے تو پھر خود جناب عثمان کے وکیل نے رقیہ اور ام کلثوم کو مذکورہ فضیلت سے محروم کر دیا ہے اس میں ہم غریب رافضیوں کا کیا قصور ہے ارباب اقتدار و انصاف جن باتوں کا ہم ذکر کر رہے ہیں ان کے ذکر میں خدا اور رسول اور ائمہ اہل بیت کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود ہے اور نیز ان کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ چونکہ رسول اللہ کی ایک ہی بیٹی تھی پس اس کے تمام حالات زندگی کا تاریخوں میں ثبوت ملتا ہے اور جو لڑکیاں فرضی بیٹیاں بنائیں گئی ہیں۔ ان کے تمام حالات زندگی تاریخ میں نہیں ملتے پس اس فرق سے معلوم ہوا کہ باقی لڑکیوں کی کہانی صرف جناب عثمان کی عزت افزائی کے لیے تیار ہوئی اور حقیقت میں سفید جھوٹ ہے۔

جناب فاطمہ زہراؑ کی میدان قیامت میں آنکی شان

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہلسنت کی معتبر کتاب اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ صہ ۲۲۵ حرف الفاء

(۲) اہلسنت کی کتاب معتبر مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صہ ۳۷۵ / ۱۱ مطبوعہ ملتان

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین صہ ۱۵۳ / ۳ مطبوعہ حیدر آباد

(۴) اہلسنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صہ ۱۹۹ / ۱ باب نمبر ۵۶

(۵) اہلسنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین صہ ۱۷۱ برحاشیہ نور الابصار

(۶) اہلسنت کی معتبر کتاب نور الابصار صہ ۴۶ ذکر اولاد نبی مطبوعہ مصر

(۷) اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صہ ۱۱۳ فصل نمبر ۳ فضائل اہل بیت مطبوعہ مصر

(۸) اہلسنت کی کتاب معتبر ذخائر العقبیٰ صہ ۴۹

(۹) اہلسنت کی معتبر کتاب حبیب السیر صہ ۹۰ جزو سوم

(۱۰) اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد صہ ۱۴۱ ذکر حسین بن معاذ الاخفش

(۱۱) اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال صہ ۱۱۸ کتاب الفضائل مطبوعہ حیدر آباد

(۱۲) اہلسنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صہ ۳۱۷ ذکر مناقب فاطمہ

(۱۳) اہلسنت کی معتبر کتاب جامع الصغیر صہ ۳۳

(۱۴) اہلسنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ صہ ۱۴۵

(۱۵) اہلسنت کی معتبر کتاب لسان المیزان صہ ۳۹۵ ذکر عبد الحمید بن امیہ

(۱۶) اہلسنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ صہ ۹۱

(۱۷) اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب لابن مغازلی صہ ۲۷۲

(۱۸) اہلسنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین لخوارزمی صہ ۵۵

(۱۹) اہلسنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال صہ ۵۳۲ ذکر حسین بن حسن

اسد الغابہ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن علی علیہ السلام قال سمعت رسول اللہ یقول اذا کان یوم القیامۃ نادیٰ منادٍ من وراء الحجاب یا اھل الجمع غضوا ابصارکم عن فاطمۃ بنت محمد حتی تمر۔

ترجمہ: جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک سے سنا حضور

نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک ندا دینے والا پس پردہ یہ ندا دے گا کہ اے اہل محشر اپنی آنکھیں بند کر لو فاطمہ بنت محمد سے تاکہ وہ گذر جائیں۔

نور الابصار کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ابی ایوب انصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ جمع اللہ الاولین والاٰخرین فی صعید واحد ثم نیادی مناد من بطنان العرش الجلیل جل جلالہ یقول نکسو رؤوسکم وغضوا ابصارکم فان ھذہ فاطمۃ بنت محمد ترید ان تمر علی الصراط۔

ترجمہ: ابو ایوب انصاری روایت کرتا ہے کہ نبی پاک نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا پھر ایک ندا دینے والا عرش کی جانب سے ندا دے گا اور کہے گا کہ اے اہل محشر اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی آنکھوں کو بند کر لو کیونکہ فاطمہ بنت محمد چاہتی ہیں کہ وہ پل صراط سے گزر جائیں

صواعق محرقہ کی عبارت ملاحظہ ہو

اخرج ابوبکر فی الغیلانیات عن ابی ایوب الانصاری ان النبی...

.... یا اھل الجمع نکسو رؤوسکم وغضو ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق

ترجمہ: جب قیامت کا دن ہوگا تو اہل قیامت کو ندا آئے گی کہ اپنے سروں کو جھکا لیں اور آنکھوں کو بند کر لیں حتی کہ فاطمہ بنت محمد پل صراط سے گذر جائیں

پس بی بی فاطمہ پل صراط سے ستر ہزار کنیزوں کے ساتھ جو حوران جنت ہوں گی۔
برق رفتاری سے گذر جائیں گی۔

نوٹ: اختصار کی خاطر باقی کتب کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ ان کی عبارت سے کتاب کی ضخامت بڑھتی ہے

مقتل الحسینؑ کی صـ۵۲ کی عبارت ملاحظہ کریں

قال رسول اللہ تحشر ابنتی فاطمۃ یوم القیامۃ ومعہا ثیاب مصبوغۃ بدم فتتعلق بقائمۃ من قوائم العرش فتقول یا عدل یا جبار احکم بینی و بین قاتل ولدی

ترجمہ: نبی کریم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میری بیٹی فاطمہ آئے گی اور اس کے ساتھ (ان کی شہید اولاد کے) خون کے کپڑے ہوں گے اور پایۂ عرش کو پکڑ کر فریاد کرے گی کہ اے عادل جبار بادشاہ میرے اور میری اولاد کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما کہ کس جرم میں مسلمانوں نے میری اولاد کو قتل کیا۔

ینابیع المودۃ صـ۲۶۰ کی عبارت ملاحظہ فرماویں

قال رسول اللہ تحشر ابنتی فاطمۃ یوم القیامۃ ومعہا ثیاب مصبوغۃ بالدماء تتعلق بقائمۃ من قوائم العرش تقول یا حکم احکم بینی و بین من قتل ولدی فیحکم اللہ لابنتی ورب الکعبۃ وعنہ تجئ فاطمۃ بنت محمد مع قمیص مخضوب بدم الحسین

وتقول اللھم اشفعنی فیمن بکی علی مصیبتہ فشفعھا اللہ فیھم

ترجمہ: نبی پاک فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میری بیٹی فاطمہ میدان قیامت میں آئے گی اور اس کے ساتھ ان کے بیٹے حسین کا خون بھرا کرتہ ہوگا اور اللہ سے انصاف طلب کرے گی اور حسینؑ پر رونے والوں کی شفاعت کی اجازت طلب کرے گی۔ اللہ تعالیٰ حسینؑ کی مصیبت پر رونے والے کے حق میں فاطمہ کی شفاعت قبول کرے گا۔

نوٹ: مذکورہ حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جناب فاطمہ زہرا تمام کائنات کی عورتوں سے افضل ہیں کیونکہ میدان قیامت میں جو عزت، اللہ تعالیٰ کی طرف سے جناب، فاطمہ زہرا کی ہوگی وہ کسی عورت کو حاصل نہیں ہے۔

نوٹ: اگر جناب عثمان کی بیویاں جناب رقیہ اور ام کلثوم ہمارے اہل سنت بھائیوں کے نزدیک نبی کریم کی لڑکیاں ہیں تو کیا وہ میدان قیامت میں نہیں آئیں گی؟ کیا ان کے لیے بھی یہ اعلان قدرت اہل محشر کو ہوگا کہ آنکھیں بند کریں۔ اگر یہ اعلان ان کے لیے بھی ہونا ہے قرآن وسنت سے اس کا ثبوت ہمارے دوست پیش کریں جس طرح کہ ہیں نے اپنی مخدومہ خاتون قیامت فاطمہ زہرا کی شان دکھانے کی خاطر اٹھارہ عدد کتب معتبرہ اہل سنت سے ثبوت پیش کیا ہے اور اگر جناب رقیہ اور ام کلثوم کی خاطر مذکورہ اعلان قدرت نہیں ہوگا۔ تو کیا کوئی صاحب انصاف ہماری رہبری کر سکتا ہے کہ ان کی خاطر وہ اعلان کیوں نہیں ہوگا

نوٹ: اگر ہمارے اہل سنت دوست یہ عذر پیش کریں کہ جناب رقیہ اور ام کلثوم کی خاطر اعلان اس لیے نہیں ہوگا کہ شرف

صرف فاطمہ زہرا کو حاصل ہے۔

تو پھر ہم یہ عرض کریں گے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کے [illegible] کسو کے
بارے میں یہ دعویٰ کرنا کہ وہ داماد رسول ہے اس کا مقصد کیا ہے اگر مقصد [illegible]
مولائے کل جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کے ساتھ شان شرف میں مقابلہ کرنا ہے
تو پھر مقابلہ قیامت کے دن بھی کیا جائے گا اور اگر مقابلہ قیامت کے دن نہیں کرنا
تو اس دنیا میں ہمیں تین سال قید یا جرمانہ، کی طاقت سے خاموش کرے نا کوئی فتح مبین
نہیں ہے۔ چین اور روس میں مسلمانوں کو طاقت سے خاموش کر دیا گیا ہے تو کیا وہ
مسلمان غلطی پر تھے ہمارا مدعا بالکل صاف ہے کہ جناب فاطمۃ زہرا بنت رسولؐ اور
جناب امیر علیؑ مرتضیٰ داماد رسول کا اس دنیا میں کوئی ہمسر نہیں ہے خواہ ہم پھانسی
لگ جائیں یا قید و جرمانہ کی تکلیف برداشت کریں۔

نوٹ: اہل حدیث وہابیوں کا یہ عذر کہ مذکورہ حدیث کو ان کے امام بخاری نے ذکر نہیں کیا بالکل غلط ہے کیونکہ مذکورہ انیس ۱۹
عدد علماء بھی اہل سنت اور اہل حدیث تھے پس اگر امام بخاری نے مذکورہ فضیلت
کو غلط سمجھتے ہوئے ذکر نہیں کیا تو فیصلہ اہل حدیث کے اپنے ہاتھوں میں ہے چاہیں تو
امام بخاری کو جھوٹا کہہ دیں اور چاہیں تو ان ۱۹ عدد اپنے علماء کو جھوٹا کہہ دیں۔ اور
وہ ۱۹ عدد علماء کسی یہودی یا کسی عیسائی کے نطفے نہیں تھے بلکہ پکے اہل سنت تھے
اور آخر کیا وجہ ہے کہ انھوں نے حضرت علی اور جناب فاطمہ کی خاطر تو بقول وہابیوں کے
حدیث خود بنائی ہے اور حضرت عثمان صاحب اور ان کی بیویوں کو نظر انداز کر دیا
دراصل بات یہ ہے کہ سچ چھپ نہیں سکتا جناب فاطمہ اور حضرت علی کے فضائل

کو وہابیوں کے محبوب حکمرانوں نے یعنی بنو امیہ نے چھپانے کی بڑی کوشش کی لیکن حضرت فاطمہ اور حضرت علیؑ کی یہ کرامت ہے کہ ان کے فضائل چھپ نہ سکے اور ان کو دنیاوی بادشاہی نہ ملنے کے باوجود بھی ان کے دشمن اس قدر ذلیل ہوئے کہ ان کے گلے سے لعنت کا طوق اتر نہ سکا۔

جناب زہراؑ کا نام مبارک فاطمہ کیوں رکھا گیا؟

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہلسنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر صـ۱۱۰ مطبوعہ مصر
(۲) اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال صـ۲۱۹/۶ مطبوعہ حیدر آباد
(۳) اہلسنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صـ۳۰۷ مطبوعہ لاہور
(۴) اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صـ۲۶
(۵) اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد صـ۳۳۱/۱۲ ذکر غانم بن حمید الشعیری
(۶) اہلسنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ صـ۸۸ مطبوعہ لاہور
(۷) اہلسنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صـ۲۴ رسالہ مناقب سبعین
(۸) اہلسنت کی معتبر کتاب نور الابصار صـ۴۵ ذکر اولادِ نبی
(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ صـ۴۵۹ مطبوعہ نولکشور
(۱۰) اہلسنت کی معتبر کتاب حبیب السیر صـ۹۰/۱ جزو سوم
(۱۱) اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صـ۹۶ مطبوعہ مصر باب ۱۱

(۱۲) اہل تشیع کی کتاب مناقب آل ابی طالب صفحہ ۳۳۰
(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ للخوارزمی صد ۲۵ فصل ۵

شرح فقہ اکبر کی عبارت ملاحظہ ہو

انما سمیت فاطمۃ لان اللہ تعالیٰ فطمها وذریتها ومحبیها
عن النار یوم القیامۃ

ترجمہ : جناب فاطمہ کا نام گرامی اس لیے فاطمہ رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے بی بی عالیہ کو اور ان کی اولاد کو اور اس کے حبداروں کو دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن رہائی دے گا۔

صواعق محرقہ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن النبی ان ابنتی فاطمۃ حوراء آدمیۃ لم تحض ولم تطمث انما
سماها فاطمۃ لان اللہ فطمها ومحبیها من النار

ترجمہ : حضور پاک فرماتے ہیں کہ میری بیٹی فاطمہ زہرا بنی آدم میں حور العین کی مثل ہیں جس نے عورتوں کی طرح کبھی ماہواری نہیں دیکھی اور اللہ نے اس کا نام فاطمہ اس لیے رکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بی بی کو اور اس کے حبداروں کو دوزخ کی آگ سے رہائی بخشی ہے۔

نوٹ : جناب مریم کی ماں نے ان کی ولادت کے بعد خدا سے یہ دعا مانگی کہ انی سمیتها مریم کہ میں نے اس بچی کا نام مریم رکھا،

اور مریم کا معنی ہے نیک لہذا تو اس بچی کو نیک پاک بنانا جناب مریم کی شان ان کے پاک نام میں پوشیدہ ہے اس طرح ہمارے نبی نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ مشیت پروردگار سے فاطمہ رکھا اور پھر فرمایا کہ چونکہ فاطمہ کا معنی ہے چھوڑانے والی اور میری بیٹی اپنے اور اپنی اولاد کے عقیدت مندوں کو دوزخ کی آگ سے چھوڑانے والی ہے ۔

پس جناب فاطمہ کی شان بھی ان کے مبارک نام میں پوشیدہ ہے اور مذکورہ شرف اس چیز کا ثبوت ہے کہ بی بی عالیہ تمام کائنات کی عورتوں سے افضل ہیں ۔

نوٹ ۲: اگر جناب رقیہ اور ام کلثوم جناب عثمان کی بیویاں بقول اہل سنت بھائیوں کے ہمارے نبی کی لڑکیاں تھیں تو ہم عرض کرتے ہیں کہ کیا قرآن و سنت سے کوئی ثبوت ملتا ہے کہ وہ بھی قیامت کے دن اپنے عقیدت مندوں کو دوزخ سے رہائی دلوائیں گی ۔ میں اپنی مخدومہ جناب فاطمہ اور ان کی اولاد کا ایک ادنیٰ سا عقیدت مند ہوں اور میں نے تیرہ ۱۳ عدد کتب معتبرہ اہل سنت سے بی بی عالیہ ملکہ عصمت جناب فاطمہ کا مذکورہ شرف ثابت کیا ہے اسی طرح ان بیبیوں کے عقیدتمندوں کا فرض ہے کہ کم سے کم ایک عدد ثبوت تو ان بیبیوں کا مذکورہ شرف کے بارے پیش فرمادیں ۔

نوٹ ۳: اگر ہمارے اہل سنت بھائی یہ عذر پیش فرمائیں کہ شان والی صرف جناب فاطمہ رہرا ہے تو ہم یہ عرض کریں گے کہ صرف اسی شان والی بی بی کے شوہر کو زیبا ہے کہ وہ داماد رسول ہونے کا فخر کریں ۔

نوٹ : اگر وہابی اہل حدیث یہ عذر کریں کہ مذکورہ حدیث کو ان کے امام

ابن تیمیہ یا ابن کثیر دمشقی ابن عربی یا ابن حزم نے نہیں لکھا تو ہم عرض کرتے ہیں کہ مذکورہ لوگ نہ تو صحابہ کرام ہیں اور نہ ہی تابعین ہیں بلکہ واقعہ حرہ میں فوج یزید کے ظلم سے جو بچے پیدا ہوئے تھے یہ لوگ انھیں کی اولاد ہیں اگر تسلی نہیں ہوئی تو پھر گزارش یہ ہے کہ مذکورہ لوگ کس باغ کی مولی ہیں کہ ان کو فضائل جناب فاطمہ اور حضرت علی کے لیے معیار بنایا جائے ان کی کتابیں گواہ ہیں کہ وہ دشمنان آل رسول یعنی بنو امیہ کے ظالم بادشاہوں کے ظلم پر پردہ ڈالنے کی خاطر ان کی بلا اُجرت وکالت کرتے ہیں پس معاویہ اور یزید کے ان مذکورہ وکیلوں کی ہماری نگاہ میں کوئی قیمت نہیں ہے ہم جس طرح بنو امیہ پر لعنت بھیجتے ہیں ان کی صفائی پیش کرنے والے ان کے وکیلوں پر بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ شعر

سچ بولنا محال ہے جھوٹوں کے عہد میں سولی چڑھائیں گے گر کہوں گا خدا لگی

تیرہ عدد مذکورہ علماء پکے اہل سنت تھے نہ ہی کسی سبائی اور نہ ہی کسی رافضی کے نطفے تھے اور نہ ہی کسی شیعہ ملنگ کے متعہ سے پیدا ہوئے تھے اور آج فیصلہ وہابیوں کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ چاہے ان کو تقیہ باز کہیں یا تبرا باز کہیں یا ذریت ابن سبا کہیں یا ان کو حلال کہیں یا حرامی کہیں ہمارے نزدیک وہ شیعہ نہیں ہیں۔ اور عثمان صاحب اور ان کی بیویوں کو بھی مذکورہ فضیلت میں نظر انداز کر گئے ہیں۔

جناب فاطمہؑ کا لقب بتول کیوں رکھا گیا؟

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہلسنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر صـ ۱۱۰
(۲) اہلسنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین صـ ۱۷۲
(۳) اہلسنت کی معتبر کتاب مواہب لدینہ صـ ۱۴۶
(۴) اہلسنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ صـ ۴۵۹
(۵) اہلسنت کی معتبر کتاب لسان العرب صـ ۴۳ ذکر بتل
(۶) اہلسنت کی معتبر کتاب نہایہ لابن اثیر جزری صـ ۹۴ ذکر بتل
(۷)

شرح فقہ اکبر کی عبارت ملاحظہ ہو

وسمیت بتولا لانقطاعھا عن نساء زمانھا فضلا ودینا وحسبا ونسبا

ترجمہ: جناب فاطمہ زہرا کا لقب بتول اس لیے رکھا گیا کیونکہ بی بی عالیہ اپنے زمانے کی عورتوں سے فضیلت ۔ دیانت، حسب اور نسب میں جداگانہ شان رکھتی تھیں ۔

اسعاف الراغبین کی عبارت ملاحظہ ہو

اما تسمیتھا البتول فلانقطاعھا عن نساء زمانھا فضلا ودینا ونسبا

ترجمہ:۔ جناب فاطمہ کا نام بتول اس لیے رکھا گیا کیونکہ وہ اپنے زمانہ کی عورتوں سے فضیلت ۔ دیانت اور نسب میں جداگانہ شان رکھتی تھیں ۔

نوٹ: فقہ حنفیہ کے مایہ ناز عالم جناب ملا علی قاری جناب فاطمہ زہرا کے لقب بتول کی وجہ بتاتے ہیں کہ بتل کے معنی ہے ایک تنے کا

زمانہ کی تمام عورتوں سے دوسری شے سے جدا ہونا اور جناب فاطمہ اپنے چار چیزوں میں جداگانہ شان رکھتی تھیں ۱ فضیلت (۲) دیانت ۳ حسب ۴ نسب ، ہمارا مقصود آخری چیز ہے کہ بی بی فاطمہ کے زمانہ کی تمام عورتوں کا نسب اور تھا اور خود جناب فاطمہ کا نسب اور تھا۔ مذکورہ حنفی عالم کی تحقیق تب درست ہے کہ جب فاطمہ زہرا اپنے باپ رسول کی اکلوتی اور اکیلی بیٹی ہوں اگر نبی کریم کی اور بیٹیاں تھیں تو وہ لڑکیاں جناب نوح کے زمانہ میں تو نہ تھی بلکہ جناب فاطمہ کے زمانہ میں ہوں گی اور فاطمہ کے ساتھ نسب میں برابر کی شریک ہوں گی پس جناب فاطمہ کا نسب تمام عورتوں سے جدا نہ رہا اور حنفی عالم کی تحقیق بھی درست نہ رہی پس ہم اپنے اہل سنت حنفی احباب سے گذارش کرتے ہیں کہ آپ کا مایہ ناز عالم تو جناب فاطمہ کا نسب تو تمام عورتوں سے جدا سمجھتا تھا لیکن آپ لوگ تو جناب فاطمہ کے ساتھ شرافت نسل میں تین عورتوں کو بھی شریک کرتے ہیں۔ اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ ہم غریب شیعہ کیا کریں آپکے اپنے فرمان کو تسلیم کریں کہ رسول کی لڑکیاں چار تھیں یا آپکے مذہب کے مایہ ناز عالم کے ارشاد کو تسلیم کریں کہ نبی پاک کی صرف ایک لڑکی تھی

ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی پاک کی لڑکی ایک تھی اور اس عقیدہ میں ایک حنفی عالم نے بھی ہمارے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

الفرق المسلمین زندہ باد

جناب فاطمہ زہراؑ کی نبیؐ کھڑے ہوکر تعظیم فرماتے تھے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد صہ ۳۵۵/۲ کتاب الادب
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ادب المفرد صہ ۴۳۵ لامام بخاری
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب صہ ۳۶۶/۴
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۴۱
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین صہ ۱۷۱
(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مستدرک علی الصحیحین صہ ۱۵۴/۳
(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ صہ ۳۷۳/۱۱ مطبوعہ ملتان
(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ صہ ۶۸۳/۴
(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ صہ ۱۰۱/۷ کتاب النکاح
(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب عقدالفرید صہ ۳/۲
(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول فی مناقب آل الرسول صہ ۱۶
(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ صہ ۴۶۰/۲
(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاُول صہ ۴۳
(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صہ ۳۱۵
(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر صہ ۹۰/۱ جزو سوم

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صفحہ ۱۷۲ باب ۵۴

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی صفحہ ۵۴ ف ۵

سنن ابی داؤد کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ام المومنین عائشۃ انھا قالت مارایت احدا کان اشبہ سمتا وھدیا ودلا حدیثا وکلاما برسول اللہ من فاطمۃ کانت اذا دخلت علیہ قام الیھا فاخذ بیدھا وقبلھا واجلسھا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیھا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسھا

ترجمہ: جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ گفتار اور رفتار میں جناب فاطمہ نبی کریم سے زیادہ مشابہت رکھتی تھیں اور جناب فاطمہ جب نبی کریم کے پاس آتی تھیں تو حضور پاک انکی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر چومتے تھے اور اپنی مسند پر بٹھاتے تھے اور نبی کریم جب فاطمہ کے پاس جاتے تھے تو بی بی ان کی تعظیم کے لیے کھڑی ہو جاتی تھی اور ان کا ہاتھ پکڑ کر چومتی تھی اور اپنی مسند پر بٹھاتی تھی ۔

الاستیعاب کی عبارت ملاحظہ ہو

عن عائشۃ وکانت فاطمۃ اذا دخلت قام الیھا فقبلھا ورحب بھا کما کانت تصنع بہ

ترجمہ: بی بی عائشہ کہتی ہے کہ جناب فاطمہ زہرا رسول اللہ کے پاس آتی تھیں تو حضور پاک (تعظیم کے لیے) کھڑے ہو جاتے تھے اور اپنی بیٹی کو چومتے تھے اور کلمہ ترحیب (مرحبا) کہتے تھے اور اسی مذکورہ انداز سے جناب سیدہ

بھی اپنے باپ کی تعظیم فرماتی تھیں۔

نوٹ: مذکورہ حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جناب فاطمہ زہرا عالمین کی تمام عورتوں سے افضل ہیں کیونکہ شیعہ وسنی حضرات کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ کوئی شخص تلاوت قرآن کر رہا ہے اور اس کے پاس کوئی آدمی آئے تو وہ اس کی تعظیم کے لیے کھڑا نہ ہو ورنہ قرآن کی بے ادبی ہو گی۔

ہمارے رسول بھی قرآن ہیں اور اگر حضور پاک کسی کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوں گے تو گویا اس کی تعظیم کے لیے خود قرآن پاک کھڑا ہوا ہے مذکورہ حدیث نے گواہی دی ہے کہ نبی کریم جناب فاطمہ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے اور اس قسم کی تعظیم حضور پاک کسی اور خاتون کی نہیں کرتے پس مذکورہ عزت افزائی بارگاہ رسالت سے جناب فاطمہ کی افضلیت پر دلالت کرتی ہے اور نبی کریم جناب فاطمہ زہرا کی مذکورہ تعظیم خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور عبادت سمجھ کر فرماتے ہیں۔

نوٹ: بقول ہمارے اہل سنت دوستوں کے نبی کریم کی چار لڑکیاں تھی بالفرض اگر تھیں تو کیا حضور پاک ان کی بھی کھڑے ہو کر تعظیم کرتے تھے تو جناب عثمان کے بلا اجرت وکلا اس کا ثبوت پیش فرمادیں جیسا کہ میں نے اپنی مخدومہ جناب فاطمہ زہرا کے شرف کو ثابت کرنے کے لیے سترہ[17] عدد کتب معتبرہ اہل سنت سے ثبوت پیش کیا ہے اور اگر ہمارے بھائی چار یاری یہ عذر پیش کریں کہ شان والی صرف جناب فاطمہ ہے تو ہم عرض کرتے ہیں جب دوسری لڑکیوں کو خود شرف نہیں ملا تو ان لڑکیوں کے شوہر ہونے سے کسی مرد کو کیسے شرف مل گیا اور جب کہ تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ وہ لڑکیاں جناب عثمان

کی بیویاں بننے سے پہلے عتبہ اور عتیبہ ان دو کافروں کے نکاح میں بھی تھیں۔

نوٹ: جناب فاطمہ کی مذکورہ فضیلت کو اہل حدیث وہابیوں کے محبوب راہنما امام بخاری نے بھی ادب المفرد میں تسلیم کر لیا ہے پس عثمانی وکلاء مل کر سوچیں کہ تعظیم تو اپنے بڑے کی جاتی ہے نبی کریم اپنی بیٹی فاطمہ کی اس طرح تعظیم کیوں کرتے تھے اور وہ لڑکیاں جن کو وہابیوں نے نبی کی بیٹیاں مشہور کر رکھا ہے ان کو نظر انداز کیوں کیا۔

نبیؐ کریم جناب سیدہؑ سے اجازت لے کر ان کے گھر میں داخل ہوتے تھے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب فتح المبیدی شرح مختصر الذبیدی صـ۲۵۷ موءلف عبداللہ شرقاوی مطبوعہ مصر

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صـ۴۳

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب خلیفۃ الاولیاء صـ۴۳

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب خاتون جنت موءلفہ محمد دین صـ۱۳۱

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل حسین للخوارزمی صـ۹۰ فصل ۵

فتح المبیدی کی عبارت ملاحظہ ہو

اتی النبی بیت فاطمہ بنتہ فلم یدخل علیھا وعندی ابی داؤد وابن حبان وقلّما کان یدخل الّا باذنھا۔

ترجمہ: نبی کریم اپنی بیٹی فاطمہ کے گھر کی طرف آئے اور اندر داخل نہ ہوئے ابی داؤد اور ابن حبان کہتے ہیں کہ نبیؐ پاک اپنی بیٹی فاطمہ کی اجازت کے بغیر ان کے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے۔

ذخائر العقبیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن عمران قال خرجتُ یوما فاذا انا برسول اللہ قائم فقال لی یا عمران انّ فاطمۃ مریضۃ فھل لک ان تعودھا قال قلتُ فداک ابی وامی ای شرف اشرف من ھذا قال فانطلق رسولُ اللہ وانطلقتُ معہ حتی اتی الباب فقال السلام علیکم ادخل؟ قالت وعلیکم السلام اُدخل فقال صلی اللہ علیہ وسلم انا ومن معی۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ترجمہ: عمران کہتا ہے کہ ایک دن میں باہر آیا اور حضور پاک تشریف فرما تھے۔ حضور پاک نے فرمایا کہ اے عمران تحقیق فاطمہ بیمار ہے کیا تو ان کی عیادت کے لیے میرے ساتھ چلے گا۔ میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اس سے بڑا شرف اور کیا ہو سکتا ہے پس حضور چلے میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا آنجناب دروازے پر پہنچے اور سلام کے بعد فرمایا کہ کیا میں اندر آجاؤں

بی بی عالیہ نے جواب سلام کے بعد عرض کی کہ آپ اندر تشریف لائیں پھر آنجناب نے فرمایا کہ میں اور جو میرے ساتھ ہے اندر آجائیں تو بی بی نے عرض کی کہ میرے پاس صرف ایک عُبا ہے۔

نوٹ: مذکورہ حدیث بھی جناب فاطمہ کی فضیلت اور شرف کو چار چاند لگاتی ہے کیوں کہ بقول سنی بھائیوں کے حضور پاک کی اور بھی تین لڑکیاں تھیں ہم عرض کرتے ہیں کہ اگر تھیں تو کیا نبی کریم نے کبھی ان کے گھر میں بھی قدم رکھا تھا اور ان کے دروازے پر کھڑے ہو کر کبھی ان سے اجازت طلب فرمائی تھی اگر ایسا ہوا ہے تو جناب عثمان کے بلا اجرت وکلاء ثبوت پیش کریں جیسا کہ میں نے اپنی مخدومہ کے شرف کو ثابت کرنے کے لیے ۵ عدد کتب معتبرہ اہل سنت سے ثبوت پیش کیا ہے اور اگر سنی بھائی یہ عذر پیش کریں کہ شان والی صرف حضرت فاطمہ زہرا ہے تو ہم یہ عرض کریں گے صرف اسی شان والی کے شوہر کو داماد رسول ہونے پر فخر کرنا زیبا ہے اور باقی لڑکیاں بقول سنی بھائیوں کے عتبہ و عتیبہ ان دونوں کافروں کے نکاح میں بھی تھیں پس اسی لیے ان کا شوہر ہونا کوئی قابل فخر بات نہیں ہے کیوں کہ یہ فخر تو کفار کو بھی حاصل تھا۔

۲ : جناب امیر کے مقابلہ میں کسی مسلمان کو داماد ظاہر کرنا ایسے ہے جیسے سورج کا مقابلہ مومی موم بتی سے کیا جائے لیکن ہمارے سنی دوستوں کا حال کچھ یوں ہے بقول میر تقی میر (شعر)

شکست و فتح نصیبوں سے ہے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

اگر وہابیوں کی تسلی نہیں ہوئی تو سنیں کہ نبی کریم کا درِ فاطمہ پر اجازت لے کر اندر آنا اور اس چیز کو خصوصیت کے ساتھ علماء سنت کا ذکر کرنا اور عثمان صاحب اور ان کی بیویوں کو نظر انداز کرنا اس میں تقیہ بازی کا کوئی پہلو نہیں ہے بلکہ صاف صاف عثمان اور ان کی بیویوں کی اس شرف سے محرومی ہے اور سنی علماء پر سبائی اور یہودی ہونے کی تہمت کا جواب بالکل روشن ہے کہ گوشت تمہارا اور دندان سگ ھنیا مریئا اور یہ عذر کہ ہر مسلمان کے گھر اجازت لے کر جانا چاہیے یہاں نہیں چلے گا۔ کیوں کہ پھر اہل حدیث کو فیصلہ کرنا پڑے گا کہ کیا عثمان صاحب مسلمانوں میں شمار نہیں تھے اور اگر عثمان کے گھر نبی کریم نہیں جاتے تو اس فرضی داماد سے کیا ناراضگی تھی۔

جناب فاطمہ زہرا رسول اللہ کو سب سے زیادہ پیاری تھیں

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص نسائی ص۸۸

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ص۲۲۳

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف ص۲۵۵/۲

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص۳۶۶/۴ ذکر فاطمہ

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص۲۵

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص۱۷۱

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ صہ ۱۴۸

(۸) اہل سنت کی معتبر مطالب السئول صہ ۱۶ مطبوعہ مصر

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الصغیر صہ ۴۳

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب مستدرک علی الصحیحین صہ ۱۵۴/۳

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار فی مناقب اہلبیت الاطہار صہ ۴۴

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال صہ ۱۱ مطبوعہ حیدرآباد دکن

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر صہ ۱۱۰ ذکر اولاد رسول

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایۃ صہ ۳۴۲

(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صہ ۱۱۴

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مواہب لدنیہ صہ ۱۴۶/۱

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوہ صہ ۴۶۰/۲

(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب حلیۃ الاولیاء صہ ۴۱

(۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب کنوز الحقائق صہ ۲۳/۲

(۲۰) اہل سنت کی معتبر کتاب المستطرف فی کل فن مستظرف صہ ۱۳۰/۱

(۲۱) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح شفا ملاں علی قاری صہ ۱۶۵

(۲۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صہ

(۲۳) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صہ

(۲۴) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین باب ۱/ب صہ ۹۱

(۲۵) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی صہ ۵۶ ف ۶۹

خصائص نسائی کی عبارت ملاحظہ ہو

قال سمعت علیا رضی اللہ عنہ علی المنبر بالکوفۃ یقول خطب الی رسول اللہ فاطمۃ علیہا السلام فزوجنی فقلت یا رسول اللہ انا احب الیک ام ھی قال ھی احب الی منک وانت اعز علی منہا۔

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے کوفہ میں یہ سنا تھا آنجناب نے فرمایا کہ جب نبی کریم سے فاطمہ زہرا کا رشتہ مانگا گیا تو حضور نے ان کی میرے ساتھ شادی کر دی میں نے پوچھا یا رسول اللہ میں آپ کو زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہؑ آنجناب نے فرمایا کہ فاطمہ مجھ کو تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم مجھے فاطمہ سے زیادہ عزیز ہو۔

ریاض النضرہ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن عائشۃ سئلت ای الناس احب الی رسول اللہ قالت۔
فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجھا

ترجمہ: بی بی عائشہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم کو سب سے زیادہ پیارا کون تھا بی بی عائشہ نے فرمایا کہ فاطمہ زہرا زیادہ پیاری تھیں پھر پوچھا گیا کہ رسول اللہ کو مردوں میں سے زیادہ پیارا کون تھا بی بی عائشہ نے کہا کہ فاطمہ کا شوہر (علی ابن ابی طالب)

الاستیعاب کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ابی بریدہ عن ابیہ قال کان احب النساء

الی رسول اللہ فاطمۃ ومن الرجال علی ابن ابیطالب

ترجمہ: ابن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اس نے کہاکہ عورتوں میں سب سے زیادہ پیاری بنی کریم کو اپنی بیٹی فاطمہ تھی اور مردوں میں سے زیادہ پیارے علیؑ ابن ابی طالب تھے۔

نوٹ: مذکورہ حدیث بھی جناب فاطمہ زہرا کی افضیلت کی دلیل ہے کیوں کہ بنی کریم کسی سے زیادہ محبت اس وقت کرسکتے ہیں جب کہ اس میں خوبیاں زیادہ ہوں۔ جناب فاطمہ سے بنی کریم کی زیادہ محبت بی بی میں فضائل کی زیادتی کا ثبوت اور فضائل کی زیادتی جناب فاطمہ میں عالمین کی عورتوں پر بی بی کی فضیلت کا ثبوت ہے۔

اعتراض: یعقوب بنی کے بارہ بیٹے تھے اور محبت یوسف سے زیادہ تھی، اسی طرح حضور پاک کی چار لڑکیاں تھیں جناب فاطمہ سے محبت زیادہ تھی۔

جواب: جناب یعقوب کے گیارہ بیٹوں میں چونکہ کوئی ایسی خوبی نہ تھی جس کی وجہ سے ان پر یعقوب بنی توجہ فرماتے لہذا ان کو نظر انداز کردیا، اسی طرح ان تین لڑکیوں میں کوئی ذاتی خوبی نہ تھی لہذا حضور پاک نے ان پر کوئی توجہ نہ دی اور جب عتبہ، عتیبہ کفار نے ان کا رشتہ مانگا تو بقول اہل سنت حضور نے وہ لڑکیاں کفار کو دے دیں۔ جس طرح ان کفار کو ان لڑکیوں کا شوہر ہونے سے کوئی فخر نہیں اسی طرح وہ لڑکیاں مطلقہ ہونے کے بعد کسی مسلمان کے نکاح میں آجائیں تو اس کو بھی کوئی فخر حاصل نہیں ہے۔

نوٹ: جناب فاطمہ کائنات کی عورتوں سے افضل ہیں اور ان کا نکاح جناب امیر سے بحکم خدا ہوا پس جناب امیر کو داماد رسول ہونے کا فخر زیبا

ہے اور باقی لوگوں کی دامادی والا مسئلہ چھیڑنا ایسے ہے جیسے پانی وچ مدھیانیاں مارنا۔

اگر وہابیوں کی تسلی نہیں ہوئی تو گزارش ہے کہ باقی تین لڑکیوں کی کہانی اور عثمان صاحب کی دامادی کا قصہ سفید جھوٹ ہے اور ذریت ابن سبا یعنی اولاد ابو سفیان کی اہل اسلام میں اختلاف ڈالنے کی ایک سازش ہے کیونکہ ان فرضی لڑکیوں کے بارے نبی کریم کے حال سے کوئی ثبوت نہیں ملتا آنجناب نے ان لڑکیوں سے کبھی اولاد والا کوئی سلوک کیا ہو نہ ہی ان کو پیار کیا نہ ہی ان کے گھر گئے نہ ہی ان کی عزت کی بس یہی تاریخ میں رٹا لگا ہوا ہے کہ وہ پانچ چھ سال کی تھیں کہ کفار کو دے دیں اور ایک سے عثمان کا نکاح بھی زمانہ کفر میں ہوا تھا۔

جناب فاطمہ زہرا لوگوں سے زیادہ سچی تھیں

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہلسنت کی کتاب معتبر اکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ صـ۲۹

(۲) اہلسنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب صـ۳۶۶

(۳) اہلسنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین صـ ۱۶۱/۳

(۴) اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صـ۴۴

(۵) اہلسنت کی معتبر کتاب حلیۃ الاولیاء صـ ۴۲/۲

(۶) اہلسنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ صـ ۲۲۰/۲

(۷) اہلسنت کی کتاب معتبر مناقب آل ابی طالب صـ۲۴۱

(۸) اہلسنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی صـ۵۷

الاستیعاب کی عبارت ملاحظہ ہو

عن عائشۃ قالت ما رأیتُ احداً کان اصدق لھجۃ

من فاطمة الا ان یکون الذی ولدھا

ترجمہ: بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم کے علاوہ میں نے فاطمہ زہرا سے زیادہ سچا کسی کو نہیں دیکھا۔

نوٹ: مذکورہ حدیث بھی جناب فاطمہ زہرا کی افضلیت کا ناقابل انکار ثبوت ہے کیوں عالم میں صرف دو عورتیں ایسی ہیں جن کا لقب صدیقہ ہے ایک جناب مریم کے بارے قرآن پاک نے گواہی دی ہے کہ وامہ صدیقہ کہ عیسیٰ کی ماں صدیقہ ہے اور جناب مریم کو لقب صدیقہ اس لیے ملا تھا کہ وہ اپنی ماں کی اس دعا کے باعث انی اعیذھا بک وذریتہا من الشیطن الرجیم کہ میں اس بچی کو اے خدایا تیری پناہ میں دیتی ہوں شر شیطان سے محفوظ رہنے کی خاطر جناب مریم اس دعا کی برکت سے شر شیطان سے محفوظ رہیں اور لقب صدیقہ پایا پس معلوم ہوا کہ جو خاتون شر شیطان سے محفوظ ہو وہی صدیقہ ہوتی ہیں۔

اور جناب فاطمہ زہراؑ بھی اپنے باپ رسول اللہ کی دعا کی برکت سے شر شیطان سے محفوظ تھیں پس دوسری خاتون جن نے خدا اور رسول کی منظوری سے لقب صدیقہ پایا جناب فاطمہ زہراؑ ہیں۔ جناب مریم عالم کی عورتوں سے افضل ہیں اور عترت رسول کا اجماع ہے کہ جناب فاطمہ زہراؑ حضرت مریم سے افضل ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ جناب فاطمہ تمام عورتوں سے افضل ہیں۔

نوٹ: کچھ خواتین کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورہ تحریم میں فرمایا ہے کہ ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما کہ اگر تم توبہ کرلو تو بہتر ہے، تمہارے دل کج ہو گئے ہیں نیز ایک خاتون نے امام حق امیر المومنین علی بن ابی طالب کے خلاف ان کی رعایا کو بھڑکایا نیز آنجناب کے خلاف جنگ جمل میں حصہ لیا ہے ایسی خاتون کو ہم شیعہ لوگ صدیقہ ماننے سے معذرت ظاہر کرتے ہیں۔

نوٹ: بقول ہمارے سنی بھائیوں کے نبی کریم کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں تو کیا ان میں سے کسی کے صدیقہ ہونے کا ثبوت بھی قرآن وسنت میں موجود ہے۔

جناب فاطمہ زہرا ہی صدیقہ ہے اور اس صدیقہ خاتون کے شوہر کو داماد رسول کہنا زیبا ہے۔

دوسری لڑکیاں چونکہ بقول سنی بھائیوں کے جناب عثمان سے پہلے عتبہ اور عتیبہ کے نکاح میں رہیں۔ اس لیے ان کا شوہر ہونا کوئی فخر کی بات نہیں ہے اور اگر ہمارے سنی بھائی طاقت کے زور سے اپنے بزرگوں کے فضائل منوانا چاہتے ہیں تو یہ طریقہ بنو امیہ کا ہے۔ صدیق اکبر لقب حضرت علی کا ہے اور صدیقہ کبریٰ لقب حضرت فاطمہ کا ہے۔ اہل حدیث صحابیوں کی خیانت ہے کہ دونوں لقب چرا کر ایک ابو بکر پر فٹ کر دیا اور دوسرا عائشہ کو دے دیا۔

جناب فاطمہ زہرا اس امت میں مثل مریم ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۱۹ کتاب الفضائل من قسم الاقوال

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ص ۶۸۴

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ ص ۱۹۱

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ۴۶

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی ص ۶۰ فصل ۵

کنز العمال کی عبارت ملاحظہ ہو

اول شخص یدخل الجنۃ فاطمۃ بنت محمد

ومثلها فی هذه الأمة مثل مریم فی بنی اسرائیل

ترجمہ : رسول اللہ نے فرمایا کہ جنت میں جو شخص پہلے داخل ہوگا وہ فاطمہ زہرا ہے اور وہ اس امت میں اسی طرح ہیں جس طرح جناب مریم بنی اسرائیل میں تھیں ۔

نوٹ : مذکورہ حدیث بھی جناب فاطمہ زہرا کی افضلیت کا روشن ثبوت ہے کیوں کہ ہمارے نبی نے اپنی بیٹی کو جناب مریم کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور مقصود نبی پاک کا یہ ہے کہ فاطمہ مثل مریم ہے عصمت میں طہارت اور پاکیزگی میں پس دو عورتیں معصوم ہیں ۔ ایک مریم اور دوسری فاطمہ زہرا اور جناب مریم تمام عورتوں سے افضل ہیں اور حضرت زہرا بی بی مریم سے افضل ہیں ۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ جناب فاطمہ زہرا تمام عورتوں سے افضل ہیں

نوٹ ۲ : بقول ہمارے اہل سنت بھائیوں کے کہ نبی کریم کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں ہم شیعہ عرض کرتے ہیں کہ بالفرض اگر تھیں تو کیا ان میں کوئی لڑکی معصومہ بھی ہے شرف اور فضیلت میں مثل مریم بھی ہے اگر اہم ثبوت ہے تو ثبوت پیش کریں جناب فاطمہ مثل مریم ہے اور اس شان والی بی بی کے شوہر کو داماد نبی ہونے کا فخر حاصل ہے دوسری لڑکیاں بقول سنی بھائیوں کے عتبہ اور عتیبہ کے نکاح میں رہ چکی تھیں اور بعد میں جناب عثمان کے نکاح میں آئی ہیں پس جس طرح ان مطلقہ لڑکیوں کے پہلے شوہروں کو کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اسی طرح اگر وہ کسی مسلمان کے نکاح میں آئی ہیں تو اسے بھی کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے ۔

نوٹ : جناب فاطمہ زہرا صدیقہ بھی ہے اور مثل مریم بھی اور اس کی گواہی شاہ عبد الحق محدث دہلوی محب الدین طبری جلال الدین سیوطی اور محدث خوارزمی جیسے علماء اہل سنت نے دی ہے اور اب فیصلہ وہابیوں کے ہاتھ ہے ان علماء اہل سنت کو وہ تقیہ باز کہیں یا تبرا باز ۔ انھیں سبائی اور یہودیوں کے نطفے کہیں یا شیعوں کے متعہ کی پیداوار ۔

جس طرح علماء اہل سنت کو آج چودہ سو برس کے بعد وہابیوں نے رسوا کیا ہے اس کی مثال!

نہیں ہے عثمانی وکلاء کے لیے جب ب فاطمہ کے فضائل باعث عبرت ہیں لیکن حدیث پاک
ہے کہ آل رسول کی دوستی وہی رکھے گا جس کے نطفے میں خلل نہیں ہوگا جو شخص بھی اپنے دل
میں آل رسول کے بارے میں تھوڑی سی دشمنی محسوس کرے وہ اپنی اماں جی کے بارے تحقیق
کرے کہ کہیں وہ عشق مجازی کے چکر میں تو نہیں پھنسی رہیں۔

نبی کریمؐ فاطمہ زہراؑ سے سفر جاتے وقت سب سے آخر میں ملتے تھے اور واپسی پر سب سے پہلے ملاقات کرتے تھے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مواہب لدینہ صہ ۱۴۶
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ صہ ۲۶/۱ کتاب الطہارۃ مطبوعہ حیدر آباد
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب مرقاۃ مشکوٰۃ صہ ۲۷۳/۱۱ مطبوعہ ملتان
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب صہ ۳۶۴/۴
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین صہ ۱۵۵/۳ مطبوعہ مصر
(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین صہ ۱۷۰ مطبوعہ مصر
(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۳۷
(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب صہ ۶۰۲
(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب، شرح فقہ اکبر صہ ۱۱۰
(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ صہ ۱۴۰ باب جمع بین الصلاتین۔

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ صـ ۴۶۲ طبع نول کشور

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر صـ ۹۰ جزو سوم

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صـ ۳۱۶

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صـ ۱۹۸

(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی صـ ۵۶

سنن الکبریٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ثوبان مولی رسول اللہ قال کان رسول اللہ اذا سافر کان آخر عہدہ بانسان من اہلہ فاطمۃ واول من یدخل علیہا اذا قدم فاطمۃ

ترجمہ: نبی پاکؐ کا غلام ثوبان روایت کرتا ہے کہ حضور ... سفر پر روانہ ہوتے وقت فاطمہ زہراؑ سے سب سے آخر میں ملاقات کرتے تھے ... سے واپسی کے بعد سب سے پہلے اپنی بیٹی فاطمہؑ کے پاس آتے تھے۔

شرح فقہ اکبر عبارت ملاحظہ ہو

وکانت احب اہلہ الیہ واذا ... سفرا یکون اخر عہدہ بہا واذا قدم کان اول ما یدخل علیہا

ترجمہ: جناب فاطمہ نبی کریم کو اپنے اہل میں سب سے زیادہ پیاری تھیں اور جب حضور کسی سفر کا ارادہ فرماتے تھے تو آنجنابؐ جناب فاطمہ سے آخر میں ملاقات کرتے تھے اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے بی بی فاطمہؑ سے ملتے تھے۔

کشف الغمہ کی عبارت ملاحظہ ہو

وکانت فاطمہؑ اذا سافر رسول اللہ وبلغھا قدومہ تخرج علی باب البیت تنتظر فاذا رأتہ بادرت الیہ فتقبل وجھہٗ وتبکی ۔

ترجمہ : جب نبی کریم کسی سفر پر جاتے تھے اور جناب فاطمہ کو حضورؐ کی واپسی کی خبر پہنچتی تو دروازے پر آکر بی بی رسول اللہ کا انتظار کرتی اور جب حضور کو دیکھتی تو استقبال کے لیے آگے بڑھتی حضورؐ کے چہرے کا بوسہ لیتی اور روتی تھی ۔

نوٹ : جناب فاطمہ زہرا کے ساتھ نبی کریم کا مذکورہ انداز محبت بھی بی بی کی عظمت پر دلالت کرتا ہے بالفرض اگر حضور پاک کی اور لڑکیاں بھی تھیں تو رحمت للعالمین نے ان سے مذکورہ محبت کا مظاہرہ کیوں نہ فرمایا کیا یہ انصاف ہے کہ حضور پاک جب بھی سفر سے واپس آتے تھے تو جناب فاطمہ کے گھر ہی تشریف لاتے تھے یہ تعجب کی بات ہے کہ ہمیشہ نبی کریم کی سفر سے واپسی کی خبر سن کر جناب فاطمہ ہی دروازے پر انتظار فرماتی تھیں اور دوسری لڑکیوں کے بارے میں تاریخ بالکل خاموش ہے ۔ حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں ہی نبی کریم کا آنا جانا تھا اور آنجناب ہی کو حضور پاک کی دامادی پر فخر زیبا ہے ۔ جناب عثمان کے بارے میں تاریخ گواہ ہے کہ نبی نے ان کے گھر کو کبھی اہمیت نہیں دی اور اس میں ہم شیعوں کا کیا قصور ہے یہ تو حضور پاک کی مرضی تھی ۔

جس طرح نبی پاک نے جناب عثمان اور ان لڑکیوں کو جناب امیر اور حضرت فاطمہ کے مقابلہ میں کبھی اہمیت نہ دی اسی طرح ہم بھی سنت رسول پر عمل کرتے ہیں اور جناب بی بی فاطمہ زہرا کی ہمیشہ فضیلت بیان کرتے اور ان کی عقیدت کو ذریعہ نجات سمجھتے ہیں ہم شیعہ لوگ نبی پاک اور ان کی اولاد کے غلام ہیں اور باقی دنیا سے صرف ہمارا کیا

نے کوئی ٹھیکہ نہیں لیا کہ ساری دنیا کو سردار مانیں ۔

علیک سلیک ہے ہم

اگر وہابی اہل حدیث دوستوں کی تسلی نہیں ہوئی تو گذارش ہے کہ عثمان

نوٹ: صاحب کی فرضی ناقی کی طرح ان کی دو بیویوں کو بنا ... بیٹیاں ...

مذکورہ ۱۵ علماء ... عثمان کی عزت افزائی کی خاطر پیروان ... پڑھی ہے

اور یہ سازش بنو امیہ کے دور میں

فضیلت ... نامعلوم عثمان اور ان کی ازواج کو ... لیکن انہوں نے

بھی عثمانی وکلاء تھے

سبائیوں کے ... کہ وہ ... ایک جواب ہے ... صرف ... پاس ... وہابیوں کے ... کیا ہے ... بند ...

بزرگوں کی ... تعریف ہے ... کیا ... بلے بلے ... تھے ... پیداوار ... کی ... متعہ ... شیعوں کے ... یا ... تھے

نبی کریم کا فرمان کہ فاطمہ زہرا امیر آلکرا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو ۔

(۱) اہل سنت کی معتبر صحیح بخاری صہ $\frac{۲۹}{۵}$ مطبوعہ مصر

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم صہ $\frac{۳۳۶}{۲}$ ذکر فاطمہ

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین صہ $\frac{۱۵۹}{۳}$

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال صہ $\frac{219}{۶}$

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب حلیۃ الاولیاء صہ $\frac{۴۱}{۲}$

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف صہ $\frac{۲۵۵}{۲}$

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ صہ $\frac{۳۶۶}{۴}$

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب صہ ۶۰۶

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صہ ۴۴

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صہ ۴۶

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الائمۃ صد ۱۷۵

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین صد ۱۷۲

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صد ۴۸

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السؤل صد ۱۶

(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صد ۴۱۳

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر صد ۱۱۰

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صد ۱۷۲

(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص نسائی صد ۹

(۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صد ۱۱۴

(۲۰) اہل سنت کی معتبر کتاب مواہب لدنیہ صد ۱۴۶

(۲۱) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاُول صد ۴۳

(۲۲) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبارہ مدارج النبوۃ صد ۴۶۰

(۲۳) اہل سنت کی معتبر کتاب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صد ۳۷۴ / ۲

(۲۴) اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد صد ۲۲۶ / ۱۱

(۲۵) اہل سنت کی معتبر کتاب کنوز الحقائق صد ۲۴ / ۲

(۲۶) اہل سنت کی معتبر کتاب فتح المبیدی مختصر شرح زبیدی صد ۷۸ / ۳

(۲۷) اہل سنت کی معتبر کتاب نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض صد ۵۶۵ / ۴

(۲۸) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح شفا ملّا علی قاری صد

(۲۹) اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الصغیر صد ۷۳

(۳۰) اہل سنت کی معتبر کتاب سراج المنیر شرح جامع الصغیر صد

(۳۱) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہداء صد ۱۱۸ باب چہارم

(۳۲) اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ ص ۹
(۳۳) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص ۱۴۶
(۳۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۳۱۲
(۳۵) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی ص ۲۵۶
(۳۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی ص ۵۱ ص ۵

صحیح بخاری باب مناقب فاطمہؑ سے عبارت ملاحظہ ہو

ان رسول اللہ قال فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا اغضبنی

ترجمہ: حضور پاک نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اُسے غضبناک کیا اُس نے مجھے غضبناک کیا۔

خصائص نسائیؒ کی عبارت ملاحظہ ہو

فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی من اذاھا ومن آذی رسول اللہ فقد حبط عملہٗ

ترجمہ: حضور پاک نے فرمایا) فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اُسے اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے رسول اللہ کو اذیت پہنچائی تو اس کا نیک عمل برباد ہو جائے گا۔

نوٹ: مذکورہ حدیث سے بھی جناب فاطمہ زہرا کی تمام عورتوں پر افضلیت ثابت ہوتی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم کو ناراض کرنا مطلقاً گناہ ہے اور جسے مطلقاً ناراض کرنا گناہ ہو وہ معصوم ہوتا ہے۔

پس حضور پاک معصوم اور ہر عیب سے پاک ہیں اسی طرح جناب فاطمہ کو ناراض کرنا مطلقاً گناہ ہے پس بی بی فاطمہ بھی معصومہ ہیں اور گناہ سے پاک ہیں اور تمام عورتوں سے افضل ہیں حدیث بضعۃ منی کی تشریح ہم نے اپنی کتاب جاگیر فدک میں بڑی تفصیل سے کی ہے۔

ایک ضروری وضاحت

کتاب اہل سنت صحیح بخاری وغیرہ میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی نے ابو جہل کی لڑکی سے نکاح کا ارادہ کیا تھا اور جناب فاطمہ کو یہ بات ناگوار گزری اور اپنے باپ رسول اللہ سے شکایت کی حضور پاک نے فرمایا کہ فاطمہ بضعۃ منی کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جسنے فاطمہ کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا میں دختر ابوجہل سے شادی پر راضی نہیں ہوں۔

ارباب انصاف مذکورہ حدیث کو سنی بھائی خلیفہ اول کی صفائی کی خاطر پیش کرتے ہیں ہم اس حدیث پر اٹھارہ عدد جوابات کے ضمن میں تبصرہ کرتے ہیں اور ہم انصاف کو انصاف پر چھوڑ دیتے ہیں۔

جواب:

مذکورہ واقعہ کتاب اہل سنت صحیح بخاری میں لکھا ہے اور شیعوں کو نہ ہی بخاری شریف اور نہ ہی مسلم شریف پر اعتبار ہے کیونکہ یہ کتابیں ان کے مخالفین کی لکھی ہوئی ہیں مناظرہ میں مسلمات مخالف کو پیش کیا جاتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ آپے میں رجی کجی اپے میرے بچے جیون۔

کتب اہل سنت پر ایمان رکھنا اہل سنت دوستوں کو مبارک رہے ہمارے ساتھ کتب اصول تشیع کے حوالہ سے بات چیت کریں۔

جواب ۲:

اہل سلام کا یہ اتفاقی مسئلہ ہے کہ جس حدیث سے رسول کریم کی ہتک ہوتی ہو اسے تسلیم نہ کیا جائے مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ نبی کریم دوسرے لوگوں کی لڑکیوں پر سوکن لانا جائز جانتے تھے اور اپنی لڑکی پر سوکن آنے سے ناراض ہوتے تھے یہ بات شان رسول سے زیبا نہیں چونکہ مذکورہ حدیث سے ہتک رسالت لازم آتی ہے پس اسے قبول نہ کیا جائے۔

جواب ۳۔

اہل اسلام کا یہ اتفاقی مسئلہ ہے کہ جو حدیث قرآن پاک کے مخالف ہو اسے قبول نہ کیا جائے قرآن پاک نے چار عورتوں سے نکاح کی اجازت دی ہے جس بات کی تمام مسلمانوں کو قرآن وسنت نے اجازت دی ہے نبی کریم اپنی بیٹی کی خاطر حضرت علی کو اس بات سے روکیں یہ قرآن پاک کی مخالفت ہے اور نبی کریم قرآن کی مخالفت نہیں فرماتے پس معلوم ہوا کہ مذکورہ حدیث راوی کی غلطی ہے۔

جواب ۴۔

جب نبی کریم نے ابو جہل کی اس لڑکی کی شادی روک دی تو پھر وہ لڑکی کہاں گئی آسمان کی طرف پرواز کر گئی یا اس کو زمین نگل گئی اس کا نکاح کسی اور کے ساتھ ہوا ہے یا رابعہ بصری کی طرح کنواری مصلے بیٹھ گئی نیز اس بی بی کا نام کیا تھا پیدا کب ہوئی اور مری کب ہے اس کو مدینہ میں لایا کون تھا اور اس کا سرپرست کون تھا ہمارے ان سوالات کے جواب میں ہمارے مدمقابل دوستوں کا توپ خانہ بالکل خاموش ہے ہمارے دوست یا تو اس لیے چپ ہیں کہ ہم غریب شیعوں کو جاہل تصور کرتے ہیں اور جواب جاہلاں خاموشی ہمارے بم سے ہماری گزارشات کے پرخچے اڑاتے ہیں اور یا پھر بقول شاعر

؎ چپ چپ کھڑے ہو ضرور کوئی بات ہے

ارباب انصاف معلوم ایسا ہوتا کہ جناب امیر کی شان پر حرف لانے کی خاطر ابوجہل

کی مذکورہ لڑکی فرض کی گئی ہے ورنہ اس لڑکی کا نہ تو اس کے باپ ابو جہل کو کچھ پتہ تھا اور نہ ہی اس کی ماں کو کچھ خبر تھی۔

جواب ۵ :

جناب عمر بہت بڑے انسان تھے اور دربار رسالت میں بولنے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے چونکہ جناب ابو جہل بن ہشام ان کے ماموں تھے اور وہ لڑکی ان کی ماموں زاد بہن تھی جب اس لڑکی سے حضور نے شادی کو روکا تو جناب عمر کو بارگاہ رسالت میں بولنے کا اور حضور پاک کو کھری کھری بات سنانے کا موقع تھا کہ یا رسول اللہ دوسرے لوگوں کی لڑکیوں پر تو آپ کئی کئی سوکنیں لاتے ہیں۔ لیکن اپنی لڑکی پر صرف ایک سوکن بھی گوارا نہیں حالانکہ وہ لڑکی بڑی خاندانی ہے میرے ماموں جان ابو جہل کی دختر بلند اختر ہے اور ہمارے قبیلہ کی عورتوں کے اچھے اخلاق کو آپ خوب جانتے ہیں۔ دیکھیے میری بیٹی حفصہ نے آپ کو کس طرح آرام میں رکھا ہوا ہے جناب عمر جیسے ایک بڑے انسان کا خاموش رہنا اس بات کا ثبوت ہے کہ مذکورہ واقعہ بے بنیاد ہے ورنہ جناب عمر چپ رہنے والے تو نہیں تھے۔

جواب ۶ :

مذکورہ لڑکی جس عظیم خاندان سے تعلق رکھتی تھی ان کی یہ رسم تھی کہ بزرگان دین کو وہ اپنی لڑکی خود بخود پیش کرنا اپنے لیے ایک خوش نصیبی سمجھتے تھے جیسا کہ کتاب اہل سنت صحیح بخاری کتاب النکاح میں لکھا ہے کہ جب جناب حفصہ بیوہ ہوئی تھیں تو ان کے رشتہ کو ان کے والد بزرگوار جناب حضرت عمر نے جناب ابو بکر اور عثمان کو ان کے گھر جا کر خود پیش فرمایا تھا۔ ان دونوں نے کچھ مجبوریاں ظاہر کر کے اس خاتون کا رشتہ قبول کرنے سے معذرت ظاہر کی جناب عمر بیوہ جوان بیٹی کو گھر میں کیسے بٹھا سکتے تھے۔ لہذا پھر رسول اللہ کی خدمت میں اس رشتہ کو پیش کیا اور نبی کریم نے دو جگہ جس عورت کا رشتہ

نہیں ہوا تھا اپنی مثالی رحم دلی کا ثبوت دیتے ہوئے قبول فرما لیا۔ مذکورہ لڑکی بھی جناب
عمر کی رشتہ دار تھی کیونکہ ان کے ماموں جان ابو جہل کی دختر تھیں اور ہو سکتا ہے کہ خاندانی
رسم و رواج کے مطابق اور رشتہ داری کے باعث اس لڑکی کا رشتہ بھی خود جناب عمر نے حضرت
کی خدمت میں پیش کیا ہو اور نبی کریم نے اپنے خاص تجربات کی وجہ سے اس رشتہ کو روک
دیا ہو؛ لہٰذا مذکورہ رشتہ کی افواہ سے اگر جناب فاطمہ کو رنج پہنچا ہے تو اس کی ذمہ داری
جناب عمر پہ آتی ہے جناب علی علیہ السلام کی شان پر کوئی حرف نہیں آتا اور اگر شان رسالت
پر حرف آتا ہے تو ہم شیعہ اپنے سنی بھائیوں کے ساتھ مل کر شان رسالت کی حفاظت
کریں گے۔

جواب ۷:

کتب اہل سنت صواعق محرقہ حیوۃ الحیوان

تفسیر روح المعانی پ ۲ ذکر زنیم مجمع الامثال للمیدانی باب ۷، مثل اخنث من مصفر
است میں لکھا ہے کہ جناب ابو جہل علت ابنہ۔ علت المشائخ کے مریض تھے ہاشمی لوگ
اپنی نفاست طبع اور بے مثال شجاعت کی حفاظت کی خاطر ایسی لڑکی سے شادی نہیں
کرتے تھے جس کا باپ مذکورہ مرض کا مریض ہوتا تھا۔ پس ناممکن ہے کہ جناب امیر نے
مذکورہ لڑکی سے نکاح کا ارادہ فرمایا ہو۔ میرے بعض شیعہ نادان دوست اس جواب
کو پڑھ کر چوں چرا کریں گے اور ایسی مثالیں پیش کریں گے کہ فلاں ہاشمی نے فلاں آدمی کی لڑکی
سے نکاح کیا اور لڑکی کے باپ کو مذکورہ مرض بھی تھی ایسے دوستوں سے گزارش ہے کہ
وہاں پھر طلاق ہو گئی اور وہ لڑکی اولاد کی سعادت سے بھی محروم رہیں۔

جواب ۸

مذکورہ واقعہ میں راوی نے حضور پاک کی زبانی یہ نکتہ بھی مذکورہ شادی کو رد کرنے کے
لیے بیان فرمایا ہے کہ دشمن خدا کی بیٹی دوست خدا کی بیٹی سے ایک گھر میں جمع نہیں ہو سکتی

ہم عرض کرتے کہ اس طرح تو خود نبی پاک کے فرمان اور عمل میں تضاد اور مخالفت ہے
کیوں کہ بقول سنی بھائیوں کے جناب ابوبکر اللہ کے دوست ہیں اور ابوسفیان اللہ کا دشمن
تھا جب حضور نے اس کی لڑکی ام حبیبہ سے نکاح کیا تھا اور اس نکاح میں۔ جناب
ابوبکر کی بیٹی اور ابوسفیان کی بیٹی کو ایک گھر میں جمع کیا تھا پس مذکورہ حدیث کو صحیح ماننے
سے نبی کریم کے اپنے فعل اور قول میں تضاد ہے جو کہ شان رسالت کے خلاف ہے۔

جواب ۹

دو بہنوں کو ایک وقت میں ایک گھر میں جمع کرنا ایک شخص کے نکاح میں یہ جرم
ہے اور اس کے جرم ہونے پر قرآن اور حدیث سے ثبوت موجود ہے لیکن مذکورہ
روایت میں جن دو عورتوں کو ایک گھر میں جمع کرنے سے منع کیا گیا ہے اس منع پر قرآن اور
سنت متواتر سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔

جواب ۱۰

قرآن پاک کا اٹل فیصلہ ہے کہ ایک شخص کے گناہ کی سزا کسی دوسرے کو نہیں دی جائے
گی۔ مذکورہ حدیث کو ماننے سے یہ بات ہو جاتی ہے کہ ابوجہل کے کفر کی سزا اس کی لڑکی کو
دے جائے جب کہ لڑکی مسلمان ہو گئی ہے اور یہ چیز عدالت اسلامی کے خلاف ہے۔

جواب ۱۱

اگر ابوجہل کی لڑکی کی شادی حضور پاک نے اس کے باپ کے کفر کی وجہ سے روکی
تھی تو معلوم ہوا کہ حضور پاک کو کفر و شرک سے نفرت تھی پس سوال پیدا ہو گیا کہ بقول اہل
سنت حضور نے اپنی لڑکیاں عتبہ و عتیبہ کفار کو کیوں دیں اس طرح حضور پاک کے فرمان
اور عمل میں تضاد و مخالفت پیدا ہو گی جو کہ شان رسالت کے خلاف ہے۔

جواب ۱۲

اگر سوکن آنے سے اذیت ہوتی ہے تو اسلام نے ایسا قانون ہی کیوں پاس کیا ہے جسے

تمام عورتوں کو اذیت کا خدشہ لگا رہتا ہے نبی کریم نے تو اپنے اختیارات استعمال کر کے اپنی بیٹی کو سوکن کی اذیت سے بچایا لیکن دوسری عورتوں کا کیا بنے گا اگر مذکورہ روایت کو درست مان لیا جائے تو اسے شان اسلام و رسالت پر حرف آتا ہے۔

جواب ع ۱۳

مذکورہ حدیث میں یہ جملہ بھی ملتا ہے کہ جناب فاطمہ نے اپنے باپ سے کہا کہ قوم یہ بھی کہتی ہے کہ نبی کریم اپنی لڑکیوں کی طرف داری نہیں کرتے اس جملہ سے صحابہ کرام اور نبی کریم دونوں کی ہتک ہوتی ہے کیا صحابہ کرام حضور کو عادل نہیں جانتے تھے کیا حضور کے دل میں اولاد کے بارے رحم و کرم نہیں تھا مذکورہ ہتک کی وجہ سے حدیث مذکورہ درست نہیں ہے۔

جواب ع ۱۴

اہل اسلام کا یہ مسئلہ اتفاقی ہے کہ جناب علی علیہ السلام کا دشمن یا ولد الزنا ہے یا ولد الحیض ہے یا منافق ہے اگر وہ کسی روایت کا راوی ہو تو اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی چونکہ مذکورہ روایت کا راوی جناب مسور بن مخرمہ دشمن حضرت امیر ہے لہذا اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی۔

جواب ع ۱۵

حدیث قرطاس کو جناب ابن عباس نے پندرہ برس کی عمر میں سنا ہے چونکہ حدیث قرطاس سے جناب عمر کی شان پر حرف آتا ہے اس لیے راوی کی کم سنی کا عذر پیش کر کے سنی بھائی حدیث قرطاس کو قبول نہیں کرتے اور جناب مسور بن مخرمہ نے مذکورہ حدیث کو چھ سال کی عمر میں سنا ہے اور چونکہ ان کی مذکورہ حدیث سے خود شان رسالت اور آل رسول کی شان پر حرف آتا ہے۔ لہذا یہاں تو راوی ابن عباس سے بہت کم سن ہے اس لیے اگر روایت کو قبول نہ کیا جائے تو سنی بھائیوں کا کوئی خاص نقصان

نہیں ہے ۔

جواب ۱۶

دنیا کے تمام عقلمندوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر بے تکی بات افلاطون بھی کہے تو اس کو نا مانا جائے جناب مسور نے تاریخ گواہ ہے بے تکی بات کی ہے کیا تو تھا امام زین العابدین سے رسول خدا کی تلوار لینے اور حدیث وہ سنادی جس میں امام کی دادا علی اور دادی فاطمہ کی ہتک ہے ۔

آپ لوگ خود ہی انصاف کریں کیا کسی سے مانگنے کا یہی طریقہ ہے کہ اس کو دو چار گالیاں بھی سنا دیں جائیں جناب مسور نے جس کلام پہ حدیث کا رنگ چڑھا کر پیش کیا ہے وہ کسی عقلمند کا کلام ہی نہیں ہے ۔

جواب ۱۷

اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب للخوارزمی فصل ۲۰ صفحہ ۲۵۶ میں لکھا ہے قال علی علیہ السلام فواللہ ما اکرھتہا ولا اغضبتہا کہ میں نے تمام زندگی جناب فاطمہ کو کسی بات پہ مجبور نہیں کیا اور نہ ہی ناراض کیا ہے ۔

جناب امیر بقول صاحب تحفہ کے اہل سنت کے نزدیک ہر گناہ سے محفوظ ہیں اور شیعہ کے نزدیک معصوم ہیں اور قسم کھا کر ایک چیز کی نفی کر رہے ہیں ۔ مومن تو اس چیز کے خلاف سوچ ہی نہیں سکتا ۔

جواب ۱۸

جناب امیر اور حضرت فاطمہ زہرا کے ہر گناہ سے پاک ہونے پہ قرآن پاک کی کئی عدد آیات دلالت کرتی ہیں لہٰذا ان کی طہارت و پاکیزگی کے خلاف مسلم اور بخاری کی ضعیف روایات کی کوئی وقعت نہیں ہے ۔

نوٹ : امام بخاری نے اپنے ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اولاد رسول عترت نبی

نے ساتھ بے انصافی کی ہے کہ ان کے فضائل کو اپنی صحیح بخاری میں نہیں لکھا لیکن اللہ بڑا بادشاہ ہے جس طرح جناب موسیٰ کی پرورش کا انتظام ان کے دشمن کے گھر کروا دیا تھا اسی طرح آل رسول کی سچائی کے ثبوت کا بندوبست ان کے دشمن کی صحیح بخاری میں کر دیا ہے اس یزیدیت نواز عالم کے دل و دماغ بصیرت و بصارت پر پردہ ڈال کر اس کے قلم کو مجبور کر دیا اس فضیلت آل رسول کے لکھنے پر کہ جس نے اُس حکومت کی بنیاد ہلا دی جسے مضبوط کرنے کے لیے امام بخاری نے ساری زندگی بلا اجرت وکالت فرمائی ہے۔

امام بخاری نے حدیث بضعۃ منی کو بخاری شریف میں لکھ کر اپنی مہربان حکومت کو وہ نقصان پہنچایا جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

نوٹ نمبر ۲: بقول ہمارے سنی بھائیوں کے نبی کی تین لڑکیاں تھیں ہم عرض کرتے ہیں کہ جناب فاطمہ کے علاوہ کوئی نبی کریم کے جگر کا ٹکڑا ابھی تھیں اور اگر تین لڑکیاں بھی تھیں تو حضور نے ان کے بارے میں کیوں نہ فرمایا کہ یہ میرے ٹکڑے ہیں اور یہ عذر کہ شان والی صرف فاطمہ ہے ہم اس کے جواب میں عرض کرتے ہیں کہ نبی کریم کی دامادی کے شرف پر فخر صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو اس شان والی بی بی کا شوہر ہے دوسری لڑکیاں تو بقول سنی بھائیوں کے ان کے نکاح تو کفار کے ساتھ بھی ہوئے ہیں۔ جس طرح کفار کو کوئی فخر حاصل نہیں ہے اسی طرح طلاق کے بعد ان لڑکیوں کے کسی شوہر کو بھی فخر نہیں ہے۔

نوٹ نمبر ۳: وہابی اہل حدیث دوستوں کے سامنے ہم نے ۳۶ چھتیس عدد کتب اہل سنت سے مذکورہ فضیلت حضرت زہرا کی پیش کی ہے اور اگر ان میں کچھ سبائیوں کے نکلتے ہیں تو برائے کرم نشان وہی کریں میرے خیال میں صرف امام بخاری اور امام مسلم یہ دونوں تقیہ باز اور شیعوں کے تخم تھے کیوں کہ انہوں نے بخاری مسلم میں باب مناقب فاطمہ تو لکھا ہے اور عثمان کی بیویوں کا کوئی باب فضیلت

نہیں بنایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ عثمان کی بیویوں کو بنی امیہ نے اولاد رسول مشہور کیا ہے
کیوں کہ بنو امیہ کے دور میں عثمان کی فضیلت سازی کی فیکٹریاں دن رات کام کرتی تھیں
اور اس بات کی تفصیل ہم نے اپنی کتاب سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم میں پوری پوری
دی ہے اور جس طرح عمر صاحب کا داماد علی ہونا سفید جھوٹ ہے اسی طرح عثمان کا
داماد نبی ہونا بھی سفید جھوٹ ہے اور وہابیوں کا علم والانشہ ان دونوں کتابوں کے
پڑھنے سے اتر جائے گا بنو زرقا بنو مردان، بنو امیہ کی حکومتیں اسلام کی پیشانی پر ایسا
بدنما داغ ہے جو قیامت تک نہیں دھل سکے گا۔

فاطمہ زہراؑ کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب صـ ۴۴۲ ج ۱۲
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ صـ ۲۲۴
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ صـ ۳۶۶ ج ۴
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین صـ ۱۵۴
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال صـ ۲۱۹ ج ۶
(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب صـ ۶۰۷ ج ۲
(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ صـ ۴۶۰
(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صـ ۳۹
(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صـ ۱۷۵

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صـ ۴۵

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صـ ۳۱۴

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ صـ ۱۹۸

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین صـ ۱۷۱

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب کنوز الحقائق صـ ۶۰

(۱۵) اہل تشیع کی کتاب مناقب آل ابی طالب صـ ۳۳۳

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب لابن المغازلی صـ ۲۷۱

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی صـ ۹۰

(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال صـ ۵۳۵ ذکر حسین بن زید

الاصابہ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن علیؑ قال قال النبیؐ لفاطمۃ ان اللہ یرضی لرضاک و یغضب لغضبک

ترجمہ: جناب علیؑ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے بی بی فاطمہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تیری خوشنودی سے خوش ہوتا ہے اور تیری ناراضگی سے ناراض ہوتا ہے۔

نوٹ: اختصار کے پیش نظر تمام کتب کی عبارات دینا موزوں نہیں ہے۔

نوٹ: مذکورہ حدیث بھی جناب فاطمہ زہرا کی ہر گناہ سے پاکیزگی کا روشن ثبوت ہے کیونکہ غیر معصوم تو ناحق بھی ناراض ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ناحق ناراض نہیں ہوتا جب خدا تعالیٰ کسی بندے کو یہ شرف عطا کرے کہ اگر وہ بندہ کسی شخص پر ناراض ہو تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوتا ہے تو ایسا بندہ کہ جس کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی ہے وہ معصوم اور ہر گناہ سے پاک ہوگا۔

پس جناب فاطمہ زہرا گناہ سے پاک ہیں اور تمام عورتوں سے افضل ہیں۔

نوٹ: بقول سنی بھائیوں کے حضور پاک کی تین لڑکیاں ہیں اگر ہیں تو ان کو مذکورہ شرف نہیں ملا اور جب خود ان لڑکیوں کو یہ شرف نہیں ملا تو ان کے شوہر کو شرف کیسے مل گیا۔

مذکورہ سترہ عدد علماء اہل سنت نے بھی عثمان اور ان کی بیویوں کو مذکورہ فضیلت میں نظر انداز کر کے وہابیوں کے سینے پر مونگ دلتے ہیں اور اہل حدیثوں کے پاس بھی ان مرحومین کے لیے یہی تحفہ ہے کہ یہ لوگ یہودیوں کے نطفے تھے ماشاء اللہ کیا تحفہ درود ہے بزرگوں کے لیے ارباب انصاف صرف عثمان کی یہ جھوٹی فضیلت ثابت کرنے کے لیے کہ وہ داماد نبی تھا وہابیوں نے تمام اہل سنت علماء کو گالیاں دی ہیں اسی طرح وہابی لوگ بنوامیہ کے بلا اجرت وکلاء اہل سنت کو گالیاں دیتے ہیں۔ شیعوں سے پوچھو تو یہ کہتے ہیں کہ گوشت خر اور دندان سگ ہمارا کیا ان کے اپنے باپ دادا تھے۔

جناب فاطمہ زہرا تمام عورتوں کی سردار ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۲۹/۵ باب مناقب فاطمہ
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۲۴۰/۲
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۳۶۶
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص ۳۶۴/۴
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۱۱۰
(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین ص ۱۵۱/۳

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صـ ۱۹۸
(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صـ ۴۳
(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صـ ۱۱۴
(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول صـ ۱۶
(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صـ ۴۶
(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صـ ۴۵
(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین صـ ۱۷۱
(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامۃ صـ ۱۷۵
(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص نسائی صـ ۷۷
(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صـ ۳۰۹
(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف صـ ۲۱۲
(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب کوکب دری صـ ۲۹۲
(۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صـ ۳۴۳ / ۱۱
(۲۰) اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال صـ ۲۱۸ ج ۶
(۲۱) اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات ابن سعد صـ ۲۷ / ۸
(۲۲) اہل سنت کی معتبر کتاب حلیۃ الاولیاء صـ ۴۰ / ۲
(۲۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء صـ ۲۹۴
(۲۴) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ صـ ۱۴۶
(۲۵) اہل سنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ صـ ۴۰ / ۲
(۲۶) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہداء صـ ۱۲۲ باب ۴
(۲۷) اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ صـ ۹۰

(۲۸) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب صفحہ ۶۰۷ جلد ۲

(۲۹) اہل سنت کی معتبر کتاب کنوز الحقائق صفحہ ۲۴ جلد ۲

(۳۰) اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الصغیر صفحہ ۴۳ جلد ۲

(۳۱) اہل سنت کی معتبر کتاب سراج المنیر شرح جامع الصغیر صفحہ ۱۱ جلد ۳

(۳۲) اہل سنت کی معتبر کتاب صفتہ الصفوۃ صفحہ ۵ جلد ۲

(۳۳) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین باب ۳ صفحہ ۴۸

(۳۴) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی صفحہ ۵۵ صفحہ ۹۷

(۳۵) اہل سنت کی معتبر کتاب

بخاری شریف کی عبارت ملاحظہ ہو

قال النبیؐ فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنۃ

ترجمہ: حضور پاک نے فرمایا کہ فاطمہ زہرا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

خصائص نسائی کی عبارت ملاحظہ ہو

قال رسول اللہ ان ملکا من السماء لم یکن زارنی فاستاذن اللہ فی زیارتی فاخبرنی بشرنی ان فاطمۃ بنتی سیدہ نساء امتی۔

ترجمہ: حضور پاکؐ نے فرمایا کہ ایک آسمانی فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی رب تعالیٰ سے اس نے میری زیارت کرنے کی اجازت لی اور مجھے یہ آکر بشارت دی کہ تحقیق میری بیٹیؑ فاطمہؑ میری امت کی عورتوں کی سردار ہے۔

نوٹ: مذکورہ حدیث بھی اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ جناب فاطمہ زہرا علاوہ

سے افضل ہیں کیوں کہ مذکورہ سرداری جناب فاطمہ زہرا کو ان کے ہر گناہ سے پاک ہونے کے سبب ملی ہے ورنہ عصمت کے علاوہ ہر عورت میں ایک نہ ایک خوبی ضرور ہوتی ہے پس معلوم ہوا کہ بی بی عالیہ کو جنت کی سرداری ان کی عصمت و طہارت کی وجہ سے ملی ہے اور سردار اپنی رعایا سے افضل ہوتا ہے پس بی بی عالیہ تمام عورتوں سے افضل ہیں۔

نوٹ ۲ : بقول اہل سنت دوستوں کے کہ نبی پاک کی تین لڑکیاں تھیں شیعہ یہ سوال کرتے ہیں کہ ان تین کو جنت کی سرداری کیوں نہ ملی اور اگر سنی بھائی یہ عذر پیش کریں کہ شرف اور فضیلت والی صرف فاطمہ زہرا ہے تو ہم پھر یہ عرض کریں گے کہ جب خود ان لڑکیوں کو کوئی فضیلت نہ ملی تو ان کے شوہروں کو بھی فضیلت حاصل نہیں ہے خواہ وہ شوہر عتبہ و عتیبہ جیسے کافر ہو یا کوئی اور ہو مثلاً عثمان صاحب۔

نوٹ ۳ : مذکورہ حدیث بھی اہل حدیث وہابیوں کے عقیدہ کے لیے موت کا پیغام ہے کیوں کہ جنت کی سرداری جناب فاطمہ اور ان کی اولاد کو ملی ہے اور جن کی وکالت وہابی کرتے ہیں وہ اس سرداری سے بالکل محروم ہیں اور اس محاذ پر بھی وہابیوں کی شکست کے سبب عدد علماء اہل سنت بنے ہیں اور چونکہ وہابی لوگ کسی مرحوم کے لیے سیدھے فاتحہ کے تو قائل نہیں ممکن ہے ان کے لیے اُلٹا فاتحہ پڑھتے ہوں۔

مذکورہ حدیث سے بھی عثمان کی فضیلت پر پانی پھر گیا کیوں کہ تعجب ہے کہ ایک بیٹی کو تو تمام جنت کی سرداری مل گئی اور دوسری فرضی لڑکیاں کسی ایک خاص جنت کے علاقہ کی سردار بھی نہ بن سکی ان کی صرف ایک فضیلت ہے پہلے وہ کفار عتبہ و عتیبہ کے نکاح میں تھیں ادھر سے طلاق ہوئی تو عثمان کے ساتھ نکاح ہو گیا۔ ابوبکر، عمر سے نکاح ہوتا تو بھی کچھ بات بن جاتی لیکن عثمان صاحب تو خود اہل حدیث کے نزدیک زیادہ محترم نہیں ہیں۔ اگر معاویہ کبیر عثمان کے فضائل نہ بنواتا تو ان کا حال بہت پتلا تھا۔

جناب فاطمہ زہراؑ گفتار و رفتار اور سکینہ و وقار میں سب سے زیادہ پیغمبر اکرمؐ سے مشابہت رکھتی تھیں

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۳۴۰ ج ۲
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد ص ۵۵ ج ۳
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف ص ۲۵۴ ج ۲
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ۴۱
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار ص ۴۵
(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۴۵
(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص ۱۷۱
(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص ۱۴۶
(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ص ۲۲۳ ج ۷
(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۳۶۷ ج ۴
(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحابہ ص ۳۶۶ ج ۴
(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ص ۶۸۳ ج ۴
(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول ص ۱۶

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صـ ۱۵۱

(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین صـ ۱۵۴/۳

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صـ ۳۱۰

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودة صـ ۱۷۲

(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب ادب المفرد صـ ۴۳۵

(۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات الکبریٰ صـ ۲۶/۸

(۲۰) اہل سنت کی معتبر کتاب مرقاة شرح مشکواة صـ ۳۷۲/۱۱

(۲۱) اہل سنت کی معتبر کتاب حلیتہ الاولیاء صـ ۴۰/۲

(۲۲) اہل سنت کی معتبر کتاب عقدالفرید صـ ۳/۴

(۲۳) اہل سنت کی معتبر کتاب صفتہ الصفوة صـ ۵/۲

(۲۴) اہل سنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ صـ ۱۰۱/۷

(۲۵) اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف صـ ۲۰۴/۴ باب علامات النبوة فی الاسلام

(۲۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی صـ ۷۷

اُسدالغابہ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن عائشة قالت اقبلت فاطمہؑ تمشی کان مشیتها مشیتہ رسول اللہ فقال مرحبا بابنتی ۔

ترجمہ: بی بی عائشہ کہتی ہے کہ جناب فاطمہ تشریف لائیں اور ان کے چلنے کا انداز گویا وہی تھا جو پیغمبر اکرمؐ کے چلنے کا انداز تھا۔ تو حضور پاک نے فرمایا۔ مرحباً اے میری بیٹی ۔

ذخائر العقبیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن عائشۃ قالت ما رایت احداً اشبہ کلاماً وحدیثاً برسول اللہ من فاطمۃ وکانت اذا دخل قام الیھا۔

ترجمہ: بی بی عائشہ کہتی ہے کہ گفتگو اور بولنے کے انداز میں پیغمبر سے زیادہ مشابہت رکھنے والا جناب فاطمہؑ کے علاوہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور جب بی بی آتی تھیں تو رسول کریم فاطمہ ؑ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔

نوٹ: اگر کسی شخص میں فضائل اور خوبیاں پائی جاتی ہوں تو پھر دیکھا جاتا ہے کہ کیا وہ خوبیاں اس کی اولاد میں بھی ہیں ہمارے نبی کریم کے کردار، گفتار و رفتار میں خوبیاں ہی خوبیاں تھی اور جناب بی بی عائشہ نے یہ خاص طور پر نوٹ کیا ہے کہ جناب فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ اپنے باپ کے ساتھ مذکورہ تمام خوبیوں میں مشابہت رکھتی تھی اور نبی پاک کا کردار، گفتار، رفتار تمام لوگوں سے افضل تھا پس معلوم ہوا کہ جناب فاطمہ زہرا بھی مذکورہ خوبیوں میں تمام لوگوں سے افضل تھیں۔

نوٹ: جناب فاطمہ زہرا کے علاوہ اگر حضرت حضور پاک کی بقول سنی بھائیوں کے اور لڑکیاں بھی تھیں تو ان کو قدرت کی طرف سے اپنے باپ کے ساتھ کسی خوبی میں مشابہت حاصل کیوں نہ ہوئی کیا ان میں حضور کا خون نہیں تھا یا گوشت نہیں تھا یا انھوں نے حضور پاک کی گود میں پرورش نہیں پائی تھی اور اگر ہمارے چار یاری دوست یہ فرمادیں کہ شان والی صرف فاطمہ زہرا ہے۔ پھر ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ اسی شان والی بی بی کے شوہر کو داماد رسول ہونے پر فخر حاصل ہے۔

دوسری لڑکیوں کے شوہر اس فخر سے اسی طرح محروم ہیں جس طرح وہ لڑکیاں شرف سے محروم ہیں۔ بلکہ وہ لڑکیاں فرضی ہیں۔ معاویہ کبیر نے عثمان کی حکومت چمکانے کی خاطر

ان کو اولادِ نبی مشہور کرایا تھا اور وہابی لوگ مشن معاویہ کی بلا اُجرت وکالت کرتے ہیں
اور آج کل تو وہابیت مستی ہوئی ہے اور مظلوم شیعوں کے خاتمہ پر تلی ہوئی ہے لیکن

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے — آساں نہیں مٹانا نام نشاں ہمارا
باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم — سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

جناب فاطمہ زہراؑ افضل النساء اور خیر النساء ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب صہ ۳۶۵ ج ۴
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ صہ ۳۶۶ ج ۴
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صہ ۴۵
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صہ ۱۷۲
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۴۲
(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صہ ۳۱۱
(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الصغیر صہ ۵ ج ۱
(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب دائرۃ المعارف صہ ۳۱۴ ج ۷ حرف الفا
(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ صہ ۶۸۴
(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ صہ ۵۸
(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین باب ۳ صہ ۴۷

الاستیعاب کی عبارت ملاحظہ ہو

قال رسول افضل النساء اهل الجنة فاطمة بنت

محمد و خیر نساء العالمین فاطمۃ بنت محمد

ترجمہ: حضور پاک نے فرمایا کہ اہل جنت کی عورتوں سے افضل جناب فاطمہ ہیں نیز فاطمہ عالمین کی عورتوں سے بہتر ہیں۔

الاصابہ کی عبارت ملاحظہ ہو

قالت عائشۃ ما رأیت قط احدا افضل من فاطمۃ غیر ابیھا

ترجمہ: جناب عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے نبی کریم کے علاوہ فاطمہؑ سے زیادہ فضلیت والا کسی کو نہیں دیکھا۔

نوٹ: مذکورہ حدیث سے جناب فاطمہ زہرا کا تمام عورتوں سے افضل ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے اہل سنت بھائی جناب عثمان کی فضیلت ثابت کرنے کے لیے بہت شور مچاتے ہیں لیکن جب ان سے قرآن اور حدیث سے کوئی ثبوت مانگا جائے تو پھر خاموش رہنے کے علاوہ ان کے پاس کوئی جواب نہیں بن سکتا۔ اگر جناب عثمان کی کسی بیوی کا شرف وہ اس طرح ثابت کر سکتے ہیں جیسے ہم نے فاطمہ زہرا کا ثابت کیا ہے تو پھر ہم ان کو داد دیں گے اور گلے لگائیں گے۔ جناب فاطمہ زہرا تمام عورتوں سے افضل ہیں اور ہم نے گیارہ عدد کتب اہل سنت سے ثبوت پیش کیا ہے جس طرح خود جناب فاطمہ تمام عورتوں سے افضل ہیں ان کے شوہر جناب امیر تمام مردوں سے افضل ہیں۔

نوٹ: فضائل کے باغ میں جب ہمیں عثمان کی بیویوں کا کوئی فضیلت کا پھول نظر نہیں آتا تو ہم یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ عثمان کو داماد نبی مشہور کرنے میں سیاست معاویہ کا ہاتھ ہے۔ ورنہ تعجب ہے کہ محمدؐ کی بیٹیاں ہوں اور ان

کے لیے وہابیوں کی صحاح ستہ میں فضلیت کا کوئی باب نہیں ہے حتیٰ کہ امام بخاری نے بھی خاموشی اختیار کی ہے اور اہل حدیثوں کی امیدوں کو برباد کر دیا ۔

جناب فاطمہ زہراؑ کی شادی کی عظمت

اور آیت مرج البحرین کا شان نزول

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۱۴۳ ج ۶ سورۃ الرحمٰن
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۳۴
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص ۱۱۸
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۱۱۲
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص ۲۸
(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب ص ۵۰
(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب کوکب دری ص ۱۵۱
(۸) اہل شیعہ کی کتاب مناقب آل ابی طالب ص ۳۱۸ ج ۳
(۹) اہل شیعہ کی کتاب ریاحین الشریعہ ص ۱۵۳
(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب لابن مغازلی ص ۲۶۳
(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ثعالبی ص ۲۴۲ ج ۴ سورہ الرحمٰن

تفسیر در منثور کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ابن عباس فی قولہ مرج البحرین یلتقیان

قَالَ علی و فاطمۃ بینہما برزخٌ لا یبغیان - قَالَ نبی یخرج بینہما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن والحسین

ترجمہ : ابن عباس اس آیت کی تفسیر میں کہ مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان ... یخرج منہما ... فرماتے ہیں کہ دو دریاؤں سے مراد کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ملایا ہے حضرت علی و جناب فاطمہ ہیں اور ان کے درمیان جو حد ہے اس سے مراد نبی پاک ہیں اور ان دو دریاؤں سے جو موتی اور مونگے نکلے ہیں ان سے مراد امام حسن اور امام حسینؑ ہیں -

نورالابصار کی عبارت ملاحظہ ہو

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالےٰ "مَرَجَ البحرین یلتقیان" قال علی و فاطمۃ رضی اللہ عنہ یخرج عنہما اللؤلؤ والمرجان" قال الحسنؑ والحسینؑ رواہ صاحب کتاب الدرر

ترجمہ : انس بن مالک فرماتے ہیں کہ دو دریا جنہیں اللہ تعالیٰ نے ملایا ہے اُن سے مراد حضرت علی اور جناب فاطمہؑ ہیں اور ان سے جو موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ ان سے مراد جناب حسنؑ اور حسینؑ ہیں اس کو صاحب کتاب دُرر نے بھی روایت کیا ہے -

نوٹ : جناب فاطمہ زہرا کی شادی کا ذکر اور ان کے شوہر نامدار اور ان کی اولاد پاک کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے اگر جناب عثمان بھی داماد رسول تھے تو ان کی کسی بیوی یا اولاد کا یا خود ان کا ذکر بھی قرآن پاک میں ہوتا پس جس شخص کو قرآن پاک داماد رسول نہیں مانتا ہم قرآن مجید کی مخالفت کر کے اس کو داماد رسول کس طرح مانیں اور بقول سنی بھائیوں کے جناب عثمان داماد تو تھے لیکن اتنی شان نہیں تھی جتنی جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب کی ہے ہم عرض کرتے ہیں کہ اس میں ہم غریب شیعوں کا کیا قصور

ہے جس کی دامادی کے ذکر کو قرآن نے نظر انداز کر دیا ہو ہم شیعہ اس کے بارے کیا کر سکتے ہیں۔

نوٹ: وہابی دوستوں سے گذارش ہے کہ جن علمائے نے فضائل رسول لکھے ہیں ان کو تو اپنے دین اسلام سے نکال کر یہودیوں کا نطفہ بنا دیا حالانکہ تمہارا امام بخاری بھی مجوسیوں کی نسل سے ہے آیئے اسلام کے ٹھیکیدار و یہ بتاؤ کہ موجودہ قرآن جس نے جمع کرایا قتادہ بے شک زرقا خاتون کی اولاد ہے لیکن آپ کا محبوب رہنما ہے اور اس کے اپنے جمع کردہ قرآن نے اس کے داماد رسول ہونے کو سفید جھوٹ قرار دیا ہے آپ جو ڈفلی بجاتے ہیں بے کار بے سود

جناب امیرؑ داماد رسولؐ ہیں قرآن کی روشنی میں

ثبوت ملاحظہ ہو

هو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا و صهرا

پ سورۃ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا پس اُسے رشتہ دار اور داماد بنایا۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص۲۷

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص۱۸۶ ج۲

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص۶۲ ج۱ مطبوعہ مصر

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص۸۶

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب ص۸۷

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۸۳ باب نمبر ۱۱

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص۱۱۷ باب ۳۹

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص۱۱۲

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین ص۴۷ باب ۶۸

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب

فصول المہمہ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن محمد بن سیرین فی قولہ تعالیٰ "ھو الذی خلق من الماء الخ

نزلت فی النبی و زوج ابنتہ فاطمۃ وکان نسبا وصھرا"

نور الابصار کی عبارت ملاحظہ ہو

عن محمد بن سیرین فی قولہ تعالیٰ "ھو الذی خلق من الماءِ بشرا الی الآخرہ"

انھا نزلت فی النبیؐ وعلی ابن ابیطالب وھو ابن عم النبیؐ وزوج فاطمۃ

رضی اللہ عنھما فکان نسبا وصھرا

دونوں عبارتوں کا ملخص ترجمہ۔

محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ یہ مذکورہ آیت نبیؐ کریم اور علی ابن ابی طالب کی شان میں نازل ہوئی ہے حضرت علیؑ رسول اللہ کے چچا کے بیٹے ہیں اور نبی کریم کی بیٹی فاطمہ زہرا کے شوہر ہیں پس رشتہ دار بھی ہیں اور داماد بھی۔

نوٹ: مذکورہ آیت میں بھی کتب معتبرہ اہل سنت گواہ ہیں کہ جناب علی علیہ السلام کے داماد رسول ہونے کا ذکر ہے اور ان کی زوجہ محترمہ فاطمہ زہرا کا ذکر

ہے اگر نبی کریم کی کوئی اور لڑکی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی ذکر فرماتا مذکورہ ایت سے معلوم ہوا کہ جناب عثمان کے داماد رسول ہونے کا مسئلہ نبی کریم کے زمانہ کے بعد کی پیداوار ہے۔ ورنہ قرآن پاک میں اس کا ذکر بھی ملتا مثل مشہور ہے کہ پانی نشیب کی طرف بہتا ہے سنی بھائیوں کو ہم غریب شیعوں پر بہت ہی غصہ آتا ہے کہ تم ہمارے جناب عثمان کو داماد رسول نہیں مانتے ہم ہاتھ جوڑ کر عرض کرتے ہیں کہ ان کو داماد رسول نہ ماننے کی وجہ صرف یہ ہے کہ ان کو داماد رسول قرآن پاک نے تسلیم نہیں کیا پس ہم غریبوں کا اتنا ہی قصور ہے کہ ہم قرآن پاک کی مخالفت نہیں کرتے اور وہابی دوستوں کے پاس اپنی سچائی کی خاطر سوائے بنو امیہ کی سلطنت کی شوکت اور سعودیہ کی رونق کے اور کیا رکھا ہے۔

فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی   جو مسلمان کو سلاطین کا پرستار کرے

"ابوبکرؓ و عمرؓ کی گستاخی" نبی کریم سے فاطمہ زہراؑ کا رشتہ مانگنا اور نبی کریمؐ کا ان دونوں کو ٹھکرا دینا

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب سنن نسائی صفحہ ۶۲ کتاب النکاح

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرۃ صفحہ ۱۸۲/۲

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۱۸۳

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صفحہ ۸۴، صفحہ ۹۶ باب نمبر ۱۱

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صفحہ ۳۰

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مشکواۃ شریف صفحہ ۱۵۱/۲

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ صہ ۴۷/۲

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صہ ۳۶۱/۱

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ صہ ۴۷/ج ۲

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر صہ ۲۸/۱

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبریٰ صہ ۱۹/۸

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد صہ ۳۶۳/۱۴ ذکر ابوصادق ازدی

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صہ ۳۱۹

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب اُسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ صہ ۲۲۱/۷

(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین صہ ۸۴ برحاشیہ نورالابصار

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال صہ ۲۲۰/۶

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب لسان العرب صہ ۲۳۷/۱۱ لغت دجل

(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین صہ ۱۶/۲ کتاب النکاح

(۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صہ ۱۷۵ باب نمبر ۵۵

(۲۰) اہل سنت کی معتبر کتاب الفائق صہ ۱۹۲ لغت دُجل

(۲۱) اہل سنت کی معتبر کتاب المواسب اللدنیہ صہ ۱/۷ مطبوعہ مصر

(۲۲) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب صہ ۳۰۲

(۲۳) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب صہ ۱۱۲/۲

(۲۴) اہل سنت کی معتبر کتاب مرقاۃ شرح مشکواۃ صہ ۳۵۰/۱۱

(۲۵) اہل سنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ صہ ۳۶/۲ رکن چہارم

(۲۶) اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص نسائیؔ صہ ۴۳

(۲۷) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین صہ ۸۸ باب ۱۶

(۲۸) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صد ۲۴۶

(۲۹) اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب لابن مغازلی صد ۲۹۸

صواعق محرقہ آیت نمبر ۱۲ سے عبارت ملاحظہ ہو

اخرج ابوداؤد السجستانی انّ ابابکر خطبہا فاعرض عنہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم عمر فاعرض عنہ

ترجمہ: (نبی کریم کے بڑے سوہرے) ابوبکر نے نبی کریم سے فاطمہ زہرا کا رشتہ مانگا حضور پاکؐ نے ابوبکر سے منہ پھیر لیا پھر عمر نے یہی حرکت کی تو اس سے بھی نبی پاک منہ پھیر لیا۔

ریاض النضرہ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال جاء ابوبکر الی النبیؐ فقعد بین یدیہ فقال یارسول اللہ قد علمت مناصحتی وقدمی فی الاسلام وانی قال وما ذاک قال تزوّجنی فاطمۃ قال فسکت عنہ قال فرجع ابوبکر الی عمر فقال ھلکت واھلکتُ قال وما ذاک قال خطبت فاطمۃ الی النبیؐ فاعرض عنّی قال مکانک حتی آتی النبیؐ فاطلب مثل الذی طلبت فاتی عمر النبیؐ فقعد بین یدیہ فقال یارسول اللہ قد علمتَ مناصحتی وقِدَمی فی الاسلام وانّی وانّی قال وما ذاک قال تزوّجنی فاطمۃ فسکت عنہ فرجع الی ابی بکر فقال انہ ینتظر امر اللہ بھا قم بنا الی علیّ حتی نأمرہ یطلب مثل الذی طلبنا الی آخرہ

ترجمہ : انس بن مالک راوی ہے کہ ابوبکرؓ نبی کریم کے پاس آکر بیٹھا عرض کی یا نبیؐ اللہ آپ میری ہمدردی کو اور میرے پرانے مسلمان ہونے کو خوب جانتے ہیں "وانی وانی" اور ہیں اور ہیں یعنی اپنے فضائل ذکر کیئے۔ حضورؐ پاک نے فرمایا تجھے آج کونسی خواہش ہے ابوبکر نے کہا آپ اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کا رشتہ مجھے دیں تو حضور پاک نے خاموشی اختیار کرلی پس ابوبکر عمر کی طرف لوٹ کر آیا اور اُسے بتایا میں تباہ و برباد ہوگیا عمر نے کہا تجھے کیا ہوا ہے ابوبکر نے کہا کہ میں نے نبی کے پاس جا کر فاطمہ کا رشتہ مانگا ہے اور حضور پاک نے مجھ سے منہ پھیر کر مجھے ٹھکرا دیا ہے عمر نے کہا بھیا تو یہیں ٹھہر اب میں نبی کے پاس جاتا ہوں تیری طرح میں بھی فاطمہ کا رشتہ مانگتا ہوں پس عمر نبی کریم کے پاس آکر بیٹھ گیا، عرض کی یا رسول اللہ آپ میری ہمدردیوں کو اور میرے پرانے مسلمان ہونے کو خوب جانتے ہیں اس کے بعد فضائل کا تذکرہ کرتے رہے حضور پاک نے فرمایا تجھے تکلیف کیا ہے؟ عمر نے کہا آپ مجھے اپنی بیٹی فاطمہ کا رشتہ دیں تو حضور پاک خاموش ہوگئے۔ پس عمر ابوبکر کی طرف لوٹا اور کہا کہ آنجناب امر خداوندی کا انتظار کر رہے ہیں اور تو میرے ساتھ چل تاکہ حضرت علی کے پاس جائیں اور انھیں یہ مشورہ دیں کہ وہ بھی ہماری طرح نبی کریم سے فاطمہ کا رشتہ مانگیں پس پھر یہ دونوں حضرت علی کے پاس آئے اور آنجناب کو مذکورہ رشتہ مانگنے کے لیے کہا۔ جب حضرت علی نے مذکورہ رشتہ جناب رسالتمآب سے طلب فرمایا تو آنجناب مذکورہ رشتہ دینے پر تیار ہوگئے اور پھر جناب امیر کی شادی جناب فاطمہ کے ساتھ سرانجام پائی۔

نوٹ ۱ : جناب شیخین نے نبی کریم سے فاطمہ زہرا کا رشتہ مانگا تھا تو ایک روایت میں ہے کہ جناب رسول خدا نے خاموشی اختیار فرمائی تھی ایک اور روایت میں ہے کہ نبی پاک نے فرمایا کہ میں اپنی بیٹی کے رشتہ کے بارے میں حکم خدا کا انتظار کر رہا ہوں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول پاک نے فرمایا کہ وہ ابھی میری بچی کم سن ہے ہم ان تینوں روایات پر ارباب انصاف کے سامنے تبصرہ کرتے ہیں۔

نوٹ ۲: آخری روایت کہ بچی کم سن ہے یہ بات حضور نے کیوں فرمائی خود نبی کریم جناب ابوبکر سے سن میں بڑے تھے اور ابوبکر نے اپنے جگر کے ٹکڑا جناب عائشہ کی نو سال کی عمر میں نبی کریم سے شادی کر دی تھی اور جناب عائشہ سے فاطمہ زہرا بڑی تھی۔ تعجب کی بات ہے کہ رشتہ لیتے وقت نہ ہی اپنا سن اور نہ ہی دلہن کا سن دیکھا جائے اور دیتے وقت کم سنی کا عذر پیش کیا جائے۔

نوٹ ۳: سنی بھائیوں کے عقیدہ میں جناب عمر سے جناب ابوبکر افضل تھے۔ لہذا اس زیادہ فضیلت والے بزرگ نے نبی کریم سے جب فاطمہ کا رشتہ مانگا اور نہ ملا تو پھر جناب عمر نے کیوں مانگا تھا۔ خطائے بزرگان گرفتن خطا است میری کیا مجال کہ کچھ لکھوں ہو سکتا ہے کہ جناب عمر کے ذہن میں اس شعر کا مفہوم ہو

کہ شئے ممکن نہیں کہ سب کو ملے ایک سا جواب آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

نوٹ ۴: دوسری روایت کو نبی کریم نے شیخین کے جواب میں فرمایا کہ میں وحی اور حکم خدا کا انتظار کر رہا ہوں یہ جواب بظاہر بہت اچھا ہے لیکن جناب ابوبکر و عمر یہ تو کہہ سکتے تھے کہ حضور آپ نے تین لڑکیاں کفار کو بغیر وحی کے انتظار کے دی ہیں۔ آپ ہمارا اتنا لحاظ بھی نہیں کرتے جتنا ابو العاص اور عتیبہ، عتبہ کا کیا ہے دونوں بزرگوں کا خاموش رہنا تعجب کی بات ہے۔

نوٹ: کتاب اہل سنت بخاری شریف کتاب النکاح میں لکھا کہ جناب عمر کی بیٹی حفصہ جب بیوہ ہوئی تو انھوں نے یہ رشتہ جناب ابوبکر و عثمان کو پیش کیا تھا۔ ان دونوں بزرگوں نے معذرت کی پھر عمر نے حفصہ کا رشتہ رسول اللہ کو پیش کیا حضرت نے فرمایا کہ میں حفصہ کا رشتہ لیتا ہوں اور اپنی بیٹی ام کلثوم کا رشتہ عثمان کو دیتا ہوں جناب عمر کے لیے یہ موقع داماد رسول بننے کا بہترین تھا عرض کرتے کہ یا رسول اللہ آپ ام کلثوم والا رشتہ اس خادم کو عطا کریں تاکہ آپ کا دوہرا رشتہ دار ہو جاؤں پہلے آپ کا سوہرا ہوں

اب داماد بن جاؤں گا جناب عمر کا خاموش رہنا تعجب سے خالی نہیں ہے ۔

نوٹ : بقول سنی بھائیوں کے نبی کریم کی جناب فاطمہ کے علاوہ اور تین لڑکیاں بھی تھیں اور حضور نے ان کی کم سنی کے باوجود ان کے رشتے کفار کو دیئے تھے ۔ ہم شیعہ عرض کرتے ہیں کہ اگر شیخین کو داماد رسول بننے کا شوق تھا تو وہ لڑکیاں جناب فاطمہ سے بقول سنی بھائیوں کے عمر کی بڑیاں تھیں ان کی شادی کے وقت شیخین بھی زیادہ بوڑھے نہ تھے لہٰذا جناب ابوبکر و عمر نے ان لڑکیوں کا رشتہ کیوں نہ مانگا اور اب جبکہ نواسیاں اور نواسے والے ہو گئے تھے تو آخر عمر میں نئی شادی کا شوق پیدا ہوا آخر کیوں جب موقع تھا تو چپ کیوں رہے ۔

یقیناً یہ بات ہے کہ وہ تین لڑکیاں نبی پاک کی صلبی نہ تھیں اسی لیے جناب ابوبکر و عمر نے ان کا خیال نہ فرمایا اگر ان لڑکیوں کا شوہر بننے سے داماد رسول ہونے کا شرف حاصل ہو سکتا تھا تو جناب ابوبکر و عمر خاموش نہ رہتے اور جب ان لڑکیوں کے شوہر بننے کے کے شرف کو جناب ابوبکر و عمر بھی خاطر میں نہیں لاتے تھے تو اگر غریب شیعہ بھی اسی بات میں جناب شیخین سے اتفاق کر لیں تو کیا حرج ہے

پہلی روایت کہ نبی پاک نے شیخین کی درخواست کے بعد خاموشی اختیار فرمائی ۔

جواب جاہلاں خاموشی والی کہاوت یہاں فٹ نہیں آسکتی کیوں کہ یہ دونوں بزرگ صحبت رسالت سے فیض یاب ہوتے تھے ناممکن ہے کہ حضور پاک نے ان بزرگوں کو نادان سمجھ کر خاموشی اختیار کی ہو ۔ البتہ خاموشی کی یہ وجہ بالکل صحیح ہے کہ جناب رسول اللہ علم نبوت سے جانتے تھے کہ میری بیٹی فاطمہ زہرا کا جناب علی علیہ السلام کے علاوہ اور کوئی شخص نکاح کے لیے کفو اور ہمعصر نہیں ہے ۔ لیکن یہ بات اگر اس وقت شیخین کو بتائی جاتی تو ان کے دل دکھتے ۔ نیز کچھ اور باتیں بھی تھیں اسی لیے حضور پاک نے خاموشی اختیار فرمائی ۔

نوٹ ۱۰- بقول سنی بھائیوں کے نبی کریم کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں ہم عرض کرتے ہیں اگر تھیں تو ان کے رشتے بقول اہل حدیث کے کفار کے ساتھ بھی ہوئے ہیں لہذا ان کے کفو اور ہمعصر تو کفار بھی بن گئے اور جناب فاطمہ زہرا کے کفو اور ہمعصر تو جناب ابوبکر و عمر بھی نہ بن سکے۔ پس معلوم ہوا کہ جناب علی علیہ السلام حضرت ابوبکر اور عمر سے افضل ہیں اور نبی کریم نے شیخین کو فاطمہ زہرا والا رشتہ نہ دے کر خود یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ جناب علی ابوبکر و عمر سے افضل ہیں -

نوٹ ۱۱: جناب فاطمہ زہرا والا رشتہ جسے ملتا اس کے لیے باعث فخر تھا اسی لیے تو جناب شیخین نے کوشش فرمائی اور ناکام ہو گئے اور جو رشتہ جناب عثمان کو ملا تھا اس کی چاہت تو جناب ابوبکر و عمر کو بھی نہ تھی لہذا جس رشتہ داری کو جناب شیخین حضرت عثمان کے لیے باعث فخر نہیں جانتے تھے اگر ہم شیعہ بھی اس رشتہ کو ان کے لیے باعث فخر نہ جانیں تو کیا حرج ہے اور دہابیوں سے گذارش ہے کہ مثل مشہور ہے آپے پھاتڑیئے نی تینوں کون چھڑادے -

اہل سنت نے تو صدیق اکبر اور صدیق اصغر کو یعنی ابوبکر و عمر کو نبی کی دامادی کے نا اہل قرار دے کر عثمان کے لیے کوئی گنجائش ہی نہیں چھوڑی پس آپ کی وکالت میں آپ کو وہ کچھ بھی امداد نہیں دے سکتے۔ اور آپ کے لیے صرف یہ راہ باقی رہ گئی ہے کہ مذکورہ ۲۹ انتیس عدد علماء اہلسنت کو آپ شیعوں کا نطفہ کہہ کر ان کی کتابوں کا بڑھنا روک دیں۔ کیوں کہ آپ کے لیے تو ابن تیمیہ کی پوتھی کافی ہے -

جناب فاطمہ زہراؑ کی شادی جناب امیر سے بحکم خداوندی ہوئی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنھایۃ ص۳۴۲/۷
(۲) اہلسنت کی معتبر کتاب مواہب لدنیہ ص۱۴۶/۱
(۳) اہلسنت کی معتبر کتاب کنوز الحقائق ص۵۲/۱
(۴) اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص۳۱
(۵) اہلسنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص۱۴۴
(۶) اہلسنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص۱۸۶
(۷) اہلسنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص۱۷۳
(۸) اہلسنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب ص۳۲۳
(۹) اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۸۴، ص۹۷ باب ۱۱ آیت ۱۲
(۱۰) اہلسنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص۱۷۵ باب ۵۵
(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص۴۶ باب اول
(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص۳۶۲/۱
(۱۳) اہلسنت کی معتبر کتاب اخبار الاول ص۴۳
(۱۴) اہلسنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ ص۴۶۰/۲
(۱۵) اہلسنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ ص۳۹/۲

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہدا صـ۱۲۸ باب چہارم
(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب صـ۲۹۷ باب ۷۸
(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر صـ۱۱۱
(۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین صـ۹ باب ۱۷
(۲۰) اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب لابن مغازلی صـ۲۶۷
(۲۱) اہل سنت کی معتبر کتاب خوارزمی صـ۲۴۲ باب ۲۰
(۲۲) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی صـ۸۰

شرح فقہ اکبر کی عبارت ملاحظہ ہو

وتزوجت فاطمۃ لعلی ابن ابیطالب فی السنۃ الثالثۃ وکان تزویجھا
بامر اللہ ووحیہ

ترجمہ: جناب فاطمہ کی شادی حضرت علی کے ساتھ تیسری ہجری میں ہوئی ہے
اور یہ شادی اللہ کے امر اور وحی کے ساتھ ہوئی ہے۔

کنوز الحقائق باب ان کی عبارت ملاحظہ ہو

ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی

ترجمہ: تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا میں فاطمہ کی شادی علی سے کر دوں

کفایۃ الطالب کی عبارت ملاحظہ ہو

عن انس بن مالک بینما انا قاعد عند النبی اذ غشیہ الوحی

فلما سری عنہ قال یا انس تدری ما جاءنی بہ جبریل من صاحب العرش قلت اللہ و رسولہ اعلم بابی و امی ما جاء بہ جبریل قال ان اللہ تعالیٰ اَمرنی ان ازوج فاطمۃ علیاً

ترجمہ: جناب انس بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم کے پاس بیٹھا تھا اچانک حضور پر نزول وحی شروع ہو گئی۔ جب وحی ختم ہو گئی تو آنجنابؐ نے فرمایا اے انس کیا تو جانتا ہے کہ جبریل کیا خبر لایا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ (انس کہتا ہے)

میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں حضور پاک نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ زہرا کی شادی علی سے کروں۔

مناقب لابن مغازلی اور مناقب خوارزمی کی عبارت ملاحظہ ہو

انا صرصائیل بعثنی اللہ الیک لتزوج النور من النور فقال النبی من وَاِلی من قال ابنتک فاطمتہ من علی فزوّج النبی فاطمۃ من من علی بشہادۃ میکائیل وجبریل وصرصائیل۔

ترجمہ: ایک فرشتہ نے نبی کریم سے آکر عرض کی کہ میرا نام صرصائیل ہے اور مجھے اللہ نے بھیجا ہے کہ آپ کو یہ حکم خداوندی پہنچاؤں کہ آپ نور کی شادی نور کے ساتھ فرما دیں۔ حضور پاک نے فرمایا کہ کس نور کی شادی کون سے نور کے ساتھ فرشتہ نے عرض کی کہ ایک نور آپ کی بیٹی فاطمہ ہے ان کی شادی دوسرے نور کے ساتھ کریں جو کہ علی بن ابی طالب ہے نبی کریم نے فاطمہ کی شادی دوسرے نور جناب امیر کے ساتھ فرمائی

جبرئیل، میکائیل اور صرصائیل کو گواہ بنایا۔

نوٹ : کسی نبی کی بیٹی کی شادی کی خاطر قدرت کی طرف سے خصوصی حکم نہیں آیا اور مذکورہ حدیث نے جناب فاطمہ زہرا کے شرف کو چار چاند لگا دیئے ہیں کیونکہ جناب فاطمہ زہرا بنت رسول کا رشتہ جناب علی علیہ السلام کے ساتھ حکم خدا سے ہوا ہے بقول سنی بھائیوں کے کہ نبی پاک کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں اگر تھیں تو ان کی شادی کے لیے وحی کیوں نہ اُتری ان کے نکاح کفار کے ساتھ کیوں ہوئے۔ معلوم ہوا کہ بیٹی حضور پاک کی صرف وہی ہے جس کی شادی کے لیے حکم خدا آیا اور یہ عذر کہ شان والی صرف فاطمہ ہے ایسے جناب عثمان کی فضیلت ختم ہو جاتی ہے کیوں کہ جب ان کی کوئی بیوی شان والی نہ تھی تو خود ان کو بلند شان کیسے مل گئی۔

نوٹ ۲ : جناب فاطمہ کی شادی کے لیے حکم خداوندی جو آیا کہ اے حبیب تو خود نور کی نور سے شادی کر معلوم ہوا کہ جناب فاطمہ اور حضرت علی دونوں نور ہیں اور لقب ذوالنورین دراصل جناب امیر کا ہے حضرت علی خود بھی نور اور ان کی بیوی بھی نور پس آنجناب ہوئے ذوالنورین اور جناب عثمان کے خود نور ہونے کا ثبوت بھی نہیں ملتا اور نیز اہل حدیث کے نزدیک ان کی کوئی بیوی بھی نور نہیں ہے پس جب نہ شوہر نور ہے اور نہ ہی بیوی نور ہے تو پھر جناب عثمان کا ذوالنورین ہونا کسی کی سمجھ میں نہیں آتا اور وہابیوں سے گذارش ہے کہ عثمان کی شادی رقیہ کے ساتھ زمانہ کفر میں ہوئی تھی اس وقت وحی کا سلسلہ تو شروع ہی نہیں ہوا تھا اور ام کلثوم سے شادی کے وقت وحی کے آنے کا جھوٹ آپ کے ایک بزرگ نے تراشا ہے لیکن اصابہ ص۴۶۶ ج۴ میں آپ کے ہی عالم نے وحی والے قصہ کی تردید کر دی ہے۔ (مبارک)

جناب فاطمہ زہرا کے حق مہر کا بیان

ثبوت ملاحظہ

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب صہ ۳۶۲

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرۃ صہ ۱۸۷

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ صہ ۴۷۲/۲

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۳۱

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صہ ۸۴

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صہ ۸۶

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ صہ ۵۷/۲

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صہ ۳۶۱

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر صہ ۲۹/۱

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صہ ۳۲۴

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ صہ ۱۴۴

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب کوکب دری صہ ۲۹۶

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صہ ۱۷۵ باب ۵۵

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب صہ ۱۱۳/۲

(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ صہ ۴۳/۲ رکن چہارم باب ۳

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ صہ ۱۰۸

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب صہ ۲۹۸ باب ۷۸

(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہداء صـ۱۲۹ باب چہارم

(۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین صـ۹۰ ب ۱۵

(۲۰) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاُول و آثار الاُوَل صـ۸۸ مطبوعہ بغداد منقول از احقاق الحق دہم

(۲۱) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صـ۲۴۲

(۲۲) اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب لابن مغازلی صـ۲۷

(۲۳) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی صـ۶۶

الاستیعاب کی عبارت ملاحظہ ہو

قیل انّ علیّا علیہ السلام امہرھا درعا وانّہ لم یکن لہ فی ذالک الوقت صفراء ولا بیضاء وقیل انّ علیّا علیہ السلام تزوّج فاطمۃ رضی اللہ عنہا علی اربع مائۃ وثمانین فامر النبیؐ ان یجعل ثلثھا فی الطیب۔

ترجمہ: کہا گیا ہے کہ جناب امیر نے بی بی پاک کو حق مہر میں زرہ دی تھی کیونکہ اس وقت درہم و دینار نہیں تھے نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے بی بی فاطمہ سے شادی کی اور چار سو اسی درہم حق مہر ادا کیا۔

ذخائر العقبیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

یا علیؑ انّ اللہ عزّوجلّ امرنی ان ازوّجک فاطمۃ وقد زوّجتکھا علی اربع مائۃ مثقال فضۃ ارضیت قال قد رضیتُ۔

ترجمہ: نبی پاک نے فرمایا کہ اے علیؑ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تیری شادی اپنی بیٹی فاطمہ سے کردوں اور میں نے تیری شادی اس سے چار سو مثقال چاندی پر کی ہے کیا آپ راضی ہیں تو جناب علی نے فرمایا کہ ہاں میں راضی ہوں (یا رسول اللہ)

اخبار الدول کی عبارت ملاحظہ ہو

وقد ورد فی الخبر انها لما سمعت بان اباها زوجها وجعل دراهما مهرا لها فقالت یا رسول اللہ ان بنات الناس یتزوجن بالدراهم فما الفرق بینی و بینهن اسئلک ان ترّدها وتدعوا اللہ تعالیٰ ان یجعل مهری الشفاعۃ فی عصاۃ امّتك فنزل جبریل ومعہ بطاقۃ من حریر مکتوب فیها جعل اللہ مهر فاطمۃ الزهرا شفاعۃ المذنبین من امۃ ابیها فلمّا احتضرت اوصت بان توضع تلك البطاقۃ علی صدرها تحت الکفن فوضعت وقالت اذا حشرت یوم القیامۃ رفعت تلك البطاقۃ بیدی وشفعت فی عصاۃ امۃ ابی۔

ترجمہ: روایت میں آیا ہے کہ جب جناب فاطمہ نے یہ سُنا کہ ان کے والد گرامی نے ان کی شادی کی ہے اور حق مہر دراہم رکھے ہیں تو بی بی نے عرض کی یارسول اللہ لوگوں کی لڑکیاں کی شادیاں دراہم کے ساتھ ہوتی ہیں۔ پس مجھ میں اور ان میں کیا فرق رہا میں چاہتی ہوں کہ دراہم آپ کو لوٹا دیں اور اللہ سے دعا مانگیں کہ وہ میرا حق مہر تیری گناہ گار امت کی شفاعت کرنا قرار دے پس جبرائیل نازل ہوا اور اس کے پاس ایک ریشم کا ٹکڑا تھا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ زہرا کا مہر اُن کے باپ کی گناہ گار امت کی شفاعت کرنا قرار دیا ہے۔ جب بی بی کا وقت وفات قریب آیا تو انہوں نے یہ وصیت کی یہ سند کفن میں میری چھاتی پر رکھ دی جائے۔ پس ایسا ہی کیا گیا۔

بی بیؑ نے فرمایا کہ جب میں قیامت کے دن اُٹھائی جاؤں گی تو یہ ریشمی ٹکڑا میں اپنے ہاتھوں پر اٹھاؤں گی اور اپنے باپ کی گناہ گار امت کی شفاعت کروں گی۔

نوٹ: بعینہ یہی روایت کتاب معارج النبوہ میں بھی موجود ہے۔

مودۃ القربیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ابن عباس قال رسول اللہ لعلی یا علی ان اللہ تبارک وتعالیٰ زوجک فاطمۃ وجعل صداقھا الارض فمن مشی علیھا مبغضاً لک مشی حراماً

ترجمہ: ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی پاک نے حضرت علی سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری شادی میری بیٹی فاطمہ سے کی ہے اور میری بچی کا حق مہر خدا نے تمام زمین کو قرار دیا ہے جو آپ سے بغض رکھتے ہوئے زمین پر چلے گا تو اس کے لیے زمین پر چلنا حرام ہے

مقتل الحسینؑ للخوارزمی کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علی ان اللہ تعالیٰ زوجک فاطمۃ وجعل صداقھا الارض فمن مشی علیھا مبغضاً لھا مشی حراماً

نوٹ۔ ترجمہ مذکور ہو چکا ہے۔

نوٹ ۲

کتاب شیعہ مناقب آل ابی طالب ص ۳۴۵ ج ۳ میں لکھا ہے

وروی ابن بطۃ فی الابانۃ انہ خطبھا عبدالرحمٰن فلم یجبہ وفی روایۃ غیرہ انہ قال بکذا من المھر فغضب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومد یدہ الی حصیٰ فرفعھا فسبحت فی یدہ وجعلھا فی ذیلہ فصارت دراً ومرجاناً یعرض بہ جواب المھر۔

ترجمہ: عبدالرحمٰن صحابی نے نبی کریم سے جناب فاطمہ زہرا کا رشتہ مانگا تھا اور زیادہ

مقدار حق مہر دینے کی پیش کش کی تھی نبی پاک ناراض ہو گئے اور پتھر کے ٹکڑوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر انھیں اٹھا لیا۔ وہ ٹکڑے حضور کے ہاتھ میں اللہ کا ذکر کرنے لگے پھر حضور نے ان کو اپنے دامن میں رکھ لیا اور موتی اور مرجان بن گئے۔

نوٹ یہ واقع بھی جناب فاطمہ کی بلند شان دکھاتا ہے کیوں کہ اگر جناب فاطمہ معاذ اللہ ایک عام عورت ہوتیں تو ان کے رشتہ کی بات چیت کے وقت عبدالرحمٰن صحابی کو حضور پاک ناراض نہ ہوتے اور پتھروں کو معجزہ سے موتی بنا کر اس دنیا دار کو زیادہ مہر کا جواب دے کر اس کا منہ بند نہ کرتے۔

نوٹ: مذکورہ حدیثوں سے یہ ثابت ہوا کہ جناب فاطمہ زہرا تمام عورتوں سے زیادہ شان والی ہیں کیوں کہ جناب فاطمہ کا حق مہر کئی چیزیں مقرر ہوا جن میں تمام زمین اور روز قیامت کی شفاعت بھی داخل ہے اور ایسا مہر کسی عورت کو نصیب ہی نہیں ہوا اور یہی مہر اس بات کا ثبوت ہے کہ بی بی فاطمہ کا مثل دنیا میں نہیں ہے اور جناب فاطمہ کی کوئی حقیقی بہن بھی نہیں ہے ورنہ جناب فاطمہ کا مہر بھی اتنا ہوتا جتنا ان کی بہن کا تھا۔ اہل سنت اور شیعہ کا مسئلہ اتفاقیہ ہے کہ بہت سے مقامات میں مہر مثل کی طرف رجوع کریں اور نیز اہل اسلام کا معاشرہ بھی گواہ ہے کہ مہر مثل کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

مہر مثل سے مراد یہ ہے کہ ہر عورت کو اتنا مہر دیا جائے جتنا اس کی مثل عورت کو ملتا ہے۔ بقول ہمارے اہل سنت دوستوں کے نبیؐ پاک کی اور بھی تین لڑکیاں تھیں اور جناب فاطمہ سے سن میں بڑی تھیں اور ان کی شادیاں بھی پہلے ہوئی ہیں۔ ہم شیعہ عرض کرتے ہیں کہ بفرض محال اگر تھیں تو ان کو جتنا حق مہر ملا تھا جناب فاطمہ کو بھی اتنا ہی ملتا کیوں کہ سب ایک باپ کی بیٹیاں تھیں اور آپس میں بہنیں تھیں ایسا کیوں ہوا کہ جناب فاطمہ کی مہر میں تمام زمین اور قیامت کے دن شفاعت کا حق ملا اور دوسری لڑکیاں اس فضیلت اور شرف سے محروم رہیں اور یہ عذر کہ شان والی صرف فاطمہ ہے اور دوسری لڑکیاں فضیلت سے محروم رہیں، یہ عذر

جناب عثمان کی فضیلت کو ختم کر دیتا ہے کیونکہ ہر عقل مند اس بات کو مانتا کہ جب اللہ تعالیٰ نے خود ان لڑکیوں کو فضیلت نہیں دی تو عقل والا انسان یہ فیصلہ آسانی سے کر سکتا ہے کہ انصاف والا باپ اپنی لڑکیوں کی شادی ایک ہی مہر پر کرتا اگر ہمارے نبی کی چار لڑکیاں تھیں باپ والی محبت کا تقاضا تھا کہ حضور ان کے مہر میں فرق نہ کرتے لیکن حضور نے فرق کیا ہے اور یہی فرق بتا رہا ہے کہ ان لڑکیوں میں یقیناً یہ فرق تھا کہ وہ یتیم یا لتو تھیں اسی لیے تو وہ پہلے کفار سے بیاہی گئیں اور طلاق کے بعد پھر عثمان سے بیاہی گئیں اور جس طرح ان کفار کو ان لڑکیوں کا شوہر ہونے سے کوئی فخر حاصل نہ ہوا اسی طرح جناب عثمان کو بھی کوئی فخر حاصل نہ ہوا۔ اور چونکہ فاطمہ زہرا ہمارے رسول کے جگر کا ٹکڑا ہے ہمارے نبی کا خون ہے اسی لیے ان کا حق مہر وہ مقرر ہوا جو کسی نبی کی بیٹی کا بھی مقرر نہیں ہوا۔

وہابیوں سے گذارش ہے کہ جو بیٹی نبی کریم کی حقیقی تھی اس کی شادی کی تمام باتیں تاریخ میں ملتی ہیں اور چونکہ عثمان کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے اس لیے اس کی شادی کی جزیات کا ثبوت تاریخ میں نہیں ملتا۔ اور آپ کی توپ یہاں بھی یہی گولہ پھینکے گی کہ مذکورہ ۲۴ عدد علماء اہل سنت سبائیوں کے تخم ہیں کہ انہوں نے فضائل آل نبی لکھے ہیں عثمان صاحب کے بارے کچھ نہیں لکھا۔

جناب فاطمہ زہراؑ سے اذن نکاح کا بیان

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامۃ صـ۱۷۴ باب ۱۱
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صـ۲۹
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبریٰ صـ۲۰ج۸ ذکر فاطمہ

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ صفحہ ۴۷۴/۲ ذکر غزوہ بنی سلیم
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۳۴۳/۷
(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب صفحہ ۲۱۳/۲
(۷) اہل شیعہ کی کتاب مناقب آل ابی طالب صفحہ ۳۵۰/۳

تذکرہ خواص الامہ کی عبارت ملاحظہ ہو

وذکر ابن سعد قال لما خطب علیؑ فاطمۃ دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خدرھا فقال ان علیاً یذکرک فاطمۃ فسکتت فزوّجھا منہ قلتُ فصار ذٰلک اصلاً فی کل بکر انھا تستأمر سواء کان اب او غیرہ عند ابی حنیفہ

ترجمہ: جب حضرت علی علیہ السلام نے جناب فاطمہ کا رشتہ مانگا تو نبی کریم فاطمہ زہرا کے پاس پردے میں آئے اور فرمایا کہ تحقیق علی فاطمہ کا ذکر کرتا ہے تو جناب فاطمہ خاموش ہو گئیں اور نبی کریم نے انکا نکاح جناب علی سے کر دیا (صاحب تذکرہ کہتا ہے) میں کہتا ہوں کہ یہاں سے یہ قانون ہو گیا کہ ہر کنواری عورت سے اس نکاح کے بارے میں مشورہ لیا جائے برابر ہے کہ اس کا ولی باپ ہو یا کوئی اور

نوٹ: جناب فاطمہ زہرا کی شادی مبارک پر چند احکام شریعت کی بنیاد رکھی گئی ہے مثلاً وقت نکاح لڑکی سے اجازت لینا۔ کنواری لڑکی کی خاموشی کو اس کی اجازت سمجھنا۔ لڑکی کو جہیز دینا اور اس میں سادگی برتنا۔ شادی کے بعد دعوت ولیمہ کرنا۔ بقول ہمارے سنی اور اہل حدیث وہابی دوستوں کے کہ ہمارے نبی کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں ہم شیعہ عرض کرتے ہیں کہ اگر تھیں تو ان کی شادی پر احکام شریعت کی بنیاد

کیوں نہ رکھی گئی۔ بلکہ ان کی شادی تو اہل اسلام کے لیے دردسر بن گئی ہے کیوں کہ ان کی شادی کم سنی میں کفار کے ساتھ ہوئی ہے۔ پھر طلاق کے بعد جناب عثمان کے ساتھ ہوئی ہے میں نے بعض دوستوں سے سنا ہے کہ اسی چیز کے پیش نظر ایک سکھ نے پاکستانی وزیر مسلمان ڈاکٹر خان سے ان کی لڑکی کا رشتہ مانگا تھا اور یہ عذر کہ فضلیت والی صرف جناب فاطمہ ہے جناب عثمان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ کیوں کہ جناب فاطمہ زہرا حضرت علی علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ داماد رسول ہونے کا شرف مولائے کل جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کو ہے اور عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے اور دشمنان اسلام بنو امیہ کی سازش کا نتیجہ ہے۔

جناب فاطمہ زہراؑ کے نکاح پر گواہ بنائے گئے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ۱۸۶ ج ۲ ذکر تزویج فاطمہ

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ۳۰

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۴۶ ذکر اولاد نبی

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص ۱۴۳

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۸۴ باب ۱۱

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۴۷۲ ج ۲ غزوہ بن سلیم

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص ۱۷۶

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین ص ۹۰ ب ۱

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی ص ۲۴۲ ب ۲۰

فصول المہمہ کی عبارت ملاحظہ ہو

انّ اللہ امرنی ان ازوّج فاطمۃ من علیّ واشہدکم انّی زوّجت فاطمۃ من علیّ علی اربع مأۃ مثقال فضّۃ

ترجمہ: (رسول کریم فرماتے ہیں کہ) اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی علی سے کردوں میں آپ کو (یعنی مہاجرین و انصار کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے فاطمہ کا نکاح علی سے کیا چار سو مثقال چاندی کے حق مہر پہ

جناب زہراؑ کی تزویج کے موقعہ پر نبی کریمؐ کا خطبہ نکاح پڑھنا

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی کتاب معتبر مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صہ ۳۵/۱۱

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صہ ۱۷۵

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ صہ ۱۸۶

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب نورالابصار صہ ۴۶

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صہ ۸۴

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صہ ۳۶۲

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ صہ ۴۷۲

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۳۰

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صـ۳۲۰
(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ صـ۱۴۴
(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب المواہب اللدنیہ صـ
(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب صـ۲۹۸ باب ۸۰
(۱۳) اہل شیعہ کی کتاب مناقب آل ابی طالب صـ۳۵ج۳
(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین صـ۹۰
(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صـ۲۴۲

کفایۃ الطالب کی عبارت ملاحظہ ہو

قال انس ابن مالک قال رسول اللہ لی انطلق فادع لی المہاجرین والانصار قال فدعوتھم فلما اخذوا مقاعدھم قال النبیؐ الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود بقدرتہ المطاع بسلطانہ المرغوب الیہ فیما عندہ المرھوب عذابہ النافذ امرہ فی ارضہ وسماءہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزھم باحکامہ واعزھم بدینہ واکرمھم بنبیہ محمدؐ ثم ان اللہ تعالیٰ جعل المصاھرۃ نسبا وصھرا فامر اللہ یجری الی قضائہ وقضائہ یجری الی قدرہ فلکل قدر اجل ولکل اجل کتاب "یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب"

سورۃ الرعد۔

ترجمہ: جناب انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے مجھ سے فرمایا کہ مہاجرین وانصار کو بلا کر لاؤ، پس میں نے ان سب کو بلایا جب وہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو حضور

پاک نے رجناب فاطمہ کے نکاح سے پہلے یہ خطبہ پڑھا اور فرمایا۔
حمد ہے اللہ کے لیے جس کی حمد کی جاتی ہے اس کی نعمات کے سبب سے اور جو معبود ہے اپنی قدرت سے اور جس کی اطاعت کی جاتی ہے اس کی بادشاہی کے باعث، اور جس کی طرف رغبت کی جاتی ہے ان نوازشات میں جو اس کے پاس ہیں اور جس کے عذاب سے ڈرا جاتا ہے اور اس کا حکم اس کی زمین و آسمان میں نافذ ہے جس نے مخلوق کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور انھیں اپنے احکام سے تمیز دی اور اپنے دین کے ساتھ انھیں تقویت دی اور اپنے نبی محمد کے سبب ان کی عزت بخشی، تحقیق اللہ تعالیٰ نے شادی کو رشتہ داری اور دامادی کا ذریعہ بنایا اللہ کا امر اس کی قضا کی طرف جاری ہے اور اس کی قضا جاری ہے قدرت کی طرف ہر قدر کے لیے ایک مدت ہے ہر مدت کے لیے کتاب ہے اللہ مٹاتا ہے جسے چاہے اور ثابت رکھتا ہے رجسے چاہے) اور اس کے پاس ام الکتاب ہے۔

نوٹ: خطبہ نکاح سے نکاح پڑھنے والے اور دولہے کا عقیدہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ خطبہ نکاح میں خدا تعالیٰ اور اس کے نبیوں کی تعریف بیان کی جاتی ہے نبی پاک کا نکاح اور خطبہ نکاح جناب ابو طالب نے پڑھا تھا اور خطبہ میں اللہ کی حمد و ثنا فرمائی تھی اور یہی خطبہ جناب ابو طالب کے مومن ہونے کا ایک گواہ ہے کیوں کہ اگر حضرت ابو طالب کا معاذ اللہ خدا پر ایمان نہ ہوتا تو خطبہ نکاح میں وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف نہ فرماتے۔ نیز نکاح سے پہلے کچھ لوگ نکاح کے گواہ بنائے جاتے ہیں خلاصہ، نکاح پڑھنے والا اور خطبہ نکاح اور نکاح کے گواہ اور ایجاب قبول یہ ارکان نکاح ہیں جناب فاطمہ زہرا اور حضرت علی کی شادی کے بارے ان تمام ارکان کا تذکرہ تاریخ اسلام میں ملتا ہے اور یہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پاک ہستیوں کی شادی ایک خاص شادی تھی جسے تاریخ بھلا نہیں سکی۔

نوٹ ۲ - بقول ہمارے اہل حدیث وہابی دوستوں کے کہ ہمارے نبی کی اور تین لڑکیاں تھیں۔ ہم شیعہ عرض کرتے ہیں کہ بفرض محال اگر تھیں اور ان کی شادیاں بھی ہوئی ہیں تو ان کے ارکان نکاح کو تاریخ نے کیوں بھلا دیا ہے نہ تو یہ معلوم ہے کہ ان کا نکاح کس نے پڑھا تھا اور نہ ہی یہ پتہ ہے کہ خطبہ نکاح کس نے پڑھا تھا۔ نہ ہی نکاح کے گواہوں کا ذکر ملتا ہے اور نہ ہی ایجاب و قبول کا ذکر ملتا ہے اور ان کے حق مہر اور جہیز کے ذکر سے بھی تاریخ خالی ہے ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جس شادی کو جناب عثمان کے لیے بہت بڑی فضیلت سمجھا جاتا ہے اس کا تاریخ اسلام میں کوئی منہ سر نہیں ملتا حالانکہ تاریخ نویسی کے دور میں جناب عثمان کی پارٹی حکومت کر رہی تھی بات دراصل یہ ہے کہ جو لڑکیاں جناب عثمان کے ساتھ بیاہی گئی تھیں وہ نبی کریم کی پالتوں تھیں۔ اسی لیئے خود علماء اہل سنت نے جناب عثمان کی شادی کو ان لڑکیوں سے کوئی اہمیت نہیں دی اور شیعہ لوگ بھی اگر علماء اہل سنت سے اتفاق کرتے ہوئے جناب عثمان کی اس شادی والی فضیلت کو نہ مانیں تو یہ کوئی ناراضگی والی بات نہیں ہے۔

اور وہابیوں سے گذارش ہے کہ سخن راست تلخ میباشد یعنی سچ آکھیاں مرچاں لگدیاں نے۔ جناب عثمان صاحب نہ ہی داماد رسول تھے اور نہ ہی ان کی بیویاں اولاد نبی تھیں البتہ عثمان کو حکومت ملی ہے اس لیے دنیاوی شان و شوکت ضرور تھی اور اس کا جواب آسان ہے حلاوۃ الدنیا للجہلاء و مرارتہا للعقلا

کہ دنیا کی مٹھاس نادان لوگوں کے لیئے ہے اور تلخی عقل مندوں کے لیئے ہے

نبی کریمؐ نے نکاح کے بعد جناب فاطمہؑ اور حضرت علیؑ کے لیے دعائے خیر فرمائی

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ صہ ۱۸۱/۳

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ صہ ۳۶۶/۴

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صہ ۳۶۳/۱

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر صہ ۳۰

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبریٰ صدا صہ ۲۱/۸

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین صہ ۱۵۹/۳

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صہ ۳۲۱

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صہ ۴۶

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ صہ ۲۲۲

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صہ ۱۷۷

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۳۱

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صہ ۸۵

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صہ ۳۴۲

(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب المواہب اللدنیہ صہ ۲

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہداء صد ۱۲۹ باب چہارم

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری صد ۴۱ سورۃ آل عمران

(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب صد ۲۹۹ باب نمبر ۷۸

(۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین صد ۹۰ ب ۱۷

(۲۰) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صد ۲۴۲

تفسیر مظہری کی عبارت ملاحظہ ہو

قُلتُ وقد صحّ انّ رسول اللہ قال لفاطمۃ حین زوجہا علیا اللّٰھم انی اُعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرّجیم وکذا قال لعلی حینئذ رواہ ابن حبّان من حدیث انس ودعاء النبی اولی بالقبول من دعاءِ امرۃ عمران فارجو عصمتھا واولادھا من الشیطان و عدم مسّہ ۔

ترجمہ: (قاضی ثناء اللہ عثمانی صاحب تفسیر کہتا ہے کہ) میں کہتا ہوں یہ روایت صحیح ہے کہ بتحقیق رسول اللہ نے جناب فاطمہ کے لیے یہ دعا کی تھی جب اُن کی شادی حضرت علی سے کی تھی کہ اے اللہ میں اس بچی کو اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتا ہوں شیطان رجیم سے بچنے کے لیے اور یہی دعا حضرت علی کے لیے بھی (نکاح کے بعد) فرمائی تھی ابن حبان نے اس کو روایت کیا ہے ۔

اور زوجہ عمران نے یہی دعا جناب مریم کی ولادت کے وقت ان کے لیے کی تھی زوجہ عمران کی دعا سے نبی کی دعا اولیٰ بالقبول ہے پس میں امید رکھتا ہوں کہ جناب فاطمہ اور ان کی اولاد معصوم ہیں اور شر شیطان سے محفوظ ہیں ۔

کفایۃ الطالب کی عبارت ملاحظہ ہو

قال رسول اللہ بارک علیکما وبارک فیکما واسعد
کما واخرج عنکما الکثیر الطیب قال انس فو اللہ لقد
اخرج منھما الکثیر الطیب۔

ترجمہ (نکاح کے بعد) حضور پاک نے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں پر اور
تمھاری اولاد پر اپنی برکتیں نازل فرمائے اور تمھیں نیک بخت قرار دے اور تمھیں
بہت سی پاکیزہ اولاد عطا فرمائے انس کہتا ہے کہ خدا کی قسم جناب امیر اور حضرت
فاطمہ سے بہت ہی پاکیزہ اولاد پیدا ہوئی ہے۔

نوٹ: نکاح کے بعد زوجین کے لیے دعا خیر کرنا سنت نبی ہے کیوں کہ
جناب فاطمہ زہرا اور جناب علیؑ کے نکاح کے بعد نبی کریم نے ان
دونوں کی خاطر دعا فرمائی تھی کہ جس کی وجہ سے یہ دونوں ہستیاں ایک لحاظ سے پیغمبروں
کے برابر ہو گئیں نبی ہر گناہ سے پاک ہیں اور یہ دونوں بھی ہر گناہ سے پاک ہیں۔ مذکورہ حدیث
گواہ ہیں کہ جناب فاطمہ زہرا کے نکاح کے بعد نبی پاک نے ان کی اولاد کی خاطر بھی دعا
خیر فرمائی تھی اور یہ تعجب کی بات ہے کہ نبی کریمؐ ایک بیٹی کے نکاح کے بعد تو اس کی اولاد
کے لیے دعا فرمائی اور دوسری بیٹی کے نکاح کے بعد خود ان بیٹیوں کے لیے دعا خیر نہ فرمائی
کیا باپ والی محبت اور انصاف رسالت کا یہی تقاضا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ بقول ہمارے اہل حدیث دوستوں کے وہ لڑکیاں جو حضرت
عثمان سے بیاہی گئی تھیں وہ نبی کریم کی پالتو تھیں اور ان کا نکاح نبی پاک نے خود نہیں پڑھا
تھا اسی لیے وہ لڑکیاں اور ان کا شوہر جناب عثمان نبی کریم کی مبارک دعا سے محروم رہے
ان لڑکیوں کا نکاح پہلے کفار کے ساتھ ہوا تھا۔ نکاح کس نے پڑھا تھا تاریخ خاموش

ہے۔ پھر ان کا نکاح جناب عثمان سے ہوا اور یہاں نکاح کس نے پڑھا تاریخ خاموش ہے حالانکہ جب تاریخ اسلام مرتب ہونا شروع ہوئی تھی تو جناب عثمان کی پارٹی حکومت کر رہی تھی۔ پس معلوم ہوا کہ خود علماء اہل سنت نے جناب عثمان کی اس شادی کی کوئی درست رپورٹ نہیں پیش کی ہم شیعہ عرض کرتے ہیں کہ نبی کریم نے جناب عثمان کی اس شادی کو کوئی اہمیت نہیں دی اسی لیے تو نہ ہی حضور پاک نے خود نکاح پڑھا ہے اور نہ ہی دعا خیر فرمائی تھی اور نہ ہی نکاح میں شرکت فرمائی اور نہ ہی ان لڑکیوں کو جہیز دیا اور نہ ہی ان کے لیے دعا خیر فرمائی۔ پس جس شادی کی نبی کریم کی نگاہ میں کوئی فضیلت نہیں ہے اگر ہم شیعہ بھی اس فضیلت سے انکار کریں تو یقیناً ہم رسول پاک کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

جناب علی علیہ السلام نے حضرت فاطمہؑ سے نکاح کے بعد سجدہ شکر ادا کیا

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ صہ ۱۴۵

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ صہ ۱۷۷ باب نمبر ۵۵

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۳۱

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ صہ ۱۸۷/۲

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صہ ۴۶

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صہ ۳۲۲

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب ص۲۲۹ باب ۷۸

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین ص۹۰

(۹) اہل شیعہ کتاب مناقب آل ابی طالب ص

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی ص۲۴۲

کفایۃ الطالب کی عبارت ملاحظہ ہو

ثم ان علیاً خر ساجداً شکراً للہ تعالیٰ وقال الحمد للہ الذی حببنی الی خیر البریۃ محمد رسول اللہ ۔

ترجمہ: (نکاح کے بعد) حضرت علیؑ سجدے میں گرے اللہ کے حضور میں سجدہ شکر ادا کیا اور یہ پڑھا۔ حمد ہے اس اللہ کی جس نے مجھے اپنے رسول محمد خیر البریہ کی نگاہ میں ان کا محبوب بنایا۔

نوٹ: اہل اسلام کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ جب کوئی نعمت خدا سے ملے تو سجدہ شکر کیا جائے۔ اسی لیے جناب علی علیہ السلام نے حضرت فاطمہ زہرا سے نکاح کے بعد سجدہ شکر ادا کیا تھا کیونکہ آنجناب کو ایسی زوجہ ملی تھی جو سردار انبیاء کی بیٹی تھی اور تمام عورتوں کی سردار تھی بقول ہمارے اہل حدیث دوستوں کے کہ جناب عثمان بھی داماد رسول تھے۔ ہم شیعہ یہ عرض کرتے ہیں کہ بالفرض اگر تھے تو ان کا نکاح کس نے پڑھا حق مہر کتنا تھا۔ نیز نکاح کے بعد جناب عثمان نے سجدہ شکر کیوں نہ کیا۔ یا وقت نکاح سجدہ شکر کے قائل ہی نہ تھے اگر پہلے رشتہ کے وقت سجدہ شکر نہیں کیا تھا تو دوسرے رشتہ کے ملنے کے وقت سجدہ شکر کر لیتے ہمارے ان تمام سوالات کے جواب میں اہل حدیث دوست خاموش ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ جناب عثمان کی بیویاں حضرت خدیجہ الکبریٰ کی یتیم

بھانجیاں اور ان کی پالتوں تھیں جناب عثمان نے ان یتیم لڑکیوں کا رشتہ ملنے کو نعمت خدا ہی نہیں سمجھا اسی لیے سجدہ شکر بھی نہیں فرمایا پس جس شادی کو خود جناب عثمان نے اپنے لیے فضلیت نہیں جانا اگر ہم شیعہ بھی اس فضلیت سے انکار کریں تو کیا حرج ہے وہابی دوستوں سے گذارش ہے کہ مثل مشہور ہے بکرا جھورے جند نوں، قصائی جھورے منجھ نوں اولاد زرقا کو اپنی نجات کی فکر ہے اور آپ کو ان کی رشتہ داریوں کی فکر ہے آپ اولاد نبی کی توہین کر کے عثمان صاحب کی عزت بناتے ہیں آپ کی شان ہیں یہ مثال فٹ ہے اٹھ وڈھ کے اکانوں واڑ دیویں۔

جناب سیدہؑ سے حضرت علیؑ کے نکاح کے بعد کھجوریں تقسیم کی گئیں

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ صـ۱۳۵

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب مرقاۃ شرح مشکواۃ صـ۳۳۵

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صـ۸۵ باب ۱۱

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صـ۳۰

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صـ۱۹۵ باب مـ۵۶

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صـ۳۶۳ سنہ ۲ ھجری

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوہ صـ۷۵ سنہ ۲ ھجری

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر صـ۲۲

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب مواہب اللدنیہ صہ ۷

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب صہ ۱۱۴

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین صہ ۴۰

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صہ ۲۴۲

فصول المہمہ کی عبارت ملاحظہ ہو

ثم امرلنا رسول اللہ لطبق فیہ تمر فوضعہ بین ایدینا فقال انتہبوا ۔

ذخائر العقبیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

ثم دعا بطبق من بسر فوضعت بین ایدینا ثم قال انتہبوا فانتہبنا

صواعق محرقہ کی عبارت ملاحظہ ہو

ثم دعا بطبق من بسر ثم قال انتہبوا فانتہبنا ودخل علیؑ فتبسم النبی فی وجہہ

تمام عبارتوں کا ملخص ترجمہ

(نکاح کے بعد) نبی کریم نے ایک ٹوکرا کھجوروں کا منگوایا اور ہم سے فرمایا کہ اُٹھاؤ اور کھاؤ، پس ہم نے وہ کھائیں حضرت علی جب محفل میں آئے تو انھیں دیکھ کر نبی کریم مسکرائے ۔

نوٹ: نکاح کے بعد کھجوریں بانٹنا سنت رسول ہے کیونکہ حضور پاک نے اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کے نکاح کے بعد کھجوریں بانٹی تھیں بغرض محال اگر جناب عثمان بھی داماد رسول تھے تو ان کی شادی کی تفصیلات کیا ہیں مثلاً خطبہ نکاح اور نکاح کس نے پڑھا۔ تھا۔ حق مہر کتنا تھا۔ نکاح کے گواہ کون کون ہیں۔ نکاح کے بعد حضور نے عثمان کے لیے دعا خیر کیوں نہ فرمائی اور نیز کھجوریں کیوں نہ تقسیم کی ہمارے ان تمام سوالات کے جواب میں نامعلوم اہل حدیث بھائی کیوں چپ ہیں عثمان کے داماد رسول ہونے کا اشتہار تو سنی بھائی سات فٹ کا نکالتے ہیں۔ لیکن تفصیلات شادی کے بارے ایک اینچ کی حدیث ضعیف بھی پیش نہیں فرماتے صاف بات ہے کہ۔ ایہہ منہ تے مسر امدی دال۔ عثمان صاحب کب اس قابل تھے کہ داماد نبی بنتے اس شرف سے ابوبکر، عمر بھی محروم رہ گئے۔ اولاد زرقا یا اولاد ہند اولاد نبی کے کفو نہ تھے۔

اگر حضرت علی علیہ السلام نہ ہوتے تو جناب فاطمہ زہراؑ کا کوئی ہمسر نہ تھا

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب کنوز الحقائق صـ۴۴/۲ باب نو

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صـ۱۲۰

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ صـ۴۶ مودۃ ۵

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صـ۱۷۷ باب ۵۵

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ مناقب سبعین بحوالہ ینابیع صـ۲۳

(۶) اہل شیعہ کی کتاب اصول کافی ص ۴۶۱/۱

(۷) اہل شیعہ کی کتاب ریاحین الشریعہ ص ۸۶/۱

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی ص ۶۶ ف ۵

کنوز الحقائق کی عبارت ملاحظہ ہو

لولم یخلق علیؑ ما کان لفاطمۃ کفو

مودۃ القربیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ لو لم یخلق علیؑ
ما کان لفاطمۃ کفو

رسالہ مناقب سبعین کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ام سلمۃ قالت رسول اللہ لو لم یخلق اللہ علیاً
ما کان لفاطمۃ کفو رواہ صاحب الفردوس

تمام عبارتوں کا ملخص ترجمہ

ترجمہ: جناب ام سلمیٰ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ جناب علی کو پیدا نہ کرتا تو (میری بیٹی) فاطمہ کا کوئی کفو اور ہمسر نہ تھا۔

نوٹ: مذکورہ حدیث جناب فاطمہ اور حضرت علی کے تمام انبیاء سے افضل ہونے کا ثبوت ہے کیونکہ حدیث بتلا رہی ہے کہ جناب امیر کے علاوہ تمام انبیاء میں سے بھی جناب فاطمہ کا کوئی کفو اور ہمسر نہ تھا پس جناب فاطمہ

اپنے والد کے علاوہ تمام انبیاء سے افضل ہوگئیں اور چونکہ جناب امیر حضرت فاطمہ کے کفو اور ہمسر ہیں اس لیے وہ بھی حضور پاک کے علاوہ تمام انبیاء سے افضل ہیں کیونکہ افضل کا مساوی بھی افضل ہوگا۔

نوٹ: اگر ہمارے مذکورہ نوٹ سے اہل حدیث دوستوں کو اتفاق نہ ہو تو پھر ہم یہ گذارش کرتے ہیں کہ حدیث مذکورہ کی روشنی میں جناب فاطمہ زہرا تمام صحابہ کرام سے افضل ہیں کیونکہ نکاح میں شرط کفو اور ہمسری ضروری ہے اور ہمسری اور کفو کے شرائط میں دین کے لحاظ سے برابر ہونا ضروری ہے۔ حدیث مذکور سے معلوم ہوا کہ دین اسلام کی معرفت جس طرح جناب فاطمہ کو تھی اس طرح صحابہ کرام کو نہ تھی۔ نیز کفو میں سنی عقیدہ کے مطابق حسب و نسب میں برابری بھی ضروری ہے مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ حسب و نسب میں بھی صحابہ کرام جناب فاطمہ زہرا سے کم رتبہ تھے یہی وجہ ہے کہ جناب ابوبکر اور عمر نے اور عبدالرحمن ابن عوف اور دیگر اکابر صحابہ نے نبی کریم سے جناب فاطمہ کا رشتہ مانگا تھا اور حضور نے نہیں دیا تھا کیونکہ صحابہ کرام جناب فاطمہ کے کفو نہیں تھے پس معلوم ہوا کہ بی بی عالیہ تمام صحابہ سے حتی کہ جناب ابوبکر اور حضرت عمر سے بھی افضل ہیں اور جناب علی علیہ السلام جناب فاطمہ کے کفو اور ہمسر ہیں پس معلوم ہوا کہ جناب امیر بھی تمام صحابہ سے حتی کہ جناب ابوبکر اور عمر سے بھی افضل ہیں۔

نوٹ نمبر ۳ ( ) تمام اہل اسلام کو دعوت فکر۔

ہمارے نبی کی ایک بیٹی کی اتنی شان بلند تھی کہ سوائے حضرت علی علیہ السلام کے ان کا نہ ہی انبیاء سے اور نہ ہی صحابہ کرام سے کوئی کفو تھا اور تین لڑکیاں ہمارے نبی کی طرف ایسی بھی منسوب کر دی گئی ہیں جن کے رشتے کفار کے ساتھ ہوئے ہیں اور جناب عثمان کے ساتھ ان میں سے دو کے رشتے بعد میں ہوئے ہیں۔ ہم شیعہ تو یہ کہتے

ہیں کہ وہ لڑکیاں نبی پاک کی بیوی خدیجہ کی پالتو تھیں اور اہل حدیث بھائی کہتے ہیں کہ وہ حقیقی تھیں بالفرض ان کو حقیقی مان بھی لیا جائے تو جناب عثمان کو ان کا شوہر ہونے سے کوئی فضیلت نہیں ہے کیونکہ ان لڑکیوں کے لیے کفو اور ہمسری کا کوئی سوال نہیں تھا اسی لیے تو ان کی شادی کم سنی میں کفار کے ساتھ ہو گئی تھی اور جو لڑکی کافر کی زوجہ رہ سکتی ہے اگر طلاق کے بعد وہی لڑکی جناب عثمان کی زوجہ بن جائے تو کیا حرج ہے اور جو شان اس لڑکی کی ہوگی وہی شان داماد کی بھی ہوگی پس جس فضیلت میں کسی مسلمان کے ساتھ کوئی کافر بھی شریک ہو اس فضیلت پہ فخر کرنا اور اسے اچھالنا یہ کوئی میدان فتح کرنا نہیں ہے ۔

نوٹ: وہابیوں کا یہ عذر کہ مذکورہ فضیلت کو امام بخاری اور مسلم نے اور نیز ابن تیمیہ ابن عربی ابن کثیر ابن حزم نے نہیں لکھا پس ہم نہیں مانتے۔ جواباً گزارش ہے کہ مذکورہ لوگ نہ تو صحابہ کرام اور نہ ہی تابعین تھے اور نہ ہی قرآن حدیث سے یہ ثابت ہے کہ جس بات کو یہ نہ لکھیں وہ غلط ہے۔ منافقین حضرت علی اور جناب فاطمہ کے فضائل چھپاتے رہے ہیں اگر انہوں نے جناب فاطمہ کی مذکورہ فضیلت کو دشمنی کی وجہ سے نہیں لکھا تو ان کا اپنا نقصان ہے ۔

مذکورہ فضیلت جناب فاطمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے معاویہ کبیر کی سازش ہے اس لیے بنو امیہ کے وکلاء مذکورہ فضیلت کو نبیذ فاروق کی طرح ہضم کر گئے ہیں ۔

حضرت علی علیہ السلام کا نکاح اللہ تعالیٰ نے عرشِ اعظم پر بھی فرمایا تھا

ثبوت ملاحظہ ہو

(١) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ١٨٨/٢

(٢) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص ١٧٧

(٣) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ٣٢

(٤) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب ص ٣٢٤

(٥) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاُول ص ٤٣

(٦) اہل سنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ ص ٣٨ رکن چہارم

(٧) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہداء ص ١٢٩ باب چہارم

(٨) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب ص ١١٤/٢

(٩) اہل شیعہ کی کتاب کافی شریف ص ٤٦١/١

(١٠) اہل شیعہ کی کتاب ریاحین الشریعہ ص ٨١/١

(١١) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی ص ٢٢٥

(١٢) اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب لابن المغازلی ص ٢٦٥

ریاض النضرہ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن انس قال بینما رسول اللہ فی المسجد اذ قال لعلی ھذا جبرئیل یخبرنی ان اللہ عزوجل زوجک فاطمۃ واشھد علی تزویجک اربعین الف ملک

ترجمہ: انس روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک مسجد میں تشریف فرما تھے اور حضرت علیؑ سے کہا کہ جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری شادی فاطمہ سے کی ہے اور تیرے نکاح پر چالیس ہزار فرشتے گواہ بنائے ہیں۔

ذخائر العقبیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن علی قال رسول اللہ اتانی ملک فقال یا محمد ان اللہ تعالیٰ یقرء علیک السلام ویقول لک انی قد زوجت فاطمۃ ابنتک من علی ابن ابیطالب فی الملأ الاعلی فزوجھا منہ فی الارض

ترجمہ: جناب علی فرماتے ہیں کہ نبیؐ پاک نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ اے محمد اللہ تعالیٰ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور تجھے فرماتا ہے کہ میں نے تیری بیٹی فاطمہ کا نکاح ابن ابی طالب سے ملاء اعلیٰ پر کر دیا ہے پس آپ بھی کا نکاح علی ابن ابی طالب سے زمین پر کر دیں۔

روضۃ الشہداء کی عبارت ملاحظہ ہو

در کتب خوارزمی درایں باب حدیث طویل واقع شدہ خلاصہ ہمہ آنکہ جبریل بنزدیک حضرت رسالت آمد و قدرے از سنبل و قرنفل بہشت

بیاورد - نبیؐ کریم فرمودہ کہ جبرئیل بسبب آوردن این قرنفل چیست . . . . . . الخ

ترجمہ : ایک روز جبرئیلؑ نبی کریمؐ کے پاس آئے سنبل اور لونگ بہشت سے لائے نبی کریم نے پوچھا کہ یہ چیزیں آپ کیوں لائے ہیں ؟ جبرئیل نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت کو آرائش و زیبائش کا حکم دیا ہے اور درخت طوبیٰ کو بھی اور حوران جنت کو بھی طرح طرح کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہونے کا حکم دیا ہے اور فرشتوں کو فرمایا ہے کہ وہ بیت المعمور کے اطراف میں جمع ہوں اور وہاں ایک نور کا ممبر ہے جس پر حضرت آدم نے پیدائش کے بعد فرشتوں کے سامنے خطبہ پڑھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے راحیل فرشتے کو حکم دیا ہے کہ وہ اس منبر پر جاکر خطبہ پڑھے اور اس سے زیادہ میٹھی آواز والا فرشتوں میں اور کوئی بھی نہیں پس راحیل نے میٹھی آواز سے اللہ کی حمد و ثنا کا اس شان سے خطبہ پڑھا کہ تمام اہل آسمان خوشی سے جھومنے لگے پھر راحیل کو حکم ہوا کہ میرے حبیب کی بیٹی فاطمہ زہرا کا جناب علی کے ساتھ نکاح پڑھے راحیل نے نکاح پڑھا فرشتے گواہ بنے اور دیوان قضا کے کلرک اس نکاح کے کاتب بنے پھر جبرئیل نے ایک ٹکڑا ریشم کا جناب رسالتمآب کو دکھایا اور عرض کی نکاح کی پوری روئیداد اس میں تحریر ہے اور میں حکم پروردگار سے آپ کو دکھاتا ہوں اور میں نے اس پر کستوری کی مُہر لگائی ہے اور میں نے یہ تحریر رضوان خادم بہشت کے سپرد کر دی ہے ۔

نوٹ : مذکورہ حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جناب فاطمہ زہرا تمام عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں کیونکہ ان کی شادی کی خوشیاں عرش اعظم پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حوران جنت اور فرشتوں نے منائی ہیں اور نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ ہمارے نبیؐ کے داماد جناب علی علیہ السلام اتنے بلند رتبہ ہیں کہ ان کی شادی کی دھوم فرش سے عرش تک ہے اور بقول ہمارے اہل حدیث وہابی دوستوں کے جناب عثمان بھی داماد رسول ہیں

بالفرض اگر ہیں تو ان کی شادی کو نظر انداز کیوں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ۔
اور یہ عذر کہ شان والی صرف فاطمہ زہرا ہے اس عذر سے جناب عثمان کو بجائے
فائدہ کے نقصان ہے کیوں کہ جب ان کی کسی بیوی کو شان نہیں ملی تو خود ان کا شان والا
ہونا کسی کی سمجھ میں نہیں آتا اور یہ عذر کہ مذکورہ فضیلت والی حدیث ضعیف ہیں بے انصافی
ہے کیونکہ وہابی عقیدہ میں ہے کہ اگر معاویہ کی فضیلت میں ضعیف حدیث مل جائے
تو اس کو قبول کیا جائے کیا یہ انصاف ہے کہ بنو امیہ کی فضیلت میں ضعیف حدیث
کو مان لیا جائے اور آل رسول کی فضیلت میں صحیح حدیث پر ضعیف ہونے کا الزام
لگا کر نہ مانا جائے اور یہ عذر مذکورہ حدیث کو امام بخاری نے کیوں نہیں لکھا اس کا جواب
یہ ہے کہ مذکورہ حدیث کا صحیح بخاری میں نہ لکھا جانا امام بخاری کے ایمان کی کمزوری ہے ۔

جناب فاطمہ زہرا ؑ سے حضرت علی ؑ کے نکاح کے بعد جناب کو نبی کریم ؐ نے مبارک باد پیش کی

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ صفحہ ۴۸ رکن چہارم
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صفحہ ۲۵۳ ، صفحہ ۲۵۵

معارج النبوۃ کی عبارت ملاحظہ ہو

قال رسول اللہ لعلی نعم الزوجۃ زوجتک ابشر انہا

سیدۃ نساء العالمین

ترجمہ: نبی کریم نے حضرت علی سے فرمایا کہ آپ کی زوجہ بہترین زوجہ ہے کہ آپ کو خوشخبری ہو کہ (آپ کی زوجہ) عالمین کی عورتوں کی سردار ہے۔

نوٹ: نکاح کے بعد مبارک باد پیش کرنا سنت رسول ہے کیوں کہ رسول کریم نے جناب امیر کو ان کے نکاح کے بعد مبارک باد دی تھی اور خوشخبری سنائی تھی کہ آپکی زوجہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اگر بالفرض جناب عثمان بھی داماد رسول تھے تو نبی کریم نے ان کو مبارک باد اور خوش خبری کیوں نہ سنائی۔ نیز دہابیوں کے لیے یہ واقعات باعث عبرت ہیں۔ کیوں کہ جناب امیر حضرت فاطمہ کی شادی کی تفصیل کتب اہل سنت سے ملتی ہے لیکن عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ نظر آتا ہے کیوں کہ ایک تو وہ اولاد زرقا سے تھے اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ بنو امیہ سے تھے اور تیسری بات یہ ہے کہ ان کی شادی کا تاریخ میں کوئی منہ سر نہیں ملتا ان کی دامادی کا قصہ معاویہ کبیر کی چالاکی معلوم ہوتی ہے اور رسی سڑ گئی پر وٹ نہ گیا معاویہ مرگیا لیکن اس کی پیدا کردہ خرابیاں اسلام میں رہ گئیں اور دور کس طرح ہوتیں۔

مثل مشہور ہے "ماں نالوں دھی سیانی، ردھے پکے پائے پانی۔

معاویہ کے بعد اس کے گدی نشین وہابی اہل حدیث موجود ہو گئے۔

اور من بھاوندا ڈیلا بھی سپازی اے چونکہ ان کو بھی عثمان صاحب سے بے حد محبت ہے اس لیے انہوں نے سنت معاویہ کو مرنے نہیں دیا۔

جناب فاطمہ اور حضرت علی کے نکاح کے بعد جنت الفردوس نے یاقوت اور موتی نثار کئے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب حلیۃ الاولیا صہ ۵۹ ذکر سلیمان اعمش

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان صہ ۹/۶ ذکر مخلد بن عمرو

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۳۲ ذکر تزویج فاطمہ

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صہ ۳۲۴ رکن چہارم ذکر فاطمہ

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ صہ ۳۸/۲ رکن چہارم باب ۳

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ صہ ۱۸۸ ذکر تزویج فاطمہ

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہداء صہ ۱۲۹ باب چہارم

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد صہ ۱۲۹/۴ ذکر احمد بن اخیل ابو عمرو

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب صہ ۳۰ باب ۷۹

(۱۰) اہل شیعہ کی کتاب مناقب آل ابی طالب صہ ۳۴۶ ذکر فاطمہ

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صہ ۲۴۳ ب

(۱۲) اہل شیعہ کی کتاب زہر الربیع صہ

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب لابن معازلی صہ ۲۶۵

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب [illegible] مقتل الحسین للخوارزمی

کفایۃ الطالب کی عبارت ملاحظہ ہو

عن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ ایھا الناس ھذا علی ابن
ابیطالب انتم تزعمون انی زوجتہ النبی فاطمۃ ولقد خطبھا
الی اشراف قریش فلم اجب کل ذلک اتوقع الخبر من السماء حتی جاء
نی جبریل لیلۃ اربع وعشرین من شھر رمضان فقال یا محمد
العلی الاعلی یقرأ علیک السلام جمع الروحانیین فی واد یقال
لہ العفیح تحت شجرۃ طوبیٰ فحملن الحلی والحلل فحتن
یتھادین الی یوم القیامۃ منہ ویقلن ھذا انثار
فاطمۃ ۔

ترجمہ: راوی بیان کرتا ہے کہ حضور نے لوگوں سے فرمایا کہ آپ یہ گمان کرتے ہیں
کہ میں نے اپنی بیٹی کی شادی خود علی سے کی ہے حالانکہ اشراف قریش نے مجھ سے بچی
کا رشتہ طلب کیا اور میں نے کسی کی خواہش کو قبول نہ کیا آسمانی خبر کا انتظار کرتا رہا حتیٰ کہ
چوبیس رمضان کی شب کو میرے پاس جبریل پہنچا اور سلام رب العزت کا پہنچانے
کے بعد یہ خبر سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے درخت طوبیٰ کے نیچے وادیٔ عفیح میں اپنے پیارے
فرشتوں کو جمع کیا اور فاطمہ اور علی کا نکاح کیا اور مجھے خطبہ پڑھنے کا حکم دیا اور اللہ
تعالیٰ نے درخت طوبیٰ کو حکم دیا۔ پس وہ زیورات، خوبصورت پارچات اور
یاقوت اور موتیوں سے بار آور ہوا پھر ان چیزوں کو طوبیٰ نے نثار کیا اور اللہ تعالیٰ نے
حوروں کو اکٹھا ہونے کا حکم دیا اور حوران جنت نے یہ موتی اور زیورات چنے اور وہ
یہ چنی ہوئی چیزیں قیامت تک ایک دوسرے کو ہدیۃً پیش کرتی رہیں گی اور ایک
دوسرے کو یہ کہتی رہیں گی کہ یہ موتی جناب فاطمہ کے لیے نچھاور ہوئے تھے۔

نوٹ: نیز کفایۃ الطالب باب ۸۱؂ میں یہ عبارت بھی موجود ہے

فنثرتہ علی الملائکۃ فمن اخذ منھم یومئذ اکثر ممّا اخذ صاحبہ او احسن افتخر بہ علی صاحبہ الی یوم القیامۃ

کہ موتی اور یاقوت درخت طوبیٰ نے فرشتوں پر نچھاور کئے اور ان موتیوں میں سے جس فرشتے نے زیادہ مقدار میں یا زیادہ خوبصورت موتی چنے ہیں وہ اس کے باعث دوسرے فرشتوں پر قیامت کے دن تک فخر کرتا رہے گا۔

ذخائر العقبیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

ان اللہ زوّج فاطمۃ واشھد علی تزویجھا اربعین الف ملک داوحیٰ الی الشجرۃ الطوبیٰ ان انثری علیھم الدّر والیاقوت فنثرت علیھم الدر والیاقوت فابتدرت الیہ الحور العین یلتقطن فی اطباق الدر والیاقوت فھم یتھا دونہ بینھم الی یوم القیامۃ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جناب فاطمہ کا نکاح کیا اور ان کے نکاح پر چالیس ہزار فرشتے گواہ بنائے اور درخت طوبیٰ کو حکم دیا کہ ان فرشتوں پر موتی اور یاقوت نچھاور کرے پس اس نے نچھاور کئے تو فرشتوں اور حوران جنت نے وہ موتی اور یاقوت طشتوں میں چن رکھے اور قیامت تک وہ ان موتیوں کو آپس میں ہدیۃً دیتے رہیں گے۔

زھر الربیع سے ایک حکایت ملاحظہ ہو

شیخ بہائی فرماتے ہیں کہ میرے والد مرحوم کو صحرائے کوفہ میں ایک موتی ملا

جس پر یہ تحریر لکھی تھی ۔

انا در من اسمار نثرونی   یوم تزویج والد السبطین

کنت اصفی من اللجین بیاضاً   وصبغتنی دماء نحر الحسین

ترجمہ: میں ایک آسمانی موتی ہوں جسے اُس دن نچھاور کیا گیا جس دن والد سبطین یعنی حسنین کے والد کی شادی ہوئی تھی ۔

اور میں چاندی سے بھی سفیدی میں زیادہ صاف تھا لیکن روز قتل حسین کے خون نے مجھے سرخ کر دیا ۔

نوٹ: کتاب اہل سنت مناقب لابن معازلی صفحہ ۲۹۴ میں لکھا ہے کہ ایک دن جناب ام ایمن نبی پاک کی خدمت میں روتی ہوئی آئی اور عرض کی کہ میں نے ایک انصاری کی لڑکی کی شادی میں شرکت کی ہے دلہن کے سر پر انہوں نے بادام اور شکر پارے نچھاور کئے ہیں ۔ آپ نے اپنی لڑکی فاطمہ کی شادی فرمائی ہے اور ان کے سر پر کچھ نچھاور نہیں فرمایا ۔

اس وقت حضور پاک نے فرمایا کہ فاطمہ کی شادی اللہ تعالیٰ نے علی کے ساتھ فرمائی ہے اور عرشی تقریب مُروارید، سبز موتی ۔ یاقوت سرخ اور سفید موتی ۔ فاطمہ کی خاطر حوران جنت پر نچھاور کئے گئے ہیں اور انھوں نے وہ چن کر رکھے ہیں اور خوشی اور فخر سے وہ کہتی ہیں کہ یہ نچھاور ہے فاطمہ بنت محمد کا ۔

نوٹ ۲: مذکورہ حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جناب فاطمۃ الزہرا تمام عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں کیونکہ ان کی شادی کے موقع پر جنت الفردوس میں اللہ تعالیٰ نے حوران بہشت پر موتی اور یاقوت نچھاور فرمائے ہیں ۔

لہٰذا ہم شیعوں کے مولیٰ علی داماد رسول ہونے کا جتنا بھی فخر کریں ان کو سجتا ہے

کیونکہ ہمارے مولا کے داماد رسول ہونے کی عرش و فرش تک دھوم ہے۔ حوران جنت گواہ ہیں فرشتے گواہ ہیں خود اللہ تعالیٰ اس کا الٰہی برحق گواہ ہیں۔ لیکن ہمارے اہل حدیث وہابی دوستوں کے مولی عثمان ان کے داماد رسول ہونے کا آج چودہ سو برس گزرنے کے باوجود پھر بھی رگڑا اٹھا ہوا ہے کہ آیا وہ داماد رسول تھے یا نہیں کیونکہ ان کی شادی کا تاریخ اسلام میں آج تک منہ سر نہیں ملا۔ نہ ہی پتہ چلا کہ نکاح اور خطبہ نکاح کس نے پڑھا اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ حق مہر اور جہیز کتنا تھا اور نہ یہ خبر ہو سکی کہ نبی کریم نے میاں بیوی کے لیے دعا خیر بھی فرمائی تھی یا نہیں اور نہ ہی یہ ثبوت ملتا ہے کہ عرش اعظم پر حوران جنت اور فرشتوں نے ان کی شادی کے موقع پر کوئی خوشی منائی تھی اور نہ ہی اس کا ذکر ملتا ہے کہ ان کی بیویوں کی خاطر بہشت میں حوران جنت پر موتی اور یاقوت نچھاور ہوئے تھے۔

اعتراض

یہ احادیث جناب فاطمہ اور حضرت علی کی فضیلت والی ضعیف ہیں کیونکہ ہم وہابیوں کے بڑے محدثین امام مسلم اور بخاری نے اپنی صحیحین میں ان کو نہیں لکھا۔

الجواب

امام بخاری اور مسلم نے معاویہ کی فضیلت میں بھی کوئی حدیث معتبر نہیں لکھی لیکن معاویہ کے بارے اگر ہمارے وہابی دوستوں کو کوئی ایسی حدیث مل جائے کہ وہ رسول برحق تھا تو بھی مان لیں گے اور آل رسول کے بارے ایسی حدیثیں جس میں لکھا ہو کہ خدا نے آل رسول کی شادی کی خوشی منانے کا حکم جنت میں دیا تھا تو وہابی حدیث کے ضعیف ہونے کا بہانا بنا کر فضیلت آل رسول سے انکار کریں گے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو سنیں مثل مشہور ہے۔ جیہے کہن والے تیہے کھان والے انہیاں حوراں تے ڈوہلے فرشتے جیسے امام بخاری و مسلم ویسے ہی ان کے مرید اگر

ان دونوں نے مذکورہ فضیلت کو نہیں لکھا تو کیا حرج ہے مذکورہ ۱۵۰ عدد علماء اہل سنت نے مذکورہ فضیلت لکھ کر دشمنان آل رسول کے منہ پر اور بنو امیہ کے بلا اجرت وکلاء کے منہ پر جوتا مارا ہے۔ اور وہابیوں کی واویلا بالکل بے فائدہ ہے جو شخص فضائل آل رسول کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے اور دشمنان رسول بنو امیہ کے فضائل کو مان لیتا ہے وہ ایام حیض کی پیداوار ہے۔

مثل مشہور ہے کہ خدا گنجے کو ناخن نہ دے وہابیوں کو حکومت تو مل گئی ہے لیکن شیعوں کی مصیبت آگئی ہے کیوں کہ شیعہ لوگ معاویہ اور یزید کی تعریف یا حکم بن عاص مراثی کی اولاد کی تعریف یا زرقا خاتون کی اولاد کی تعریف نہیں سن سکتے بے شک وہابیت مستی ہوئی ہے اور شیعوں کی جان و مال کو سخت خطرہ ہے لیکن ہم شیعہ اولاد رسول کی شان کی حفاظت کے لیے پھانسی چڑھنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

سچ بولنا محال ہے جھوٹوں کے عہد میں ۔۔۔ سولی چڑھائیں گے گر کہوں گا خدا لگتی

بنو امیہ شجرہ ملعونہ ہے اور یہ لوگ اولاد رسولؐ کے کفو نہ تھے پس عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے۔

جناب فاطمہؑ اور حضرت علیؑ کے نکاح کے بعد اُن کے جُداروں کے لیے نجات کے پروانے تقسیم ہوئے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ صفحہ ۸۱ جلد ۲ ذکر سنان بن شفلہ

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ صہ ۲۸
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صہ ۱۰۳ باب ۱۱
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صہ ۱۷۷ باب ۵۵
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صہ ۳۲۵
(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہداء صہ ۱۲۹ باب چہارم
(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ صہ ۱۰۷ مودۃ ۳
(۸) اہل شیعہ کی کتاب مناقب آل ابی طالب صہ ۳۲۸ ج ۲
(۹) اہل شیعہ کی کتاب ریاحین الشریعۃ صہ ۹۱ ج ۱
(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صہ ۲۴۶
(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی صہ ۶۰
(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان صہ ۱۲۵ ج ۶ ذکر موسیٰ بن علی

الاصابہ کی عبارت ملاحظہ ہو

قال حدثنا رسول اللہ قال حدثنی جبریل ان اللہ لما زوج فاطمۃ علیاً امر رضوان ان یہز شجرہ طوبیٰ فحملت رقاقاً لعدد محبی اہلبیت محمد رواہ الحافظ ابن مردویہ

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ حضور پاکؐ نے ہمیں بتایا کہ جبریل نے مجھے خبر دی ہے بتحقیق اللہ تعالیٰ نے جب فاطمہ کا نکاح حضرت علی سے کیا تو رضوان فرشتے کو حکم دیا کہ وہ درخت طوبیٰ کو ہلائے پس درخت طوبیٰ اتنے پروانوں سے بارآور ہو گیا کہ جتنی مقدار میں اہل بیت کے چاہنے والے ہیں۔

فصول المہمہ کی عبارت ملاحظہ ہو

رواہ ابو بکر خوارزمی فی کتاب المناقب عن بلال بن حمامہ قال طلع علینا رسول اللہ ذات یوم متبسما ضاحکا و وجہ مشرق کدائرۃ القمر فقام الیہ عبد الرحمٰن بن عوف فقال یا رسول اللہ ما ھذا النور قال بشارۃ اتتنی من ربی فی اخی و ابن عمی و ابنتی فان اللہ زوج علیا من فاطمۃ و امر رضوان خازن الجنان فھز شجرۃ طوبیٰ فحملت رقا۔ قا لیغی صکا کا لعدد محبی اھل البیت و انشأ تحتھا ملائکۃ من النور و رفع الی کل ملک صکا فاذا استوت القیامۃ باھلھا نادت الملائکۃ فی الخلائق فلا یبقی محب اھل البیت الا رفعت الیہ صکا فیہ فکاکہ من النار فصار اخی ابن عمی و ابنتی فکاک رقاب رجال ونساء من امتی من النار۔۔

ترجمہ: بلال بن حمامہ بیان کرتا ہے کہ ایک روز رسول اللہ مسکراتے ہوئے اور ہنستے ہوئے تشریف لائے اور حضور پاک کا چہرہ چاند کے ہالے کی طرح چمک رہا تھا عبد الرحمٰن بن عوف نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ حضور یہ نور کیسا جناب نے فرمایا کہ مجھے اپنے چچازاد بھائی علی بن ابی طالب اور اپنی بیٹی فاطمہ کے بارے میں ایک بشارت پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علی و فاطمہ کا نکاح کیا ہے اور رضوان خازن جنت کو حکم دیا ہے کہ پس اس نے درخت طوبیٰ کو ہلایا اور درخت طوبیٰ اتنی مقدار میں پرواتوں سے بار آور ہوا کہ جتنی مقدار اہل بیت کے حبدار اس درخت کے نیچے خدا تعالیٰ نے نوری فرشتے پیدا کئے اور ہر فرشتے کو ایک پروانہ عطا کیا۔ پس جب قیامت برپا ہوگی تو

مخلوق میں فرشتے آواز دیں گے پس محب اہل بیت میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ مگر فرشتے
ان کو ایک پروانہ عطا کریں گے اور اس میں اُس اہل بیت کے حبدار کی دوزخ کی آگ سے
رہائی تحریر ہوگی رسول خدا نے فرمایا ، میرا چچازاد بھائی علی اور میری بیٹی فاطمہ میری امت
کے زن و مرد کے لیے دوزخ کی آگ سے رہائی کا سبب بنے ہیں

نوٹ ۱: مذکورہ حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جناب فاطمہ الزہرا تمام عورتوں سے
فضیلت میں زیادہ ہیں کیونکہ بی بی فاطمہؑ کی شادی کے موقع پر پہ بادشاہ
حقیقی اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوا کہ جناب فاطمہ کے عقیدت مندوں کے لیے نجات کے پروانے
جاری کیے اور یہ نجات کے پروانے بادشاہ مطلق کا عطیہ ہے جسے علم فقہ یا علم کلام کے
مسائل سے نقصان نہیں پہنچایا جاسکتا اور ہم شیعوں کے مولیٰ علی اپنی اس شادی پر جتنا بھی
خوش ہوں اور فخر کریں وہ فخر کم ہے اور ہمارے اہل حدیث وہابی دوستوں کے سردار جناب
عثمان نے ایسی فضیلت کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھی ،بفرض محال اگر جناب عثمان بھی
داماد رسول تھے تو ان کی شادی کے موقع پر ان کے عقیدت مندوں کے لیے چلو نجات کے
پروانے تو تقسیم نہیں ہوئے۔ لیکن کھجوریں ہی تقسیم ہو جاتی - افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان
کی شادی کے موقع پر نہ ہی نبی کریم نے ان کے لیے دعا خیر فرمائی ہے ۔ نہ ہی جنت میں
خوشی منائی گئی ہے نہ ہی حور و عثمان پر موتی اور یاقوت نچھاور ہوئے اور نہ ہی ان کے
عقیدت مندوں کے لیے نجات کے پروانے تقسیم ہوئے اور نہ ہی یہ پتہ ہے کہ نکاح
کس نے پڑھا اور نہ ہی یہ معلوم ہوا ہے کہ حق مہر اور جہیز کتنا تھا صرف یہ دعویٰ کہ
جناب عثمان داماد رسول ہیں عثمان کی فضیلت ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہے بلکہ
ان کی شادی کے بارے میں تمام واقعات پر غور کیا جائے گا ہم نے پوری ایمانداری
سے غور فکر کیا ہے اور جناب عثمان کے داماد رسول ہونے کا گمان حاصل کرنے
میں بھی ناکام رہے ہیں ۔

نوٹ: یہ عذر کہ جو واقعہ چودہ سو برس پہلے ہو چکا ہے اس کے بارے میں تمام چھوٹی چھوٹی باتیں کیسے معلوم کی جائیں۔ یہ عذر غلط ہے کیونکہ جناب فاطمہ اور حضرت علی کی شادی بھی اس زمانہ میں ہوئی اور ہم شادی کے تمام واقعات کو ثابت کر سکتے ہیں۔ حالانکہ ان دونوں پاک ہستیوں کے فضائل کو چھپانے کے لیے گذرے ہوئے زمانے کی حکومتیں کام کرتی رہیں اور جناب عثمان کے فضائل کی شہرت کی خاطر بادشاہوں کی طرف سے انعام ملتے رہے۔

اور نیز یہ عذر چونکہ جناب علی کے دشمن زیادہ تھے اس لیے ان کے فضائل کو نبی کریم نے زیادہ بتایا یہ عذر بھی غلط ہے کیونکہ جناب علی کے دشمن تو آج دنیا میں ختم ہو گئے ہیں اور یا عوام الناس کی لعنت اور پھٹکار کے ڈر سے چپ ہیں۔ لیکن جناب عثمان کے دشمن تو آج دنیا میں کھلکھلا موجود ہیں اور جناب عثمان کو ان حملوں سے بچانے کی خاطر حکومت پاکستان کو آرڈی ننس جاری کرنا پڑا ہے اور یہ عذر کہ شان والی صرف زہرا ہے اس عذر سے بھی جناب عثمان کو نقصان پہنچے گا کیونکہ حضرت عثمان کی کسی بیوی کو شان نہیں ملی تو ان کے شوہر کا شان والا ہونا تو جناب افلاطون کی سمجھ میں بھی نہیں آتا یہ عذر کہ حدیث مذکورہ کو امام بخاری نے لکھا نہیں

اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری کا نہ لکھنا ان کے ایمان کی کمزوری ہے ارباب انصاف وہابی لوگ عثمان صاحب کی وکالت اس لیے کرتے ہیں کہ مثل ہے کان پیارے تو بالیاں۔ جورو پیاری تو سالیاں وہابی بنو امیہ کے نیاز مند ہیں اور عثمان صاحب اس خاندان کا چشم و چراغ تھا پس اس کی دامادی کا رٹا لگایا ہوا ہے لیکن ہم نے دیانت داری سے تاریخ اسلام کو پڑھا ہے اور عثمان کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے

جناب فاطمہ زہراؑ کو نبی کریم نے جہیز عطا فرمایا تھا

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۳۶۸ ج ۴ ذکر فاطمہ

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب صفتہ الصفوۃ ص ۴ ج ۲

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۸۴

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۷۳ باب ۱۱

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص ۸۵

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ۱۸۳ ج ۲ ص ۲۷۵

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص ۱۷۵ ۱

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ ص ۷۶ ج ۲ سنہ ۲ ھجری

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۷۶ ج ۲

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۴۱۱ ج ۱

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات الکبریٰ ص ۲۳ ج ۸

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ۳۴

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب ص ۱۱۳ ج ۲

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول ص ۲۳

(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین ص ۱۲۵ ج ۲ کتاب النکاح

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب حیوٰۃ الحیوان ص۱۸۵ ج۱

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ ص۴۱ ج۱ رکن چہارم باب ۳

(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب ص۳۰۳

(۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص نسائی ص۴۷

(۲۰) اہل شیعہ کی کتاب مناقب آل ابی طالب ص۳۵۳ ج۳

(۲۱) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہداء ص۱۳۱ باب چہارم

(۲۲) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی ص۲۵۳ ب۲

الاصابہ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن علی علیہ السلام انّ رسول اللہ لما زوّجہ فاطمۃ بعث معھا بخمیلۃ ووسادۃ ادم حشوھا لیف ورحائین وسقائین

ترجمہ: حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم نے ان سے فاطمہ کی شادی کی تو (بطور جہیز) ایک چادر ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے دو (آٹا پیسنے والی) چکیاں اور دو مشکیزے۔

مطالب السؤل کی عبارت ملاحظہ ہو

وتزوّجت بعلی فی شھر رمضان من السنۃ الثانیۃ من الھجرۃ وبنی لھا فی ذوالحجہ وبعث النبی معھا بخمیلۃ ووسادۃ من آدم حشوھا لیف ورحا الیہ وسقاء وجرّتین۔

ترجمہ: جناب فاطمہ کا نکاح حضرت علی کے ساتھ دو ہجری ماہ رمضان المبارک میں ہوا تھا۔ رخصتی ذوالحجہ میں ہوئی تھی (بطور جہیز) حضور نے جناب سیدہ کو ایک

چادر ایک چمڑے دار تکیہ، ہاتھ والی چکی ایک مشکیزہ اور دو مٹکے بھی دیئے۔

صواعق محرقہ کی عبارت ملاحظہ ہو

فجعل لها سریر مشروط ووسادة من آدم حشوها لیف

ترجمہ: (بطور جہیز) حضور نے اپنی بیٹی کو ایک کھجور کے بان سے بنی ہوئی چارپائی اور ایک چرمی تکیہ دیا تھا جو کھجور کے پتوں سے بھرا ہوا تھا

اسعاف الراغبین کی عبارت ملاحظہ ہو

۔۔۔ واعطاها اهاب کبش تفرشه

حضور نے بطور جہیز) ایک مینڈھے کی کھال بھی عطا فرمائی تھی جسے بی بی بطور بستر نیچے بچھاتی تھی۔

کفایۃ الطالب کی عبارت ملاحظہ ہو

فاشتری لها رحی وقربة ووسادة من ادم وحصیرا قطریا

ترجمہ: حضور نے (بطور جہیز) آپ کے لیے ایک چکی ایک مشکیزہ ایک چرمی تکیہ اور ایک چٹائی خریدی۔

معارج النبوہ کی عبارت ملاحظہ ہو

داوانی چند سفالین وپردہ وفراش وعباوہ نیبری این ها در نظر آں سرور عالم آورد و حضرت اشک از دیدہ بگرد اینده بایں دعا تکلم فرمودہ "اللھم بارک علی القوم اناثم الخزف"۔

ترجمہ:۔ حضور نے بچی کو جہیز دیا وہ ایک پردہ تھا ایک خیبری عبا یعنی برقعہ تھا ایک بستر اور ایک چادر اور چند مٹی کے برتن تھے جب یہ جہیز کا سامان حضور کے سامنے رکھا گیا تو اسے دیکھ کر نبی پاک رو پڑے اور آبدیدہ ہو گئے اور یہ دعا مانگی کہ اے خدایا اس قوم کو برکت دے جن کے برتن مٹی کے ہیں۔

مناقب آل ابی طالب کی عبارت ملاحظہ ہو

وکان مما اشتروہ قمیص بسبعة دراھم الخ

ترجمہ: جناب فاطمہ کے جہیز کی نبی کریم کے حکم پر صحابہ کرام جو چیزیں خرید کر کے لائے تھے ان کی تفصیل یہ ہے۔

ایک قمیص سات درہم میں ایک خیبری چادر، ایک چارپائی۔ دو بستر، چار تکیے ایک پردہ۔ ایک چٹائی۔ ایک ہاتھ والی چکی۔ ایک مشکیزہ۔ ایک پرت۔ ایک پیالہ دودھ کے لیے چھوٹا مشکیزہ پانی کے لیے۔ ایک لوٹا، ایک مٹکا، دو کوزے اور ایک عبا۔

روضہ الشہداء کی عبارت ملاحظہ ہو

جهاز فاطمہ از ثیاب واساس بیت دو جامہ بود دو بازو بند نقرہ وقطیفہ وخرج ویک آسیہ الخ

ترجمہ: حضرت زہرا کا جہیز یہ تھا دو کُرتے، دو کنگن ایک چادر ایک چکی دو عدد صراحیاں ایک مشکیزہ۔ دو نلائیاں۔ چار تکیے۔

روضۃ الشہداء کی دوسری عبارت ملاحظہ ہو

ابوبکر طوسی در کتاب سنن آوردہ یکے از منافقاں علی را ملامت کرد

در خواستن فاطمہؓ کہ چرا زن خواستی کہ چاشتش بشام نمی رسد اگر دختر مرا بخواستی من چناں ساختمی کہ در خانہ من تا در خانہ تو شتر در شتر بودی پر از جہاز دختر من علیؓ فرمود کہ ایں کار بتقدیر است نہ بتدبیر ۔ ۔ ۔ الخ

ترجمہ: ایک منافق نے حضرت علی کو جناب فاطمہ کا رشتہ لینے پر یہ طعنہ دیا کہ آپ نے کیوں ایسی عورت کا رشتہ لیا جو بالکل فقیر ہے اگر آپ میری بیٹی کا رشتہ لیتے تو میں بیٹی کو اتنا جہیز دیتا کہ میرے گھر سے لے کر تیرے گھر تک اونٹ ہی اونٹ ہوتے جو میری بیٹی کے جہیز سے پُر ہوتے۔

جناب امیر نے فرمایا کہ یہ کام تقدیر کے ہاتھ میں ہے نہ کہ تدبیر سے، پس جب حضرت علی نے قضائے الٰہی پر اپنے آپ کو راضی ظاہر کیا تو آسمان سے آواز آئی کہ آپ سر کو بلند کریں اور ہمارے حبیب کی بیٹی کا جہیز دیکھیں جناب امیر نے عرش اعظم کے نیچے ایک چوڑے میدان کو دیکھا۔

آن میدان پر از ناقہ ہائے بہشت بار ایشاں در و مشک و عنبر

وہ میدان بہشتی اونٹنیوں سے پُر تھا اور ہر اونٹنی پر موتی کستوری اور عنبر لدا ہوا تھا ہر اونٹنی کے اوپر ایک حور جنت بیٹھی تھی اور ہر اونٹنی کی مہار ایک غلمان کے ہاتھ میں تھی اور وہ دونوں آواز دیتے جا رہے تھے کہ **ھذا جہاز فاطمہ بنت محمد** یہ فاطمہ بنت محمد کا جہیز ہے جناب امیر یہ منظر دیکھ کر خوش ہو گئے اور گھر آئے تو مذکورہ قصہ جناب فاطمہؓ نے حضرت علی کو سنایا۔

روضۃ الشہداء کی ایک عبارت ملاحظہ ہو

روزے حضرت رسول می فرمود کہ سلیمان نبی برائے دختر خود جہاز

ترتیب کردہ بود بسیار نکو وبرائے داماد تاج ساختہ و بہ ہفت صد گوہر مرصع گردانیدہ مرتضےٰ ایں خبررا از سید بشر شنیدہ بخانہ آمد وپیش فاطمہ تقریر کرد ..... الخ

ترجمہ: نبی کریم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ سلیمان نبی نے اپنی بیٹی کے لیے بہت خوبصورت جہیز تیار فرمایا اور اپنے داماد کے لیے ایک تاج بنوایا جس میں سات سو موتی لگوائے حضرت علی نے رسول سے یہ خبر سن کر گھر میں آکر جناب فاطمہ سے بیان کی جناب فاطمہ نے دل میں سوچا کہ شاید حضرت علی دل میں کیا کہتے ہوں گے۔ جب رات کا وقت ہوا تو حضرت علی نے خواب میں دیکھا کہ جناب فاطمہ زہرا بہشت بریں میں تخت پر بیٹھی ہے اور ایک بہت ہی خوبصورت لڑکی جناب زہرا کی خدمت کے لیے تخت کے پاس کھڑی ہے۔

جناب امیر نے فاطمہ زہرا سے پوچھا کہ یہ لڑکی کون ہے جناب سیدہ نے بتایا کہ یہ سلمان نبی کی بیٹی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے میری خدمت کرنے حکم دیا ہے۔

نوٹ: نکاح کے بعد بیٹی کو رخصت کرتے وقت جہیز دینا سنت رسول پاک ہے کیوں کہ حضور نے اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو نکاح کے بعد رخصت کرتے وقت مذکورہ جہیز دیا تھا بالفرض اگر نبی پاک کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں تو حضور نے ان کو رخصت کرتے وقت جہیز کیوں نہ دیا رحم دل باپ اپنی لڑکیوں میں فرق نہیں کرتا کہ ایک کی رخصتی تو بڑے عزت و احترام کے ساتھ کرے اور دوسری لڑکیوں کو یونہی اٹھا کر ان کے میاں کے سپرد کر دے۔

ہم نے بڑی دیانت سے تاریخ اسلام کو دیکھا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ حضور کی لڑکی صرف فاطمہ زہرا ہے اور اس کی زندگی کے کسی پہلو پر کوئی حرف نہیں آتا۔ لیکن باقی تین لڑکیاں کے بارے میں تاریخ پکار پکار کر کہہ رہی تھی کہ ان کے نکاح ان کی کم سنی میں کفار کے ساتھ ہوئے تھے۔ پس جو لڑکی کسی کافر کی

بیوی بن سکتی ہے طلاق کے بعد وہ کسی بھی شخص کی بیوی بن جائے اس کے شوہر کو کوئی فخر نہیں ہوگا۔

نوٹ: درباریوں سے گزارش ہے کہ آپ نے ہر زمانہ میں درباری چمچہ گیری کی ہے۔ آپ کو کسی مرشد نے یہ مت دی تھی۔ ڈاھڈیا نال برابری

اُجڑے جان دی نیت

آپ کو چاپلوسی سے دنیاوی فائدے بھی حاصل ہوتے ہیں۔ پس بنوامیہ کے سازش آپ کے ذریعہ پروان چڑھی ہے عثمان کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے اور آپ کی وکالت بے کار گئی ہے کیوں کہ عثمان کی بیویاں بھی اولاد رسول ہوتیں تو نبی پاک ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کرتے جو اپنی بیٹی فاطمہ کے ساتھ فرمایا تھا اگر فاطمہ کی شادی کی تفصیلات کو سامنے رکھا جائے تو عثمان صاحب کی بیویوں میں اولاد رسول ہونے والی کوئی بات نظر نہیں آتی۔ علماء اہل سنت نے جس طرح فضائل جناب فاطمہ لکھے ہیں وہ دشمنان آل رسول بنوامیہ کے منہ پر جوتا ہے اسی تکلیف کی وجہ سے آج آپ ان کو سبائی کہتے ہیں اور یہودی [illegible] حالانکہ وہ پکے اہل سنت والجماعت تھے۔

جناب فاطمہؑ کی نرالی شان سے رخصتی

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب صہ ۳۰۴ باب ۸۱

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۳۲

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان صہ ۴۴/۲

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد صہ ۵ ذکر احمد بن محمد ابو سعید

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب ۔ ینابیع المودۃ ص۱۹۷ باب ۵۶

(۶) اہل شیعہ کی معتبر کتاب مناقب آل ابی طالب ص۲۵۴ ج۳

(۷) اہل شیعہ کی کتاب ریاحین الشریعہ ص۹۷ ج۱

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین ص۶۶ ب۱۰

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی ص۲۴۶ ب۲۰

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب لابن معازلی ص۲۶۶

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی

کفایۃ الطالب کی عبارت ملاحظہ ہو

فلمّا کان من اللیل بعث رسول اللہ الی سلمان فقال یا سلمان اعطنی ببغلۃ الشھباء فاتاہ ببغلتہ الشھباء فحمل علیھا فاطمۃ فکان سلمان رضی اللہ عنہ یقود ورسول اللہ یقوم بھا فبینما ھو کذلک اذ سمع حسّا خلف ظھرہ فالتفت فاذا ھو بجبریل ومیکائیل و اسرافیل فی جمع کثیر من الملائکۃ فقال جبریل وما انزلکم قالوا نزلنا نزف فاطمۃ الی زوجھا فکبّر جبریل کبر میکائیل ثم کبّر اسرافیل ثم کبّرت الملائکۃ ثم کبّر النبیؐ ثم کبّر سلمان الفارسی فصارت تکبیر خلف العرائس سنّۃ من تلک اللیلۃ فجاء بھا فادخلھا علی علیؑ السلام فاجلسھا الی جنبہ علی الحصیر القطری

ترجمہ: جناب فاطمہ کی رخصتی کی رات آپ نبی کریم نے سلمان سے فرمایا کہ میرا شہباء خچر لاؤ سلمان نے اُسے حاضر کیا، نبی کریم نے جناب فاطمہ کو اس پر سوار کیا اور سلمان اس کی

باگ پکڑ کر اُسے چلا رہا تھا اور نبی کریم ساتھ ساتھ نگرانی کر رہے تھے اچانک حضور نے پیچھے کچھ آہٹ محسوس کی۔ حضور ملتفت ہوئے تو دیکھا کہ جبریل، میکائیل، اسرافیل بہت سے فرشتوں کے ہمراہ حاضر ہیں حضور نے جبریل سے پوچھا کہ آپ کیسے آئے ہیں تو جبریل اور دوسرے فرشتوں نے کہا کہ ہم اس لیے آئے ہیں تاکہ فاطمہ کی برات کو ان کے شوہر کے گھر تک پہنچائیں پس جبریل نے تکبیر کہی پھر میکائیل اور اسرافیل نے تکبیر کہی پھر سب فرشتوں نے تکبیر کہی پھر حضور نے فرمایا اللہ اکبر پھر سلمان فارسی نے کہا اللہ اکبر پس اُس رات سے برات کے پیچھے تکبیر کہنا سنت بن گیا۔ حضور فاطمہ کو حضرت علی کے گھر لائے اور انھیں حضرت علی کے پہلو میں ایک قطری چٹائی پر بٹھا دیا گیا۔

ذخائر العقبٰی کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ابن عباس قال کانت اللیلۃ التی زفت فاطمۃ الی علی علیہما السلام کان النبی امامہا وجبریل عن یمینہا ومیکائیل عن یسارہا وسبعون الف ملک عن خلفہا یسبحون اللہ ویقدسونہ حتی طلع الفجر۔

ترجمہ: ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب وہ رات آئی کہ جب جناب فاطمہ کی رخصتی حضرت علی کے گھر میں ہوئی (تو اس شان سے رخصتی ہوئی کہ) نبی کریم فاطمہ کے آگے آگے تھے جبریل دائیں جانب میکائیل بائیں جانب اور ستر ہزار فرشتے فاطمہ کے پیچھے تھے اور یہ فرشتے طلوع فجر تک اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے رہے۔

مناقب آل ابی طالب کی عبارت ملاحظہ ہو

... ونساء النبی قدامہا یرجزن فانشأت ام سلمۃ سرن بعون اللہ جاراتی واشکرنہ فی کل حالاتی الخ

ترجمہ: جناب فاطمہ کی برات کے آگے آگے ازدواج نبی تھیں اور خوشی کے گیت پڑھ رہی تھیں جناب ام سلمی نے یہ گیت پڑھا جس کا پہلا شعر یہ تھا۔

(۱) اللہ کی مدد سے چلو اے ہمسایو! اور اللہ کا شکر ادا کرو ہر حالت میں

(۲) اے بیٹی اس شخص کی جس کو اللہ نے فضیلت دی ہے ہم ساتھ وحی کے اور رسالت کے ثم قالت عائشہ یا نسوۃ استرن بالمعاجز واذ کرن ما یحسن فی المحاضر الخ

پھر بی بی عائشہ نے یہ گیت پڑھا۔ اے عورتوں! اپنے آپ کو چادروں سے چھپالو اور اس چیز کا ذکر کرو جو اس مجمع میں اچھی لگے۔

نوٹ: مذکورہ حدیثیں جناب فاطمہ زہرا کے شرف کو چار چاند لگا رہی ہیں کیوں کہ جس شان سے جناب فاطمہ اپنے باپ کے گھر سے رخصت ہوئی ہیں اس طرح تو کسی نبی کی بیٹی رخصت نہیں ہوئی بالفرض اگر رسول پاک کی اور تین لڑکیاں بھی تھیں تو ان کی رخصتی کے وقت فرشتے کیوں نہ آئے اور نبی پاک کی بیویوں نے گیت خوشی کے کیوں نہ گائے۔ اور یہ عذر کہ شان والی صرف فاطمہ زہرا ہے اس کا تو پھر یہ مطلب ہوا کہ صرف فاطمہ زہرا کا شوہر ہی داماد رسول ہونے کا فخر کر سکتا ہے اور دوسری لڑکیاں چونکہ کفار کی بیویاں بھی بن چکی تھیں۔ لہٰذا جس طرح ان کفار کو ان لڑکیوں کا شوہر بننے سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا اسی طرح طلاق کے بعد ان کے کسی مسلمان شوہر کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور یہ عذر کہ کچھ رشتہ داری تو نبی پاک کے ساتھ ہو گئی ان لڑکیوں کا شوہر بننے سے یہ عذر بے فائدہ ہے کیوں کہ اسلام میں شرف رشتہ داری کافی نہیں ہے۔

قابیل آدم نبی کا بیٹا تھا۔ یوسف کے بھائی بھی یعقوب نبی کے بیٹے تھے۔ ان کے لیے صرف رشتہ داری کافی نہ ہو سکی حالانکہ خونی رشتہ تھا۔ پس اسی طرح صرف دامادی والا رشتہ بھی کافی نہیں ہے۔

نوٹ : یہ درس عبرت ہے کیوں کہ جو بیٹی حقیقی تھی اس کو نبی پاک نے جہیز بھی دیا اور شان و شوکت سے رخصت بھی کیا۔ اس کی عزت افزائی کی خاطر عرش سے فرشتے بھی آئے امہات المومنین نے گیت خوشی کے بھی گائے۔ عثمان صاحب کی بیویوں کی شادی کے موقع پر دربار رسالت خاموش رہا پس معلوم ہوا کہ عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے لیکن گھیاری اپنے بھانڈے نو سلاہوندی اے۔ چونکہ آپ بنو امیہ کے نیاز مند ہیں عثمان اپنا کچھ پیارا لگتا ہے اور جس طرح موت کا کوئی علاج نہیں ہے اسی طرح تمہاری ضد کا کوئی علاج نہیں ہے۔

مذکورہ فضیلت جناب فاطمہ کو حاصل ہے اہل حدیث وہابیوں کے

نبی کریمؐ نے جناب فاطمہ اور حضرت علیؑ کے شب زفاف دعائے خیر فرمائی

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۲۸

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صہ ۸۴ مطبوعہ مصر

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین صہ ۸۵

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ صہ ۱۸۳ ، صہ ۱۹۲

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ صہ ۷۵/۲

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ صہ ۲۷۳/۲

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صہ ۳۲۲/۲

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صہ ۱۱۴

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ صہ ۱۷۵

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہداء صفحہ ۱۳۰ باب چہارم

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب صفحہ ۱۱۴

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ صفحہ ۱۴ رکن چہارم باب ۳

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب صفحہ ۳۰۶ باب ۸۲

(۱۴) اہل شیعہ کتاب مناقب آل ابی طالب صفحہ ۳۸۵

(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صفحہ ۲۴۴

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب لابن المغازی صفحہ ۲۷

کفایت الطالب کی عبارت ملاحظہ ہو

نادینی المخضب واملئیہ ماء قال۔ فنھضت اسماء بنت عمیس فملأت المخضب ماء ثم أتته به فملأ فاه ثم مجه فیه قال۔ اللھم انھما منی وأنا منھما اللھم کما اذھبت عنی الرجس، وطھرتنی تطھیراً فاذھب عنھما الرجس، وطھرھما تطھیراً ثم دعا فاطمۃ علیھا السلام فقامت الیہ وعلیھا النقبۃ فدا نا ھا فضرب کفاً من ما بین ثدییھا واخری بین عاتقھا وباخری علی ھامتھا ثم تنضح بلدھا وجید ثم التزمھا ثم قال اللھم انھما منی وانا منھما۔ اللھم فکما اذھبت عنی الرجس وطھرتنی تطھیرا فطھرھما۔ ثم امرھا ان تشرب بقیۃ الماء وتتمضمض وتستنشق وتتوضأ ثم دعا بمخضب آخر فصنع به کما صنع بالاخر، ودعا علیاً علیہ السلام فصنع به کما صنع بصاحبتہ ودعا له کما دعا لھا

ترجمہ: نبی کریم نے جناب فاطمہ کی شب زفاف کسی عورت سے کہا کہ وہ ایک

برتن پانی کا بھر لائے، پس وہ پانی لائی تو حضور نے اس سے کچھ مقدار پانی اپنے منہ میں ڈالا پھر اُس منہ والے پانی کو اسی برتن میں انڈیل دیا پھر یہ دعا مانگی کہ اے اللہ یہ دونوں (یعنی علی اور فاطمہ) مجھ میں سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں اے خدایا جس طرح تو نے ہر رجس (اور نقص) کو مجھ سے دور کیا اور مجھے پاک کیا، پاک کرنا اسی طرح ان دونوں سے بھی ہر رجس کو دور کر اور انھیں پاک کرنا پھر حضور نے جناب سیدہ کو بلایا اور اس پانی میں سے تھوڑا سا چلو میں لے کر فاطمہ کی چھاتی پر ڈالا اور کچھ گردن پر ڈالا اور کچھ سر پر پھر جناب فاطمہ سے فرمایا کہ باقی پانی تو پی لے پھر نبی پاک نے حضرت علی کو بلایا اور ان کے ساتھ بھی وہی طریقہ کیا جو کہ فاطمہ سے کیا تھا اور جناب امیر کے لیے بھی دعا خیر فرمائی

ذخائر العقبیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

فاخذہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومج فیہ ثم قال لہا تقدمی فتقدمت فنضح بین ثدیبہا وعلی راسہا وقال اللہم انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ثم قال ادبری فادبرت فصب بین کتفیہا وقال اللہم انی اُعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتونی بماء قال علی فعلمت الذی یرید فقمت فملات القعب ماءً واتیتہ بہ واخذہ فمج فیہ وصنع لعلی کما صنع بفاطمۃ ودعا لہ بما دعا بہ لہا

ترجمہ: (نبی کریم نے پانی منگوایا) اور اس میں کلی کی پھر فاطمہ سے فرمایا کہ آپ میرے قریب آئیں پس جناب سیدہ قریب ہوئیں نبی کریم نے وہ پانی جناب فاطمہ کی چھاتی اور سر پر چھڑکا اور پھر یہ دعا مانگی۔

اے خدایا! میں فاطمہ اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتا ہوں شیطان رجیم سے اور پھر یہی طریقہ حضرت علی کے ساتھ فرمایا۔

معارج کی عبارت ملاحظہ ہو

نبی کریم بدست مبارک علی رضی اللہ عنہ بگرفت و بدیگر دست ۔ دست فاطمہ
گرفت و دختر فاطمہ را بر سینۂ خود نہال و بوسہ داد و او را بامیر سپرد فرمود یا علی نعم الزوجہ
زوجتک و امیر را نیز بفاطمہ سپرد و فرمود نعم الزوج زوجک ۔

ترجمہ: شب زفاف کو نبی کریم نے ایک ہاتھ سے جناب امیرؑ کو اپنے سینے سے ملایا
اور چوم کر فاطمہ کو علی کے سپرد فرمایا اور کہا یا علی آپ کی زوجہ بہترین زوجہ ہے اور پھر
جناب علی کو فاطمہ کے سپرد کیا اور فرمایا ، اے فاطمہ آپ کا شوہر بہترین شوہر ہے ۔

نوٹ: مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ جناب فاطمہ اور حضرت علی ہر گناہ سے
اسی طرح پاک ہیں جس طرح ہمارے رسول ہر گناہ سے پاک ہیں بالفرض
اگر حضور کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں تو آنجناب نے ان کے لیے دعا خیر کیوں نہ فرمائی نبی
پاک کا ہر مقام شرف و فضیلت میں ان لڑکیوں کو نظر انداز کرنا کس چیز کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔
جناب امیر اور حضرت فاطمہ کے بارے میں تو حضور نے صاف صاف فرمایا کہ یہ مجھ سے
ہیں اور میں ان سے ہوں جس طرح مطلب یہ ہے کہ ہمارا بہت ہی قریبی رشتہ ہے اور ہم ایک
دوسرے کا شرف کے محافظ ہیں بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ نبی کا علی سے ہونا اس کا کیا مطلب
ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور کی نبوت کو حجاز کے کفار نے جناب امیر کی وجہ سے
تسلیم کیا تھا ۔ بعض اہل حدیث وہابی بیان کرتے ہیں کہ اہل حجاز یعنی سعودیہ والوں کو ہمارے
مولیٰ علی کے ساتھ اس لیے دشمنی ہے کہ ہمارے مولیٰ نے سعودیہ والوں کے سب بڑوں
کو انکار رسالت کے جرم میں جہنم پہنچایا تھا

ایران کی مذمت کرنے والی نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ وہابیوں کی صحاح ستہ لکھنے
والے ایرانی ہیں پیر عبدالقادر جیلانی بغداد والے بھی ایران کے ہیں نیز ابو حنیفہ امام
اعظم نعمان بھی ایرانی ہیں ۔ امام غزالی ۔ امام رازی بھی ایرانی ہے اگر سنی بھائی ایرانی
کتابیں چھوڑ دیں تو پھر ان کے پاس رہ کیا جاتا ہے ۔

جناب فاطمہؑ اور حضرت علیؑ کی شادی کے بعد دعوت ولیمہ بھی ہوئی تھی

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ۳۳

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب ص ۳۰۵ باب نمبر ۸۲

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ ص ۱۴ رکن چہارم باب ۳

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۴۱۱

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامۃ ص ۱۷۴ باب ۱۱

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب [illegible] لسان العرب ص ۱۳۶ ج ۹

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی ص ۲۴۴ ص ۲۵۵

(۸) اہل شیعہ کی معتبر کتاب مناقب آل ابی طالب ص ۳۵۳

(۹) اہل شیعہ کی کتاب ریاحین الشریعہ ص ۹۶

کفایۃ الطالب کی عبارت ملاحظہ ہو

قال رسول اللہ وانا احب ان تکون من اخلاق امتی الطعام عند النکاح اذھب یا بلال الی الغنم فخذ شاۃ وخمسۃ امداد شعیرا فاجعل لی قصعۃ فلعلی اجمع علیھا المھاجرین والانصار قال ففعل ذالک واتاہ حین فرغ ووضعھا بین یدیہ فال فطعن فی اعلاھا ثم تفل فیھا وبرک ثم قال ادع الناس الی

المسجد ولا نفارق رفقة الی غیرہا فجعلوا یردون علیہ رفقۃ رفقۃ کلما وردت رفقۃ نھضت اخری حتی تنابعوا ثم کفت فتفل علیہ وبرک ثم قال یا بلال احملھا الی امھاتک فقل لھن کلن واطعمن من غشیکن ففعل ذلک بلال

ترجمہ: نبی کریم نے جناب فاطمہ کی شادی کے موقع پر فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ شادی کے بعد کھانا کھلانا میری امت کی عادات سے بن جائے اسے بلال ریوڑ سے ایک بکری لاؤ اور نیز پانچ مد جو لاؤ ۔ اور کھانا تیار کر کے ایک بڑے پیالے میں میرے پاس لاؤ تاکہ میں اس پر مہاجرین وانصار کو جمع کروں بلال یہ کھانا تیار کر کے حضور کی فراغت میں جناب کے سامنے لایا حضور نے پیالے کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا پھر اس میں لعاب مبارک ڈال کر برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ وہ لوگوں کو مسجد میں بلائے اور ایک گروہ دوسرے سے جدا نہ ہو پس لوگ ٹولہ ٹولہ ہو کر آنے لگے جب بھی ایک ٹولی آتی تھی تو دوسری کھانا کھا کر چلی جاتی تھی حتیٰ کہ پے در پے سب لوگ آئے پھر مردوں سے روک کر کھانے پر لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی اور فرمایا اے بلال اس کھانے کو ہماری ازواج " اپنی ماؤں " کی طرف لے جاؤ اور ان سے کہنا کہ خود بھی کھائیں اور ان کو بھی کھلائیں پس بلال یہ حکم بجا لایا۔

معارج کی عبارت ملاحظہ ہو

نبی کریم دہ درہم بحضرت امیر تسلیم فرمود امیر خرمود کہ پنج درہم از آں روغن خریدم و چہار درہم را خرما و یک درہم را پنیر . . . الخ

ترجمہ: نبی کریم نے دس درہم جناب امیر کو دیئے تاکہ وہ کھجوریں، روغن اور پنیر خریدیں جناب امیر فرماتے ہیں کہ میں پانچ درہم کا گھی چار درہم کی کھجوریں

۱۸۔ ایک درہم کا پنیر خرید کر کے حضورؐ کی خدمت میں لایا نبی پاک نے اپنے مبارک ہاتھ سے ان تینوں چیزوں کا ایک حلوہ تیار فرمایا اور مجھ سے فرمایا کہ باہر جاؤ جو بھی آپ سے ملے اس کو بلا کر لاؤ میں لوگوں کو اکٹھا کر کے حضور کی خدمت میں پھر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ لوگ بہت جمع ہو گئے ہیں آنجنابؐ نے فرمایا کہ دس دس کا گروہ آتا جائے اور کھانا کھا کر چلتا رہے بعد میں جب حساب کیا گیا تو مرد اور عورتوں میں سے سات سو افراد نے دعوت ولیمہ کھائی۔

نوٹ: مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ شادی کے بعد دعوت ولیمہ کرنا سنت رسول پاک ہے کیوں کہ آنجناب نے اپنی بیٹی فاطمہ کی شادی کے بعد اہل مدینہ کی دعوت فرمائی تھی بالفرض اگر حضور کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں تو ان کی شادی کے بعد حضور پاک نے دعوت ولیمہ کیوں نہ فرمائی۔ ایک بیٹی کی شادی پر سات سو آدمی کو کھانا کھلایا اور دوسری لڑکیوں کی شادی پر صرف سات آدمیوں کو بھی کھانا کے لیے نہ بلایا یہ فرق حضور نے کیوں فرمایا۔ بیٹی کی شادی پر کھانا دینا اس میں بیٹی اور داماد دونوں کی عزت ہے۔

اپنی بیٹی فاطمہ زہرا اور اپنے داماد حضرت علی علیہ السلام کی تو حضور پاک نے وہ وہ عزت کی۔ مدینہ کی عورتوں اور مردوں سب کو دعوت ولیمہ میں شرکت کا شرف بخشا اور جناب عثمان کی شادی کے موقع پر تو حضور پاک نے کسی سے پانی تک نہیں پوچھا۔ اگر میں غلط لکھ رہا ہوں تو کوئی عالم میرے خلاف ثبوت پیش کر کے دکھائے۔

نوٹ: اہل حدیث وہابیوں کے لیے جناب فاطمہ کے مذکورہ فضائل درس عبرت ہیں کیونکہ بی بی عالیہ فاطمہ زہرا نبی کریم کی حقیقی بیٹی تھی اسی لیے ان کی شادی کے بعد شب زفاف ان کے لیے نبی نے دعائے خیر فرمائی با عزت جہیز دے کر رخصت کیا، برات کو کھانا کھلایا اور عثمان صاحب نبی کریم کی دعا سے بھی محروم رہے

ان کی برات کو نبی کریم نے کھانا بھی تو دیا ہے اور ان لڑکیوں کو جہیز دے کر باعزت رخصت بھی نہیں کیا۔ یہ قرائن ہیں کہ عثمان کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے۔

مثل مشہور ہے کہ دھی نالوں جوائی مہنگا اتنی شان تو ان لڑکیوں کی نہیں ہے جتنی شان وڈیوں نے عثمان صاحب کی فرض کر لی ہے آج کل دنیا بیت بپھری ہوئی ہے اور آپڑ دس لڑکیں کے زریں اصول پر عمل پیرا ہیں۔

جناب فاطمہ زہراؑ کے گھر فرشتے چکی چلاتے تھے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صہ ۱۰۵ مطبوعہ مصر باب ۱۱ مقصد رابع
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ صہ ۲۵۷ فصل ۷
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صہ ۲۱۶ باب ۵۶
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان صہ ۱۵/۵
(۵) اہل شیعہ کی کتاب مناقب آل ابی طالب صہ ۲۳۶/۳
(۶) اہل شیعہ کی کتاب ریاحین الشرعیہ صہ ۱۲۸
(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۵۸ ذکر کرامات علی
(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی صہ ۶۸ فصل ۵

ریاض النضرہ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ابی ذر بعثنی رسول اللہ ادعو علیا فاتیت بیتہ فنادیتہ ....

فسمعت صوت رحی تطحن فشارنت فاذا الرحی تطحن ولیس معها احد
فنادیته فخرج الی منشرحا فقلت له ان رسول اللہ یدعوک فجاء ثم لم
ازل انظر الی رسول اللہ وینظر الی ثم قال یا ابا ذر ما شانک قلت عجیب من
العجب رأیت رحی تطحن فی بیت علی ولیس معها احد یرحی فقال یا ابا ذر ان
للہ ملائکۃ سائحین فی الارض وقد وکلوا بمعونۃ
آل محمد ۔

ترجمہ: جناب ابوذر راوی ہیں کہ حضور پاک نے مجھے بھیجا کہ میں علی کو بلا کر لاؤں
پس میں حضرت علی کے گھر کے دروازے پر آیا اور میں نے آواز دی پس میں نے چکی کی آواز کو
سنا کہ وہ [illegible] دانے پیس رہی ہے جب کہ اُس کے پاس کوئی آدمی نہیں ہے۔ پس جناب
امیر دروازے پر آئے تو میں نے ان کو رسول اکرم کا پیغام پہنچایا کہ وہ آپ کو بلا رہے ہیں
پس جناب امیر نبی کی بارگاہ میں آئے۔ میں غور سے نبی کریم کی طرف دیکھنے لگ گیا اور
حضور میری طرف ۔

آنجناب نے فرمایا اے ابو ذر کیا بات ہے میں نے عرض کی کہ حضور آج میں نے
دیکھا کہ حضرت علی کے گھر میں چکی دانے پیس رہی ہے لیکن اس کے پاس چلانے والا کوئی نہیں
ہے ۔ حضورؐ نے فرمایا اے ابوذر اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں چلتے پھرتے
رہتے ہیں اور آل محمدؐ کی خدمت کرنا اور ان کی مدد کرنا ان کے سپرد کیا گیا ہے ۔

مقتل الحسین کی عبارت ملاحظہ ہو

عن میمونۃ بنت الحرث ان النبیؐ قال لھا اذھبی بھذا الصاع
الی الفاطمۃ لطحنہ لنا الخ ۔

ترجمہ: جناب میمونہ بنت حرثؓ کو حضور پاک نے ایک صاع گندم کا دے کر

جناب فاطمہ کی طرف پسوانے کے لیے روانہ کیا جناب فاطمہ نے کچھ مقدار گندم پیس دی اور پھر ان پر نیند کا غلبہ ہوا اور سو گئی حضور پاک نے میمونہ کو بھیجا کہ جاؤ آٹا لے کر آؤ اس نے آکر دیکھا کہ جناب فاطمہ سوئی ہیں اور چکی خود بخود چل رہی ہے میمونہ نے آکر نبی کریم کو اطلاع دی کہ چکی خود بخود چل رہی ہے اور فاطمہ سوئی ہوئی ہے حضور پاک نے فرمایا کہ یہ اللہ کی خاص رحمت ہے حق تعالیٰ نے جب اپنی کنیز کے ضعف کو دیکھا تو چکی کو حکم دیا کہ وہ خود بخود چلے اور دانے پیس رہے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ جناب فاطمہ زہرا تمام عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں کیوں کہ جناب فاطمہ ہی پوری دنیا میں وہ واحد خاتون ہیں جس کی خدمت آکر فرشتے کرتے تھے اور ان کے گھر آکر چکی چلاتے تھے اور جو مقدس خاتون فرشتوں کی مخدومہ ہو وہ تمام عورتوں کی سردار ہوگی اور جو مقدس انسان اس پاک بی بی کا شوہر ہوگا۔ دنیا کا ہر شرف سوائے نبوت کے اس کے قدموں میں ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ جناب فاطمہ اور حضرت علی، نبی پاک کے بعد تمام لوگوں کے سردار ہیں۔ بالفرض اگر حضور پاک کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں تو ان کے گھر آکر فرشتے چکی کیوں نہیں چلاتے تھے وہ اولاد رسول نہ تھیں۔

نوٹ ۲: اہل سنت کی کتاب مقتل الحسین صہ باب مناقب الحسن و الحسین میں لکھا ہے کہ جناب فاطمہ زہرا کے بچوں کی خاطر جنت سے کپڑے بھی آئے۔ بہشت سے میوے بھی آتے تھے اہل حدیث کو دعوت فکر ہے کہ اگر عثمان کی بیویاں بھی نبی کریم کی لڑکیاں تھیں تو ان کی خدمت کے لیے فرشتے کیوں نہ آئے ان کے بچوں کے لیے میوے اور کپڑے کیوں نہ آئے اور یہ عذر کہ شان والی صرف فاطمہ تھیں۔ ہمیں قبول ہے۔ لیکن وہابیوں کو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ جب عثمان کی بیویوں کی شان بڑی نہ تھی تو ان کے شوہر کس طرح شان والے ہو گئے وہابی

لوگ جس مشن کی وکالت کرتے ہیں اس میں کچھ انعامات دینا ہیں ۔
مثل مشہور ہے کہ جیتے دیکھاں تو اپرات اُ ٹھتے گا واں دن رات ۔

سعودیت کا پرچار یونہی نہیں ہو رہا۔ شیعہ لوگ تو ابوبکر کو بھی خلیفہ برحق نہیں مانتے اور وہابی لوگ معاویہ اور یزید و عثمان کو منوانے پر تلے ہوئے ہیں۔ قران اور حدیث شریف گواہ ہے کہ عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے اور معاویہ و یزید کا تو نام لے کر کلی کرنا چاہیے

ارباب انصاف آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جناب فاطمہ زہرا چونکہ ہمارے نبی کی حقیقی بیٹی تھی لہذا ان کی ولادت، ولادت کے بعد پرورش اور شادی کے مفصل حالات کہ رشتہ حکم خدا سے ہوا۔ حق مہر مقرر ہوا جہیز تیار ہوا ۔ عزت و احترام سے رخصتی ہوئی، باپ رسول اللہ انھیں سوار کر کے باعزت شوہر کے گھر پہنچا گئے اور خصوصی دعائیں فرمائیں، برات کو کھانا دیا اور اس شادی کی خوشی عرش اعظم پر بھی منائی گئی جنت کو سجایا گیا۔ طوبیٰ نے موتی نچھاور کئے ۔ بی بی کے عقیدت مندوں کے لیے نجات کے پروانے تقسیم ہوئے میرے محترم قارئین جب ہم عثمان صاحب کی بیویوں کے حالات تاریخ میں دیکھتے ہیں تو دکھ ہوتا کہ ان کا کیا قصور تھا کہ ان کو کم سنی میں کفار کے نکاح میں دے دیا۔

کفار سے طلاق کے بعد پھر ایک کو عثمان کے زمانہ کفر میں عثمان کو دے دیا ۔ اور ایک ان میں سے مرگئی تھی تو عثمان نے اس کے مردہ سے ہمبستری کی تھی لاحول ولا قوۃ
ارباب انصاف ہم تاریخ اسلام کو دیکھنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے معاویہ کبیر کی سازش ہے اور تاریخ دان اسی سازش کی وجہ سے ٹھوکریں کھاتے رہے ہیں ۔

جناب علیؑ (داماد رسولؐ) اور جناب فاطمہ زہراؑ (بنت رسولؐ) کی شان قرآن کی روشنی میں

پہلی آیت مودۃ

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا پ۲۵ سورۃ شوریٰ

ترجمہ: اے رسول تم کہہ دو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) پر کسی اجرت کا سوال نہیں کرتا سوائے اپنے قرابت داروں (اہل بیت) کی محبت کے جو کسی سے نیکی کرے گا ہم اس کی نیکی میں زیادتی کریں گے۔

مذکورہ آیت کے مصداق جناب امیرؑ سیدہ زہراؑ اور ان کی معصوم اولادؑ ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص۷ س الشوریٰ

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص۲۲۹ س الشوریٰ

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صہ ۳۰۹/۷ س الشوریٰ
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی پ ۲۵ آیت مودۃ
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری صہ ۳۲۰/۸ س الشوریٰ
(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب، تفسیر غرائب القرآن پ ۲۵ آیت مودۃ
(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر صہ ۵۲۲/۴ س الشوریٰ
(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الجواہر پ ۲۵ آیت مودّۃ
(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن صہ ۱۰۲/۶ س الشوریٰ
(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صہ ۱۰۱ باب ۱۱ فصل اول مطبوعہ مصر
(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ صہ ۱۰۶ باب نمبر ۳۲
(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین صہ ۱۰۵ باب ۲
(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ صہ ۲۹
(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صہ ۱۱۲
(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السؤل صہ ۲۱
(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صہ ۵
(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۲۵
(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صہ ۶۶
(۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ صہ ۹۴
(۲۰) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب صہ ۹۱ باب ۱۱
(۲۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین صہ ۵۷

تفسیر غرائب القرآن کی عبارت ملاحظہ ہو

عن سعید بن جبیر قال لما نزلت هذه الاٰیة قالوا یا رسول اللہ من
هولاء الذین وجبت علینا مودتهم لقرابتك فقال علی وفاطمة وابنا هما

ترجمہ: سعید بن جبیر روایت کرتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم سے لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کے رشتہ دار کون ہیں جن سے محبت کرنا ہمارے لیے واجب وفرض قرار دیا گیا ہے آنجناب نے فرمایا وہ علی، فاطمہ اور ان کے بیٹے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ ایت سے معلوم ہوا کہ حضور پاک کی بیٹی فاطمہ زہرا اور داماد جناب امیر اور انکے بیٹے امام حسنؑ، امام حسینؑ یہ ہستیاں ہر گناہ سے پاک ہیں ورنہ ان کی محبت مطلق فرض نہ کی جاتی بالفرض اگر حضور پاک کی اور بیٹیاں بھی تھیں اور داماد بھی تھے ان کی عقیدت کو اللہ تعالیٰ نے نظر انداز کیوں فرمایا ہے۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ جس داماد کے گھر حضور کی ایک بیٹی تھی۔ یعنی حضرت علی آپ سے اور آپ کی اولاد سے محبت وعقیدت قرآن پاک میں فرض کی گئی ہے اور جناب عثمان بقول سنی بھائیوں کے ان کے گھر حضور پاک کی دو لڑکیاں تھیں لیکن نہ ہی ان لڑکیوں کی اور نہ ہی نہ عثمان اور ان کی اولاد کی قران پاک میں عقیدت ومحبت فرض کی گئی ہے اور نہ ہی ان کو کوئی قابل فخر ذکر قران مجید میں ہے۔

خلاصہ کلام ایت مودت کی تفسیر میں علماء اہل سنت کا جناب فاطمہ کو ذکر کرنا اور عثمان صاحب اور ان کی بیویوں کا ذکر نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ جناب عثمان کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے اور وہابیوں کے پاس یہاں صرف ایک جواب ہے کہ مذکورہ علماء اہل سنت سبائیوں کے یا یہودیوں کے نطفے تھے اور وہابیوں کا یہ فیصلہ اس لیئے ہے کہ مذکورہ علماء نے بنو امیہ کو آیت مودت میں داخل نہیں کیا اور ہمارا

بھی یہ فیصلہ ہے کہ جو وہابی بنو امیہ کی وکالت کرتے ہیں ان کا نسب شریف بھی معاویہ اور عمر بن العاص اور ولید بن مغیرہ کے نسب جیسا ہے۔

دوسری آیت تطہیر

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۳

ترجمہ : اللہ سبحانہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ آپ سے ہر قسم کے رجس (و نقص) کو دور رکھے اور تمھیں ایسا پاک رکھے جیسے پاک رکھنے کا حق ہے۔

اس آیت کے مصداق جناب امیرؑ سیدہؑ زہرا اور ان کی معصوم اولاد ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص۲۳۱ ج۲ باب فضائل اہل بیت

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح ترمذی ص۵۸۹ ج۲ باب مناقب اہل بیت

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص۲۲ ج۲ س الاحزاب

(۴) تفسیر خازن، اہل سنت کی معتبر کتاب ص۲۱۳

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص۵۷۹ ج۶

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب روح المعانی پ۲۲ س الاحزاب

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر ص۲۷۰

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص۴۸۳ سورۃ الاحزاب

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری صہ ۳۴۳

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الجواہر پ ۲۲ س الاحزاب

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور صہ ۱۵۸/۵

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اسباب النزول صہ ۲۶۷

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر صہ ۱۲۱ مطبوعہ مصر

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین جلد ثالث باب مناقب اہل بیت

(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب مشکواۃ شریف صہ ۲۵۴/۲

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صہ ۵

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۱۱

(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ معرفتہ الصحابہ صہ ۲۲

(۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ صہ ۱۰۷

(۲۰) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ صہ ۱۶۷/۴

(۲۱) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صہ ۸۵

(۲۲) اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول صہ ۱۹

(۲۳) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صہ ۱۱۲

(۲۴) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین صہ ۱۰۷

(۲۵) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صہ

(۲۶) اہل سنت کی معتبر کتاب کوکب دری صہ ۱۲۹

(۲۷) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ صہ ۲۶

(۲۸) اہل سنت کی معتبر کتاب صہ کفایۃ الطالب صہ ۲۷ باب ۱۰۰

(۲۹) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین صہ ۲۲/۴

(۳۰) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی ذکر فاطمہ

صحیح مسلم کی عبارت ملاحظہ ہو

قالت عائشۃ خرج رسول اللہ غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن ابن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلہا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ الی آخر الاٰیۃ

ترجمہ: بی بی عائشہ روایت کرتی ہیں کہ ایک صبح کو پیغمبر اکرم تشریف لائے وہ منقش سیاہ رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ پھر حضور کے پاس حسنؑ ابن علیؑ آئے حضور نے ان کو چادر میں داخل کر لیا پھر حسینؑ ابن علیؑ آئے وہ بھی ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے۔ پھر جناب فاطمہ آئیں پس اُن کو بھی رسول اللہؐ نے چادر میں داخل کیا پھر جناب امیر آئے ان کو بھی چادر کے نیچے داخل کیا پھر مذکورہ آیت تطہیر کی تلاوت کی۔

مستدرک کی عبارت ملاحظہ ہو

لما نظر رسول اللہ الی الرحمۃ ھابطۃ فقال ادعوا الی فقال ادعوا الیّ نفعالنا الصفیۃ من یا رسول اللہ قال اھلبیتی علیا وفاطمۃ والحسن والحسین فجئ بھم فالقی علیھم النبی کساءہ ثم رفع یدیہ ثم قال اللھم ھولاء آلی فصل علی محمد وعلیٰ آل محمد وانزل اللہ عزوجل انما یرید اللہ الخ . . . الخ

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ جب رسول اللہؐ نے دیکھا کہ رحمت خداوندی اُترنے والی ہے تو آنجناب نے فرمایا بلاؤ اُن کو میرے پاس، بلاؤ ان کو میرے پاس، صفیہ

نے عرض کی کس کو بلائیں یارسول اللہ، آنجنابؐ نے فرمایا، میرے اہل بیت علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلاؤ پس جب ان ہستیوں کو لایا گیا تو حضور نے ان پر چادر ڈال دی پھر دونوں ہاتھ بلند کیئے اور کہا کہ اے اللہ یہ ہیں میری آل تو محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تطہیر کو نازل فرمایا۔

نوٹ: امام رازی سنی نے تسلیم کیا کہ یہ آیت اہل بیت رسولؐ کے فضائل کا سر چشمہ ہے کیوں کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب امیر اور حضرت فاطمہ اور ان کے بیٹے امام حسین اور امام حسن ہر گناہ سے پاک اسی طرح ہیں جس طرح ہمارے نبی ہر گناہ سے پاک ہیں۔

بقول ہمارے اہل حدیث وہابی دوستوں کے نبی کریم کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں اور دو جناب عثمان کے گھر تھیں ہم عرض کرتے ہیں کہ اہل حدیث کا قول درست نہیں ہے کیوں کہ اگر تھیں تو نبی پاک نے ان کو چادر تطہیر میں داخل کیوں نہ فرمایا۔ جس طرح کہ اپنی بیٹی فاطمہ اور داماد حضرت علی کو داخل فرمایا۔

اعتراض:

وہ تین لڑکیاں آیت تطہیر کے نازل ہونے کے وقت مر گئی تھیں۔

جواب:

مذکورہ عذر درست نہیں ہے کیوں کہ آیت تطہیر سورہ احزاب میں ہے اور آیت پردہ قل لازواجک وبناتک بھی سورۃ احزاب میں ہے۔ آیت پردہ سے سنی بھائی دلیل لاتے ہیں کہ بنات جمع کا لفظ ہے اور جمع کا لفظ تین یا تین سے زائد پر بولا جاتا ہے پس معلوم ہوا کہ حضور کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں۔

ہم عرض کرتے ہیں آیت تطہیر کے نازل ہونے کے وقت بالفرض اگر وہ لڑکیاں

زندہ کیسے ہو گئی کیونکہ وفات پا چکی تھیں تو پھر آیت پردہ کے نازل ہونے کے وقت زندہ کو دیا جاتا ہے۔ آیت تطہیر پہلے اتری ہے اور آیت پردہ بعد میں پردہ کا حکم بھی زندہ کو دیا جاتا ہے۔ آیت تطہیر پہلے اتری ہے اور آیت پردہ بعد میں اتری ہے بے شک قرآن پاک کھول کر دیکھ لیں کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ وہ لڑکیاں آیت تطہیر کے نزول کے وقت تو وفات پا چکی ہوں اور دوبارہ آیت پردہ کے نازل ہونے کے وقت زندہ ہو گئیں ہوں۔ قرآنی آیات کی ترتیب میں کچھ گڑبڑ ہے تو اس میں ہم غریب شیعوں کا کیا قصور ہے اس کی ذمہ داری خود حضرت عثمان پر آتی ہے۔

جناب عثمان اور ان کی بیویاں اہل بیت نبیؐ میں داخل نہیں ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ثعالبی ص ۲۲۸ سورہ احزاب۔

والذی یظھر لی ان اھل البیت ازواجہ وبنتہ وبنوھا وزوجھا اعنی علیاً

ترجمہ: جو چیز ہمارے نزدیک ظاہر ہے اور درست ہے وہ یہ ہے کہ اہل بیت نبی پاک کے ازواج ہیں اور ان کی بیٹی فاطمہ اور حضورؐ کے داماد علیؑ اور ان کے بیٹے امام حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

نوٹ: خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ خود سنی عالم نے جناب عثمان اور ان کی بیویوں کو اہل بیت سے شمار نہیں کیا۔ لہٰذا تعجب کی بات یہ ہے کہ حضور پاک کی بیٹی فاطمہ اور داماد جناب امیر اور ان کے بیٹے حسنؑ و حسینؑ تو اہل بیت میں داخل ہیں جناب عثمان نہ خود اہل بیت میں داخل ہوئے اور نہ ہی ان کی کوئی بیوی آل رسول میں داخل ہے

نوٹ: خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ خود سنی عالم نے جناب عثمان اور ان کی بیویوں کو اہل بیت سے شمار نہیں کیا۔ لہذا تعجب کی بات ہے کہ حضور پاک کی بیٹی فاطمہؑ اور داماد جناب امیر اور ان کے بیٹے حسنؑ و حسینؑ تو اہل بیت میں داخل ہیں اور جناب عثمان نہ خود اہل بیت میں داخل ہوئے اور نہ ہی ان کی بیوی آل رسول میں داخل ہے

نبی کریمؐ نے خود اپنی بیویوں کو اپنے اہل بیتؑ سے الگ کر دیا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر صـ۴ الاحزاب
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی پ۲۲ صـ۱۴
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن جـ۵ صـ۲۱۳ طبع مصر
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور جـ۵ صـ۱۸۹ الاحزاب طبع مصر
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صـ۵۸
(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صـ۲۲ محب الدین طبری
(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب الفصول المہمہ صـ۲۵ ابن صباغ

فصول المہمہ کی عبارت ملاحظہ ہو

قالت ام سلمہ قال لی النبیؐ قومی تنحی عن اهلی بیتی فتنحیت

فی جانب البیت . . . . الخ

نزل الابرار کی عبارت

قالت ام سلمہ قال لی النبی قومی تنحی عن اہل بیتی فقمت فتنحیت من البیت . . . الخ

ذخائر العقبیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ام سلمۃ قالت قال النبی لی قومی تنحی عن اھل البیتی . . . . . الخ

تمام عبارتوں کا ترجمہ ملاحظہ ہو

ام سلمہؓ نبی کریم کی بیوی بیان کرتی ہیں کہ جناب فاطمہؑ اور حضرت علیؑ بچوں سمیت نبیؐ کے گھر تشریف لائے حضور نے مجھ سے فرمایا کہ تو اے ام سلمہ کھڑی ہو جا اور میرے اہل بیت سے دور ہٹ جا پس میں دور ہو گئی پھر حضور نے ان پر چادر ڈال کو آیت تطہیر کی تلاوت کی اور ہر گناہ سے پاک رہنے کی دعا فرمائی ۔

نوٹ : جناب ام سلمہ بڑی نیک بی بی ہیں لیکن حضور نے اس نیک بی بی کو بھی اہل بیت سے دور ہٹا دیا الگ کر دیا معلوم ہوا جب ام سلمہ جیسی بی بی اہل بیت میں داخل نہیں ہو سکتی تو مولا علیؑ کے ساتھ جنگ کرنے والی بھی اہل بیت میں داخل نہیں ہو سکتی ۔

اہل بیتؑ و آل نبیؐ وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل سنت اہل حدیث کی معتبر کتاب بخاری کتاب فضل جہاد باب تکلم بالفارس ص۴۳۲ مصر

عن ابی ہریرہ ان الحسن بن علی اخذ تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلہا فی فیہ فقال النبی بالفارسیہ کخ کخ اما تعرف انا لا نا کل الصدقہ

ترجمہ: جناب ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب حسنؑ بن علیؑ نے صدقہ کے کھجوریں منہ میں ڈال لینے پر نبی پاک نے فرمایا کخ کخ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقۃ التمر ص۱۲۷

عن ابی ہریرہ قال فجعل الحسن والحسین یلعبان بذالک التمر فاخذ احدھما تمرۃ فجعلہ فی فیہ فنظر الیہ رسول اللہ فاخرجہا من فیہ فقال اما علمت ان آل محمد لا یاکلون الصدقۃ۔

ترجمہ: جناب ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ زکوٰۃ کے کھجور رکھے تھے اور امام حسنؑ وحسینؑ ان کے پاس کھیل رہے تھے ایک شہزادے نے ایک دانہ کھجور کا منہ میں ڈال لیا تھا نبی کریم نے دیکھ کر وہ دانہ بچے کے منہ سے نکال لیا اور فرمایا تھا کہ کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ آل محمدؐ صدقہ نہیں کھاتے۔

نوٹ: مذکورہ حدیثوں سے معلوم کہ آل نبی اور اہل بیت رسول وہ ہیں۔ جن پر صدقہ حرام ہے اور جن کی شان میں آیت تطہیر نازل ہوئی ہے چونکہ اصحاب رسول اور ازواج رسول صدقہ بھی کھاتے تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔ اور ان کی شان میں آیت تطہیر بھی نازل نہیں ہوئی اس لیے وہ نہ ہی آل رسول ہیں اور نہ اہل بیت رسول ہیں۔ مسئلہ آل رسول کی مزید تحقیق کے لیے ہماری

کتاب جاگیر فدک ملاحظہ فرمادیں ۔

نوٹ: جناب فاطمہ زہرا کا اہل بیت رسول میں داخل ہونا یقینی بات ہے کیوں کہ ۳۰ عدد علماء اہل سنت نے جناب فاطمہ کے اس شرف کی گواہی دی ہے اور آیت تطہیر بی بی کے معصومہ ہونے کا ناقابل تردید ثبوت ہے چونکہ نکاح میں مسئلہ کفو کا سوال لازمی ہے پس اس بی بی کا شوہر ہونا جناب امیر کے لیے وہ فخر ہے جو کائنات میں کسی نبی کو بھی نصیب نہیں ہوا اور عثمان صاحب کو اس دامادی پہ فخر ہے جس میں ان کے ساتھ کفار بھی شریک ہیں ۔

اور اب فیصلہ کرنا وہابیوں کے اپنے ہاتھ میں ہے لیکن مثل مشہور ہے کہ دُر پھٹے منہ ارائیاں داتے بھلا نہ مینگو نے بھائیاں دا وہابیوں نے کبھی اولاد رسول کی خیر نہیں مانگی ہمیشہ سادات کرام کے دشمن رہے اور ان کی اس دشمنی کو دیکھ کر ہم نے بھی یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کا نسب شریف بھی زیاد بن ابی سفیان جیسا ہے ۔

تیسری آیت مباہلہ

فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا ابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علی الکذبین ۔ پ ۳ آل عمران آیت ۶۱

ترجمہ: پس جو شخص جھگڑا کرے عیسیٰ کے بارے میں اس کے بعد کہ تمھارے پاس علم آچکا ہے۔ پس تم ان سے کہہ دو آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی نساء کو اور تم اپنی نساء کو ہم انھیں جو ہماری جان کی مثل ہیں بلاتے ہیں اور تم انھیں جو تمھاری جان کے مثل ہیں بلاؤ پھر ایک دوسرے کے حق میں بددعا کرتے ہیں پس جھوٹوں پہ اللہ کی لعنت قرار دیتے ہیں ۔

مذکورہ آیت جناب فاطمہؑ حضرت علیؑ اور ان کی اولاد کی شان میں اتری ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح ترمذی صـ۲۱۶ ج۲ باب مناقب علی

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب المسند احمد بن حنبل صـ۹۷ ج۳ مطبوعہ مصر

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب مشکواۃ شریف صـ۲ باب مناقب اہل بیت فصل اول

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب مرقاۃ شرح مشکواۃ صـ۱۱ ج باب ″ ″ ″ ″ ″

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات صـ۴ ج ″ ″ ″ ″ ″

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر صـ۳۱۶ ج۱

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صـ۴۶۴ آیت مباہلہ

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منشور صـ۳۹ ج۲

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن صـ۳۰۲ ج۱

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن صـ۲۱۲ ج۲

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف صـ۳۰ ج۱

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری جلد نمبر۲ صفحہ ۶۱ آیت مباہلہ

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صـ۱۱۱

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ صـ۲۱

(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صـ۸

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السؤل صد ۱۷

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صد ۹۳

(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صد ۱۶

(۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صد ۲۵

(۲۰) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صد ۶۴

(۲۱) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ المطالب صد ۶۴

(۲۲) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین صد ۳۷۸ باب ۹

(۲۳) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صد ۹۰ فصل ۹

تفسیر مظہری کی عبارت ملاحظہ ہو

روی مسلم و ترمذی عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ھذہ الایۃ دعا رسول اللہ علیا و فاطمۃ و حسنا و حسینا و قال اللھم ھولاء اھل بیتی ـــــ

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص راوی ہے کہ جب یہ آیت (مباہلہ) نازل ہوئی حضور پاک نے جناب علی و فاطمہ اور حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور کہا اے خدایا یہ ہیں میری اہل بیت۔

تفسیر مظہری کی دوسری عبارت ملاحظہ ہو

وقد غدا رسول اللہ محتضنا الحسین اخذ بید الحسن و فاطمۃ تمشی خلفہ و علی خلفھا و ھو یقول اذ دعوت فامنوا فقال اسقف نجران یا معشر النصاری انی لاری وجوھا لو سئلوا اللہ ان

یزیل جبلاً عن مکانہ لازالہ فلا تبتھلو فتھلکوا ولا یبقی
علی وجہ الارض نصرانی الی یوم القیامۃ

ترجمہ: مباہلے کے روز پیغمبر نے شہزادہ حسینؑ کو بغل میں اٹھایا حسنؑ کو ہاتھ سے پکڑے ہوئے تھے جناب فاطمہ حضور کے پیچھے چل رہی تھیں اور علیؑ ان کے پیچھے چل رہے تھے حضورؐ پاک نے ان چار ہستیوں سے کہا جب میں دعا مانگوں تو آپ آمین کہنا نجران کے اسقف نامی شخص نے کہا اے گروہ نصاریٰ تحقیق میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں گر یہ خدا سے سوال کریں کہ اس پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹا دیجیے تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کو ہٹا دے گا۔ لہٰذا ان سے مباہلہ نہ کرو ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور روئے زمین پر کوئی نصرانی قیامت تک کے لیے باقی نہیں رہے گا۔

نوٹ: مذکورہ آیت سے ثابت ہوا کہ جناب فاطمہ زہرا تمام عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں کیوں کہ بی بی عالیہ مباہلہ کے میدان میں اپنے باپ کی نبوت اور اسلام کی سچائی کا گواہ بن کر گئیں ہیں اور داماد نبی حضرت علی اور آنجناب کے بیٹے امام حسنؑ اور امام حسینؑ بھی اسلام کی سچائی کے گواہ بن کر گئے ہیں پس یہ ہستیاں تمام لوگوں سے افضل ہیں بقول ہمارے اہل حدیث وہابی دوستوں کے کہ جناب عثمان بھی داماد رسول تھے بفرض محال اگر تھے تو نبی کریم ان کو بمع ان کی بیوی بچوں کے میدان مباہلہ میں کیوں نہ لے گئے کیا جناب عثمان اور ان کے اہل گھر خدا کو پیارے نہ تھے کیا ان کی دعا کے قبول ہونے کی امید نہ تھی۔

اعتراض

وقت مباہلہ وہ لڑکیاں وفات پا چکی تھیں جو جناب عثمان کی بیویاں تھیں۔

جواب:

اگر بیویاں وفات پا چکی تھیں تو جناب عثمان تو وفات نہیں پا چکے تھے جناب

عثمان نے مباہلہ کے بعد پچیس سال بعد وفات پائی ہے پس نبی کریم نے ان کو نظر انداز کیوں فرمایا۔ نیز مباہلہ تقریباً ص۸-۹ ہجری میں ہوا ہے اور سورۃ احزاب بھی اسی وقت نازل ہوئی ہے اور اسی سورہ کی آیت قل لازواجک وبناتک سے سنی بھائی دلیل لاتے ہیں کہ بنات جمع کا لفظ ہے جسے ثابت ہوتا ہے کہ حضور کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ آیت پردہ بھی ع۸-۹ میں نازل ہوئی ہے پس وہ لڑکیاں پردے کے حکم کو سننے کے لیئے تو زندہ تھیں اور مباہلہ میں جانے کے لیئے مردہ تھیں۔ یہ باریک بات کاش کہ سنی بھائی جناب عثمان غنی کے صدقے میں ہمیں سمجھا دیتے

چوتھی آیت حق ذی القربیٰ

وآت ذاالقربیٰ حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا ٥
پ۱۵ سورۃ اسریٰ آیت ص۲۶

ترجمہ (اے آل رسول) آپ دیں قرابت والے کو حق اس کا اور مسکین اور مسافر کو بھی اور مت بیجا خرچ کرنا۔

مذکورہ آیت جناب فاطمہؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب لباب النزول ص۱۲۷ سورۃ اسریٰ
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص۱۷۷
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص۳۷ پ۱۵ س بنی اسرائیل

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی صہ ۶۲ پ ۱۵ س بنی اسرائیل

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب کنزالعمال صہ ۱۵۸ حرف الہمزہ فی الاخلاق

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صہ ۱۱۹ باب ۳۹

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی صہ ۷۱

تفسیر در منثور کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت ھذہ الآیۃ وآت ذا القربیٰ

حقہ دعا رسول اللہ فاطمۃ فاعطاھا فدک

وعن ابن عباس قال لما نزلت وآت ذا القربیٰ

حقہ اقطع رسول اللہ فاطمۃ فدکا

ترجمہ: ابوسعید خدری اور ابن عباس راوی ہیں کہ جب یہ آیت " ات ذاالقربیٰ اتری تو نبی کریم نے اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو بلایا اور فدک کی زمین ان کو عطا فرمائی۔

نوٹ: مذکورہ آیت سے ثابت ہوا کہ جناب فاطمہ زہرا ہی اس آیت کا مصداق ہیں بالفرض نبی کریم کی اگر تین لڑکیاں اور بھی تھیں تو جس طرح حضور پاک نے اس آیت کے نزول کے وقت جناب فاطمہ کو فدک کی زمین عطا فرمائی تھی دوسری لڑکیوں کو کچھ کیوں نہ دیا کیا وہ لڑکیاں حضور کی بیٹیاں نہ تھیں اور یہ عذر کہ وہ اس آیت کے نازل ہونے کے وقت مرگئی تھیں درست نہیں ہے کیوں کہ آیت تطہیر کے نزول کے وقت بھی وہ مرگئی تھیں آیت مودت و آیت مباہلہ کے نزول کے وقت بھی مرگئی تھیں نیز اس آیت ذاالقربیٰ کے نازل ہونے کے وقت بھی وہ مرگئی تھیں اگر ہر فضیلت کے وقت سنی بھائیوں نے ان کا مرنا ہی ثابت کرنا ہے تو پھر یہ کیا ان کا وجود ہی دنیا میں نہیں تھا۔ اس آیت کی مزید تحقیق کے لیے ہماری کتاب جاگیر فدک ملاحظہ کریں۔

نوٹ: کتاب اہل سنت ینابیع المودت باب ۵ ص ۴۲ میں سنن البنائی کے
حوالہ سے جبیر کہتا ہے کہ میں اور جناب عثمان نبی پاک کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہم
بھی تو بنی ہاشم سے کسی فضیلت میں کم نہیں ہیں آپ نے سہم
ذالقربیٰ سے ان کو حصہ دیا ہے اور ہم کو نہیں دیا حضور پاک نے فرمایا کہ بنو ہاشم نے
ہر زمانہ میں میرا ساتھ دیا ہے اور ہم آل محمدؐ صدقہ نہیں کھاتے۔ اس روایت سے معلوم
ہوا کہ جناب عثمان غنی حضور پاک کی نگاہ میں نہ ہی اس لائق تھے کہ ان کو سہم ذو القربیٰ دیا
جاتا اور نہ ہی وہ آل محمدؐ سے شمار ہوتے تھے۔

نوٹ: جو زمین فدک حضور پاک نے اپنی بیٹی زہرا کو عطا فرمائی تھی وہی زمین جناب
ابو بکر ~~رضی اللہ تعالیٰ عنہ~~ نے نبی کی بیٹی سے چھین لی تھی وہی زمین جس کا بخاری شریف میں
ثبوت موجود ہے۔ تفصیل ہم نے کتاب جاگیر فدک میں دی ہے نیز کتاب اہل سنت
مقتل الحسینؑ فصل ۵ ص ۷۷ میں لکھا ہے۔

عن الزهري عن عروة عن عائشة انها قالت لما بلغ
فاطمة ان ابابكر اظهر منعها فدكا لاثت خمارها على راسها
واشتملت بجلبابها واقبلت في لمة من حفدتها ونساء
قومها تطأ ذيولها ما تخرم مشية رسول الله حتى
دخلت على ابي بكر وهو في حشد من المهاجرين
والانصار وغيرهم فنيطت دونها ملاءة ثم انت انة اجهش لها
القوم بالبكاء ثم امهلت هنية حتى اذا سكنت فورتهم افتتحت كلامها بحمد الله والثناء

ترجمہ: جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ جناب فاطمہ کو معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر نے
فاطمہ کو فدک نہ دینے کا اعلان کر دیا ہے تو بی بی عالیہ نے سر پہ چادر اوڑھی اور
برقعہ پہنا اور بنی ہاشم کی عورتوں کی ایک جماعت کو ہمراہ لیا۔ بی بی عالیہ کی رفتار نبی کریم
کے مشابہ تھی جناب فاطمہ حضرت ابو بکر کے پاس تشریف لائیں اور وہ مہاجرین و انصار

کے گھر میں موجود تھے بی بی عالیہ اور ابو بکر کے درمیان پردہ بنایا گیا۔

جناب فاطمہ زہرا کلام شروع کرنے سے پہلے رو پڑی اور بی بی کے رونے سے تمام اصحاب رو پڑے۔ تھوڑے وقفے کے بعد بی بی نے وہ خطبہ ارشاد فرمایا اور اپنا حق ثابت کرنے کے لیے قرآن و سنت سے ثبوت پیش کیا اور جناب ابوبکر کوئی صحیح جواب نہ دے سکے

پانچویں آیت

حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ کے گھر کی عظمت

فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ یسبح لہ فیھا بالغدو والاصال رجال

پ ۱۸ سورۃ النور آیت ۳۶

ترجمہ: (وہ نور کی قندیلیں) ان گھروں میں روشن ہیں (جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کی جائے اور ان گھروں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے ان گھروں میں صبح و شام لوگ اللہ کی تسبیح پڑھتے ہیں۔

مذکورہ آیت حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ کے گھر کی تعظیم کے بارے میں اُتری ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور صفحہ ۵۰ جلد ۵ سورۃ النور

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب

(۳)

(۴)

(۵)

(۶)

تفسیر در منثور کی عبارت ملاحظہ ہو

عن انس بن مالک قال قرأ رسول اللہ ھذہ الآیۃ فقام الیہ رجل فقال ای بیوت ھذہ یا رسول اللہ قال بیوت الانبیاء فقام ابوبکر فقال یا رسول اللہ ھذا البیت منہا ای البیت علیؑ و فاطمۃ قال نعم من افاضلہا

ترجمہ: نبی کریم نے مذکورہ آیت کو پڑھا انس کہتا ہے کہ آدمی کھڑا ہو گیا اور اس نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ جن گھروں کی تعظیم کا حکم ہے وہ کون سے گھر ہیں نبی کریم نے فرمایا وہ انبیاء کے گھر ہیں۔

پھر ابوبکر کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا یہ گھر بھی اُن واجب التعظیم گھروں میں سے ہے یعنی علیؑ و فاطمہؑ کا گھر تو نبیؐ پاک نے فرمایا ہاں بلکہ یہ تو ان افضل گھروں میں سے ایک ہے۔

نوٹ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ نبی کریمؐ کی بیٹی فاطمہؑ زہرا اور نبی پاک کے داماد جناب امیر کا گھر نبیوں کے گھر کی مانند ہے بلکہ فضیلت میں ان سے زیادہ ہے اور قرآن حدیث میں اس چیز کا ثبوت بالکل نہیں ملتا کہ جناب عثمان کا گھر بھی فضیلت میں نبیوں کے گھر کی مثل ہے۔

اگر جناب عثمان بھی داماد رسول تھے تو ان کے گھر کی فضیلت کو قرآن پاک یا حدیث رسول میں کیوں بیان نہیں کیا گیا - تعجب کی بات ہے کہ جس گھر میں نبی کریم کی ایک بیٹی تھیں اس میں فرشتہ آکر چکی چلاتے تھے حضور پاک اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت طلب کر کے امت کو اس کی شان دکھاتے تھے اور وقت نماز اس کے در پہ آیت تطہیر کی تلاوت کرتے تھے۔

سفر سے واپسی پر سب سے پہلے اس گھر میں آتے تھے - لیکن بقول ہمارے اہل حدیث وہابیوں کے جناب عثمان کے گھر نبی کی دو بیٹیاں تھیں بالفرض اگر تھیں تو ہمیں قرآن و حدیث میں ان کے گھر کی کوئی شان دکھائے - ہمیں کوئی ضد نہیں ہے - اللہ و رسول کے فرمان کے سامنے ہمارا سر جھکا ہوا ہے لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم نے دیانت داری سے قرآن و حدیث کو پڑھا ہے اور جناب عثمان اور ان کی بیویوں کی کہیں بھی ہمیں شان نظر نہیں آتی -

نوٹ : جو فیصلہ وہابی لوگ، علماء اہل سنت کے بارے کرتے ہیں ذرا ابوبکر کے بارے میں بھی کر کے دیکھیں کیوں کہ ابوبکر نے بہت بڑی غلطی کی ہے عثمان صاحب کے گھر کے بارے میں حضور پاک سے سوال نہیں کیا دراصل ابوبکر ان کو داماد نبی نہیں مانتا تھا -

مثل مشہور ہے کہ احمق ریش راست کند و عاقل محاسن کہ بے وقوف داڑھی کو سنوارتا ہے اور عاقل کو خوبیوں کی فکر ہوتی ہے - وہابی دوستوں کو داڑھی اور بنو امیہ کے مظالم کی صفائی کی ہر وقت فکر لگی رہتی اور یہ لوگ بنو امیہ کے ظلم پر جھوٹی رشتہ داریوں کا پردہ ڈالنا چاہتے ہیں لیکن تاریخ گواہ ہے کہ عثمان کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے لیکن ان کا خیال یہ ہے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بھی بڑا ہے -

چھٹی آیت

جناب فاطمہؑ اور حضرت علیؑ کے صدقے میں حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی

فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ انہ، ھو التواب الرحیم

پ۱ سورۃ البقرہ آیت ۳۷

ترجمہ: آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھے پس ان کی برکت سے آدم کی توبہ قبول ہوئی۔ تحقیق اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے ۔

کلمات سے مراد پنجتن پاکؑ کے نام ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۱۶ ج۱ مطبوعہ مصر

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص ۹۷ باب ۲۴

ینابیع المودۃ کی عبارت ملاحظہ ہو

قال سألت جعفر الصادق علیہ السلام عن قول عزّ وجلّ واذا ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات الایۃ قال ھی الکلمات التی تلقاھا آدم من ربہ فتاب علیہ وکان انہ قال یا رب

أسألك بحق محمد وعلي وفاطمة والحسن والحسين إلا تبت
علي فتاب الله عليه انه هو التواب الرحيم فقلت يا ابن
رسول الله فما يعني بقوله فأتمهن قال يعني
أتمهن إلى القائم المهدي اثنا عشر اماما تسعة من
من ولد الحسين۔

ترجمہ (ملخص)

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ کون سے کلمات تھے جن کے
ذریعے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم نبی کو آزمایا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا یہ وہی کلمات تھے جو آدم
کو رب کی طرف سے ملے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے تھے اور اللہ نے اس کی توبہ قبول
کی تھی جناب آدم نے عرض کی تھی اے رب میں جناب محمدؐ اور حضرت علیؑ و فاطمہؑ اور
حسنؑ و حسینؑ کے حق کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو میری توبہ قبول کر پس اللہ نے توبہ قبول کی۔

نوٹ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ نبی پاک کی بیٹی فاطمہ زہرا اور حضور پاک
کے داماد جناب علی علیہ السلام اور ان کی پاک اولاد وہ ہستیاں ہیں کہ
جن کے مبارک ناموں کو خدا کے نبیؑ وقت مصیبت اللہ تعالیٰ کے دربار میں وسیلہ بناتے
تھے۔ پس معلوم ہوا کہ جناب فاطمہ اور جناب امیر وہ پاک ہستیاں ہیں جو انبیاء سے سوائے
پیغمبر اسلام کے افضل ہیں اور یہ شرف ان کو خدا نے دیا ہے دنیا ہوں کی مخالفت سے اسے
کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

بقول ہمارے اہل حدیث دوستوں کے جناب عثمان داماد نبی تھے۔ بالفرض اگر
تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی بیویوں کو وہ شرف کیوں نہیں دیا جو حضرت فاطمہؑ اور
جناب امیر کو عطا فرمایا ہے۔

جناب عثمان سے ہمیں کوئی ضد نہیں ہے ہم مانتے ہیں کہ وہ دنیا میں اسی طرح

ایک بادشاہ تھے جس طرح آج کل مسلمان بادشاہ یا صدر ہیں۔ جس طرح آج کے بادشاہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ نہیں ہیں بلکہ پارٹی کی مدد سے حکومت حاصل کرتے ہیں اجناب عثمان بھی اپنی پارٹی کی مدد سے حکومت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے اور مولا علی علیہ السلام کی امامت وخلافت اس طرح تھی جس طرح ہمارے نبی کی نبوت ورسالت تھی۔ ہمارے نبی کو کسی پارٹی نے نبی نہیں بنایا بلکہ اللہ نے نبوت ورسالت عطا فرمائی تھی اسی طرح امیر المومنین امام علی بن ابی طالب کو بھی کسی پارٹی نے امام وولی اللہ نہیں بنایا بلکہ امامت کا تاج خدا نے ان کے سر پر رکھا ہے

اعتراض:

اگر حضرت علی امام تھے تو تمام دنیا نے ان کو امام حق کیوں نہ مانا۔

جواب:

ہم مسلمانوں کا خدا برحق ہے پس اس کو تمام لوگوں نے کیوں نہیں تسلیم کیا۔ روس انڈیا۔ چین۔ جاپان والے تو ہمارے خدا کا مذاق اڑاتے ہیں اور ہمارا خدا اتنی طاقت والا ہونے کے باوجود ان کافروں کے سامنے چپ ہے اہل حدیث بھائیو بولو کیا خدا تعالیٰ ڈر گیا ہے۔ چین اور رشیا کے مقابلہ میں معاذ اللہ بزدل پڑ گیا ہے کوریا۔ جرمنی۔ میں جاکر خدا تعالیٰ کی بے بسی دیکھو اور پھر ہمارے مولا کی امامت پر اعتراض کرنا۔

ع۲ وہابی اہل حدیث مظلوم شیعوں پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر علی مولا مدد کرتا ہے تو کربلا میں اپنی اولاد کی مدد کیوں نہ کی، ان کی اولاد کو دشمن نے بھوکا پیاسا شہید کر دیا اور ہم وہابیوں سے یہ سوال کرتے ہیں کہ بقول ان کے صرف خدا مدد کرتا ہے کیا جب عثمان صاحب کو دشمن نے کئی دن گھیرے میں رکھا تھا تو آپ کے عثمان صاحب کا خدا پر ایمان تھا یا نہیں اگر تھا تو خدا کو مدد کے لیے پکارا تھا یا نہیں اگر نہیں

پکارا تو معلوم ہوا کہ ان کا خدا پر ایمان نہیں تھا کیوں کہ ہر مومن وقت مصیبت خدا تعالیٰ سے فریاد کرتا ہے اور اگر عثمان نے خدا کو پکارا ہے اور خدا مدد کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے تو پھر حضرت عثمان کی مدد کیوں نہ کی معلوم ہوا دہابیوں کا خدا یا تو حضرت عثمان سے ناراض تھا یا قاتلان عثمان سے ڈر گیا تھا اگر عثمان داماد نبی تھا تو مدینہ کے لوگوں نے ان کی دامادی کا حیا کیوں نہ کیا اصحاب نبی کیا فوج یزید کی طرح بے حیا ہو گئے تھے۔ خلاصہ عثمان کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے معاویہ کبیر کی سازش ہے اور وہابیوں کی وکالت بے کار ہے۔

ساتویں آیت
جناب فاطمہؑ اور حضرت علیؑ دو دریائے عصمت و طہارت ہیں

مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ پ۲۷ سورۃ الرحمان

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے دو دریا بنائے جو آپس میں ملتے ہیں ان کے درمیان ایک حد ہے جس کی بدولت یہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے تم دونوں اے جن و انس اللہ تعالیٰ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں

نوٹ:

اس آیت کی تشریح معہ حوالہ جات جناب سیدہ کی شادی کے بیان میں ملاحظہ فرمائیں۔

آٹھویں آیت

جناب سیدہؑ کی شادی کا تذکرہ

وَھُوَ الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصہرا وکان

ربک قدیرا   پ ۱۹ س الفرقان ایت ۵۴

ترجمہ: اللہ وہ ذات ہے جس نے پانی سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو رشتے والا اور سسرال والا بنایا اور تمہارا رب ہر شے پر قادر ہے۔

نوٹ: اس آیت کے حوالہ جات بھی جناب سیدہؑ کی شادی کے ذکر میں ملاحظہ کریں

نانویں آیت   نزولِ ھل اتیٰ

ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہا کافورا ۔ ۔ ۔

ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا ۔ ۔ ۔

لا نرید منکم جزاءً ولا شکورا ۔ ۔ ۔ ان ھذا کان لکم جزاءً وکان

سعیکم مشکورا ۔   پ ۲۹ س الدھر

ترجمہ: خود ہی کسی مترجم قرآن سے ملاحظہ فرمائیں

سورۃ دھر کی مذکورہ آیات جناب فاطمہؑ اور حضرت علیؑ کی شان میں اتری

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب صـ۲۴۵ باب مـ۹۷

(۲) اہل سنت کی معتبر تذکرہ خواص الامہ صـ۱۷۶ باب مـ۱۱

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صـ۱۹۰ فـ۱۷

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب

کفایۃ الطالب کی عبارت کا ترجمہ ملاحظہ ہو

نوٹ: چونکہ عبارت طولانی ہے اس لیے اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم فقط اس کے ترجمہ پر ہی اکتفا کر رہے ہیں۔

ترجمہ: ایک مرتبہ حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ اپنی کم سنی میں بیمار ہوئے جناب امیرؑ نے یہ منت مانی کہ جب بچوں کو اللہ تعالیٰ نے شفا دی تو میں شکرانہ کے تین روزے رکھوں گا۔ جناب زہراؑ اور حضرت فضہ نے بھی یہی منت مانی جب اللہ تعالیٰ نے بچوں کو شفا دی تو جناب امیرؑ ایک یہودی سے مزدوری کے عوض کچھ جو لائے۔ جناب فضہ نے ان میں سے کچھ پیس کر پانچ روٹیاں تیار کیں جناب امیرؑ نبی کریمؐ کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس آئے تاکہ پہلا روزہ افطار کریں۔ جب روزہ افطار کرنے کے لیے یہ سب ہستیاں بیٹھیں تو دروازے سے آواز آئی کہ

"یا اہل بیت محمدؐ مسکین من مساکین المسلمین علی بابکم"

اے اہل بیت محمدؐ ایک مسکین آپ کے دروازے پر ہے مجھے کھانا کھلاؤ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا معاوضہ جنت میں دے گا۔

مسکین کی آواز سن کر جناب امیرؑ، حضرت فاطمہؑ اور شہزادہ حسنؑ و حسینؑ نے

کھانے سے ہاتھ روک لیا اور تمام کھانا مسکین کو دے دیا خود رات کو بھوکے سوئے دوسرے دن دوسرا روزہ رکھا اور جناب فضہ نے اس آٹے سے پھر پانچ روٹیاں تیار کیں جب یہ ہستیاں روزہ افطار کرنے کے لیے بیٹھیں تو پھر دروازے سے آواز آئی کہ

" یا اہل بیت محمدؐ یتیم علیٰ بابکم "

اے اہل بیت محمدؐ ایک یتیم تمھارے دروازے پر ہے مجھے کھانا کھلاؤ اللہ اس کے عوض تمھیں جنت میں دے گا۔ آواز سن کر اہل بیت نے کھانے سے ہاتھ روک لیے اور تمام کھانا یتیم کو دے دیا۔ خود رات کو بھوکے سوئے تیسرے دن پھر روزہ رکھا شام کے وقت افطاری کے لیے بیٹھے پھر دروازے سے آواز آئی کہ

" یا اہل بیت محمدؐ اسیر علی الباب "

اے اہل بیت محمدؐ ایک قیدی تمھارے دروازے پر ہے مجھے کھانا کھلاؤ اللہ اس کا اجر تمھیں جنت میں دے گا آواز سن کر اہل بیت نے کھانے سے ہاتھ روک لیے اور تمام کھانا قیدی کو دے دیا اور رات کو بھوکے سوئے اہل بیت نبوت نے جب اپنی منت پوری کر لی تو اس کے بعد مذکورہ آیات سورۃ دہر کی اہل بیت کی شان میں نازل ہوئیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ پہلا سائل جبریل تھا اور دوسرا میکائیل تھا اور تیسرا اسرافیل تھا

نوٹ مذکورہ آیات سے ثابت ہوا کہ جناب فاطمہ اور جناب امیر اور ان کی پاک اولاد اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بڑی عزت والے تھے ان کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں تین روٹیاں دے دینا خدا کو اتنا پسند آیا کہ ان کی شان میں سورہ نازل فرمایا۔

جناب عثمان کا ایک لقب غنی بھی ہے غنی کا معنی ہے دولت مند سرمایہ دار بعض لوگ غریب عوام کا خون چوس چوس کر غنی بنتے ہیں نامعلوم جناب عثمان سرمایہ دار کس طرح بنے تھے۔ اس کی تحقیق تو ہمارے دوست اہل حدیث وہابی پیش فرمائیں گے ہم تو باادب اتنا عرض کرتے ہیں کہ جناب عثمان نے اگر کچھ اللہ کی راہ میں خرچ

کیا ہے تو اس کے قبول ہونے کی سند ان کو قرآن پاک میں نہیں ملی اگر میں غلط بیانی سے کام لے رہا ہوں تو کوئی عالم میرے خلاف کوئی آیت قرآن پیش فرمائے بندہ تابع دار ہے جناب عثمان اسی طرح دولت مند ہوں گے جس طرح آج کل سعودیہ کے حکمران سرمایہ دار ہیں اور سعودیہ کے حکمران خواہ جتنی دولت بھی رکھتے ہیں خدا کی طرف سے حکمران نہیں بن گئے۔ نیز دولت کی وجہ سے سعودیہ کے شہر ریاض میں جو کچھ گلشن اسلام میں بہار ہے خود اہل حدیث بھائیوں کو معلوم ہے سرمایہ دار ہونا اور بات ہے اور اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہونا اور بات ہے

دسویں آیت

دعوت ذوالعشیرہ اور جناب فاطمہ زہرا

ثبوت ملاحظہ ہو۔

وانذر عشیرتک الاقربین واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین

پ ۱۹ سورۃ شعراء آیت ۲۱۵، ۲۱۶

ترجمہ (اے رسول) تو اپنے قریبی رشتہ داروں کو انذار فرما اور جھکا دے اپنا پر ان کے لیے جو تیری پیروی کرتے ہیں مومنین میں سے

دعوت ذوالعشیرہ میں جناب فاطمہ کی شمولیت

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۱۲ پ ۶ کتاب التفسیر سورۃ شعراء

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص۸

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب

عن ابی ھریرہ قال قام رسول اللہ حین انزل اللہ وانذر عشیرتک الاقربین قال یامعشر قریش او کلمۃ نحوھا اشتروا انفسکم لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا بنی عبد مناف لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا عباس بن عبد المطلب لا اغنی عنک من اللہ شیئا یا صفیۃ عمۃ رسول اللہ لا اغنی عنک من اللہ شیئا یا فاطمۃ بنت محمدؐ سلینی ماشئت من مالی لا اغنی عنک من اللہ شیئا

ترجمہ: ابوہریرہ کہتا ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو حضور نے فرمایا اے گروہ قریش، اللہ کی راہ میں بیچ دو اپنی جانوں کو بغیر نیک عمل کے میں تمھیں اللہ سے کسی شئے کا فائدہ نہیں پہنچا سکتا اے بنی عبد مناف اے عباس بن عبد المطلب اے صفیہ رسول اللہؐ کی پھوپھی بغیر نیک عمل کے میں آپ کو اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا، اے فاطمہ محمد کی بیٹیؑ میرے مال سے جو چاہے مانگ لے میں بغیر نیک عمل کے آپ کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

نوٹ: مذکورہ آیت و روایت سے معلوم ہوا کہ جناب فاطمہ زہراؑ ان لوگوں سے ہیں جو حضور پاک کے زیادہ قریب تھے اولاد سے زیادہ قریبی اور کون ہو سکتا ہے۔

مرتبہ اولاد میں دعوت ذوالعشیرہ کے وقت صرف جناب فاطمہؑ کا نظر آنا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ حضور پاک کی حقیقی بیٹی صرف فاطمہؑ زہرا ہے بقول ہمارے اہل حدیث وہابی دوستوں کے نبی پاک کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں اور جناب فاطمہؑ سے بڑی تھیں تو دعوت ذوالعشیرہ میں صرف جناب فاطمہ کیوں نظر آتی ہے۔ دوسری

لڑکیوں کی غیر حاضری کی وجہ کیا ہے۔

عثمان صاحب کا نکاح رقیہ سے زمانہ کفر میں ہوا ہے پس اگر عثمان اور ان کی بیویاں نبی پاک کے نزدیکی رشتہ دار تھے تو ان کو بھی حضور پاک دعوت ذوالعشیرہ کے موقع پر ضرور یاد فرماتے۔

تعجب کی بات ہے کہ نبی کریم نابالغ بچی کو توحید کا پیغام سناتے ہیں لیکن بالغ لڑکیاں جو شادی شدہ ہیں ان کو نہیں سناتے اور یہ عذر کہ وہ اپنے گھروں میں آباد تھیں۔ باطل ہے کیونکہ عباس اور صفیہ بھی تو اپنے گھروں میں آباد تھے اہل حدیث وہابی دوستوں سے گزارش ہے کہ مثل مشہور ہے کہ نانی خصم کیتا تے دوہترے نو چٹی، حکومت بنو امیہ کر گئے ہیں اور اب شامت آپ کی آگئی ہے ان کی برائیوں اور مظالم پر پردہ ڈالنے کی ذمہ داری آپ کے سر پر آگئی ہے۔ شجرہ ملعونہ بنوزرقا و اولاد امیہ کی خلافت کے باطل ہونے کا اگر وہابی اقرار کریں تو اس میں ان کی بھلائی ہے کیونکہ ظالم کی وکالت کا صلہ بغیر پھٹکار کے کچھ نہیں ہے۔

ارباب انصاف جناب فاطمہ زہرا کے چند فضائل آپ کے سامنے پیش کیے ہیں اور بی بی کے وہ حالات ذکر کیے ہیں جن میں باپ کے تعلقات اولاد سے ظاہر ہوتے جناب فاطمہ کے علاوہ جن لڑکیوں کو اولاد رسول مشہور کیا گیا ہے ان لڑکیوں کو نبی کریم نے ہر مقام شرف میں نظر انداز کیا ہے اور ان کے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا جو سلوک ایک مہربان باپ اولاد سے کرتا ہے کم سن بچی کوئی غیور باپ ایسے شخص کو نہیں دیتا جو کافر اور اس کا دشمن ہو۔ ان لڑکیوں کا کفار سے نکاح اور نبی کا کفار کے دین کا دشمن ہونا۔ اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ وہ لڑکیاں نبی پاک کی حقیقی نہ تھیں باقی رہا یہ سوال کہ اگر وہ حضور کی پالتو تھیں تو آنجناب نے ان کے رشتے کفار کے ساتھ کیوں کیے رہتے۔ گزارش ہے کہ ہم نے کب کہا ہے کہ ان کے رشتے نبی پاک

نے کئے تھے ہم توصرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ نبی کریم ان کے شرعی ولی اور سرپرست نہ تھے تاکہ کسی قسم کی ذمہ داری حضور پاک کے اوپر نہ آئے۔ باقی جو رام کہانی ان لڑکیوں کے بارے میں تاریخ میں لکھی ہے اس پر عقیدہ رکھنا ہمارے لیے ضروری نہیں اور اس کی صحیح تحقیق بھی ہمارے لیئے ضروری نہیں ہے تاریخ اسلام کی خرابی کی ذمہ داری عمر اور ابوبکر وعثمان پر ہے بقول وہابیوں کے تاریخ اسلام کو یہودیوں اور سبائیوں نے خراب کیا ہے ہم کہتے ہیں کہ ابوبکر عمر وعثمان نے اپنی سرپرستی میں صحیح تاریخ اسلام کیوں نہ لکھوائی۔

وہابیوں کے مرشد ابن تیمیہ اور ابن کثیر نبی کریم کے کئی سو سال بعد پیدا ہوئے ہیں نہ یہ لوگ صحابہ ہیں اور نہ تابعین اسلام کی سچائی کا ان کو معیار قرار دینا بے انصافی ہے اور یہ دونوں تو دشمن اسلام بنو امیہ کے عقیدت مند ہیں اموی حکمران جن کی راتیں شراب، کباب اور زنا میں گزرتی تھیں اور دن خلق خدا پر ظلم کرنے میں گزرتے تھے ان کی تو یہ صفائیاں پیش کرتے ہیں اور آل رسول جو طہارت وصداقت کے تاجدار تھے فضائل ومناقب کے بادشاہ تھے۔ خدائی نمائندہ تھے۔ ان کی ہر فضیلت کو ضعیف کہہ کر ٹھکراتے ہیں اور سلاطین جن کے نسب مشکوک اور کردار داغ دار ہیں ان کے فضائل کے یہ لوگ گیت گاتے ہیں، بقول وہابیوں کے طبری دالا شیعہ ہے ہم کہتے ہیں کہ ابن تیمیہ اور ابن کثیر خارجی اور ناصبی ہیں۔

ارباب انصاف چونکہ اس رسالہ کا اختصار بھی مدنظر ہے اب ہم آپکے سامنے وہ چند دلیلیں پیش کرتے ہیں جن سے عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا بالکل سفید جھوٹ ثابت ہوتا ہے۔

درج ذیل دلیلوں کی روشنی میں عثمان کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے

دلیل اول

اسلام نے مشرک و کافر مرد کو رشتہ دینا اور مشرکہ و کافرہ عورت کا رشتہ لینا ممنوع قرار دیا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن ولامۃ مؤمنۃ خیر من مشرکۃ و
لو اعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا ولعبد مومن خیر من
مشرک و لو اعجبکم۔

پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۲۱

ترجمہ: اے مسلمانو! مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو
البتہ وہ عورت جو کنیز ہے اور مومنہ ہے وہ بہتر ہے مشرکہ عورت سے اگرچہ وہ مشرکہ
عورت تمہیں اچھی ہی کیوں نہ لگے اور تم مشرکین مردوں کو رشتہ نہ دو جب تک کہ وہ

ایمان نہ لائیں وہ مرد جو غلام ہے اور مومن ہے وہ بہتر ہے مشرک مرد سے اگرچہ وہ مشرک تمہیں اچھا ہی کیوں نہ لگے۔

نوٹ: تمام اہل اسلام کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ نبی کریم نے اعلان نبوت سے پہلے کوئی ایسا کام نہیں فرمایا جسے بعد میں قرآن پاک کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ مثلاً چوری۔ ڈاکہ۔ جوا۔ شراب پینا۔ یا دوسرے اخلاقی گناہ میں سے حضور پاک نے کوئی گناہ نہیں فرمایا اور عقل کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ ہر نبی کو ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے جسے بعد میں اُسے خود ۔۔۔ بحکم خدا لوگوں کو روکنا ہو کیونکہ جو شخص برے کام کرتا ہے اس کے کردار سے عقلمند لوگ نفرت کرتے ہیں اور جس کے کردار سے لوگ نفرت کر چکے ہوں اس کو بعد میں کوئی اللہ کا پاکیزہ نبی نہیں مانے گا کافروں کو اپنی لڑکی دینے سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے دوسرے پارہ سے ایک آیت قرآن ثبوت میں پیش کر چکا ہوں اور جس بات سے اللہ پاک منع کرے وہ بات بری ہوتی ہے۔ پس کافروں کو بیٹی دینا بری بات ہے۔

کوئی بھی بری بات ہو کسی نبی نے اعلان نبوت سے پہلے وہ برا کام نہیں فرمایا اور چونکہ کافروں کو بیٹی کا رشتہ دینا برا کام ہے لہٰذا یہ کام کسی بھی نبی نے نہیں فرمایا اور جب یہ برائی چھوٹے چھوٹے نبیوں نے نہیں کی تو تمام نبیوں کے سردار کے بارے میں کیسے کوئی مان سکتا ہے کہ انھوں نے اپنی لڑکی کا رشتہ کسی کافر کو دیا ہوگا۔

ارباب انصاف جب آپ میری مذکورہ گذارش کو پڑھ چکے ہیں تو میں ایک گذارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جن لڑکیوں کے بارے میں جھگڑا ہے کہ وہابی اہل حدیث کا عقیدہ و ایمان ہے کہ وہ نبی پاک کی اپنی لڑکیاں تھیں اور شیعہ بھائیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ حضور کی پالتو تھیں۔

ان لڑکیوں کے بارے تاریخ اسلام نے ایک یہ پریشانی بھی مسلمانوں کے

سرڈال دی ہے کہ ابتداء میں وہ تین لڑکیاں، زینب۔ رقیہ۔ ام کلثوم ان تین کافروں سے بیاہی گئیں تھیں۔ زینب ابو العاص سے رقیہ علتبہ سے اور ام کلثوم عتیبہ سے چونکہ کفار کو بیٹی دینا گناہ ہے اور شیعوں کے نزدیک نبی پاک ہر گناہ سے پاک ہیں اگر وہ لڑکیاں حضور کی اپنی تھیں تو لازم آیا کہ معاذاللہ نبی پاک گناہ گار تھے۔ اور تاریخ نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ لڑکیاں حضور پاک کی بیوی خدیجہ کی پالتو تھیں اس صورت میں حضور کی عزت پر کوئی حرف نہیں آتا پس شیعہ لوگ نبی پاک کی عصمت کی حفاظت کی خاطر یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ لڑکیاں نبی پاک کی اپنی نہ تھیں خدیجہ کی پالتو تھیں اور اس عقیدہ کے صحیح ہونے پر شیعہ بھائی قرآن وحدیث اور عقل و تاریخ سے ثبوت بھی رکھتے ہیں۔ اور چونکہ اہل حدیث وہابی بھائی نبی پاک کو ہر گناہ سے پاک نہیں مانتے جیسا کہ محدث دہلوی کے تحفہ میں میرے دعویٰ کا ثبوت موجود ہے۔ پس اگر وہ ان لڑکیوں کو حضور پاک کی اپنی لڑکیاں مان لیں تو ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں کہ وہ جس طرح دوسرے چھوٹے چھوٹے گناہ نبی پاک کے لیئے جائز جانتے ہیں ان میں یہ گناہ بھی سما جاتا ہے۔ نیز ان لڑکیوں میں سے دو لڑکیوں کی وجہ سے عثمان کی . ان کے عقیدہ میں کچھ تھوڑی سی فضیلت بن جاتی ہے اگرچہ نبی کریم کی پاکیزگی پر حرف آتا ہے۔ لیکن ہمارے اہل حدیث دوستوں نے نبی کریم کی عصمت کا جناب عثمان کی فضیلت کی خاطر کوئی خیال نہیں فرمایا اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھ لیا کہ حضور کی اپنی لڑکیاں تھیں۔

اور شیعہ جس مجبوری کی وجہ سے ان کو نبی پاک کی اپنی لڑکیاں نہیں مانتے وہ نبی پاک کی عصمت کی حفاظت ہے اور دوبارہ شیعہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بالفرض اگر ان کو نبی کی اپنی لڑکیاں مان بھی لیا جائے تو ان لڑکیوں کی کوئی فضیلت نہیں ہے چونکہ وہ تو کفار کے ساتھ بیاہی گئی تھیں اور جو عورت کافر کی بیوی رہ سکتی ہے

طلاق کے بعد اگر کسی مسلمان کی بیوی بن جائے تو اس مسلمان کے لیے کوئی فضیلت نہیں ہے۔

تیسری بار شیعہ پھر یہ کہتے ہیں کہ بفرض محال وہ لڑکیاں حضور کی اپنی بھی تھیں اور جناب عثمان کے نکاح میں آئی تھیں تو بھی جناب عثمان کے لیے کوئی فضیلت نہیں ہے کیوں کہ جناب عثمان کا رشتہ نبی پاک کے ساتھ داماد والا ہوا اور قابیل کا رشتہ آدم نبی سے اور یوسف کے بھائیوں کا رشتہ یعقوب نبی سے اولاد والا تھا۔ یا نوح کے بیٹے کا رشتہ نوح سے بھی اولاد والا تھا اور یہاں یہ رشتے کوئی فائدہ نہیں دیتے حالانکہ خونی رشتہ ہیں۔ پس جناب عثمان کے بعض کاموں پر شیعوں کو اعتراض ہے جس کی وجہ سے نبی کریم کے ساتھ ان کو داماد والا رشتہ کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

رقیہ اور ام کلثوم جنہیں بقول اہلسنت نبی کی بیٹیاں فرض کیا گیا ہے۔ ان کے نکاح جناب عثمان صاحب سے پہلے عتبہ اور عتیبہ (دو کافر مردوں) سے ہوئے تھے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبریٰ ص ۳۶ ج ۸

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۲۹۷/۴

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ص ۱۱۳/۷ ص ۳۸۴/۴

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص ۲۹۲/۴

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۲۷۴/۱

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۳۰۸

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت ابن ہشام ص ۶۵۲/۲ مطبوعہ مصر

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب المواہب اللدنیہ ص ۴۵/۱

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۱۳۰

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۴۰۹ سورۃ تبت

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی پ ۳۰ سورہ تبت

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ۱۶۲ قسم دوم باب اول فصل پنجم

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۸۳

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص ۸۴

(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۷۲ باب ۱۱

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب المعارف لابن قتیبہ ص ۵۵ ص ۶۲

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ ص ۴۵۸ مطبوعہ نولکشور

(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ ص ۸۲ رکن چہارم

(۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب ص ۶۴

(۲۰) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر ص ۹۰/۱ جزو سوم

اُسد الغابہ کی عبارت ملاحظہ ہو

وکان رسول اللہ قد زوّج ابنتہ رقیتہ من عتبۃ بن ابی لھب

وزوّج اختھا امّ کلثوم عتیبۃ بن ابی لھب فلمّا نزلت سورۃ تبّت

قال لھما ابوھما ابولھب وامّھما امّ جمیل بنت حرب بن

امیۃ حمالۃ الحطب فارقا ابنتی محمدؐ ففارقاھما قبل ان یدخل

بھما کرامۃ من اللہ تعالیٰ لھما وھوانا لابنی ابی لھب

فتزوّج عثمان بن عفان رقیتہ بمکۃ وھاجرت معہ الی

الحبشۃ ... الی آخرہ

ترجمہ: نبی پاک نے رقیہ کی شادی عتبہ بن ابی لھب کافر سے اور رقیہ کی بہن ام کلثوم کی عتیبہ بن ابی لھب کافر سے کی تھی پس جب (ابولہب کی مذمت میں) سورۃ تبت نازل ہوئی تو عتبہ اور عتیبہ سے ان کے باپ ابولہب اور ان کی ماں ام جمیل نے کہا محمد کی دونوں بیٹیوں کو جدا کردو (یعنی طلاق دو) پس ان دونوں نے ان کے ساتھ دخول کرنے سے پہلے ان دونوں کو طلاق دی یہ چیز رقیہ اور ام کلثوم کے لیئے اللہ کی طرف سے عزت تھی اور ابولہب کے دونوں بیٹوں کے لیئے ذلت تھی پھر عثمان بن عفان نے رقیہ سے مکہ میں شادی کی اور عثمان کے ساتھ رقیہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

الاستیعاب کی عبارت ملاحظہ ہو

کانت رقیتہ تحت عتبۃ بن ابی لھب وکانت اختھا ام کلثوم

تحت عتیبۃ بن ابی لھب فلمّا نزلت تبت یدا ...

ففارقتاھما فتزوج عثمان بن عفان رقیتہ بمکۃ

ترجمہ: رقیہ عتبہ بن ابی لہب کافر کے نکاح میں تھی اور ام کلثوم عتیبہ کے گھر تھیں۔ جب سورۃ تبت نازل ہوا تو ان دونوں کو طلاق ہوئی تو پھر عثمان نے رقیہ سے مکہ میں شادی کی

الاصابہ کی عبارت ملاحظہ ہو

وكانت رقية اولا عند عتبة بن ابی لهب فلما بعث النبی امر ابو لهب ابنه بطلاقها فتزوجها عثمان -

ترجمہ: رقیہ پہلے عتبہ بن ابی لہب کافر کے نکاح میں تھی جب نبی کریم نے اعلان نبوت کیا تو ابولہب نے اپنے بیٹے کو رقیہ کے طلاق دینے کا حکم دیا پھر عثمان نے رقیہ سے شادی کی -

نوٹ: مذکورہ ۲۰ عدد اہل سنت بھائیوں کی کتابیں گواہ ہیں کہ رقیہ اور ام کلثوم پہلے عتبہ اور عتیبہ ان دو کافروں سے بیاہی گئی تھیں اور طلاق کے بعد جناب عثمان کے نکاح میں آئیں تھیں ان دونوں لڑکیوں کا شوہر ہونا اگر فضیلت ہے تو اس کو پہلے کفار نے حاصل کیا تھا اور جس فضیلت میں کوئی کافر کسی مسلمان کے ساتھ شریک ہو جائے وہ ایک عام سی بات ہو جاتی ہے قابل فخر نہیں رہتی۔ پس جناب عثمان رضی اللہ ان لڑکیوں کا شوہر ہونے سے اہل اسلام پر فخر نہیں کر سکتے کیوں کہ اس طرح تو عتبہ اور عتیبہ دونوں کافر ان لڑکیوں کا شوہر ہونے سے تمام مسلمانوں پر فخر کر سکتے ہیں۔ نیز ان لڑکیوں کا حضور پاک کی اپنی لڑکیاں ہونا اور ان کا نکاح کفار سے ہونا اس بات سے نبی پاک کی شان پر حرف آتا ہے اور آنجناب کی عصمت محفوظ نہیں رہتی جیسے کہ تفصیل گزر چکی ہے۔ پس ان لڑکیوں کی اور جناب عثمان کی شان کی خاطر ہم اپنے رسول کو گناہ گار کیسے ٹھہرا سکتے ہیں۔ اہل حدیث رہابی دوستوں نے جناب معاویہ اور اس کے رسوائے زمانہ بیٹے یزید کے عیب چھپانے کی خاطر تو کتنے ہاتھ پاؤں مارے ہیں حالانکہ

یہ دونوں نہ ہی امام ہیں اور نہ ہی نبی ہیں بلکہ ان دونوں نے امام نبی سے جنگ کی ہے
مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے اہل حدیث دوست یزید کی شان کی حفاظت
تو بڑی محنت سے کرتے ہیں لیکن تمام نبیوں کے سردار کی شان کی خاطر کچھ دھیان نہیں کرتے

اعتراض

ہمارے بعض اہل حدیث وہابی دوست کتاب شیعہ تفسیر مجمع البیان سے یہ ثبوت
پیش کرتے ہیں کہ اسلام سے پہلے کفار کو رشتہ دینا اور لینا جائز تھا۔ پس نبی کریم نے اگر
اپنی لڑکیاں کفار کو دی تھیں تو کیا حرج ہے

جواب:

فریب اور دھوکہ دینے سے کبھی کوئی مسئلہ حق ثابت نہیں ہو سکتا مجمع البیان کو
بے شک آپ دیکھ لیں اس میں ہرگز نہیں لکھا کہ اسلام سے پہلے نبی کے لیے گناہ کرنا
جائز ہے یا کفار کو اپنی بیٹی دینا جائز ہے۔ ہماری بحث عام لوگوں کے بارے میں نہیں
ہے بلکہ تمام نبیوں کے سردار کے بارے ہماری بحث ہے کہ ان کے لیئے آیا کفار کو
اپنی بیٹی دینا جائز ہے شیعوں کا عقیدہ کہ حضور پاک کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کافر
کو بیٹی کا رشتہ دیں مجمع البیان میں یہ لکھا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک اسلام سے پہلے
کفار کو رشتہ دینا جائز تھا۔ وہ بعض کون ہیں ہم شیعہ تو اس بعض میں بالکل داخل نہیں
ہیں۔ پس وہ بعض یا تو نامعلوم ہیں اور یا اگر مان لیں تو وہ ہمارے دوست اہل حدیث
وہابی ہیں اللہ ان کو سلامت رکھے۔

اعتراض:

قرآن پاک میں جناب لوط نبی کے قصہ میں لکھا ہے کہ حضرت لوط نبی نے اپنی کافر
قوم کو اپنی لڑکیاں دینے کی پیش کش فرمائی تھی۔ پس معلوم ہوا کہ نبی کے لیے کافر کو بیٹی
کا رشتہ دینا جائز ہے۔ اگر حضور پاک نے رقیہ اور ام کلثوم کا رشتہ

عتبہ اور عتیبہ کو دیا تھا تو کیا حرج ہے۔

جواب

مذکورہ اعتراض جناب نعمان بن ثابت امام اعظم کا قیاس ہے اور ہم شیعہ تو امام اعظم کو ہی نہیں مانتے ان کے قیاس کو کس طرح مانیں۔ نیز مذکورہ قیاس تو امام اعظم کے نزدیک بھی غلط ہے کیوں کہ جناب لوط کے بارے میں یہ کہنا کہ انہوں نے اپنی لڑکیاں کفار کو نکاح کے لیئے پیش کی تھیں سفید جھوٹ ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ چونکہ نبی امت کا باپ ہوتا ہے روحانی باپ، جس طرح ایک قوم کا بزرگ اپنی قوم کی لڑکیوں کو اپنی بیٹیاں کہتا ہے اسی طرح نبی بھی اپنی امت کی لڑکیوں کو اپنی لڑکیاں کہتا ہے جناب لوط نے بھی جو لڑکیاں کافر قوم کو پیش کی تھیں وہ امت کی لڑکیاں تھیں اور اپنی بزرگی کے پیش نظر جناب لوط نے ان کو بیٹیاں کہا تھا۔ نیز اگر لوط کی مراد اپنی حقیقی لڑکیاں تھیں تو پھر مقصد یہ تھا کہ تم مسلمان ہو جاؤ اور میری ان لڑکیوں سے نکاح کر لو۔ جناب لوط کا مقصد یہ ہرگز نہ تھا کہ اس کافر قوم کو ان کے کفر کے بوجود بھی آنجناب اپنی لڑکیاں دینے کو تیار تھے اور تمام مذاہب کے پڑھے لکھے علماء بھی میرے مذکورہ بیان کی تائید کرتے ہیں چونکہ اس رسالہ میں اختصار بھی میرے مدنظر ہے اس لیے میں اپنے مؤید علماء کی عبارتیں نہیں لکھ سکتا۔

اعتراض

قرآن پاک گواہ ہے کہ آسیہ بنت مزاحم صاحب ایمان بی بی فرعون کی زوجہ تھی پس اگر نبی کی بیٹی [illegible] کے گھر ہو تو کیا حرج ہے؟

جواب:

آسیہ خاتون کسی نبی کی بیٹی نہیں تھی اور نہ ہی اس کا نکاح فرعون کے ساتھ کسی نبی نے کیا تھا۔ بلکہ آسیہ خاتون ایک عام عورت تھی اور ایک عام شخص کی بیٹی تھی جب

اس کا نکاح فرعون کے ساتھ ہوا تھا اس وقت وہ خود بھی کافر تھی اور بعد میں جب ایمان لائی تو فرعون جیسے جابر بادشاہ کی زوجیت میں تھی پس آسیہ خاتون کے قصہ کو ہماری بحث سے کوئی تعلق نہیں ۔

اعتراض

رقیہ ام کلثوم بالفرض اگر حضور کی پالتو لڑکیاں تھیں تو آنجناب نے ان کا نکاح کفار سے کیوں کیا ۔

جواب: ان لڑکیوں کے بارے میں تاریخ خاموش ہے بنی نے ان کا نکاح کفار سے نہیں کیا ہماری جانے بلا ہیں تو یہ لڑکیاں فرضی معلوم ہوتی ہے جابر حکمرانوں نے اپنی کسی مصلحت کے لیئے ان کے وجود کو شہرت دی ہے اور بعد میں بچارے مورخین مکھی پر مکھی مارتے آ رہے ہیں ۔

عثمان صاحب نے اپنے زمانہ کفر میں رقیہ سے شادی کی تھی

ثبوت ملاحظہ ہو ۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صفحہ ۲۷۵
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامۃ صفحہ ۱۷۲
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صفحہ ۱۶۲
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۴۸
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ صفحہ ۵۸۴

ذخائر العقبیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

وذکر الدولابی ان تزویج عثمان رقیۃ کان فی الجاھلیۃ

تذکرہ کی عبارت ملاحظہ ہو

تزوج عثمان فی جاھلیۃ رقیۃ زوجہ رسول اللہ ایاھا

دونوں عبارتوں کا ترجمہ

دولابی نے ذکر کیا ہے کہ عثمان کی شادی رقیہ سے عثمان کے زمانۂ کفر میں ہوئی ہے

نوٹ: اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ زمانہ جاہلیہ سے مراد زمانہ کفر ہے اور جناب عثمان نے اپنے اسلام لانے سے پہلے رقیہ سے شادی کی تھی۔ پہلی تو تعجب کی بات یہ ہے کہ رقیہ اور ام کلثوم کا نکاح ان کے بالغ ہونے سے پہلے عتبہ اور عتیبہ ان دونوں کافروں سے ہوا۔ اوران دونوں نے اسلام دشمنی کی وجہ سے ان لڑکیوں کو طلاق دے دی پس جب ان لڑکیوں کو غیر مسلم خاوندوں نے طلاق دے دی تو پھر ہمارے نبی کو کیا مجبوری تھیں کہ نابالغ لڑکیاں پھر ایک ایسے شخص کو دے رہے ہیں کہ وہ بھی ابھی غیر مسلم ہے بچیاں نابالغ ہوں اور حضور دیں بھی دونوں مرتبہ کفار کو اور ایک مرتبہ طلاق بھی ملے کاش کہ کوئی وہابی دوست اس راز سے پردہ اٹھاتا۔ دوسری تعجب کی بات یہ ہے کہ ہمارے اہل حدیث بھائیوں نے اپنے علم و فضل کے باوجود اس شادی میں کیا فضیلت دیکھی ہے عتبہ بھی کافر تھا اور اس وقت جناب عثمان بھی

غیر مسلم تھے۔ رقیہ کی شادی پہلے تو عتبہ کافر کے ساتھ ہوئی۔ عتبہ نے اپنے باپ کے کہنے پر کہ اس لڑکی کا باپ چونکہ ہمارے بتوں کو خدا نہیں مانتا اور ایک نیا دین لایا ہے تو اس کی لڑکی کو طلاق دے دے پس عتبہ کافر نے طلاق دے دی۔ جناب عثمان بھی ابھی اسلام نہیں لائے تھے کہ پھر رقیہ کی شادی ان کے ساتھ ہو گئی۔ لہٰذا اس بچی کا شوہر ہونا ایک ایسی بات ہے جس میں دو غیر مسلم شریک ہیں۔

پس اگر فضیلت ہے تو دونوں کے لیئے ہے اور اگر نہیں ہے تو دونوں کے لیئے نہیں ہے۔ شیعہ حضرات دونوں کی نفضیلت نہیں مانتے اور اہل حدیث بھائی ایک غیر مسلم کی نفضیلت مانتے ہیں اور ایک کی نہیں مانتے کاش کہ اس فرق کی کوئی وجہ بھی بتاتے نیز تعجب ہے کہ نبی نے ابوبکر کو چھوڑ کر عثمان جیسے غیر مسلم کو رشتہ دے دیا۔ ارباب انصاف میں تو یہ ساری داستانیں جناب امیر معاویہ کے زمانے کی بنی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ انعام کی خاطر لوگ قصے تو بناتے رہے لیکن ان میں ربط پیدا نہیں کر سکے شیعوں کے عقیدہ میں نبی کریم کی لڑکی رقیہ نامی نہ تھی جس کی وجہ سے یہ ساری کہانیاں بنی ہیں بعض وہابی ان لڑکیوں کی شادی کفار سے نہیں مانتے ورنہ عثمان خلیفہ مسلمان کیونکر ہوا؟

جناب عثمان کا رقیہ کے حسن پر معاذ اللہ عاشق ہونا

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ صفحہ ۲۲ جلد ۴ حرف السین ذکر سعدہ بنت کریز

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ صفحہ ۹ جلد ۲ فصل رابع

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص کبریٰ صفحہ ۱۳۱ جلد ۱ مؤلف سیوطی

ریاض النضرہ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن عمرو بن عثمان قال کان اسلام عثمان فیما حدثنا عن نفسہ قال کنت رجلا مستھترا بالنساء وانی ذات لیلۃ بفناء الکعبۃ قاعد فی رھط من قریش اذ اتینا فقیل لنا ان محمدا انکح عتبۃ بن ابی لھب رقیۃ فکانت رقیہ ذات جمال رائع قال عثمان فدخلتنی الحسرۃ لما لا اکون انا سبقت الی ذالک فلم البث ان انصرفت الی منزلی فاصبت خالۃ لی قاعدۃ وھی سعدۃ بنت کریز وکانت تکھنت عند قومھا فلما رأتنی قالت ابشر وحییت ثلاثا تتری

اتاک خیر ووقیت شرا

انکحت واللہ حصانا زھرا

وانت بکر ولقیت بکرا

وافیتھا بنت عظیم قدرا

بنت امرئ قد اشاد ذکرا

قال عثمان فعجبت من قولھا فقلت یا خالۃ ما تقولین فقالت یا عثمان لک الجمال ولک اللسان ھذا نبی معہ البرھان ارسلہ بحقہ الدیان فاتبعہ لا تغتالک الاوثان ... ثم لم البث ان تزوجت رقیہ بنت رسول اللہ

اصابہ کی عبارت ملاحظہ ہو

ذکر ابو سعد النیسابوری فی کتاب شرف المصطفٰی من طریق محمد بن عبد اللہ

بن عمرو بن عثمان عن ربیعہ عن جدہ قال کان اسلام عثمان انہ قال کنت بفناء الکعبۃ اذ اتینا فقیل لنا ان محمداً قد انکح عتبۃ بن ابی لھب رقیۃ ابنتہ وکانت ذات جمال بارع وکان عثمان مشتہراً بالنساء قال عثمان فلما سمعت ذلک وخلتنی حسرۃ ان لا اکون سبقت الیھا فلم البث انصرفت الی منزلی فاصبت خالتی قاعدۃ مع اھلی۔ ۔ ۔ ۔
الی آخرہ ۔۔ ثم اسلمت ثم لم البث ان تزوجت رقیہ وکان یقال احسن زوجین لاھا انسان رقیہ وزوجہا عثمان

دونوں عبارتوں کا ترجمہ ملاحظہ ہو

عمرو بن عثمان بیان کرتا ہے کہ اپنے اسلام لانے کی وجہ عثمان نے خود یہ بیان کی تھی کہ میں عورتوں کی حسن پرستی میں مشہور تھا اوران کی محبت میں دلچسپی رکھتا تھا ایک رات کو میں کعبہ کے سامنے قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا جب ہم وہاں سے آئے تو ہمیں یہ خبر پہنچی کہ تحقیق محمد نے رقیہ کا نکاح عتبہ بن ابی لہب سے کردیا ہے اور رقیہ بہت خوبصورت تھی عثمان کہتا ہے کہ میرے دل میں حسرت کی آگ بڑھنے لگی کہ ایسا کیوں نہیں ہوا کہ پہلے میرا نکاح ہوتا پس جب میں اپنے گھر لوٹا تو میں نے وہاں اپنی خالہ سعدہ کو بیٹھے پایا اور وہ جوگن تھی (یعنی کسی حساب کے ذریعے آنے والے حالات بتاتی تھی) مجھے دیکھ کر اس نے مذکورہ اشعار پڑھے جن کا مطلب یہ تھا کہ تجھے نبیؐ کی بیٹی ملے گی۔ عثمان کہتا ہے کہ میں نے خالہ کے اشعار سے تعجب کیا اور میں نے پوچھا کہ اے خالہ یہ تم کیا خبر دے رہی ہو اس نے کہا عثمان تو حسن بھی رکھتا ہے اور زبان بھی اور یہ نبیؐ برحق ہے تو اس پر ایمان لا تیرا دلی مقصد پورا ہوگا۔

عثمان کہتا ہے کہ پھر میں مسلمان ہوگیا اور رقیہ سے شادی کرلی۔

نوٹ مذکورہ دونوں کتابیں اہل حدیث دوستوں کو ضبط کروانی چاہیں کیوں کہ ان میں جناب عثمان اور نبی پاک دونوں کی توہین ہے جناب عثمان کی تو اس طرح ہے کہ انھوں نے اسلام کی سچائی دیکھ کر اسلام قبول نہیں فرمایا تھا بلکہ وہ تو رقیہ کے عاشق زار تھے اور اپنی مہربان خالہ کے مشورے سے جناب رقیہ کو حاصل کرنے کی خاطر اسلام قبول فرمایا تھا اور جو اسلام کسی عورت کو حاصل کرنے کے لیے قبول کیا جائے اس کی شان تو اہل حدیث بھائی ہی بیان کر سکتے ہیں اور نبی کریم کی ہتک مذکورہ روایت میں یوں ہے کہ حضور پاک جناب عثمان کی خالہ جتنا علم غیب تو رکھتے ہوں گے لہٰذا جب عثمان کو خالا نے بتا دیا کہ تو مسلمان بن جا تجھے رقیہ ملے گی. تو کیا نبی پاک کو یہ غیب کا علم نہ تھا کہ یہ شخص میری بیٹی پر معاذ اللہ عاشق ہے اور یہ رقیہ کو لینے کی خاطر اسلام قبول کر رہا ہے ۔

پس حضور کی شان پر اہل سنت کی روایت سے جو حرف آیا کہ معاذ اللہ نبی پاک نے بیٹی دے کر ایک اور مسلمان بنایا۔ مذکورہ روایت میں جناب عثمان کے حسن کا بھی کچھ ذکر ہے لیکن ان کے حسن کو ثابت کرنے کی خاطر اتنی لمبی روایت ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی ریاض النضرہ کتاب اہل سنت میں آنجناب کا جو لقب نعثل مذکور ہے وہی ان کے حسن کو ثابت کرنے کے لیئے کافی ہے ۔

نوٹ ۲ کتاب اہل سنت ریاض النضرہ جلد ۳ صفحہ ۸ باب ۳ فصل ۳ میں لکھا ہے کہ اسامہ بیان کرتا ہے کہ ایک دن گوشت کا پیالہ دے کر مجھے نبی کریم نے بھیجا کہ جاؤ یہ حضرت عثمان کو دے کر آؤ میں عثمان کے پاس آیا اور دیکھا کہ وہ اپنی بیوی رقیہ کے پاس بیٹھا تھا میں نے ان دونوں سے اپنی زندگی میں زیادہ خوب صورت جوڑا نہیں دیکھا ۔

ایک مرتبہ جناب عثمان کو دیکھتا تھا اور ایک مرتبہ جناب رقیہ کو دیکھتا

تھا جب میں واپس آیا تو حضور نے فرمایا کہ کیا تو نے عثمان اور رقیہ سے زیادہ خوب صورت جوڑا کبھی دیکھا ہے میں نے عرض کی کہ نہیں

ارباب انصاف اسلامی کتابوں کو پڑھ کر ہمارے دل پر چھالے پڑ گئے ہیں مذکورہ روایت کا راوی اسامہ بن زید بھی صحابی تھا کیا اُسے شرم نہ آئی کہ رقیہ نبی کی بیٹی ہے اور شادی شدہ ہے اسے بار بار نہ دیکھے نیز جناب عثمان کو بھی شرم نہ آئی کہ یہ غیر میری بیوی کو گھور گھور کر دیکھ رہا ہے اسے روکا نہیں ہے ان کو چھوڑ دیہ تو عام آدمی ہیں خود حضور پاک پوچھ رہے ہیں کہ ان سے زیادہ خوبصورت جوڑا تو نے دیکھا ہے میرے محترم قارئین مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ کتابیں عربی زبان میں چھاپ چھاپ کر اہل حدیث اور سنی بھائیوں نے پیسے کمانے کی خاطر ان کے ڈھیر لگا دیئے ہیں اور جب ہم غریب شیعہ بھاری رقمیں دے کر ان کو خرید کرتے ہیں تو سنی کتب فروش بہت خوش ہوتے ہیں کہ خوب منافع کمایا ہے لیکن جب ان کتابوں کو پڑھ کر کچھ روایات کا ترجمہ ہم شائع کرتے ہیں تو پھر ہمارے اہل حدیث وہابی بھائی بہت ہی ناراض ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کی توہین ہو گئی ہے سنی بھائی! توہین کے اسباب تو پھر خود مہیا کرتے ہیں۔ اگر صحابہ کرام کو شیعوں کی تنقید سے بچانا ہے تو پھر آپ کتابوں والے کاروبار کو پاکستان میں بند کر دو۔

نوٹ: ان کہانیوں کو پڑھنے سے معلوم ہوا کہ رقیہ نبی کریم کی حقیقی لڑکی نہ تھی بلکہ یہ ساری محنت جناب امیر معاویہ کے زمانہ میں ہوئی ہے جسکا حساب قیامت کے دن ان کو دینا پڑے گا۔

نیز کچھ سنی علماء لکھتے ہیں کہ عثمان کا نکاح رقیہ سے حالات کفر میں ہوا اور کچھ لکھتے ہیں کہ نکاح حالت اسلام میں ہوا یہ بھانت بھانت کے قول گواہ ہیں کہ عثمان کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے۔

دلیل دوم

زوجہ عثمان رقیہ نبی کریم کی صلبی بیٹی تھی

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ صفحہ [illegible] ذکر رقیہ

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ صفحہ ۲۹۷ ذکر رقیہ

الاصابہ کی عبارت ملاحظہ ہو

وتزوج رقیہ عتبۃ بن ابی لہب قبل النبوۃ فلما بعث قال ابو لہب رأسی من ... رأسک حرام ان لم تطلق ابنتہ ففارقها

اسد الغابہ کی عبارت ملاحظہ ہو

کان رسول اللہ قد زوج ابنتہ رقیہ من عتبۃ بن ابی لہب فلما نزلت سورۃ تبت ... الخ

دونوں عبارتوں کا ترجمہ

رقیہ سے عتبہ بن ابی لہب نے حضور کے اعلان نبوت سے پہلے نکاح کیا تھا۔ جب آنجناب نے اعلان رسالت فرمایا تو ابولہب نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اگر تو محمد کی بیٹی کو طلاق نہ دے گا تو ہم اکٹھے نہیں رہ سکتے پھر عتبہ نے رقیہ کو طلاق دے دی۔

نوٹ: مذکورہ حوالے سے دو باتیں معلوم ہوئیں پہلی یہ کہ رقیہ کا ایک کافر سے نکاح ہوا اور دوسری یہ کہ نکاح اعلان نبوت سے پہلے ہوا ہے۔ یہاں یہ چیز قابل غور ہے کہ جب رقیہ کا نکاح اس کافر سے اعلان نبوت سے پہلے ہوا تھا تو کیا رقیہ کی عمر اس وقت اتنی تھی کہ بالغہ ہو اور شادی کے قابل ہو پس ہم ناظرین کے لیے چند باتیں یہاں ذکر کرتے ہیں اور انہیں پھر ایک نتیجے تک لے چلتے ہیں۔

نبی کریم کا سن مبارک تنتیس برس کا تھا جب رقیہ پیدا ہوئی

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص ۶۹۲ ج ۴

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۴۳

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۱۱۰

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۲۷۴ ج ۱ ذکر اولاد نبی

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر ص ۸۹ ج ۱

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مواہب اللدنیہ ص ۱۴۵ ج ۱

الاستیعاب کی عبارت ملاحظہ ہو

ذکر ابو العباس محمد بن اسحاق السراج قال سمعت عبداللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر بن سلیمان الہاشمی قال ولدت زینب بنت

رسول اللہ ورسول اللہ ابن ... سنۃ وولدت رقیہ بنت رسول اللہ ورسول اللہ ابن ثلاث وثلاثین سنۃ۔

شرح فقہ اکبر کی عبارت ملاحظہ ہو

واما رقیۃ فولدت سنۃ ثلاث وثلاثین من مولدہ وکانت تحت عتبۃ بن ابی لھب

نور الابصار کی عبارت ملاحظہ ہو

واما رقیہ بنتہ فولدت ولرسول اللہ ثلاث وثلاثون سنۃ وکان تزوجھا عتبۃ بن ابی لہب

تاریخ خمیس کی عبارت ملاحظہ ہو

ولدت رقیۃ ولرسول اللہ ثلاث وثلاثون سنۃ

تمام عبارتوں کا ملخص ترجمہ

راوی بیان کرتا ہے کہ زینب پیدا ہوئی تو حضور کا سن تیس برس کا تھا اور جب رقیہ پیدا ہوئی تو نبی اکرم کا سن تینتیس برس کا تھا اور یہ رقیہ عتبہ بن ابی لہب کا نسے بیاہی گئی۔

نوٹ: مذکورہ حوالہ جات سے یہ معلوم ہوا کہ نبی پاک کا سن ۳۳ برس کا تھا اور رقیہ پیدا ہوئی تھی اور تمام امت کا اتفاق ہے کہ نبی پاک نے جب اعلان نبوت فرمایا تھا" (۲) وقت حضور پاک کا سن مبارک چالیس برس کا

تھا گویا حضور پاک نے رقیہ کی ولادت کے سات سال بعد اعلان نبوت فرمایا ہے۔

نبی کریم نے اعلان نبوت چالیس برس کی عمر میں فرمایا

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص۲ ذکر مبعث

یعقوبی کی عبارت ملاحظہ ہو

بعث رسول اللہ لما استکمل اربعین سنۃ

ترجمہ: نبی کریم جب مکمل چالیس برس کے ہو گئے تو اعلان نبوت فرمایا۔

نوٹ: عالم اسلام کے تمام عقل مندوں سے ہم شیعہ کی یہ اپیل ہے کہ ہمیں براے کرم یہ سمجھانے کی کوشش کریں کہ ہمارے نبی نے جب ۴۰ برس کے سن میں اعلان نبوت فرمایا تھا اس میں کتب اہل سنت کی رو سے رقیہ کا سن سات برس کا تھا۔ حضور کے اعلان نبوت کے بعد رقیہ کو طلاق مل گئی معلوم ہوا کہ ان کی شادی عتبہ کافر سے اعلان نبوت سے پہلے چھ برس کے سن میں ہوئی۔

پس سنی بھائی ہمیں یہ سمجھائیں کہ ہمارے نبی کریم کو کیا مجبوری تھی کہ چھ سال کی کم سن نابالغ بچی ایک کافر کے نکاح میں دے دی۔ شان نبوت کی سفارت اس طرح ہو سکتی ہے کہ رقیہ نامی لڑکی خدیجہ زوجہ نبی کی پالتو تھی اسی کی شادی عتبہ کافر کے ساتھ ہوئی اور اسے طلاق کے بعد پھر اس کی شادی جناب عثمان کے ساتھ ہو گئی جو کہ

تاریخ اسلامی بنی پاک کے بعد سو سال کے بعد ترتیب دی گئی ہے اس لیئے واقعات الٹ پلٹ ہو گئے ہیں اور چونکہ بنو امیہ کے زمانہ میں جناب عثمان کے فضائل پر بڑی محنت ہوئی ہے اسی لیے رقیہ کو ہمارے بنی کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

نوٹ ۲ اور وہابی اہل حدیث لوگوں سے گذارش ہے کہ عثمان صاحب کی خاطر کوئی غیرت مند مسلمان اپنے رسول کی توہین گوارا نہیں کرتا۔ کیوں کہ کوئی غیور باپ کم سن بیٹی اپنے دشمن کو نہیں دیتا پس ہمارے بنی کریم کی توہین ہے بنی کریم تو کفار کے مذہب کے مخالف تھے اور کفار آنجناب کے دشمن تھے پس ہمارے بنی کو کیا مجبوری تھی کہ کم سن لڑکیاں دشمنوں کو دیتے رہے، نیز عثمان کا رقیہ پر عاشق ہونا اس بات سے بھی بنی کریم کی توہین ہے اور عثمان صاحب کی بھی توہین ہے ہم شیعوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ رقیہ کا بنت بنی ہونا۔ اس کا کم سنی میں کفار سے نکاح ہونا اور عثمان کا رقیہ کے حسن کی تعریف کرنا اور عثمان کا اس پر عاشق ہونا اور نیز عثمان کا داماد نبی ہونا یہ سب باتیں سفید جھوٹ ہیں اور اس زمانہ میں بنائی گئی تھیں جس کے جمعہ کی نماز معاویہ نے بدھ کے دن پڑھائی تھی آپ کا یہ عذر کہ مذکورہ باتیں کتابوں میں لکھی ہیں، پس صحیح ہیں یہ عذر باطل ہے کیوں کہ آپ کے محبوب سلاطین بنو امیہ کے بادشاہوں کے بارے میں تاریخ میں لکھا ہے کہ وہ ایسے بدکار لوگ تھے جو ماں بہن اور بیٹی سے بھی زنا کرتے تھے۔

علت اُبنہ کے بیمار تھے اور وہ منڈے بازی بھی کرتے تھے، شراب اور کباب۔ غنا اور شکار خلق خدا پر ظلم کرنا ان کا محبوب شغل تھا۔ ان سب کے نسب مشکوک تھے ان کا دادا امیہ عرب کا مشہور زانی تھا ان کی دادی ہندہ ملک کی مشہور [illegible] تھی اور ان باتوں کا ثبوت اسی کتاب میں آپ کو شکوک کے حساب سے ملے گا اور آپ کے پاس ان باتوں کی تردید کے لیئے صرف دو عذر ہیں ایک تو یہ ہے کہ صرف

کتاب میں لکھا ہوا کافی نہیں ہے بلکہ عقل سے سوچنا بھی ضروری ہے اور دوسرا عذر یہ ہے کہ یہ باتیں سبائیوں اور یہودیوں کی بنائی ہوئی ہیں اور ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ عثمان کے تمام فضائل اور اس کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے اس کی برادری نے اپنی اور ان کی حکومت و خلافت چمکانے کی خاطر اپنے نامہ اعمال کی طرح تاریخ اسلام کو سیاہ کروایا ہے۔

اور آخری گزارش یہ ہے کہ بقول وہابیوں کے نبی کریم لڑکیاں دے کر مسلمانوں کی تعداد بڑھاتے تھے۔ ہم کہتے ہیں اسلام کے ٹھیکہ دار وہابیوں کو بھی چاہیے کہ وہ اس سنت رسول کو آج زندہ کریں اور اپنی لڑکیاں اپنے دشمنوں کو دے کر وہابیوں کی تعداد میں زیادتی کریں اور یہ ہتھیار وعظ نصیحت سے زیادہ کام کرے گا۔

دلیل سوم

رشتہ اسے دیا جائے جس کا دین پسند ہو

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب سنن دارقطنی ص ۴۱۵ کتاب النکاح

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب جامع ترمذی ص ۱۴۸ ج ۱ کتاب النکاح

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۴۵ ج ۶ " "

ترمذی شریف کی عبارت ملاحظہ ہو

قال رسول اللہ اذا خطب الیکم من ترضون دینہ وخلقہ فزوجوہ الا تفعلوا تکن فتنۃ فی الارض و فساد

ترجمہ: رسول اللہ نے فرمایا ہے جب تم سے وہ شخص رشتہ مانگے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کو رشتہ دے دو اگر تم نے نہ دیا تو یہ زمین میں فتنہ وفساد کا باعث ہوگا۔

نوٹ: قرآن پاک سے ثبوت گزر چکا ہے کہ خدا تعالیٰ کو کفر و شرک پسند نہیں ہے اسی لیئے ان کو رشتہ دینے سے اللہ نے روکا ہے اور جو چیز خدا کو پسند نہیں ہے وہ ایک عام مومن کو بھی پسند نہیں ہے اور نبی خدا کا نبی تو چونکہ ہر گناہ سے پاک ہوتا ہے لہذا خدا کی ناپسند چیز کو وہ ہرگز اختیار نہ کرے گا۔

حدیث مذکور نے بتایا کہ جب آپ سے کوئی ایسا شخص رشتہ مانگے جس کے دین کو آپ پسند کرتے ہیں تو اس کو رشتہ دے دینا۔ پس اگر کافر مسلمان سے رشتہ مانگے تو چونکہ مسلمان کو کافر کا دین پسند نہیں ہے لہٰذا ایک عام مسلمان بھی کافر کو رشتہ دینا گوارا نہیں کرے گا۔ چونکہ ہمارے نبی کفر کو مٹانے آئے تھے پس ناممکن ہے کہ حضور پاک نے کسی کافر کے دین کو پسند کیا ہو اور اسے بیٹی کا معاذ اللہ رشتہ دیا ہو۔ خلاصہ اگر زینب و رقیہ اور ام کلثوم ہمارے نبی کی حقیقی لڑکیاں ہوتی تو ان کے نکاح کفار سے نہ ہوتے۔ اور جب قیاس استثنائی میں استثنا نقیض تالی ہو تو نتیجہ بھی نقیض مقدم ہوتا ہے پس چونکہ ان کے نکاح کفار سے ہوئے تھے۔ لہٰذا وہ ہمارے نبی کی حقیقی لڑکیاں نہ تھیں۔ اہل حدیث وہابیوں کا یہ حال کہ مثل مشہور ہے۔ نکمی جی وبال جان بیلے۔ وہابی جب خدمت اسلام سے فارغ ہوتے ہیں تو عثمان کی دامادی والے مسئلہ پر تیاری کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی اگر وہابی لوگ داماد عثمان کا رٹہ نہ لگاتے اور طعنہ آمیز اشتہار نہ نکالتے تو شاید ہمارا یہ رسالہ وجود میں نہ آتا۔

دلیل چہارم

دامادی رسول ہمارے مولا علی علیہ السلام کے ساتھ مختص ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ فی مناقب العشرۃ المبشرہ صہ ۲۲۰ ج ۲ باب ۴ فصل ۶

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صہ ۸۵۳

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ صہ ۶۵

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صہ ۲۵۵ باب ۵۶

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین صہ ۱۴۲ ب ۲۵

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی فصل ۶ صہ ۱۰۹

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی فصل ۱۹ صہ ۲۰۹

ریاض النضرہ کی عبارت ملاحظہ ہو

روی ابو سعید فی شرف النبوۃ ان رسول اللہ قال لعلیؑ اُوتیت ثلاثا لم یؤتهن احد ولا انا اوتیت صهرا مثلی ولم اُوت انا مثلک و اوتیت زوجۃ صدیقۃ مثل ابنتی ولم اوت مثلها زوجۃ و اُوتیت

الحسن والحسين من صلبك ولم أوت من صلبك مثلهما ولكنكم مني وانا منكم ۔

ترجمہ: نبی کریم نے جناب امیر سے فرمایا تھا کہ آپ کو تین فضیلتیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو کسی ایک کو نصیب نہیں ہوئیں اور نہ ہی مجھے آپ کو میرے جیسا سسر ملا اور مجھے ایسا شرف نہ ملا آپ کو میری بیٹی جیسی صدیقہ زوجہ ملی لیکن مجھے اس کی مثل (صدیقہ) زوجہ نہ ملی آپ کو حسنؑ وحسینؑ جیسے بیٹے اپنی صلب سے ملے اور مجھ کو اپنی صلب سے ان کی مثل بیٹے نہ ملے لیکن آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں ۔

نوٹ: مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ داماد رسول ہونا یہ فضیلت صرف حضرت علی کی ہے کیوں کہ لم یؤتھن احد" ایسا جملہ ہے جس میں احد نکرہ ہے اور سیاق نفی میں عموم کا فائدہ دے رہا ہے ہمارے نبی نے ایسا کلام فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میرا جیسا سسرا کسی کا ہو یہ فضیلت صرف علی بن ابی طالب میں ہے ۔

خلاصہ اگر وہ تین لڑکیاں حضور پاک کی حقیقی لڑکیاں ہوتیں تو یہ فضیلت کہ میں سسرا ہوں۔ اسے جناب امیر کے ساتھ حضور پاک خاص نہ کرتے ۔ نبی کریم کا مذکورہ فضیلت کو جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام کے ساتھ خاص کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ تین لڑکیاں آنجناب کی حقیقی اولاد نہ تھی ۔ اور عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے

ہمارے اہل حدیث وہابی دوستوں کو خوف خدا کرنا چاہیے جو شرف اور فضیلت صرف مولی علی میں پائی جاتی ہے اس میں غیروں کو شریک نہ کریں۔ جناب معاویہ کو تو حضرت علی کے ساتھ ذاتی رنجشیں تھیں۔ معاویہ کے دل میں تو جنگ بدر کی ناراضگی تھی

کیونکہ ان کا نانا، ان کا بھائی اس جنگ میں جہنم داخل ہوئے تھے اور رہا، حدیث بھائیو؛
آپ کا مولا علی نے کوئی نقصان نہیں کیا۔ آپ ان کے فضائل میں غیروں کو کیوں شریک
کرتے ہو۔

آپ صرف بنوامیہ کی بادشاہی کو نہ دیکھیں مثل مشہور ہے کہ رزق نہ دیکھے کرتوت
دیکھئے آپ بنوامیہ کا کردار بھی دیکھیں۔ ان کو قرآن پاک میں شجر معونہ کہا گیا ہے اس قبیلہ
کا ہر فرد کچھ وچ چھری ناں غریب داس ہے۔ جو شخص بھی بنوامیہ کی تعریف کرتا ہے اس
کو اپنی اماں جی کے کردار کی تحقیق کرنی چاہیے کہیں وہ عشق مجازی کے چکر میں تو نہیں پھسی
رہی ہے۔

دلیل پنجم

رقیہ اور ام کلثوم نبیؐ کی زندگی میں یتیم تھیں لہذا وہ حضورؐ کی بیٹیاں نہ تھیں

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۲۲۷/۸ پ ۳۰ مطبوعہ مصر

تفسیر کبیر کی عبارت ملاحظہ ہو

و اما الیتیم فلا تقھر وروی انھا نزلت حین صاح النبی علی ولد خدیجۃ

ترجمہ: "یتیم پر قہر نہ کرو" روایت میں آیا ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی
تھی جب نبی کریم نے اولاد خدیجہ کو جھڑکی دی اور بلند آواز سے بلایا۔

نوٹ: انسانوں میں یتیم وہ ہوتا ہے جس کا باپ مرجائے حیوانوں میں یتیم وہ ہوتا ہے جس کی ماں مرجائے پرندوں میں یتیم وہ ہوتا ہے جس کے دونوں مرجائیں۔

نوٹ ۲: زینب اور رقیہ وام کلثوم ہی مذکورہ روایت میں مراد ہیں ورنہ ان کے علاوہ اور اولاد خدیجہ کوئی مراد نہیں ہوسکتی اور مذکورہ لڑکیوں کو حضور نے جب جھڑکی دی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یتیم پر قہر مت کریں اگر یہ لڑکیاں حضور کی صلبی لڑکیاں ہوتیں تو اللہ تعالیٰ ان کو حضورؐ کی زندگی میں یتیم نہ کہتا کیونکہ یتیم وہ ہے جس کا باپ مرجائے اور ان لڑکیوں کے باپ اگر خود رسول اللہ تھے تو وہ تو زندہ تھے پس یہ لڑکیاں یتیم کیسے بن گئیں۔

نوٹ: حوالہ مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اگر وہ لڑکیاں ہمارے نبی کی حقیقی لڑکیاں ہوتیں تو اللہ تعالیٰ ان کو حضور پاک کی زندگی میں یتیم نہ فرماتا اور نیز ان کے نکاح کافروں کے ساتھ نہ ہوتے کیونکہ باپ کی موجودگی میں بچے یتیم نہیں کہلاتے نیز نبیوں کی بیٹیاں کفار کے نکاح میں نہیں آتی۔

یہ بات یقینی ہوگئی کہ وہ لڑکیاں ہمارے نبی کی حقیقی لڑکیاں نہ تھیں پس جناب عثمان کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے۔ البتہ جناب معاویہ کے زمانے میں حضرت عثمان کے فضائل پر بہت کام ہوا ہے اور ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے ساتھ ان یتیم بچیوں کو ہمارے نبی کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ اور یہی سے ایک رسم چلی اور لوگوں میں جرت پیدا ہوگئی اور جو لوگ اولاد نبی سے نہیں تھے۔

دنیاوی عزت کی خاطر انھوں نے اولاد نبی ہونے کے دعوے شروع کر دیئے۔ اگر ہمارے اہل حدیث وہابی دوستوں کے بزرگ مذکورہ بات کی ابتداء نہ کرتے تو لوگ بھی یہ جرأت نہ کرتے۔

اہل حدیث وہابی علم تو پڑھ گئے ہیں لیکن مثل مشہور ہے چراغ تلے اندھیرا ہے ان کو ابھی تک رسول اللہ کے دوستوں اور دشمنوں میں تمیز نہیں ہو سکی جس طرح آج کل لوگ ان کی داڑھیوں کو دیکھ کر دھوکہ کھاتے ہیں اسی طرح وہابی بنوامیہ کی حکومتوں کو دیکھ کر دھوکہ کھاتے ہیں۔ سینما اور فلم والوں کی ٹھاٹھ اور عیش و عشرت کو دیکھو اور مسجد والوں کی غربت اور بدحالی کو بھی دیکھو اور پھر فیصلہ کر لو کہ خدا ان مسجد والوں پر خوش ہوتا ہے یا سینما والوں پر راضی ہے آل رسول کی مظلومیت اور بنوامیہ کی عیش و عشرت اور حکومت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا بنوامیہ پر خوش تھا ورنہ کہا جا سکتا ہے کہ خدا چکلے چلانے والوں پر اور فلم بنانے والوں پر خوش ہے اور اذان دینے والوں پر اور نماز پڑھانے والوں پر ناراض ہے۔

دلیل ششم

علمائے اہل سنت کا اقرار کہ زینب اور رقیہ و ام کلثوم نبی کی پروردہ لڑکیاں تھیں

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص۹ پ۴ سورۃ نساء آیت ۲۸

وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بھن پ۴ س نساء آیت ۲۸

قولہ من نسائکم اللاتی دخلتم بھن وھو متعلق بربائبکم کما تقول بنات رسول اللہ من خدیجۃ

ترجمہ: حاصل مراد یہ ہے کہ وہ عورتیں جن کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد کوئی شخص ہم بستری کر چکا ہے تو ان عورتوں کی وہ لڑکیاں جو کسی پہلے شوہر سے ہوں اس پر مرد پھر حرام ہیں ان سے وہ نکاح نہیں کر سکتا ایسی لڑکیوں کو عربی اصطلاح میں ربیبہ (یعنی پروردہ) کہتے ہیں اور ان پروردہ لڑکیوں کی مثال صاحب تفسیر نے یہ دی ہے کہ جیسے رسول اللہ کی لڑکیاں تھیں خدیجہ سے۔

نوٹ: مذکورہ عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ رقیہ اور ام کلثوم حضور کی اپنی لڑکیاں نہ تھیں بلکہ پروردہ تھیں کیونکہ اگر یہ حضور کی اپنی لڑکیاں ہوتیں تو وہ آیت حرمت علیکم امہاتکم و بناتکم کے حکم میں آ چکی تھیں دوبارہ ان کو ربائبکم کے حکم میں ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

نوٹ ۲: مذکورہ حوالہ سے ثابت ہوا کہ وہ لڑکیاں ہمارے نبیؐ کی ربائب تھیں باقی رہا جناب عثمان کا ان کا شوہر ہونا تو ہم یہ عرض کرتے ہیں عتبہ اور عتیبہ بھی ان کے شوہر تھے۔ پس یہ فضیلت ایسی ہے جو جناب عثمان کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ابولہب کے بیٹوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ پس جو فضیلت کسی کافر کے گھر میں بھی پائی جاتی ہے اس پر کسی مسلمان کا فخر کرنا کوئی اچھا نہیں لگتا اور وہابی اہل حدیث لوگوں کے لیے مذکورہ حوالہ جات باعث عبرت اور دعوت فکر ہیں۔ وہابیوں کی یہ علمی کمزوری ہے کہ جس کسی سنی عالم نے کوئی بات شیعوں کے موافق لکھ دی۔ اس بچارے پر تقیہ باز یا تخم سبائی کی تہمت لگا دیتے ہیں۔ حالانکہ اس کا قصور صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس نے آل رسول کی کوئی فضیلت لکھی ہوتی ہے اور باب انصاف یہ یاد رکھے گا کہ جس دل میں آل رسول کی دشمنی ہے وہ یا تو منافق ہے یا ولد الحیض یا ولد الزنا ہے۔

دلیل ہفتم

اللہ تعالیٰ کی گواہی کہ آخری نبی کی ایک ہی بیٹی ہو گی

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور صہ ۵۹ پ ۱۳ سورۃ الرعد آیت ۲۹

الذین امنو و عملوا الصالحات طوبیٰ لھم وحسن مآب الرعد آیت ۲۹

اخرج ابن ابی حاتم عن ضرغد السرخی قال اوحی اللہ الی عیسیٰ بن مریم فی الانجیل یا عیسیٰ جدّ فی امری ولا تھزل واسمع فتولی واطع امری یا بن البکر البتول انی خلقتک من غیر فحل وجعلتک وامک آیۃ للعالمین فایای فاعبد وعلیّ فتوکل و خذ الکتاب بقوۃ قال عیسیٰ ای رب ای کتاب اخذ بقوۃ قال خذ کتاب انجیل بقوۃ ففسرہ لاھل السریانیۃ واخبرھم انی انا اللہ لا الٰہ الا انا الحی القیوم البدیع الدائم الذی لازوال لہ فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یکون فی آخر الزمان فصدقوہ واتبعوہ صاحب الجمل والمدرعۃ والھراوۃ والتاج الاجعل العین المقرون الحاجبین صاحب الکساء الذی انما نسلہ من المبارکۃ یعنی خدیجۃ یا عیسیٰ لھا بیت من لؤلؤ من قصب موصل بذھب لاسقم فیہ اذی ولا نصب لھا بنت یعنی

فاطمة ولها ابنان فيستشهدون يعني الحسن والحسين
طوبیٰ لمن سمع کلامه وادرك زمانه وشهد ايامه قال عیسیٰ
یارب وما طوبیٰ قال شجرة فی الجنة انا غرستها بیدی
واسکنتها ملائکتی اصلها من رضوان وماءها من
تسنیم ۔

ترجمہ (ملخص) راوی بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو وحی کی کہ میرے امر کو پہنچانے کی کوشش کر اور سستی نہ کر۔ میرے امر کو سن اور اس کی اطاعت کر اے کنواری بتول کے بیٹے میں نے تجھے بغیر باپ کے پیدا کیا اور میں نے تجھے اور تیری ماں (مریم) کو عالمین کے لیے اپنی قدرت کی نشانی بنایا۔

پس میری ہی عبادت کر اور مجھ پر ہی بھروسہ کر اور کتاب کو مضبوطی سے پکڑ جناب عیسیٰ نے عرض کی کس کتاب کو حکم ہوا کہ انجیل کو اور اس کی اپنی امت کے لیے تفسیر کر اور انھیں خبر پہنچا دے کہ تحقیق میں ہی معبود برحق ہوں میں حی اور قیوم ہوں ہر چیز کا خالق ہوں اور ہمیشہ رہنے والا ہوں جسے زوال نہیں (اپنی امت سے کہہ دے) ایمان لائیں اللہ اور اس کے رسول پر وہ رسول جو نبی امی ہے جو آخری زمانے میں آئے گا اس کی تصدیق کرو اور پیروی کرو وہ اونٹ، زرہ، ڈنڈے اور تاج والا ہے۔ کشادہ آنکھ والا ہے ملے ہوئے ابروں والا ہے، چادر والا ہے۔ اس کی نسل خدیجہ خاتون سے ہو گی جو برکت والی ہے اے عیسیٰ خدیجہ کے لیے جنت میں گھر ہے ایسے موتیوں سے بنا ہوا جن میں سوراخ نہیں ہو گا اور اس میں سونے کی ملاوٹ ہو گی اس گھر میں تکلیف اور تھکاوٹ نہیں ہو گی اس خدیجہ کی ایک ہی بیٹی ہے جس کا نام فاطمہ ہے اور اس فاطمہ کے دو بیٹے ہوں گے ایک حسنؑ اور اور دوسرا حسینؑ اور وہ دونوں شہید ہوں گے طوبیٰ ہے اس شخص کے لیے جس نے اس نامی نبیؐ کا کلام سنا اور اس کے زمانے کو پایا عیسیٰ نے عرض کی اے خدایا وہ طوبیٰ کیا

ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ جنت میں ایک درخت ہے جسے میں نے اپنے دست قدرت سے بویا ہے اور اس کے پاس ملائکہ کو رہائش پذیر کیا ہے اس کی جڑ رضوان سے ہے اور اس کا پانی تسنیم سے ہے ۔

نوٹ: مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی تو گذرے ہوئے زمانہ کے نبیوں کو بھی اللہ پاک خبر دے چکا تھا کہ آخری نبی کی جناب خدیجہ سے صرف ایک لڑکی ہوگی جس کا نام فاطمہ ہے اس فاطمہ کے دو بیٹے ہوں گے ایک حسنؑ اور ایک حسینؑ اور وہ دونوں شہید ہوں گے۔ بالفرض اگر وہ تین لڑکیاں بھی ہمارے نبیؐ کی حقیقی لڑکیاں تھیں تو ان کا ذکر کبھی کسی مقام فضیلت میں نظر آتا لیکن قرآن پاک اور حدیث پاک نے ان لڑکیوں کو کسی مقام فضیلت میں ذکر نہیں کیا اور اسی سے معلوم ہوا کہ ان کا شوہر کوئی بھی ہو خواہ عتبہ اور عتیبہ ہوں یا جناب عثمان ہوں ان کے لیے ان لڑکیوں کا شوہر ہونا کوئی فضیلت نہیں ہے۔ البتہ جناب معاویہ کبیر نے اس محاذ پر خوب جنگ لڑی ہے لیکن شیعان حیدر کرار کو شکست نہیں دے سکا اور آج کل معاویہ کے گدی نشین بہت بھرے ہوئے ہیں اور ان سے انصاف کی قبول کرنا ایسے ہے جیسے بیل والے گھر سے لسی مانگی جائے۔ یہ دین اسلام کے ٹھیکہ دار دین محافظ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ارباب انصاف مثل مشہور ہے

کہ اگر بلی گوشت کی حفاظت کی خواہش کرے تو اعتبار نہ کرنا بنو امیہ کے وکلا کبھی بھی کسی کو راہ حق پر نہیں لگائیں گے ۔

دلیل ہشتم

نبی کریم کا اپنے داماد کے شرف پر فخر کرنا

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۲۹۴ پ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۳۰

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۶۸ ج ۱ ذکر تزویج

لقد جاءکم رسولٌ من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم س التوبۃ ۱۳۰

اخرج ابن مردویہ عن انس قال قال رسول اللہ لقد جاءکم رسول من انفسکم فقال علی ابن ابیطالب یا رسول اللہ ما معنی انفسکم فقال رسول اللہ انا انفسکم نسباً وصھراً وحسباً لیس فی ولا فی آبائی من لدن آدم سفاح کلھا نکاح ۔

ترجمہ: راوی کہتا ہے حضور نے اس آیت کو تلاوت فرمایا کہ تحقیق تمھارے پاس آیا ہے رسول " من انفسکم "، حضرت علی بن ابی طالب نے عرض کی کہ یارسول اللہ انفسکم کا معنی کیا ہے تو حضورؐ پاک نے فرمایا کہ میں تم میں زیادہ نفیس ہوں از رو ے نسب کے اور داماد کے اور حسب کے مجھ میں اور میرے آباؤ اجداد میں آدم سے لے کر مجھ تک سب نکاح سے پیدا ہوئے ہیں کہیں غلط نکاح نہیں ہے ۔

نوٹ: مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبیؐ نے اس بات پر فخر کیا ہے کہ میرے داماد جیسا کسی کا داماد نہیں ہے اور فخریہ تب

درست ہے کہ وہ تین لڑکیاں جو کفار سے بیاہی گئی تھیں، حضور پاک کی حقیقی لڑکیاں
نہ ہوں اگر ان کو حقیقی مان لیا جائے تو ان کے نکاح تو کفار کے ساتھ بھی ہوئے ہیں اور کافر
داماد ملنے پر تو ایک عام آدمی بھی فخر نہیں کرتا۔

نبی کریم کا اپنے داماد پر فخر کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور کی حقیقی لڑکی صرف
فاطمہ زہرا ہے اور نبی کریم نے ان کے شوہر جناب امیر پر فخر فرمایا ہے کیوں کہ جناب امیر
میں سوائے نبوت کے تمام کمالات پائے جاتے ہیں اور اگر حضرت علی نہ ہوتے تو
دنیا میں کوئی شخص بھی جناب فاطمہ زہرا کا شوہر بننے اور نبی کریم کا داماد ہونے کی
صلاحیت نہ رکھتا تھا۔ جناب عثمان رقیہ اور ام کلثوم کے شوہر پر حضور پاک نے فخر
نہیں کیا کیوں کہ عثمان سے پہلے ان کے شوہر تو عتبہ و عتیبہ کفار بھی رہے ہیں۔

نوٹ: اہل حدیث وہابیوں سے گذارش ہے کہ گڑ گڑ کہہ منھ میٹھا نہیں ہوتا
صرف عثمان کو داماد رسول کہنے سے کیا فائدہ جب کہ قرآن سنت
سے اس کا ثبوت نہیں ملتا ہے۔ نیز بنو امیہ کے فضائل بیان کرنے سے ایمان کا گھاٹا ہے
مثل مشہور ہے خصم کا کھائیں بیر گیت گائیں بھیا جی۔ دنیا کو اسلام تو آل رسول
نے سکھایا ہے لیکن وہابی لوگ گیت گائیں بنو امیہ کے۔ بنو امیہ کی فتوحات صرف اپنی
حکومت چمکانے کی خاطر تھیں ان کو اسلام سے کوئی محبت نہیں تھی ان کی [illegible]
[illegible] اور دن خلق خدا پر ظلم کرتے ہوئے گزرتا تھا
سوائے خدائی رہنماؤں کے باقی جن لوگوں نے بھی اسلام کا لیبل لگا کر حکومت کی ہے
ان کا حال پتلا ہے آج کل حاضر مثال سعودیہ کی ہے بے شک سعودی حکومت نے
مکہ و مدینہ سے کفار کو نکالا ہے لیکن کفار کی محبت کو اپنے دلوں سے نہیں نکالا مسلمانوں
کو چکر دے رہے ہیں۔ اسرائیل سے دشمنی کا دعویٰ اور امریکہ سے برادرانہ مراسم اور
اسرائیل و امریکہ کا آپس میں کیا رشتہ ہے۔ اس سارے چکر کا فیصلہ پڑھے لکھے مسلمان

خود کریں گے۔ پاکستانی مسلمانوں صرف شیعوں کے جلوس روکنا خدمت اسلام نہیں ہے اپنے مسلمان سربراہوں سے پوچھو کہ وہ اسرائیل سے جہاد کیوں نہیں کرتے۔

دلیل نہم

حضرت علیؑ کا خود داماد رسول ہونے پر فخر کرنا

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۷۹ باب ۹ فصل ۳
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاول ص۳۶
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص۳۷۱ باب ۶۱
(۴) عالم اسلام کی کتاب دیوان علی مترجم ص۱۷۱ قافیہ میم مطبوعہ کراچی
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین ص۴۲۷ خاتمۃ الکتاب
(۶) اہل سنت کی معتبر شرح ابن ابی الحدید ص۴۵۵
(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص۳۹۲ ج۲ فضائل علی

صواعق محرقہ کی عبارت ملاحظہ ہو

لما وصل الیہ فخر من معاویۃ قال لغلامہ اکتب ... ثم املی علیہ
محمد النبی اخی وصہری ۔ وحمزۃ سید الشہداء عمی ۔ وجعفر الذی یمسی ویضحی
یطیر مع الملائکۃ ابن امی ۔ وبنت محمد سکنی وعرسی ۔ منوط لحمہا بدمی ولحمی ۔
وسبطا احمد ابنای منہا ۔ فایکم لہ سہم کسہمی ۔ سبقتکم الی الاسلام
طرا ۔ غلاما ما بلغت اوان حلمی ۔ قال البیہقی ان الشعر

حمیا بجب علیٰ کل احد منواں فی علی حفظہ للعلم بعد اخرۃ فی الاسلام

ترجمہ: جب حضرت علی کو معاویہ کا ایک فخریہ خط پہنچا تو جناب علی نے اپنے ایک غلام سے فرمایا کہ اس خط کا جواب لکھو پھر آنجناب نے یہ لکھوایا کہ محمد مصطفیٰ اللہ کے نبی ہیں اور میرے بھائی اور خسر ہیں اور حمزہ شہیدوں کا سردار میرا چچا ہے اور جعفر جو صبح و شام فرشتوں کے ساتھ جنت میں پرواز کرتا ہے میرا ماں جایا ہے اور محمد مصطفیٰ کی بیٹی میرے دل کا سکون اور میری زوجہ ہے اس کا خون اور گوشت میرے خون اور گوشت سے ملا ہوا ہے احمد مصطفیٰ کے دو نواسے ان کی بیٹی سے میرے معنو، بیٹے ہیں پس تم میں سے کون ہے جس کو شرف سے ایسا حصہ ملا ہو جیسا کہ مجھے ملا ہے بس تم تمام سے پہلے اسلام کی طرف سبقت کر گیا اس وقت میں بچہ تھا اور سن بلوغ کو نہیں پہنچا تھا۔

امام بیہقی نے کہا ہے کہ جو لوگ حضرت علی کی عقیدت میں سست ہیں ان پر واجب ہے کہ وہ ان اشعار کو زبانی یاد کریں تاکہ انھیں حضرت علی کی وہ باتیں معلوم ہو سکیں جو اسلام میں ان کے لیے باعث فخر ہیں۔

ینابیع المودۃ اور دیوان علیؑ کی عبارت ملاحظہ ہو

(مذکورہ اشعار کے بعد دیوان علی اور ینابیع میں یہ شعر بھی معہ دیگر چند اشعار کے موجود ہے)

واوجب لی ولایتہ علیکم رسول اللہ یوم غدیر خم

ترجمہ: جس طرح کی ولایت حضور پاک لوگوں پر ثابت ہے اسی قسم کی میری ولایت اور سرداری بھی رسول اللہ نے تم لوگوں پر غدیر خم کے دن فرض کی

نوٹ: مثل مشہور ہے کہ دیگ سے چمچا زیادہ گرم ہوتا ہے معاویہ صاحب عثمان سے زیادہ تیز تھے لیکن جناب امیر کے سامنے اس موقع پر خاموش ہو گئے۔ اسی خاموشی سے ثابت ہے کہ عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے۔

فرائد السمطین کی عبارت ملاحظہ ہو

وروی ان کتب الیہ معاویۃ اما بعد فان ابی کان سیدا فی الجاھلیۃ فصرت ملکا فی الاسلام وانا خال المومنین کاتب الوحی و محمد رسول اللہ۔ تعالی علی علیہ السلام بالفضل یفتخر علی ابن اکلۃ الاکباد اکتب الیہ یا قنبر ان لی سیوفا بدریۃ وسھاما ھاشمیۃ قد عرفت مواقع نصالھا فی اقاربک وعشائرک یوم بدر وماھی من الظالمین ببعید ثم قال اکتب محمد النبی اخی وصھری ...... وبنت محمد سکنی و عرسی ...... فمن منکم لہ سھم کسھمی ...... الخ

ترجمہ: جناب معاویہ کبیر نے حضرت علی کی طرف یہ خط لکھا کہ میرا باپ زمانہ جاہلیت میں جاہلوں کا سردار تھا۔ اور اسلام میں میں بادشاہ ہوں۔ مومنین کا ماموں جان ہوں۔ میں بیٹر نویس ہوں۔ اور نبی کا سالا ہوں جب اس سانے کا خط پہنچا) تو حضرت علی نے فرمایا کہ کیا فضائل کے ذریعے شہدا کے جگر چبانے والی عورت کا بیٹا مجھ پر فخر کرتا ہے۔

اے قنبر اس کو جواب لکھو کہ میرے پاس وہی ہاشمی تلواریں اور نیزے ہیں جن کے پھلوں کے زخم تو نے جنگ بدر میں اپنے خاندان میں دیکھے تھے اور وہ ہتھیار اب بھی ظالموں سے دور نہیں ہیں۔ نبی کریم میرے سُسرے تھے ان کی بیٹی میری بیوی تھی

یہ فضیلت ہو تو میرے سوا کس کو حاصل ہے۔

نوٹ: مذکورہ شعروں میں جناب امیر نے اپنے چند فضائل بیان فرمائے ہیں اور ان میں ایک یہ فضیلت بھی بیان کی ہے کہ نبی کریم کی بیٹی فاطمہ زہرا میری بیوی اور حضور پاک میرے سسر ہیں اس کے بعد فایکم ۔یا۔ فمن لکم ۔ سے جو کہ علم اصول کی روشنی میں عموم کے صیغے ہیں تمام لوگوں کو خطاب فرمایا کہ کسی شخص کو میری مذکورہ فضیلت جیسی فضیلت حاصل ہے۔ جناب امیر کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ ہمارے نبی کریم کی حقیقی بیٹی صرف فاطمہ زہرا ہے اور وہ تین لڑکیاں جو کفار سے بیاہی گئی تھیں وہ حقیقی لڑکیاں نہ تھیں۔ پس جب ہمارے مولی نے ان لڑکیوں کے حقیقی ہونے کا انکار فرمایا ہے تو کوئی بھی صاحب ایمان ان کو حقیقی نہیں مان سکتا اور جناب امیر کا فرمان ہمیشہ برحق ہوتا ہے حدیث گواہ ہے کہ علی مع الحق والحق مع علی۔ ارباب انصاف سخن راست تلخ میباشد کہ سچی بات کڑوی ہوتی ہے بنو امیہ اپنے مشکوک نسب اور بدکردار کی وجہ سے اولاد نبی کے کفو ہی نہ تھے پس عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے اسی لیئے تو دہابیوں کا ماموں جان بھی جناب امیر کے آگے خاموش ہو گیا۔ اگر عثمان بھی داماد نبی تھے (معاذ اللہ) تو معاویہ حضرت علی سے کہہ دیتے کہ یہ فضیلت تو عثمان میں بھی موجود ہے ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ تاریخی حقائق وہابیوں کے سامنے ایسے ہیں جیسے بھینس کے آگے بین باجے بھینس کھڑی پگھرائے۔

ارباب انصاف ہمیں اس چیز کا احساس ہے کہ آج کل اسلام کو کفار کی بدترین سازشوں سے سخت خطرہ ہے اور ضرورت ہے کہ بجائے عثمان کی دامادی کے مسئلہ کے اتحاد المسلمین پر لکھا جائے اور کفار کی مکاریوں کو بے نقاب کیا جائے لیکن جب وہابیوں کے کسی مولوی احسان الٰہی ظہیر نے کتاب الشیعہ والسنہ میں اعلان کر دیا کہ ہم شیعوں سے اتحاد نہیں کریں گے تو پھر ہمیں مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ وہابیوں

کوششوں سے کیا تکلیف ہے۔ ان کو تکلیف یہ ہے کہ ہم لوگوں کو بتاتے ہیں کہ سودیہ میں حج کے موقع پر تمام دنیا کے کفار کی مذمت کی جائے اور مسلمانوں کو تیار کیا جائے کہ وہ کفار سے امداد نہ لیں سمان عیاشی نہ خرید اجائے ٹیلی ویژن کی مسلمان ملکوں کو ضرورت نہیں ہے کہ اسلامی معاشرہ کی تباہی کا باعث فلم اور سینما ہیں اور ٹیلی ویژن تو گھر گھر سینما ہے۔ اسلامی معاشرہ سے شرم و حیا کے اٹھ جانے کا سبب فلمی دنیا ہے۔ نیز حج کے موقع پر مسلمانوں کو یہ سبق دینے کی ضرورت ہے کہ وہ حکمران جو اسلام کے نام سے غلط فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان سے پیچھا چھوڑایا جائے اور امریکہ نوازی یا دیگر کفار کی دوستی کا دم بھرنے والے حکمرانوں کو اسلام سے کوئی دلچسپی نہیں ہے یہ باتیں اگر حج کے موقع پر مسلمانوں کو بتائی جائیں تو وہابی حکومت کا خاتمہ بالکل ہو جائے۔

فاطمۃ الزہرا بنت رسول سیدۃ النساء کے شوہر ہونے پر جناب امیر کا فخر کرنا

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین ج ۵۵ ص ۳۲۱

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی فصل ۱۹ ص ۲۲۲

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب

مناقب اور فرائد کی عبارۃ ملاحظہ ہو

قال انشدکم باللہ هل فیکم احد له زوجة مثل زوجتی فاطمه بنت محمد سیدة النساء اهل الجنة غیری۔

ترجمہ: خدارا آپ مجھے بتائیں کہ میرے علاوہ کیا آپ میں کوئی ایسا شخص ہے جس کی زوجہ شرف میں فاطمہ بنت محمد کے برابر ہو وہ فاطمہ جو اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

نوٹ: جب حضرت عمر وفات پا گئے اور اپنے بعد چھ آدمی معین کر گئے کہ وہ آپس میں صلاح مشورہ کر کے اپنے میں سے ایک آدمی کو خلیفہ بنا لیں اور ان میں جناب امیر المومنین علی علیہ السلام بھی تھے تو جناب امیر نے باقی پانچ سے جن میں جناب عثمان بھی شامل تھے فرمایا کہ نبی کریم کی بیٹی کا شوہر ہونا یہ شرف و فضیلت صرف مجھ میں پایا جاتا ہے اور میں تمام لوگوں سے افضل ہوں پس خلافت میرا حق ہے۔

نوٹ ۲: اگر جناب عثمان کے گھر بقول اہل سنت نبی کریم کی دو لڑکیاں تھیں تو ان کا فرض تھا کہ وہ بھی بولتے کہ یا علی یہ شرف تو مجھ میں آپ سے زیادہ پایا جاتا ہے کہ میرے گھر تو نبی کی دو لڑکیاں ہیں جناب عثمان کا ہمارے مولیٰ علی کے سامنے نہ بولنا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دو لڑکیاں رقیہ اور ام کلثوم ہمارے نبی کی صلبی لڑکیاں نہ تھیں

نوٹ ۳: اگر جناب عثمان نہیں بولتے تھے تو دوسرے اصحاب بول پڑتے کہ یہ شرف تو عثمان میں جناب امیر سے زیادہ پایا

جاتا ہے لیکن اصحاب نبی بھی بغیر کسی ڈر کے اور سیاست کے خاموش رہے۔

خاموشی اس بات کا ثبوت ہے کہ اصحاب نبی کو یقین تھا کہ رقیہ اور ام کلثوم نبی کریم کی صلبی لڑکیاں نہیں ہیں۔ نیز خاموشی کا یہ سبب نہیں ہے کہ وقت شوری وہ لڑکیاں فوت ہو گئی تھیں کیوں کہ اس وقت جناب فاطمہ زہرا بھی شہادت پا چکی تھیں۔ جناب علی علیہ السلام کا یہ چیلنج کہ صحابہ میں سے کس کی بیوی میری زوجہ فاطمہ جیسی ہے اور تمام اصحاب کا لاجواب ہو جانا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ عثمان صاحب کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے۔

اعتراض

وہابیوں کا یہ مایہ ناز اعتراض ہے کہ کسی امام کے فرمان سے شیعہ ثابت کریں کہ نبی کریم کی صرف ایک لڑکی تھی۔

جواب : مولا علی کا مذکورہ فرمان کہ بتاؤ کس صحابی کی بیوی میری زوجہ فاطمہ کی مانند ہے یہ اس کا ثبوت ہے کہ نبی کی لڑکی صرف ایک تھی اور ریاض النضرہ سے حوالہ گزر چکا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ آپ کو میرے جیسا سُسرا ملا ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ نبی کریم نے صرف فاطمہ کے بارے اقرار کیا ہے کہ وہ میری بیٹی ہے اور دوسریوں کے بارے میں انکار رہے۔

وہابیوں سے گذارش ہے جھوٹے دامنہ کالا سچے دا بول بالا۔ ناموس صحابہ کا نگہبان آپ کو کس نے بنایا مثل مشہور ہے جواں دا ڈھیر تے گدوں رکھوالا جس طرح صحابہ کی توہین آپ کی بخاری میں موجود ہے بے مثال ہے صحابہ کے بہانے بنوامیہ کی وکالت وہی مثال بنی روندی یاراں نوں نال لے بھراواں دا۔ وہابی لوگ خدا رسول اور صحابہ کرام کے دشمن ہیں صرف یہ لوگ بنوامیہ مثل معاویہ یزید کے وکیل ہیں صاف بات تو یہ ہے کہ یزید کی طرف سے صفائی پیش کرنا ایسے ہے جیسے شیطان کی طرف سے صفائی پیش

کرنا ہے یہاں مثل مشہور ہے من حرامی حجتاں ڈھیر اگر دل میں انصاف اور ایمان نہ ہو تو ہر بدکردار کی صفائی پیش کی جا سکتی ہے ۔

دلیل دہم

دامادِ رسول ہونے کو تمام علماء نے مولا علیؑ کے فضائل و القاب میں شمار کیا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الحفاظ ص۱ ذکر علی

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب ص۵۰ ذکر سنۃ اربعین

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص۱۴۳

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص۶۲ ذکر خلفا

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی ص۹

تذکرۃ الحفاظ کی عبارت ملاحظہ ہو

"امیر المومنین علی ابن ابیطالب ابوالحسن الہاشمی قاضی الامۃ وفارس الاسلام وختن المصطفیٰ کان من سبق الی الاسلام جاھد فی اللہ حق جہادہ ونھض باعباء العلم والعمل وبشرہ النبی بالجنۃ وقال من کنت مولاہ

فعلی مولاہ وقال لہ انت منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی وقال لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق۔

ترجمہ: جناب امیر علیہ السلام اس امت کے قاضی ہیں اسلام کے شاہسوار ہیں حضرت محمد مصطفیٰ کے داماد ہیں سب سے پہلے اسلام لانے کے تاجدار ہیں راہ خدا میں جہاد کرنے کا حق ادا کیا علم و عمل کے بوجھ اٹھائے حضور نے ان کے لیے جنت کی گواہی دی اور فرمایا جس کا میں سردار اس کا علی سردار۔ نیز فرمایا آپ نے (اے علی) مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون نبیؑ کو موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا تیرے ساتھ نہیں محبت رکھے گا۔ مگر مومن اور تیرے ساتھ نہیں بغض رکھے گا مگر منافق۔

شذرات الذہب کی عبارت ملاحظہ ہو

علی علیہ السلام ومناقبہ لا تعد من اکبرھا تزویج البتول ومواخاۃ الرسول ودخولہ فی المباھلۃ والکساء

ترجمہ: حضرت علی کے اتنے فضائل ہیں جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا اور جناب کے بڑے فضائل میں سے چند یہ ہیں نبی کی بیٹی فاطمہ بتول سے حضرت علی کی شادی کا ہونا۔ مسلمانوں میں بھائی چارہ قائم کرتے وقت رسول اللہ کا حضرت علی کو اپنا بھائی بنانا اور حضرت علی کا آیت مباہلہ اور آیت تطہیر میں شامل ہونا۔

فصول المہمہ کی عبارت ملاحظہ ہو

وھذا البعض ما اوردناہ فی مناقب ابی السبطین وفارس بدر وحنین زوج البتول وابی الریحانتین قرارۃ القلب قرۃ العین سیف اللہ

وحجۃ وصراط المستقیم وبعد فای شرف ما افترع هضابہ وای معقل عزما فتح بابہ

ترجمہ: یہ چند فضائل اور واقعات ہیں جو ہم نے اس ذات کے مناقب میں ذکر کئے ہیں جو ابو السبطین ہے اور شہسوار بدر وحنین ہے نبی کی بیٹی فاطمہ بتول کا شوہر ہے اور وہ دو شہزادے جو رسول کے باغ زندگی کے پھول تھے۔ دل کا سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک تھے ان کا باپ علی علیہ السلام اللہ کی تلوار ہے اور خدا کا سیدھا راستہ ہے۔ حجت خدا ہے پس کون سے شرف وفضل کا پہاڑ ہے جس کی چوٹی پہ حضرت علی نہیں پہنچے اور کونسا عزت کا قلعہ ہے جس کا دروازہ حضرت علی نے نہیں کھولا۔

شرح فقہ اکبر کی عبارت ملاحظہ ہو

علی ابن ابیطالب وهو المرتضی زوج فاطمۃ الزهرا وابن عم المصطفی والعالم فی الدرجۃ العلیا والمعضلات التی سئلہ کبار الصحابۃ عنها ورجعوا الی فتواہ فیها کثیرۃ شہیرۃ۔

ترجمہ: حضرت علی انھیں کا لقب مرتضیٰ ہے نبی کی بیٹی فاطمہ زہرا کے شوہر ہیں نبی پاک کے چچا کے بیٹے ہیں اور بلند درجہ کے عالم ہیں اور بڑے بڑے صحابہ نے مشکلات کو حضرت علی سے پوچھا۔

نوٹ:

حضرت علی علیہ السلام کے وہ فضائل ہیں جن کی گواہی دشمن بھی دیتے ہیں اور فضیلت ہوتی بھی وہی ہے جس کی گواہی دشمن دیتے ہوں۔ جناب امیر کی یہ فضیلت کہ وہ داماد رسول ہیں اس کی گواہی اپنے اور پرائے موافق اور مخالف سب دیتے ہیں اور جناب عثمان کی کسی فضیلت کی گواہی کسی مخالف نے نہیں دی عقل مند کو چاہیے کہ جس بات پہ اتفاق ہو

اس کو مان لے اور جس میں جھگڑا ہو اس کو چھوڑ دے حضرت علی کے داماد رسول ہونے پر اتفاق ہے لہٰذا آنجناب کی اس فضیلت کو مان لیا جائے اور جناب عثمان کے داماد نبی ہونے میں اختلاف ہے لہٰذا ان کی اس فضیلت کو چھوڑ دیا جائے علماء اہل سنت کا حضرت علی کے فضائل میں یہ بات شمار کرنا کہ وہ فاطمہ زہرا کے شوہر تھے نبی کریم کے داماد تھے اور عثمان کے فضائل میں فرضی دامادی کو نبیذ فاروق کی طرح ہضم کر جانا اور ڈکار بھی نہ لینا اس بات کا ثبوت ہے کہ عثمان صاحب کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے

ارباب انصاف وہابی لوگ اسلام کی آڑ میں دین اسلام کے ٹھیکدار بن گئے ہیں۔ مثل مشہور ہے۔ جٹ کی جانے لونگاہ دا بھا، جٹ کی جانے کو کلے تے پڑ بھیڑے کھا۔ اسلام کی آڑ میں یہ لوگ مسلمانوں کو یزید پلید کی امامت کا تحفہ پیش کرنا چاہتے ہیں یزید ہو یا عثمان دونوں امیہ خاندان سے ہیں اور دونوں کی خلافت صحیح نہیں ہے یزید کی خلافت پر فتح قسطنطنیہ کا رنگ لگایا جاتا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یزید ماؤں، بہنوں سے زنا کرتا تھا۔ ایسا امام وہابیوں کو مبارک ہو مسلمان تو ایسے لعین پر لعنت بھیجتے ہیں۔

دلیل یازدہم

فاطمہ زہرا کا شوہر ہونا حضرت علی کا وہ شرف ہے جس کے بارے میں ابن عمر اور حضرت عمر دونوں کو رشک اور بڑی حسرت تھی

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص۷۶ ج۲ سورۃ مجادلہ آیت بخوی

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین ص۱۲۵ ج۳ ذکر علی

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب ص۱۳۶ باب ۲۹

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص۱۷۲

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص۲۰۲ ج۲ فصل ۶

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۷۶ باب ۹ فصل ۳

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب مسند احمد حنبل ص۲۰ ج۲ مطبوعہ مصر

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین ص۳۴۵ ب ۶۴

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی ص۲۳۸ فصل ۱۹

صواعق محرقہ کی عبارت ملاحظہ ہو

اخرج ابو علی عن ابی هریرة قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلاث خصال لان تکون لی خصلۃ منها احب الی من حمر النعم فسئل وما هی؟ قال تزویجه ابنته وسکناه فی المسجد لا یحل لی فیه ما یحل له والرایة یوم خیبر۔

ترجمہ: حضرت عمر کہتے تھے کہ حضرت علی کو تین فضیلتیں ایسی عطا ہوئیں مجھے اگر ان میں سے ایک بھی حاصل ہو جاتی تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب تھی پوچھا گیا کہ وہ کونسی فضیلتیں؟ حضرت عمر نے کہا پہلی فضیلت ان کی یہ ہے کہ ان کی شادی رسول اللہ کی بیٹی سے ہوئی دوسری فضیلت یہ ہے کہ وہ مسجد میں اس طرح آ جا سکتے تھے جس طرح میرے لیے جائز نہ تھا اور تیسری فضیلت یہ کہ خیبر کے دن انہیں

پرچم اسلام ملا ۔

مسند احمد حنبل کی عبارت ملاحظہ ہو

ترجمہ : عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ حضرت علی کی تین فضیلتیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی مل جاتی تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب تھی۔

(۱) نبی نے اپنی بیٹی سے ان کی شادی کی (۲) نبی پاک نے وہ دروازے جو مسجد کی طرف کھلتے تھے بند کروا دیئے سوائے حضرت علی کے دروازہ کے (۳) رسول نے جنگ خیبر میں ان کو فتح کا علم دیا۔

نوٹ : مذکورہ حوالہ گواہ ہے کہ داماد رسول ہونا جناب امیر کی وہ مایہ ناز فضیلت ہے کہ جس پر جناب عمر بھی رشک کرتے تھے۔ بقول ہمارے اہل حدیث وہابی دوستوں کے کہ حضور پاک کی دو لڑکیاں جناب عثمان کے گھر بھی تھیں بالفرض اگر تھیں تو جناب عمر کو حضرت عثمان کی مذکورہ فضیلت پر رشک کرنا چاہیے تھا کیوں کہ بقول اہل حدیث کے عثمان ذوالنورین تھے اور جناب عمر یوں رشک کرتے کہ کاش میں ذوالنورین ہوتا لیکن جناب عمر حضرت عثمان کی ذوالنورین ہونے والی فضیلت کو خاطر میں نہیں لائے۔ پس معلوم ہوا کہ وہ لڑکیاں حضور کی حقیقی نہ تھیں اور جب اہل حدیث کے فاروق اعظم نے خود مولا علی اور عثمان کے داماد ہونے میں فرق کر دیا کہ حضرت علیؑ نبی پاک کے اصلی داماد تھے کہ ان کے گھر حضور پاک کی حقیقی لڑکی تھی اور جناب عثمان اصلی داماد نہ تھے۔ کیوں کہ ان کے گھر نبی کی حقیقی لڑکی نہ تھی تو اہل حدیث دوستوں کو اپنے فاروق اعظم کا فیصلہ مان لینا چاہیے۔

نیز بعض روایات میں جناب عبداللہ بن عمر کے بارے بھی ملتا ہے کہ انھیں بھی

داماد رسول ہونے کی حسرت تھی۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو فضیلت ان کے باپ جناب عمر کو کوشش کے باوجود نہ مل سکی وہ جناب عبداللہ بن عمر کو کیسے مل سکتی تھی۔

وہابیوں کے لیے دعوت فکر ہے کہ انکے عقیدہ میں عمر صاحب عثمان سے افضل تھے اور عمر صاحب نے اپنی ایک لڑکی حفصہ نامی بھی بنی کریم کو دی تھی اور انہیں داماد رسول ہونے کا شوق بھی تھا پس بنی کریم نے عمر کو نظر انداز کیوں کیا عمر کو ایک بھی نہ دی اور عثمان کو دو دو دیدیں بھلے لوگو عمر ہو یا عثمان بچارے اس قابل کب تھے کہ بنی کریم کے داماد بنتے بنوامیہ کے فراڈ ہیں جو اسلامی تاریخوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔

مثل مشہور ہے اندھی نگری چوپٹ راجا۔ ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا۔ جیسے بنوامیہ کے حکمران ویسے ہی ان کے گیت گانے والے دامادی عثمان کی ڈفلی بھی بنوامیہ نے تیار کی ہے اور ان کے عقیدت منداس کو قیامت تک بجاتے رہیں گے۔

ارباب انصاف اگر وہابی بنوامیہ کی تعریف نہ کرتے تو ہم جانتے ہیں کہ دامادی عثمان کے مسئلہ کی آج کل کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس امر کی ضرورت ہے اہل اسلام کو ان کے دشمنوں سے آگاہ کیا جائے اور وہ دشمن تمام کفار ہیں اور کفارہ کا مقابلہ ہم مسلمان اس وقت کر سکتے ہیں جب کہ ہر اسلامی ملک میں پوری دیانت داری سے انتخاب ہو اور عوام مسلمانوں کو پوری آزادی سے اپنا نمائندہ چننے کا حق حاصل ہو لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نہ ہی کسی عرب ملک میں اور نہ ہی کسی اور اسلامی ملک میں سوائے ایران کے انتخاب ہوتے ہیں جو بھی آتا ہے عوام کی مرضی کے خلاف آتا ہے اور حکومت کو اپنے باپ کی جاگیر سمجھ کر قابض ہو کر بیٹھ جاتا ہے اگر کوئی عالم دین آواز اٹھائے تو گولی۔ قید اور کوڑے اس کا انعام مقرر ہے کیوں پیارے مسلمان بھائیوں یہ ظلم نہیں ہے کہ سعودیہ عرب میں صرف ایک خاندان حکومت پر قبضہ

کرکے بیٹھا ہے اور وہاں کے عوام مسلمانوں کی رائے کی کوئی قیمت نہیں ہے اگر اسلام میں جمہوریت ہے تو آج کل وہ کہاں چلی گئی ہے سب مسلمان ملکر اس کو ویزا دلوائیں تاکہ وہ بچارہ روضہ رسول کی زیارت کرسکے۔

دلیل دوازدہم

نبی کریم نے اپنے داماد حضرت علی کی تعریف فرمائی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب صہ ۳۳۷ ذکر علی

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین صہ ۹۲ ب ۱۷

۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صہ ۲۴۳

زوجه رسول ابنته فاطمة وقال لها زوجتك سيدا في الدنيا والآخرة -

ترجمہ: نبی کریم نے حضرت علی کو اپنی بیٹی فاطمہ کا رشتہ دیا اور بیٹی سے کہا میں نے تیری شادی ایسے شخص سے کی ہے جو دنیا اور آخرت میں لوگوں کا سردار ہے۔

نوٹ: بقول وہابیوں کے کہ عثمان صاحب داماد رسول تھا لیکن مذکورہ حدیث سے اس کا داماد رسول ہونا جھوٹ ثابت ہوگیا کیونکہ اگر عثمان کے گھر نبی کریم کی کوئی لڑکی ہوتی تو آنجناب عثمان کی تعریف کرتے اور یہ بات

کہ نبی کریم نے عثمان سے کہا تھا کہ اگر میری سو لڑکی بھی ہوتی تو ایک کی موت کے بعد ہر دوسری عثمان کو دیتے یہ بات بھی سفید جھوٹ ہے کیوں کہ تاریخ میں یہ بھی لکھا ہے ام کلثوم نامی عورت کے مردہ سے عثمان نے ہم بستری کی تھی۔ پس کوئی غیرت مند شخص ایسے انسان کو داماد بنانے کے لیے تیار نہیں ہے اور جناب عثمان کے تمام فضائل ایک طرف اور اس کا مردہ عورت سے جماع کرنا ایک طرف ارباب انصاف خود فیصلہ کرلیں۔ ہم تو اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بنو امیہ نے اپنی اور عثمان کی حکومت چمکانے کی خاطر عثمان کے جھوٹے فضائل بناتے تھے وہابی لوگوں کا یزید اور عثمان کی صفائی پیش کرنا ایسے ہے جیسے مثل مشہور ہے خوئے بدرا بہانہ بسیار، کوئلوں کی دلالی سے منہ کالا۔ ارباب انصاف ہم مانتے ہیں کہ آج کل دامادی عثمان پر تحقیق کی کوئی سخت ضرورت نہ تھی۔ بلکہ ضرورت اس بات کی تھی کہ اپنے ملک کے عوام اور حکمرانوں کو تیار کیا جاتا کہ ہمارا ملک زرعی ملک ہے ہمیں اپنے وطن کے چپہ چپہ کو آباد کرنے کی سخت ضرورت ہے ہمیں ٹیلی ویژن کی ضرورت نہیں ہے ہمیں اعلیٰ کاروں کی ضرورت نہیں ہے ہمیں ٹیوب ویل اور ٹریکٹروں کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے وطن کا کوئی حصہ غیر آباد نہ رہے۔ لیکن پیارے مسلمان بھائیوں صدا طوطی کی کون سنتا ہے نقار خانے میں ہم مولویوں کو انگریز اپنی سو سالہ حکومت کے دوران اتنا حقیر کر گیا کہ ابھی تک مولوی سے نفرت حکمران طبقہ کے دل و دماغ سے نہیں گئی انگریز کی یہ چالا کی تھی کہ مسلمان کے سامنے اس کے مذہبی رہنما کو اتنا حقیر کرو کہ وہ اپنے پیشوا کو یہی سمجھے کہ اس کا کام ہے بچے کی ولادت کے بعد اس کے کان میں آذان کہنا شادی کے موقع پر آٹا تول کر دینا وغیرہ وغیرہ اور حکومت کے بارے میں مولوی بالکل بدھو ہے مسلمانوں پر اسلام کی خدمت کے بہانے ایسے لوگ حکومت کرنے لگے جو قرآن و حدیث سے خود بالکل جاہل ہوتے ہیں نتیجہ یہ نکلا کہ پاکستان میں جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا

آج تک آئین اسلامی نافذ نہ ہو سکا میرا مقصد صرف وہ لوگ نہیں ہیں کہ جو صدارت کی کرسی پر آتے ہیں بلکہ حکومت کی مشینری میں جتنے لوگ آتے ہیں وہ سارے قرآن و حدیث سے جاہل ہوتے ہیں اور بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ تعلیمی اداروں میں ایسے لوگ گھس گئے ہیں جو ہمارے قرآن اور حدیث کا مزاخ اڑاتے ہیں۔

دلیل سیزدہم

جناب فاطمہ کے بچپن کی خدمات بارگاہ رسالت میں

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص۴۴ باب فضل الجہاد

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب " " ص۴۵ باب مالقی النبی من المشرکین بمکۃ

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب

بخاری چہارم کی عبارت ملاحظہ ہو

عن عمرو بن میمون قال کان النبی یصلی فی ظل الکعبۃ فقال ابو جہل وناس من قریش ونحرت جزور بناحیۃ مکۃ فارسلوا فجاءوا من سلاھا وطرحوہ علیہ فجاءت فاطمۃ فالقتہ عنہ فقال اللھم علیک بقریش لابی جہل ابن ھشام وعتبۃ بن ربیعہ وشیبہ بن ربیعہ . . . .

قال عبداللہ فلقد رأیتہم فی قلیب بدر قتلی ۔

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ نبی پاک کعبے کے سائے میں نماز پڑھتے تھے اور مکے میں کسی جگہ کچھ اونٹ نحر کیے گئے تھے ابو جہل اور کچھ اور لوگوں نے کچھ آدمی بھیجے اور وہاں سے کچھ گندگی اور غلاظت منگوائی اور اس گندگی کو حضورؐ پر ڈال دیا۔ پس جناب فاطمہ آئیں اور اس گندگی کو حضور پاکؐ سے ہٹایا، حضور پاک نے بد دعا فرمائی کہ خدایا قریش کو اپنی گرفت میں لے خصوصاً ابو جہل، عتبہ اور شیبہ نیز اور چند لوگوں کے نام لیے راوی کہتا ہے کہ میں نے ان تمام لوگوں کو جنہیں حضور نے بد دعا کی تھی دیکھا کہ ان کے مردے بدر کے کنوئیں میں پڑے تھے ۔

بخاری پنجم کی عبارت ملاحظہ ہو

عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال بینا النبی ساجد و حولہ ناس من قریش جاء عقبۃ بن ابی معیط بسلا جزور فقذفہ علی ظہر النبی فلم یرفع رأسہ فجاءت فاطمۃ علیہا السلام فاخذتہ من ظہرہ و دعت علی من وضع فقال النبی اللّٰہم علیک الملأ من قریش ابا جہل بن ہشام و عتبۃ بن ربیعہ ... الخ

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ نبی پاک سجدہ فرمارہے تھے کہ آنجناب کے اردگرد قریش کے کچھ لوگ تھے اور عقبہ کافر کسی نحر شدہ اونٹ کی گندگی اور غلاظت لایا اور اسے نبی کے پیٹھ پر ڈال دیا حضرت نے سر نہ اٹھایا جناب فاطمہ آئیں اور اس غلاظت کو حضور کی پیٹھ سے ہٹایا اور ان کفار گستاخوں کے لیے بد دعا فرمائی پھر نبی پاک نے بھی ابو جہل سمیت ایک گروہ کفار کے لیے بد دعا فرمائی پس وہ سارے جنگ بدر میں مارے گئے اور ان کے مردے کنوئیں میں پھینکے گئے ۔

نوٹ: اولاد کو اپنے باپ سے فطری ہمدردی ہے اگر اولاد کم سن بھی ہو تو بھی وقت مصیبت ان کی خدمت کرتی ہے۔ نبی کریم نے جب اعلان نبوت فرمایا کفار قریش نے حضور پاک کو بہت اذیت پہنچائی اور جناب فاطمہ زہرا کا اپنے باپ کی مصیبت میں ان کی خدمت کرنا بخاری شریف سے ثابت ہے اگر نبی کریم کی کوئی اور لڑکی بھی تھی تو وہ بھی نبی کریم کی خدمت کرتی اس باب میں تاریخ اسلام کی خاموشی سے تعجب ہوتا ہے کہ ایک کا کم سنی کے باوجود اپنے باپ کی مصیبت میں شریک ہونا اور دوسروں کا باوجود بالغ ہونے کے باپ کی خبر نہ لینا کیا معنی رکھتا ہے۔

نیز نبی کریم پر عثمان صاحب کا سوتیلا باپ عقبہ جس کا ذکر بخاری کی حدیث میں آیا ہے گندگی پھینکتا تھا اس کو عثمان یا اس کی بیویاں منع کیوں نہیں کرتی تھیں مذکورہ حدیث کی تمام طرفوں پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عثمان کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے وہابی دوستوں سے گزارش ہے کہ مثل مشہور ہے۔

چوراں چکار اندھیری رات یوں باراں بنوامیہ نے جو تاریکی اسلام میں پھیلائی ہے اسی سے آپ فائدہ اٹھاتے ہیں ورنہ جگر جگر ہے اور دگر دگر ہے جناب فاطمہ ہی رسول اللہ کی حقیقی بیٹی ہے اور عثمان کی بیویوں کی تو نبی کریم سے دور کی بھی رشتہ داری ثابت نہیں ہو سکتی۔

ارباب انصاف عثمان پر آج کل جرح کرنے کی ضرورت نہ تھی اگر وہابی اہل حدیث اپنے مخصوص طعنوں سے ہمارے جگر چھلنی نہ کرتے لیکن وہابیوں نے آج کل شیعوں کی مخالفت کو خدمت اسلام سمجھ رکھا ہے، شیعوں کی مجالس، جلوس، مسجد امام بارگاہ کی مخالفت کو وہابی عبادت سمجھتے ہیں اور جس طرح شیعوں کو ختم کرنے کے منصوبے اندر اندر آج کل پروان چڑھ رہے ہیں۔ شیعوں نے اپنے حقوق کے

تحفظ کے لیے آواز نہ اٹھائی تو آنے والی نسل ان کو کبھی معاف نہیں کریں گے
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے شیعہ مسلمانو، نہ ہوگی داستان تک تمہاری
داستانوں میں۔

دلیل چہاردہم

جناب فاطمہ زہراؑ کی جنگ احد میں نبی کریمؐ سے ہمدردیاں

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری صفحہ ۴۰ باب فضل الجہاد
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ما اصاب النبی من جراح یوم احد
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین صفحہ ۲۵۲ ب ۴۸

صحیح بخاری چہارم کی عبارت ملاحظہ ہو

قال یوم احد جرح وجہ النبی وکسرت رباعیتہ وھشمت البیضۃ علی راسہ فکانت فاطمۃ علیہا السلام تغسل الدم وعلی یمسکہ۔ فلما رأت ان الدم لا یزید الا کثرۃ اخذت حصیرا فاحرقتہ حتی صار رمادا ثم الزقتہ فاستمسک الدم۔

بخاری پنجم کی عبارت ملاحظہ ہو

قال کانت فاطمۃ علیھا السلام بنت رسول اللہ تغسل وعلی یمسك الماء بالمجن... الخ

دونوں عبارتوں کا ترجمہ

راوی کہتا ہے کہ جنگ احد میں نبی کریم کا چہرہ زخمی ہوگیا اور ایک دانت ٹوٹ گیا اور حضور کے سر پر خود ٹوٹ گیا جناب فاطمہ بنت رسول اللہ حضور کے زخم کو دھوتی اور حضرت علی ڈھال میں پانی بھر کر (ان کے زخم پر) ڈالتے تھے۔ جب بی بی نے دیکھا کہ خون نہیں رک رہا تو چٹائی کا ایک ٹکڑا جلایا جب وہ راکھ ہوگئی تو اس کو زخم پر لگایا پس خون رک گیا۔

نوٹ: مذکورہ جنگ احد میں اصحاب کے بھاگ جانے سے نبی کریم بہت زخمی ہوگئے تھے بخاری شریف کتاب المناقب باب مناقب ابی طلحہ صہ۲ میں لکھا ہے کہ اس جنگ میں جناب عائشہ بھی حاضر تھی لیکن نبی کریم کے مرہم پٹی کے وقت ان کی غیر حاضری سے ثابت ہوا کہ جب ابوبکر وعمر اس جنگ میں بھاگ گئے تو نبی پاک کی عاشق زار اور محبوبہ بیوی عائشہ بھی اپنے باپ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی جان بچائی اور بھاگ گئی۔ نبی کریم کے زخمی ہونے کی خبر جب مدینہ پاک میں حضور کی بیٹی فاطمہ زہرا نے سنی تو فوراً میدان احد میں پہنچی اور اپنے باپ کے غم میں شریک ہوتی اور مرہم پٹی کی بقول وہابیوں کے عثمان کے گھر نبی کریم کی بیٹی ام کلثوم تھیں اور اس وقت زندہ تھیں ہم کہتے ہیں کہ اگر بیٹی تھی تو اس کو حضور کے زخمی ہونے کا صدمہ کیوں نہ ہوا اور وہ بھی جناب فاطمہ کے ساتھ نبی کریم کی احوال پرسی اور مرہم پٹی کی خاطر میدان جنگ احد میں کیوں نہ پہنچی، مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا

کہ ام کلثوم زوجہ عثمان نبی پاک کی حقیقی بیٹی نہ تھی اور عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے۔

الباب الثانی

ارباب انصاف ہم نے مسئلہ بنات رسول کو انصاف کے ترازو پر تول کر آپ کے سامنے پیش کرنا ہے اس لیے ضروری ہے کہ شیعہ صاحبان کی کتابوں سے جو روایات وہابی اہل حدیث دوست شیعوں کے خلاف پیش کرتے ہیں ان کی صفائی بھی پیش کی جائے تاکہ تصویر کے دونوں رخ سامنے آئیں۔

پس ہم ان روایات کا ذکر کرتے ہیں اور پھر ان پر بحث کے دوران وہ خامیاں بتائیں گے۔ جن کی وجہ سے شیعوں نے ان روایات کو قبول نہیں کیا چونکہ وہابی لوگ پوری آزادی سے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے ہر قسم کی روایات پیش کرتے ہیں پس ہم بھی باادب طریقہ سے پوری آزادی کے ساتھ آل نبی کے مشن کی وکالت کی خاطر ہر اس روایت کو پیش کریں گے جو ہمیں اہل حدیث کی کتابوں سے ملے گی ہمارا مقصد آل نبی کی ناموس کی حفاظت کرنا ہے کسی کے دل کی آزاری یا کسی کے پیشوا کی توہین مقصود نہیں ہے اگر ہماری پیش کردہ روایات سے کسی کو صدمہ پہنچے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔ اہل حدیث اپنے بزرگوں کو کوسیں جو ایسی روایات لکھ گئے جن سے آج ان کو پڑھ کر صدمہ ہوتا ہے۔

ناموس آل رسول سے دفاع کی خاطر ہمیں مخالفین کے بعض بزرگوں کے نسب بھی پیش کرنے پڑے ہیں ان کے کردار سے بھی بحث کی ضرورت پڑی ہے ہم نے کوشش کی ہے کہ باادب طریقہ سے بغیر کسی نقصیہ کے آل نبی کی مخالف پارٹی کی پوزیشن مسلمانوں کے سامنے پیش کردوں تاکہ وہ واقعات

بھی آج کے مسلمانوں کے سامنے آجائیں جنہیں وہابی اہل حدیث جان بوجھ کر چھپاتے ہیں اور ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے کہ وہ لوگ کون تھے ہمارے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ شیعہ مسلمان نہیں تھے۔ کیوں کہ وہ لوگ ابوبکر کو خلیفہ برحق مانتے تھے۔ پس جو واقعات انھوں نے صحابہ کرام کے بارے میں تحریر کئے ہیں ہم انھیں الزام کے طور پر وہابیوں کے سامنے پیش کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ زندگی اور موت میرے اللہ کے ہاتھ میں ہے ماکشتی در آب انداختیم ہرچہ باد اباد۔ اگر وہابی لوگ یزید پلید کو امیرالمومنین اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو معاذاللہ باغی لکھ سکتے ہیں۔ تو یہ چیز شیعہ مذہب کی غیرت کو چیلنج ہے ہمارے عقیدہ میں معاویہ اور عثمان اور یزید میں کوئی فرق نہیں ہے تینوں چور دروازے سے حکومت پر قابض ہوئے تھے۔ تینوں بنوامیہ میں سے تھے پس ہم ان تینوں کے بارے میں جو کچھ تاریخ اسلام میں لکھا ہے۔ پیارے مسلمانوں کے سامنے پیش کریں گے تاکہ لوگوں کو ان کے بارے میں صحیح معلومات حاصل ہوں ہمیں اس بات کا سخت افسوس ہے کہ کچھ علماء اہل حدیث وہابیوں کے جب کسی ایسی چیز کو پڑھتے ہیں جس کو شیعوں نے اہل سنت وہابیوں کی کتابوں سے ہیں حوالہ جات کے ساتھ پیش کیا ہو۔ تو وہ مکار علماء عوام الناس کو بھڑکاتے ہیں کہ دیکھو صحابہ کرام کی توہین ہوگئی ہے اور یہ چیز وہابیوں کی چالاکی اور عیاری ہے۔

ہم صحابہ کرام کی توہین نہیں کرتے بلکہ جو کچھ علمائے سنت نے صحابہ کرام کے نسب شریف کے بارے میں لکھا ہے اسے مسلمانوں کے سامنے پیش کرنے کی جسارت کر رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو سکے کہ آل محمد کا پاک دروازہ چھوڑ کر وہ کہاں کہاں بھٹک رہے ہیں ہمیں اس بات کا بھی احساس ہے کہ آج کل عثمان کی دامادی کا مسئلہ چلاتے کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ ضرورت یہ تھی کہ اسرائیل، امریکہ روس بھارت وغیرہ دشمنان اسلام کے خلاف لکھا جاتا اور عوام الناس کو آگاہ کیا جاتا کہ یہ کفار ہمارے دشمن ہیں

اور اپنی چالاکی سے ہمیں کئی ایک مصائب کی چکیوں میں پیس رہے ہیں لیکن وہابی علماء نے داماد ی عثمان پر کتابچہ لکھ کر اسلام کے صحیح اور سچے راہنماؤں کی توہین کی ہے۔ پس ہم بھی اسلام کے نقلی رہنماؤں سے مسلمانوں کو روشناس کرواتے ہیں کیوں کہ جب تک صحیح راہنما کی پہچان نہ ہو اور اس کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل نہ ہو اس وقت تک نہ ہی اسلام نافذ ہو سکتا ہے اور نہ ہی مسلمان عزت کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

شیعوں کے خلاف چار یاری مذہب کی توپ کا پہلا گولہ

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل شیعہ کی کتاب فروغ کافی کتاب النکاح باب العقیقہ

محمد العاصمی عن علی ابن الحسن بن علی عن علی بن اسباط عن الجارود بن المنذر قال قال لی عبداللہ بلغنی انہ ولد لک ابنۃ فتسخطہا دما علیک منہا ریحانہ تشمہا و قد کفیت رزقہا و قد کان رسول اللہ ابا بنات۔

ترجمہ:

راوی کہتا ہے کہ مجھے امام نے فرمایا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تیرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے اور تو اس کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ تجھ پر اس بچی کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں وہ ایک پھول ہے جسے تو سونگھتا رہے گا اور اس کے رزق کے بارے میں تو کفایت کیا جائے گا اور نبی پاک بھی لڑکیوں کے باپ تھے۔

نوٹ: اہلحدیث دوستوں نے مذکورہ روایت کو جب فردوس کاتی میں دیکھا تو یہ خوش ہو گئے جیسے عید یا شب برات کے دن شیعہ خوش ہوتے ہیں۔ ہمارے وہابی دوستوں نے سوچا۔ بس ہم نے شیعوں کو تحقیق کی چکی میں پیس ڈالا ہے پھر شیعوں کو ذریت ابن سبا کہہ کر گالیاں بھی دیں اور مولوی کرم دین نے تو یہ بھی فرمایا کہ شیعہ بکواس کرتے ہیں شان صحابہ کے منکر ہیں ان کا غصہ ہمارے نزدیک غضب الجمل علی اللحم ہے باقی ان کی دلیل جو ہے کسی بزرگ کی شان ثابت کرنے کے لیے تو یہ پرانے راگ ہیں۔ جنکے تال سر ہم پہلے سے بگاڑ چکے ہیں اور اب بھی ہم اس تحقیق کے وہ ٹانکے ادھیڑیں گے تو لوک تلا ایک نہیں رہے گا۔ شیعوں کو جناب عثمان کی کسی فضیلت کا قائل کرنا آسان کام نہیں ہے

اور فیض احمد اویسی جس کے پیچھے شیخ الحدیث کی دم لگی ہوئی ہے اس کا تو حال یہ ہے کہ موشے بخواب اندر شتر شد کہ چوہے نے خواب میں اپنے آپ کو اونٹ دیکھا تھا ریاست بہاولپور میں اس کا اپنے آپ کو شیخ الحدیث کہلانا ایسا ہی ہے کہ جیسے خرس در کوہ بوعلی سینا است، اس شیخ الاسلام فخر قاضی یحیی بن اکثم نے اپنے رسالہ نجات رسول میں بچارے شیعوں کو بڑے چیلنج کیے ہیں رعب دکھایا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے غافل نہیں ہے جو دین حق کے لیے افسد من الجراد ہیں۔

ارباب انصاف آپ بے شک ہمارے مخالفین شیوخ اسلام کے رسالہ بھی پڑھیں لیکن فی القمر ضیاء و الشمس اضوأ منہ۔ آپ ان کی تحقیق کو آیات و احادیث کو دیکھ کر مطمئن نہ ہو جائیں۔ اگر چاند میں روشنی ہے تو سورج میں اس سے زیادہ روشنی ہے آپ ہمارے جوابات کو بھی غور سے پڑھیں اور پھر خود فیصلہ کریں اللہ

نے آپ کو بھی عقل دی ہے۔

جواب ۱۔

علم اصول کا یہ قانون ہے شیعہ سنی سب کا اتفاق ہے اس بات پر کہ جب کسی حدیث میں ایسا لفظ آجائے جس کے دو معنی ہوں اور ایک ایسا ہو جس کے مراد لینے سے نبی کریم کی توہین ہو تو پھر ضروری ہے کہ اس لفظ کا دوسرا معنی مراد لیا جائے مثال ملاحظہ ہو۔

کتاب اہل سنت صحیح بخاری کتاب الصوم باب مباشرۃ النساء میں حدیث موجود ہے کہ جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم روزہ کی حالت میں اپنی بیویوں کو چومتے بھی تھے اور مباشرت بھی کرتے تھے۔ جناب عائشہ بڑی ذمہ دار ہستی ہیں احکام شریعت کی باریکیوں کو خوب جانتی تھیں ام المومنین نے دو لفظ یقبل اور یباشر استعمال کرکے بتا دیا کہ بوسہ لینا اور چیز ہے اور مباشرت کرنا اور چیز ہے۔ لفظ مباشرت کا معنی ہے بیوی سے ہمبستری کرنا جیسے کہ قرآن پاک پارہ ۲ سورہ بقرہ آیت ۱۸۴ میں یہ واقعہ موجود ہے کہ ابتداء اسلام میں رمضان شریف کی رات میں کان النکاح والاکل بعد النوم حراما کہ نیند کے بعد جماع کرنا اور کھانا حرام اور گناہ تھا۔ لیکن کچھ صحابہ کرام سے اس حکم کی خصوصاً جناب عمر فاروق سے اطاعت نہ ہو سکی کیوں کہ حکم ذرا مشکل تھا اور تفسیر اہل سنت کشاف میں جناب عمر کا بارگاہ رسالت میں آکر اپنی مذکورہ خامی کا اقرار کرنا لکھا ہے۔ پس اللہ مہربان ہے۔ سمجھ گیا کہ یہ گرم علاقہ کے لوگ کھجوریں کھانے والے پھر ساتھ روزہ کی بھی گرمی، عورتوں سے ہمبستری کے بغیر نہیں رہ سکتے پس ہمارے مہربان خدا نے جناب عمر کی کوشش کے صدقہ میں اپنے آئین میں کچھ ترمیم اور تبدیلی کر دی اور جبریل یہ خوشخبری لایا احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم کہ رمضان شریف کی مبارک راتوں

میں تمھارے لیے عورتوں سے ہمبستری کرنا حلال کر دیا گیا اور پھر آئین اسلام میں ترمیم کی وجہ بتائی کہ علم اللہ انکم تختا نون کہ اللہ جانتا ہے جو تم اس کے حکم ماننے میں خیانت کرتے ہو۔ پھر حلال کی اور وضاحت کر دی فالئن باشروھن کہ اب عورتوں سے مباشرت کی آپ کو اجازت ہے۔ البتہ کچھ ہماری بات بھی مان لو کہ جب تم اعتکاف کی خاطر مسجد میں بیٹھو تو فلا تبا شروھن کہ یہ ہمبستری والی عبادت تم نہ کرنا۔ اللہ پاک نے فی المساجد کی قید لگا کر اپنے گھر کو بچا لیا۔ ارباب انصاف قرآن پاک کی روشنی میں ثابت ہو گیا کہ مباشرت کا معنی ہے ہمبستری کرنا۔ بخاری شریف گواہ ہے کہ جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور پاک روزہ کی حالت میں مباشرت کرتے تھے اور قرآن میں حکم ہے کہ روزہ کی حالت میں مباشرت نہ کرو۔ پس وہابی دوستوں نے شیعوں کے اعتراض سے بچنے کی خاطر وہ معنی مباشرت کا چھوڑ دیا جو قرآن پاک سے ثابت ہے اور ایک دوسرے معنی کیا کہ مباشرت کا معنی ہے ساتھ لیٹ جانا اور بس۔ غریب شیعوں نے بہت شور مچایا کہ یہ معنی غلط ہے قرآن پاک میں اس کا ثبوت نہیں ہے۔)

میرے نالو سے چپ ہیں مرغ خوش الحان زمانہ میں
صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانہ میں

پس مذکورہ مثال سے ثابت ہو گیا کہ جب کسی حدیث میں کسی لفظ کا ایسا معنی مراد لیا جائے۔ جس میں نبی کریم کی توہین ہو تو وہ معنی چھوڑ دیا جاتا ہے۔ لہذا فروع کافی کی مذکورہ روایت میں اگر لڑکیوں سے حضور کی صلبی لڑکیاں مراد لی جائیں یعنی وہ رقیہ اور ام کلثوم جو کفار سے بھی بیاہی گئی تھیں۔ یہ معنی مراد لینے سے ہمارے نبی کی توہین ہے پس مذکورہ روایت میں بنات سے مراد نبی پاک کی ایک لڑکی اور دو نواسیاں ہیں اس معنی میں نہ ہی توہین رسالت ہے اور نہ ہی جناب عثمان کی فضیلت کا

کوئی سوال ہے۔

اعتراض

ہمارے وہابی دوست یہاں یہ اعتراض ضرور کریں گے۔ مذکورہ معنی روایت کا خلاف ظاہر اور خلاف حقیقت ہے پس شیعہ رافضی ہار گئے۔

جواب: مثل مشہور ہے

کہ دوست کے ہاتھ پر چھوارہ دکھو! اگر نہ لے تو پھر انگارہ رکھو ہمارے دوست علامہ اویسی کی تو یہ حالت ہے کہ من میں شیخ فرید اور بغل میں اینٹیں کتاب اہلسنت ازالۃ الخفا صفحہ ۶ ج مقصد اول فصل ۵ میں لکھا ہے کہ نبی پاک نے بنو امیہ کو اپنے منبر پر ناچ کرتے دیکھا تو حضور کو اس خواب سے رنج ہوا پھر اللہ پاک نے فرمایا کہ یہ صرف دنیا ہے جو ان کو دی گئی ہے ارباب انصاف یہ حدیث وہابی دوستوں کو پریشانی کے دلدل میں پھنسا دیتی ہے کیوں کہ وہ اگر جناب عثمان کو بنو امیہ سے شمار کرتے ہیں تو بنو امیہ کو منبر پر دیکھ کر حضور پاک کو دکھ ہوا تھا اور جنہیں حضور پاک خواب میں منبر پر دیکھ کر دکھی ہو جائیں وہ خلیفہ برحق کیسے ہوئے۔

اور اگر وہ لوگ جناب عثمان کو بنو امیہ سے شمار نہیں کرتے تو پھر جناب عثمان کے نسب پر حرف آتا ہے۔ پس یہ حدیث جب کسی اہل حدیث کے سامنے آپ پیش فرمائیں گے تو وہ تاویل کی پٹاری انشاء اللہ کھول دے گا۔

جواب ۲

باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

علم بلاغت کا یہ قانون ہے کہ تقیہ اور توریہ جائز ہے کتاب اہل سنت مطول فن بدیع اور کتاب اہل سنت جواہر البلاغت میں لکھا ہے کہ توریہ کا مطلب یہ ہے کہ لفظ کے دو معنی ہوں ایک فوراً ذہن میں نہ آئے اور وہی مراد ہو انتھی۔ اب ایک مثال

ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت صحیح بخاری کتاب الطلاق صہ ۴۵ ط
باب اذا قال لامرتہ وھو مکرہ ھذہ اختی فلا علیہ۔ ترجمہ جب آدمی کسی مجبوری سے اپنی بیوی کو بہن کہہ دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اسی باب میں لکھا ہے کہ قال ابراھیم لسارۃ ھذا اختی وذالک فی ذات اللہ ترجمہ جناب ابراہیم نے اپنی بیوی سارہ سے کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے نوٹ بقول اہل حدیث دوستوں کو شیعہ لوگ تو تعزیہ اور گھوڑا پوجتے ہیں اور اہل سنت قبریں اور دربار پوجتے ہیں اور ملت ابراہیمی پر صرف وہابی اہل حدیث ہیں یہ بات سن کر ایک شیعہ کہنے لگا خدا حافظ کہ پھر تو تمام اہل حدیث کی بیویاں ان کی بہنیں ہوئی۔ ہمارے وہابی دوستوں کو لفظ تقیہ سے کچھ ضد ہے لیکن ان کی مایہ ناز کتاب صحیح بخاری کتاب الاکراہ صہ ۱۹ میں صاف لکھا ہے کہ قال الحسن التقیہ الی یوم القیامتہ کہ تقیہ اور توریہ تا روز قیامت جائز ہے۔

ع میں الزام اس کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

خلاصہ اخت کے دو معنی ہیں ایک حقیقی بہن اور دوسرا دینی بہن، جناب ابراہیم نے کسی مجبوری کی وجہ سے سارہ کو تقیہ اور توریہ کرتے ہوئے (اخت) بہن کہا تھا اور مراد دینی بہن تھا۔ کیوں کہ انما المومنون اخوۃ بھی موجود ہے فروع کافی کی مذکورہ روایت میں امام پاک نے لفظ بنات سے مراد ایک لڑکی اور دو نواسیاں لی ہیں اور یہ تقیہ و توریہ جس طرح جناب ابراہیم کے لیے وقت ضرورت جائز تھا اسی طرح ہمارے امام کے لیے بھی جائز تھا۔

سوال دینی پیشوا کو تقیہ نہیں زیبا حق کو چھپانا کہاں جائز لکھا ہے امام کو کیا خوف تھا۔ جواب کتاب اہل سنت شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ ہم اہل سنت کے بزرگوں کو یزید ابن زیاد اور حجاج سے ڈر تھا لٹ ہمارا اہل سنت

سے سوال ہے کہ مذکورہ لوگوں سے ان کے بزرگوں کو کیا ڈر تھا۔ ہمارے امام تو بنوامیہ
کے اور بنو عباس کے ہاتھوں قتل ہوئے ہیں۔ جناب معاویہ کبیر نے اس بات کو شہرت
دے رکھی تھی کہ نبی کی چار لڑکیاں ہیں پھر بنو امیہ کی سی آئی ڈی آل رسول کی درسگاہوں
میں ہمہ وقت موجود رہتی تھی پس اس لیے امام نے نبات بول کر تقیہ اور توریہ کے
طور پر ایک لڑکی اور دو نواسیاں مراد لیں ہیں اور اس میں کیا حرج ہے۔ اگر تسلی نہیں
ہوئی تو وسیأتیک نباۃ لعد حین فتربص حتی یاتیک الیقین

جواب ۳

علم بلاغت اور اصول کا قانون ہے کہ لفظ نبات کا ہر جگہ معنی صلبی بیٹیاں مراد
نہیں لیا جاتا۔ مثال ملاحظہ ہو۔ کتاب اہل سنت سنن ابی داؤد ص ۲۸۳ ج ۲ میں لکھا
ہے کہ ایک روز نبی کریم جناب عائشہ کے گھر تشریف لائے اور کچھ عجیب چیزیں دیکھ کر فرمایا
کہ حمیرا یہ کیا ہے جناب عائشہ نے عرض کی ھؤلاء بناتی کہ یہ میری بیٹیاں یعنی گڑیاں
ہیں۔ ارباب انصاف میرا مقصد عام رافضیوں کی طرح یہ نہیں ہے کہ جناب عائشہ
نے ذی روح چیزوں کے بت بنا کر نبی کے گھر کو بت خانہ بنا دیا کیوں کہ جس خاتون کی
اولاد نہ ہو وہ منتیں مانتی ہے۔ بزرگان دین سے دعا کراتی ہے پس جناب عائشہ
نے اولاد نہ ہونے کی وجہ سے یقیناً بڑی بڑی منتیں مانی ہوں گی اور اپنے شوہر سے
جو نبیوں کا سردار بھی تھا دعا خیر کی درخواست بھی کی ہوگی اور حضور پر نور نے اپنی
اس محبوبہ بیوی کی درخواست کو ٹھکرایا بھی نہ ہوگا۔ اب آپ فرمائیں کہ جس خاتون کے
بارے نبیوں کے سردار کی دعا قبول نہ ہوئی ہو وہ کتنی دکھی ہوگی۔ لہٰذا اگر وہ گڑیاں
بنا کر اپنے دل کو تسکین دے لیتی تھی تو کیا حرج ہے میرا مقصد تو یہ ہے کہ عرب کی زبان میں
ہر جگہ نبات سے مراد صلبی لڑکیاں نہیں ہے لہٰذا فروع کافی کی روایت میں نبات سے
مراد صلبی لڑکیاں نہیں ہے بلکہ ایک صلبی لڑکی اور دونوں نواسیاں مراد ہیں اور

سنی بھائی رہی قصہ بنائیں کہ غارت علی النصرۃ و قتلت بعلھا کہ کسی خاتون نے غیرت کھاتے ہوئے شوہر کو مار ڈالا تھا۔ پس اہل سنت بھی شیعوں کی ضد میں نبی کی چار لڑکیوں کو ماننے کی ضد پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اگرچہ وہ تین لڑکیاں عتبہ اور عتیبہ اور ابو العاص جیسے کفار ہی کیوں نہ بیاہ کر لے گئے ہوں۔ اور علامہ اویسی سے گذارش ہے

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو جا یا سنگ ہو جا

نیز گذارش ہے کہ اگر نبی کی لڑکیوں کو آپ کفار کی بیویاں مانتے ہیں اور کفار کو نبی کا داماد مانتے ہیں تو نہ ہی یہ آل رسول کی تعظیم ہے اور نہ ہی اس سے جناب عثمان کی کوئی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

سعدی از دست خویش فریاد۔

جواب ۴

تمام دنیا کے عقل منداس چیز پر اتفاق کرتے ہیں کہ لفظ سے وہی معنی مراد لیا جائے جو عقل اور شرع دونوں کی نگاہ میں درست ہو مثال ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت البدایہ والنہایہ ذکر احد اور کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحابہ ص۱۴۱ میں لکھا ہے کہ ھند بن عتبہ جناب معاویہ کبیر کی ماں نے جنگ احد میں غزل گائی تھی کہ نحن بنات الطارق الخ، اس مثال سے میرا مقصد عام شیعہ رافضیوں والا نہیں ہے کہ ھند نے اس غزل سے لشکر کفار کو نبی کریم کے خلاف بھڑکایا تھا اور جناب حمزہ نبی کریم کے چچا کی لاش کی بے حرمتی کی تھی کیوں کہ ھند کے باپ اور ایک بیٹے اور بھائی کو مسلمانوں نے جنگ بدر میں قتل کیا تھا۔ جس عورت کے مذکورہ رشتہ دار جس مذہب کے لوگ قتل کر دیں کیا وہ لوگ ایسی عورت یا اس کی نسل سے اپنے مذہب سے وفا کی امید رکھتے ہیں۔ نیز یہ غزل گانا اسی وقت تھا جب وہ کافرہ تھی اور زمانہ کفر کی غلطیاں

تو اللہ نے ان کو معاف کر دیں ۔

کتاب اہل سنت، تذکرہ خواص الامہ میں یہ لکھا ہے کہ جناب ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کافرہ تھیں اور کنواری تھیں تو تین قریشی سرداروں سے اس کے مراسم اور تعلقات اور محبت تھی اور بعض نے لکھا ہے کہ چار آدمیوں سے محبت کرتی تھی یہ چیز ہند کے زمانہ کفر کی ہے جو اللہ نے معاف کر دی بعض نادان شیعہ یہ بھی کہتے ہیں کہ کتاب مثالب ابن السمان ذکر ثروت ابی سفیان میں لکھا ہے کہ ھند کے باپ عتبہ نے جب ھند کی شادی جناب ابو سفیان کی تھی تو دولہا سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں آپ کو بہت دولت دوں گا۔ جب ھند کی شادی ہو گئی۔ تو شادی کے تین ماہ بعد ھند نے ایک بچہ جنا جو زندہ بھی رہا اور پروان بھی چڑھا ہے ۔ ارباب انصاف میرا تو ایسی کچی باتوں پر ایمان نہیں ہے ۔ کیوں کہ کتاب مثالب ابن سمان نہ ہی رسول اللہ کے زمانہ میں اور نہ ہی خلفاء کے زمانہ میں تحریر ہوئی ہے پس کتاب غیر معتبر ہے نیز یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں لکھی گئی اور اگر ایک منٹ کے لیے ہم ابن سمان کی بات مان بھی لیں تو عقل یہ کہتی ہے کہ جو عورت شادی کے تین ماہ بعد صحیح وسلامت بچہ جنے اور وہ بچہ زندہ بھی رہ جائے تو یہ اس عورت کا معجزہ ہے اور بچے کی کرامت ہے نہ کہ کوئی عیب یا جرم ہے ۔

پس اگر جناب ھند نے شادی کی اور اس کے تین ماہ بعد بچہ جنا ہے اور وہ بچہ زندہ رہ کر پروان چڑھا ہے تو یہ بات جناب ہند رضی اللہ تعالیٰ کا معجزہ ہے اور اس بچہ کی کرامت ہے ۔ اور نادان شیعوں کے منہ میں خاک ہے کوئی شیعہ خاتون تا قیامت ایسا معجزہ نہیں دکھا سکتی اور بعض نادان شیعہ بڑی محقق بننے کی بھی کوشش کرتے ہیں ۔

علم فقہ میں یہ ثابت ہے کہ عورت کے حمل کی وہ مدت جس میں وہ صحیح وسلامت

بچہ جن سکتی ہے وہ کم سے کم چھ مہینہ ہے لہٰذا ھند نے جو بچہ شادی کے تین ماہ بعد جنا ہے وہ ابو سفیان کا بچہ نہیں ہو سکتا ۔

ارباب انصاف شیعوں کی یہ تحقیق بھی درست نہیں ہے کیوں کہ اس میں قدرت خداوندی کا انکار ہے کیا خدا تعالیٰ کسی عورت کی شادی کے تین مہینے بعد صحیح وسلامت بچہ نہیں دے سکتا ۔ رہا فقہ کا مسئلہ تو عرض یہ ہے کہ جس زمانہ میں ھند نے وہ بچہ جنا تھا اس زمانہ میں کسی فقہ وقہ کا وجود ہی نہیں تھا اور پھر جب فقہ کا علم تیار ہوا ہے ۔ تو بے شک شیعہ فقہ میں ایسے بچوں کو اچھا نہیں سمجھا جاتا لیکن فقہ جناب امام اعظم نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ میں ایسے بچوں کے لیے کافی گنجائش رکھی گئی ہے مثلاً کتاب اہل سنت تفسیر کبیر صـ ۱۸۴ ج ۳ اور کتاب اہل سنت ؛ ۔ درالمختار ۔ کتاب النکاح فصل فی ثبوت النسب میں لکھا ہے کہ قال ابو حنیفہ کہ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں اگر ایک مرد اور عورت ایک دوسرے سے اتنے دور رہتے ہیں کہ ان کی ملاقات ناممکن ہو اور ان کا آپس میں نکاح کر دیا جائے اور پھر اس مرد کی ملاقات کے بغیر وہ عورت اگر بچہ جنے تو وہ بچہ بھی اسی نکاح کرنے والے مرد کا ہوگا ۔ کیونکہ بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کے گھر پیدا ہو ارباب انصاف آپ نے دیکھا کہ میں نے کم علم شیعوں کی تحقیق کی کس طرح دھجیاں اڑادیں ہیں اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ بچہ ابو سفیان کے گھر پیدا ہوا ہے لہٰذا امام اعظم کے فتویٰ کے مطابق وہ ابن ابی سفیان ہے بعض نادان شیعہ، کتاب اہلسنت ربیع الابرار باب ۲۸ ذکر انساب کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ زمانہ کفر میں جناب ہند کی مکہ کے چار سرداروں سے محبت اور یاری تھی لیکن چونکہ اولاد ہند نے اسلام کی بڑی خدمت کی ہے لہٰذا جو مسلمان جناب ھند کے عقیدت مند ہیں وہ خوشی سے اپنے آپ کو چار یاری کہلاتے ہیں ۔

ارباب انصاف یہ تحقیق جاہل شیعوں کی ہے ہم تو فاضل عراق ہیں نجفی ہیں

ایسی غلط بات نہیں کر سکتے، ہمارے نزدیک تو مسلمانوں کے چار یاری ہونے کی اور وجوہ ہیں جنہیں ہم پوری دیانت داری سے بیان کرتے ہیں۔

چار یار کون ہیں

پہلی وجہ، علماء شیعہ کے نزدیک چار یار یہ ہیں ۱ جناب ابوبکر ۲ جناب عمر ۳ جناب ابوعبیدہ ۴ سالم غلام حذیفہ ان چاروں نے آپس میں مشورہ کرکے اتفاق کیا تھا کہ نبی کریم کے بعد خلیفہ خاندان بنو ہاشم سے نہ چنا جائے اور ہم میں جو بھی خلیفہ بنے وہ خلافت کی اپنی اولاد میں وصیت نہیں کرے گا جناب عمر کی وفات سے پہلے ابوعبیدہ اور سالم گئے تھے۔ عہد نامہ کا رازدار کاتب جناب عثمان موجود تھے پس ان چاروں کے بعد ان کو خلافت ملی تاکہ بنو امیہ طاقت ور ہو جائیں اور بنو ہاشم کی بھروہ خبر لیں کہ صرف جنت کی سرداری کی امید پر ہی بنو ہاشم تاقیامت زندہ رہیں اور چاروں کا عہد نامہ چونکہ ابوعبیدہ کے پاس امانت رکھا گیا تھا۔ لہذا ان کا لقب ہے امین الامۃ۔

دوسری وجہ: ان چار شخصوں نے بھی اسلام کی بڑی خدمت کی ہے ۱ جناب معاویہ ۲، جناب عمرو عاص ۳ جناب مغیرہ بن شعبہ ۴ جناب زیاد بن سمیہ برادر جناب معاویہ کچھ مسلمان ان چاروں کے محبت میں اپنے آپ کو چار یاری کہلاتے ہیں

تیسری وجہ: ان چار بزرگوں کی خدمات بھی بھلائی نہیں جاسکتی ۱ جناب معاویہ ۲ جناب عمر بن عاص ۳ جناب ابوہریرہ ۴ جناب سمرہ بن جندب کچھ لوگ ان کی محبت میں چار یاری کہلاتے ہیں۔

چہارم وجہ: بعض نادان مسلمان یہ گمان کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر اور جناب

عمر اور جناب عثمان اور علی یہ رسول اللہ کے چار یار تھے پس ان کی محبت میں لوگ اپنے آپ کو چار یاری کہلاتے ہیں۔

ارباب انصاف یہ آخری وجہ تو بہت ہی کمزور ہے کیوں کہ ہم پنجاب کے لوگوں میں لفظ یار بہت برے اور بد معنی میں استعمال ہوتا ہے یار کنجری کا ہوتا ہے یا بدچلن عورت کا یار ہوتا ہے۔ لفظ یار کی نسبت رسول اکرم کی طرف دینا اور کہنا کہ فلاں یار ہے نبی کا بے آدبی ہے چار غلام چار تابعدار، چار جان نثار یوں کہا جائے۔ نیز مذکورہ چار میں سے جنگ احد میں صرف ایک ساتھ رہا لہذا چار کس طرح ہو گئے۔

حق کی آواز

جناب امام اعظم امام شافعی امام مالک امام احمد یہ ہیں چار یار کیوں کہ بے شک فروع دین میں یہ ایک دوسرے کے سخت مخالف ہیں۔

مثلاً ایک کہتا ہے کہ یہ شئے حلال ہے دوسرا کہتا ہے حرام ہے لیکن چونکہ جناب ابوبکر کی خلافت پر ان کا اتفاق ہے گویا اصول میں اتحاد ہے۔

خلاصہ چار یار کے جتنے معنی ہیں ہم ذکر کر چکے ہیں ان میں سے کسی ایک کو جو چار یاری کہلانا چاہے چن لے اور جاہل شیعوں کی تحقیق کی طرف کان نہ رکھا جائے کہ جناب ہند کے چار دوست اور یار تھے زمانہ کفر میں اس لیے عام مسلمان چار یاری کہلاتے ہیں۔

آمدم بر سر مطلب

حوالہ گذر چکا ہے کہ جناب ہند نے جنگ احد میں یہ غزل گائی تھی۔ نحن

بنات الطارق کہ ہم طارق کی بیٹیاں ہیں اور طارق کی معنی ہے ستارہ جیسے رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

ما ادراك ما الطارق النجم الثاقب کہ طارق چمکنے والا ستارہ ہے اس مثال میں بنات طارق کا معنی اگر ستارہ کی بیٹیاں لیا جائے تو کلام فضول ہو جاتا ہے مراد یہ ہے کہ ہم بڑے شان والیاں ہیں۔ اس طرح اگر فروع کافی کی روایت میں لفظ بنات سے مراد اگر حضور پاک کی صلبی لڑکیاں مراد لیا جائے تو توہین رسالت لازم آتی ہے پس مراد بنات سے ایک لڑکی اور دو نواسیاں ہیں۔ اور وہابی دوستوں سے گزارش ہے کہ زبان عرب میں لفظ بنات کا معنی گڑیاں بھی ہے اور اعلیٰ شان والیاں بھی ہے اور بنات، نواسیوں کو بھی کہتے ہیں۔ اور بنات النعش سات ستاروں کو بھی کہتے ہیں۔ اور نیز نبی پاک نے حضرت جعفر بن ابی طالب اور جناب امیر کی لڑکیوں کو اپنی لڑکیاں فرمایا۔

حدیث ہے بنونا لبنا تنا و بناتنا لبنینا کہ ہمارے لڑکے اور لڑکیاں ان کے آپس میں رشتہ کئے جائیں گے مراد اولاد جعفر اور جناب امیر ہے پس فروع کافی کی حدیث میں لفظ بنات سے مراد ہے بیٹی اور نواسیاں۔ جیسے قرآن پاک میں حرمت علیکم امهاتکم و بناتکم میں لفظ بنات سے مراد ہے بیٹی اور نواسیاں۔ نیز فروع کافی کی حدیث سے دلالت مطابقی کے لحاظ سے چار لڑکیوں کا وجود ہرگز ثابت نہیں ہوتا نیز وہابیوں سے عرض ہے کہ مثل مشہور ہے۔ ستیاں گلاں نہ جگا، آپ نے پرانے مسئلہ چھیڑ کر شیعوں کو دعوت دی ہے کہ وہ عثمان صاحب کا تعارف لوگوں کو اس طرح کروائیں جس کے وہ لائق تھے

مثل مشہور ہے اکھیلاں نوچ سر پایا تے دھمکاں توں کی ڈرنا شیعوں کو دعوت تحقیق دے کر آپ گھبرائیں نہیں آپنے داماد ی عثمان کے بارے شیعوں کے

خلاف رسالے لکھ کر وہ کیا ہے کہ لر آیلا گلے لگ آپ کے شیخ الحدیث اور ان داڑھیوں کا ہم پر کوئی رعب نہیں فیض احمد اویسی کو ہم یوں سمجھتے ہیں۔ دمڑی کی بوڑھیا ٹکا سر منڈائی اور عبدالستار تونسوی ہمارے ایت اللہ خمینی کی شان میں جو گستاخیاں کرتا ہے تو تونسوی کا حال بھی یہ ہے کہ اندھی کتیا چاند کو بھونکے اور جو وہابی امام مسجد میں اور صبح لوز پیر دے دیلے شیعوں کے خلاف تقریر کرتے ہیں۔ ان کی مثال یہ ہے تڑدیاں نوں بھی قصے لگ پیئے نی یہ فخر کمرہ: وہابی مکہ مدینہ میں تعلیم حاصل کر کے آتے ہیں اس کی کوئی وقعت نہیں ہے عیسی کا خر مکہ معظمہ میں دس سال گذارنے کے بعد بھی خر رہے گا۔ تمام عالم کے مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ چند دشمن رسول مکہ مدینہ پر قابض ہو گئے ہیں اور کلمہ گو ہزاروں روپیہ خرچ کر کے دربار رسالت میں حاضر ہوتے ہیں۔ لیکن دشمن رسول ان کو روضہ کی جالی بھی نہیں چومنے دیتے بلکہ کوڑے مارتے ہیں اور اگر ایک ریال ان کو تھما دیا جائے تو پھر سب کچھ حلال ہو جاتا ہے۔ ارباب انصاف اب تو وہ وقت آگیا ہے کہ تمام دنیائے مسلمان مکہ کے وہابیوں کے خلاف آواز اٹھائیں اور خانہ کعبہ اور روضہ رسول کو ان کے پنجہ سے رہائی دلوائیں۔

شیعوں کے خلاف چار یاری مذہب کی توپ کا دوسرا گولہ

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل شیعہ کی کتاب استبصار کتاب الصلوٰۃ علی جنازہ معہا امرءۃ ص ۴۸۵ ج ۱

عن بن الحسین عن عبدالرحمٰن بن ابی نجران وسندی بن محمد ومحمد بن الولید جمیعا عن عاصم بن حمید عن یزید بن الخلیفه قال کنت عند ابی عبدالله علیه السلام فسأله رجل من القمیین فقال یا اباعبدالله اتصلی النساء علی الجنازة قال فقال ابوعبدالله علیه السلام ان رسول الله کان فیما هدر دم المغیرہ بن ابی العاص وحدث حدیثا طویلا وان زینب بنت النبی توفیت وان فاطمة علیها السلام خرجت فی نساءها فصلت علی اختها۔

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ میری موجودگی میں ایک قمی نے امام سے یہ مسئلہ پوچھا کہ کیا جنازہ پر عورتیں بھی نماز پڑھ سکتی ہیں۔ امام نے فرمایا تحقیق نبی پاک نے مغیرہ بن ابی العاص کا فر کا خون رائیگاں کر دیا تھا پھر امام نے ایک لمبا واقعہ سنایا اور آخر میں فرمایا کہ نبی کی بیٹی زینب نے وفات پائی اور فاطمہ بنت رسول عورتوں کے ساتھ باہر آئی اور اپنی بہن پر نماز جنازہ پڑھی۔

نوٹ: مذکورہ روایت ہمارے مخالف کو کتاب استبصار میں نظر آئی تو یوں خوش ہو گئے جیسے شیعہ ۹ والی بزم فیروزی میں خوش ہوتے ہیں اور سوچا کہ بس رافضی ہار گئے اور ہم اپنی قوم کو کہہ سکتے ہیں کہ جناب عثمان کی فضیلت ثابت کر کے ہم نے شیعوں کا منہ توڑ دیا ہے ؎

مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا

مقابل کی یہ پرانی عادت ہے کہ اپنی قوم کی دلداری کی خاطر کوئی عربی عبارت شیعوں کے خلاف لکھ مارنا رہی یہ بات کہ آیا دبائی اسکا پیش کرنا بھی درست ہے۔ ؎ غلطی ہائے مضامین مت پوچھ اور اگر غریب شیعہ پوچھ بھی بیٹھیں کہ جناب اس عبارت کا جھگڑے والی بات سے کیا تعلق ہے تو وہی پرانی عادت پانی درج مدھانیاں ہمارے مقابل کا عجیب

ہی انداز تحریر ہے کہ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا ۔۔ بے ربط عبارات شیعوں کے خلاف لکھ کر بعد میں دو چار گالیاں دے دیں کہ یہ سبائی ہیں، شان صحابہ کے منکر ہیں اور ہمارا عقیدہ ان کی بدزبانی کے بارے میں یہ ہے

؎ کتنے شیریں تھے اس کے لب کہ رقیب گالیاں کھا کے بدمزا نہ ہوا

میرے محترم قارئین آپ وہابیوں کی پیش کردہ حدیثوں سے اور ان کے فریب دینے والے کلام سے ہرگز نہ گھبرائیں کیوں کہ

؎ یہ بازو ہمارے آزمائے ہوئے ہیں

ارباب انصاف فربہی شئی دیگر است و آماس شئی دیگر است۔ بیماری سے جسم کا پھول جانا اور شئے ہے اور پہلوانی سے موٹا ہونا اور چیز ہے اب ہم علامہ اویسی اور ناروالی کی پیش کردہ روایت کی سند، متن اور دلالت پر کچھ تبصرہ کرتے ہیں اور دونوں کو جو درد زہ شروع ہوا ہے امید ہے کہ وہ تبصرہ ان کے لیے بہت ہی اچھا کیپسول ثابت ہوگا، بیشک علامہ اویسی کو دنیا میں داد دینے والوں کی کمی نہیں ہے لیکن وہ صرف اپنی قوم کی تعریفوں میں ہی مگن نہ رہیں کبھی کبھی شیعوں کی بھی کوئی سن لیں ؎

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا افسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

جواب ۱

علم رجال کا یہ قانون ہے شیعہ سنی سب بھائیوں کا اس پر اتفاق ہے کہ روایت وہ قبول کی جائے جس کی سند میں تمام راوی درست ہوں وہابی اہل حدیث دوستوں نے ہمارے خلاف وہ روایت پیش کی ہے جس کا ایک راوی یزید بن خلیفہ نامی ہے اور یہ ایسا آدمی ہے کہ جس کی روایت پر علماء شیعہ نے اعتبار نہیں فرمایا کیوں کہ کتاب شیعہ تنقیح المقال ج ۳ ص ۳۲۶

بہت ایبار میں لکھا ہے ۔ یزید بن الخلیفه هو رجل واقفی لم یثبت توثیقه فعدم ثبوت وثاقته کاف فی رد خبره لانه علی الوقف ضعیف وعلی عدمه مجهول الحال ۔

ترجمہ : یزید بن الخلیفہ واقفی مذہب کا تھا شیعہ نہ تھا۔ اس کا قابل اعتبار ہونا ثابت نہیں ہے اور یہی چیز اس کی روایت کو ٹھکرانے کے لیے کافی ہے خلاصہ اگر یہ واقفی مذہب کا ہے تو بھی قابل اعتبار نہیں ہے اور بصورت دیگر یہ مجہول الحال ہے ۔

ارباب انصاف، جس روایت کا راوی قابل اعتبار نہ ہو اور نیز کسی اور عالم دین نے بھی اس روایت کے بارے میں یہ نہ فرمایا ہو کہ یہ روایت درست ہے تو ایسی روایت کو پیش کرنا اور کسی بزرگ کی فضیلت ثابت کرنا درست نہیں ہے ۔

ہمارے وہابی دوستوں نے ہمارے خلاف یزید نامی راوی کی روایت پیش کی ہے اور شیعوں کو تو یزید کے نام سے نفرت ہے اس کے خاندان سے نفرت ہے۔ اس کا نام سن کر لاحول پڑھتے ہیں ۔ یزید بن معاویہ کی بات کر رہا ہوں ۔

سوال : شیعوں کو یزید بن معاویہ سے نفرت کیوں ہے ۔

جواب:

اس کی چند وجوہ ہیں اور ہم ان کو پوری دیانتداری سے بیان کرتے ہیں اور اگر کسی وجہ میں کوئی خامی ہوگی تو اس کی بھی نشان دہی کریں گے ۔

پہلی وجہ

اہل حدیث وہابی دوستوں کی مایہ ناز کتاب البدایہ والنہایہ ذکر ترجمہ یزید ص ۲۲۷ ج ۸ میں لکھا ہے کہ جناب معاویہ نے یزید کی ماں کو جب وہ حاملہ تھی طلاق دے دی تھی اور نادان شیعہ اس طلاق سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ چونکہ کتاب اہل سنت حیوۃ الحیوان ذکر فیل میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ دمشق میں ہاتھی آیا تھا اور جناب معاویہ اس کو دیکھنے

کے لیے ٹیلے پر چڑھے تو دیکھا کہ ان کے گھر میں ان کی بیوی سے کوئی نامعقول آدمی بدفعلی کر رہا ہے۔ جناب معاویہ چونکہ حوصلہ والے آدمی تھے پس اس نامعقول کو زنا کی سزا معاف کر دی اور بیوی کو طلاق دے دی اور وہ میکے چلی گئی یزید وہاں پیدا ہوا پس یہ ولد الزنا ہے۔

ارباب انصاف مذکورہ وجہ میں جان نہیں ہے کیونکہ عورت کو طلاق دینا کوئی بری بات نہیں، نبی پاک نے جناب حفصہ بنت عمر فاروق کو اور جناب زبیر نے اسماء بنت ابوبکر صدیق کو طلاق دی تھی۔ نیز ضروری نہیں ہے کہ حمل یزید کی ماں کو ہاتھی کے تماشہ کے وقت ہوا ہو پہلے یا بعد کا بھی ہو سکتا ہے۔ احمق شیعوں کو الہام نہیں ہوا کہ یزید اسی نامعقول کا نطفہ ہے البتہ جو عورت زنا کرے وہ کسی خلیفہ کی ماں ہو سکتی ہے یہ قابل غور ہے۔

دوسری وجہ

اہل حدیث کی کتاب البدایہ والنھایہ ص۲۲۷ میں لکھا ہے کہ یزید کی ماں نے خواب میں دیکھا تھا کہ اس کی فرج سے چاند نکلا ہے اور یزید کی نانی نے اس کی یہ تعبیر بتائی کہ تو ایک بچہ جنے گی جو خلیفہ بنے گا پس یزید پیدا ہوا۔

نادان شیعہ اس خواب پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ خواب امر ممکن کا آتا ہے اور شرمگاہ سے چاند کا نکلنا محال ہے۔ ارباب انصاف مذکورہ وجہ میں بھی جان نہیں ہے کیونکہ مشتری ستارہ چاند سے بڑا ہے اور امام شافعی کی ماں نے خواب دیکھا تھا کہ اس کی فرج سے مشتری ستارہ نکلا ہے۔ چونکہ شیعہ عورتوں کو ایسے خواب نہیں آتے اس لیے احمق شیعہ قدرت خدا کا انکار کرتے ہیں اور نیز شیعہ عورتیں ہاتھی کے تماشہ کے وقت حاملہ نہیں ہوتی اسی لیے وہ خلیفہ نہیں جنتی۔

تیسری وجہ

اہل حدیث کی کتاب البدایہ والنھایہ صـــ۲۲۷ میں لکھا ہے کہ یزید شراب پیتا تھا جناب معاویہ نے اس کو منع کیا اور یہ نصیحت فرمائی ۔

فباشر اللیل بما تشتھی　　　　فانما اللیل نہار الاریب

کم فاسق تحسبہ ناسکا　　　　قد رباشر اللیل نہار الاریب

ان اشعار کا مطلب یہ ہے کہ تم برائی رات کے وقت چھپ کر کرو مذکورہ بات سے نادان شیعہ یہ سمجھے ہیں کہ جناب معاویہ ہر قسم کی برائی کو رات کے وقت جائز جانتے تھے ۔ لیکن ارباب انصاف شیعوں کی پرانی عادات ہے کہ عبارت پوری نہ پڑھنا صاحب کتاب نے آگے یہ بھی لکھا ہے کہ جس آدمی کو بری باتوں کی عادت ہو حدیث نبی ہے کہ وہ چھپ کر بُرے کام کرے پس جب اہل حدیث کو یہ حدیث پہنچ گئی کہ جس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی نے لونڈے بازی کرنی ہو یا ماں بہن سے خواہش پوری کرنی ہو تو رات کے وقت چھپ کر کرے تاکہ معاشرہ خراب نہ ہو ۔ پس اس حدیث کی وجہ سے ہمارے وہابی بھائیوں کے خلاف اعتراض کا دروازہ بند ہو گیا ۔ شیعوں نے اپنے مذہب میں بڑی بڑی پابندیاں لگا رکھی ہیں ۔ ہر قسم کی برائی کو چھپ کر کرنے سے بھی روکتے ہیں اسی لیے تو ان کے مذہب کی ترقی نہیں ہوئی اور ہر زمانہ میں ان کی تعداد باقی مسلمانوں سے کم رہی ہے اور زیادہ مسلمان معاویہ خیل ہیں ۔

چوتھی وجہ

کتاب اہل حدیث تاریخ الخلفا صـــ۲۰۹ ذکر یزید میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن حنظلہ کہتا ہے کہ ہم یزید کے پاس سے اس وقت نکلے ہیں جب ہمیں ڈر لگنے لگا کہ ہمارے اوپر یزید کی وجہ سے آسمان سے پتھر برسیں گے وہ یزید اپنی ماؤں سے بہنوں اور بیٹوں سے ہمبستری کرتا ہے اور شراب پیتا ہے نماز نہیں پڑھتا ۔ نوٹ ارباب انصاف نادان

شیعہ ہمارے وہابی دوستوں کے چھٹے خلیفہ کے بارے میں مذکورہ باتوں کو بھی خامیاں خیال کرتے ہیں۔ نیز کتاب اہل سنت مدارج النبوۃ باب پنجم وصل در خصائص بنی صفحہ ۱۲۶ ج ۱ طبع نول کشور بھی پیش کرتے ہیں کہ یزید نے ام المومنین جناب عائشہ سے بھی نکاح کا ارادہ کیا تھا۔ میرے محترم قارئین یہ آخری بات تو کوئی معقول اعتراض نہیں ہے کیونکہ کتاب اہل حدیث تفسیر فتح القدیر صفحہ ۲۹ ج ۴ سورۃ الاحزاب میں لکھا ہے کہ جناب طلحہ نے بھی عائشہ سے نکاح کا ارادہ کیا تھا شیعہ لوگ طلحہ کے بارے میں کیوں خاموش ہیں کیا اسی لیئے، کہ اس نے اپنے شل ہاتھ سے ان کے مولیٰ علی کی بیعت کی تھی۔ سیوطی نے جو کچھ لکھا ہے تاریخ الخلفاء میں سینئے سیوطی بے شک اہل سنت بھی ہے اور اہل حدیث بھی ہے اور بہت بڑا عالم بھی ہے لیکن اس نے اپنی کتاب میں ہر وہ سچی بات لکھ ماری ہے کہ جسے خواہ شیعوں کو فائدہ پہنچے اور اہل سنت کو نقصان اگر ایسا کھرا آدمی شیعوں میں ہوتا تو یقیناً اس پر مرتد ہونے کا فتویٰ لگ جاتا۔ اہل سنت بھائیوں کا حوصلہ دیکھیں کہ سیوطی جیسے خانہ خراب کو بھی برداشت کیا ہوا ہے کہ جس نے ان کا بیڑا ہی غرق کر دیا ہے۔

ایک ضروری وضاحت

شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مثلاً زید کے باپ نے جس عورت سے نکاح کیا ہے یا کنیز بنا کر اس سے ہمبستری کی ہے وہ عورت زید کی ماں بن گئی ہے اور شیعوں نے یہ عقیدہ اہل بیت نبوت کے ان اماموں سے لیا ہے جن کی امامت کو زیادہ تعداد میں خلق خدا نے قبول ہی نہیں کیا۔

ارباب انصاف مثل مشہور ہے کہ البلاء اذا عمت طابت کہ جب کوئی بات عام ہو جائے تو خوش گوار ہو جاتی ہے خلفا بنو مروان اور بنو عباس میں ماں سے ہمبستری

کرنا عام ہو گئی تھی۔ مثلاً کتاب اہل حدیث تاریخ الخلفاء ذکر ولید بن یزید میں لکھا ہے کہ ولید کو اس [illegible] وہ ماں سے ہمبستری کرتا تھا۔ اس کے قائل رافضی ہی ہوں گے۔ نیز کتاب مذکور میں ذکر ہارون رشید میں لکھا ہے کہ مامون رشید بھی ماں سے ہمبستری [illegible]۔ نیز کتاب اہل حدیث تاریخ خمیس میں لکھا ہے کہ مذکورہ خلیفہ ولید نے بیٹی سے ہمبستری کی تھی نیز ایک شیعہ میر صاحب نے مجھے روضۃ الصفا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ خلیفہ ابن عباس نے اپنی پھوپھی محسنہ سے ہمبستری کی تھی۔

ارباب انصاف یہ تمام خلفاء کیا غلطی پر تھے جن کے پیچھے اہل سنت کے تمام بڑے بڑے علماء اور مشائخ نماز جمعہ، عیدین اور حج پڑھتے تھے۔ حالانکہ شیعہ کے کسی امام کو امیر حج ہونے کا موقع امت نے نہیں دیا۔ اب ہم وہ تحقیق پیش کرتے ہیں کہ جس کے بعد رافضی قیامت تک لاجواب ہو جائیں گے۔ بنو امیہ کے زمانہ میں علم فقہ وقہ بالکل تھا ہی نہیں یہ مصیبت بنو عباس کے زمانہ میں تیار ہوئی ہے اور جناب [illegible] رشید نے [illegible] امام اعظم ابو حنیفہ کے علم کے وارث شیخ الاسلام قاضی القضاۃ ابو یوسف [illegible] سے مسئلہ پوچھا تھا کہ میں ماں سے ہمبستری کر سکتا ہوں اور قاضی نے اجازت دے دی تھی۔ چونکہ قاضی نے امام اعظم سے بتیس سال علم پڑھا ہے پس کسی رافضی بے دین کو ان کے فتویٰ پر انگلی اٹھانے کا حق ہی نہیں ہے اور اگر کوئی شیعہ ٹرٹر کرے تو اس کا منہ بند کرنے کے لیے امام اعظم کا یہ فتویٰ کافی ہے۔ کتاب اہل سنت ہدایہ شریف کتاب الحدود اور کتاب اہل سنت فتاوی قاضی خاں کتاب الحدود صفحہ ۱۱۲ ج ۴ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص [illegible] [illegible] اس پر کوئی حد نہیں [illegible]۔ اور امام اعظم رحمۃ اللہ کو احمق شیعوں کے حملہ سے بچنے کے خاطر سیرت شیخین (جناب ابوبکر و عمر کی سیرت) والا ایسا مضبوط مورچہ خدا نے دیا ہے کہ قرآن و حدیث کی توپوں کا کوئی گولہ اس پر اثر نہیں کرتا اس

مورچہ کو شیعہ نادان چودہ سو سال سے اپنی کوششوں سے اڑانے پر تلے ہوئے ہیں لیکن آج تک کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے آگے دیکھئے قیامت سے پہلے ان کا ایک امام مہدی کرنا ہے وہ کیا کرتا ہے شیعہ کہتے ہیں کہ وہ ایک نبی اللہ عیسیٰ بھی اپنے ہمراہ لائے گا ارباب انصاف دیکھا امامت کافی نہیں ہے ساتھ نبوت کی بھی ضرورت ہے۔

آمدم برسر مطلب۔ جناب ابوبکر کے زمانہ میں عکرمہ بن ابی جہل نے ام المومنین قتیلہ بن قیس زوجہ نبی سے نکاح کیا تھا اور جناب عمر کے زمانہ میں اشعث بن قیس نے ام المومنین المستعیذہ زوجہ نبی سے نکاح کیا تھا اور جناب ابوبکر و عمر نے ان کو کوئی سزا نہیں دی تھی پس اسی سیرت شیخین کی روشنی میں امام اعظم کا مذکورہ فتویٰ ہے۔ نادان شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے اسی لیے سیرت شیخین پر چلنے سے انکار کیا تھا۔ ارباب انصاف۔ انکار تو کیا تھا لیکن اس کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑی تھی بارہ سال تک حکومت اور تخت کے لیے ترستے بھی تو رہے اور جب حکومت ملی تو پھر ثلثہ کی پارٹی نے ان وہ خبر لی کہ اپنے عقیدہ کے مطابق آئین اسلام نہ تیار کر سکے اور پھر آنجناب کی اولاد نے اپنے نانا کی شریعت کے مطابق آئین سلام تیار بھی کیا ہے تو اس کو کسی بادشاہ وقت نے نہ ہی بنو امیہ نے اور نہ ہی بنو عباس نے قبول کیا ہے۔

تمام بادشاہ اور خلفاء بنو عباس فقہ امام اعظم پر عمل کرتے تھے۔ کیوں کہ فقہ جعفریہ میں ماں سے نکاح حرام ہے۔ جب بات جناب ابوبکر عمر تک پہنچ گئی تو قلم اینجا رسید سر بشکست قلم جب یہاں پہنچا تو اس کا سر پھٹ گیا۔ جناب ابوبکر و عمر ہیں بدری صحابہ بخاری شریف گواہ ہے کہ بدری صحابہ کے لیے سب کچھ معاف ہے اور یزید نے قسطنطنیہ کا علاقہ فتح کیا ہے اور بخاری شریف گواہ ہے کہ فاتح قسطنطنیہ مغفور ہے اللہ نے اس کو سب کچھ معاف کیا ہے وہ جنتی ہے خواہ وہ ماں سے ہمبستری کرے یا بہن اور بیٹی سے یا پھوپھی سے شیعوں کو کیا تکلیف ہے ارباب انصاف

دیکھا میں نے جاہل شیعوں کے کمزور الزام کی کس طرح دھجیاں اڑا دی ہیں اگر ان میں شرم ہو تو ڈوب مریں تاکہ خلفاء اسلام پر کیچڑ اچھالنے والا اس دنیا میں کوئی بھی زندہ نہ رہے

شعر ہماری گردن وہ کیوں نہ ماریں جو ناک اپنی کٹا چکے ہیں ۔

پانچویں وجہ

اہل حدیث کی مایہ ناز کتاب البدایہ والنھایہ صفحہ ۲۲۶ ج ۸ ذکر یزید میں لکھا ہے کہ یزید نے کتے پال رکھے تھے اور کتوں سے محبت کرتا تھا

ارباب انصاف یہ بھی کوئی الزام ہے جو نادان شیعہ پیش کرتے ہیں کتاب اہل سنت میں یہ لکھا ہے کہ ایک صحابی بیان کرتا ہے کہ مجھے پتہ چل جائے کہ فلاں کتے کو فاروق اعظم سے محبت ہے تو اس کتے سے بھی پیار و محبت کروں ۔ میرے محترم قارئین یزید ہر کتے سے پیار نہیں کرتا تھا بلکہ جن کتوں کو جناب فاروق اعظم سے محبت تھی یزید نے وہی پال رکھے تھے ۔

اعتراض جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتہ نہیں آتا پس امام متقی کو کتے رکھنے سے پرہیز کرنا چاہیے ۔

جواب

نادان شیعہ یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید اہل حدیث کے امام بھی ان کے اماموں کے طرح تھے حالانکہ یہ غلط ہے شیعہ کے اماموں کے گھر تو ہر وقت فرشتوں کا تانا بانا لگا ہوا تھا کیوں کہ شیعہ کے اماموں کو خدا نے دنیا میں دیا ہی کیا ہے رسول پاک نے گذر اوقات کے لیے کچھ دیا تھا ۔ چونکہ اسلامی فوج کی ضروریات پوری نہیں ہوتی تھیں اس لیے رسول کا دیا ہوا امت نے واپس لے لیا ۔ پس شیعہ کے امام دنیاوی ضروریات میں بہت تنگ ہوئے اپنے حبیب محمد کی اولاد سمجھ کر اللہ کو ترس آتا تھا اور ان کے لیے راشن کا بندوبست جنت سے کر دیا پس فرشتوں کو ضرورت

پڑتی تھی کہ وہ ان کے اماموں کے گھر روٹی، کپڑا، میوے جنت سے لے آئیں۔

اور اہل حدیث وہابی دوستوں کے اماموں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں سب کچھ دیا تھا اسی لیے ان کے گھروں میں فرشتوں کو کوئی کام ہی نہیں تھا پس انھوں نے ریچھ بندر، چیتے پالے اور کتے پالے ہوئے تھے اور اسی لیے اہل حدیث کے اماموں کی عمریں زیادہ ہیں کہ ان کے گھروں میں ان کے کتوں کے ڈر سے فرشتے آتے ہی نہیں تھے۔ اور یزید پر تو فرشتوں نے اس وقت قابو پایا تھا کہ جب وہ شکار کی خاطر گھر سے باہر گیا تھا اور کتے اُس سے جدا ہو گئے تھے۔

سہ تو ہو کے ترش رو ہمیں گالی ہزار دے ... یاں وہ نشے نہیں جنہیں ترشی اتار دے

چھٹی وجہ

کتاب اہلسنت تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۴۰ ذکر معاویہ بن یزید میں لکھا ہے کہ یزید کے بیٹے معاویہ نے اس کی بڑی شکایت کی اور اپنے باپ کے غاصب ہونے کا اقرار کیا اور تین گناہ یزید کے ایسے ذکر کیے جن کی وجہ سے یزید یقیناً دوزخی ہے ع۱ یزید نے اولاد رسول عترت نبیؐ کو قتل کروایا ع۲ کعبہ کی بے حرمتی کروائی ع۳ مدینۃ الرسول کو لٹوایا حرم نبی کی بے حرمتی کی ہے۔

ارباب انصاف اگر کسی خلیفہ کا بیٹا باپ کو غاصب سمجھتا ہے تو کیا فرق پڑتا ہے کیا جناب ابوبکر صدیق کے بیٹے نے اپنے باپ کو غاصب نہیں سمجھا جس قماش کا جناب ابوبکر کا بیٹا تھا ویسا ہی ایک بیٹا یزید کا بھی تھا۔ ابوبکر کے بیٹے کو حضرت علیؑ نے اس کے باپ کے مذہب سے پھیر لیا تھا اور معاویہ بن یزید کو [illegible] کے استاد نے پھیر لیا تھا۔ رہا یہ قصہ کہ یزید نے اولاد رسول کو قتل کروایا ہے تو اس کے بارے ابن کثیر دمشقی کا فیصلہ البدایہ والنھایہ ج ۸ ص ذکر یزید میں آسمانی وحی کی حیثیت رکھتا ہے کہ اگر یزید نے اولاد نبی کو قتل کروایا ہے تو یزید خدا تعالیٰ اور اس کے

فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ البتہ ابن کثیر نے البدایہ والنھایہ جلد ۸ میں اہل اسلام کو بہرے سے بھی قیمتی مشورہ دیا ہے کہ یزید پر لعنت کرنے سے گریز کیا جائے کیوں کہ یزید پر اگر لعنت کی گئی تو لعنت اوپر چڑھنے لگے گی اور اس کے باپ معاویہ اور بعض صحابہ تک پہنچ جائے گی۔

ارباب انصاف معاویہ کے اوپر جن صحابہ کرام کا نمبر آئے گا وہ جناب ابوبکر اور جناب عمر اور جناب عثمان ہیں۔ لہٰذا ابن کثیر کا مشورہ بہت ہی پر معنی ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کو خیال رکھنا چاہیے کہ صرف ایک رسول اور اس کی اولاد کی خاطر لاکھوں صحابہ کرام کو وہ کس طرح چھوڑیں اور سوچ کر فیصلہ کریں۔

بتوں کو کچھ زبان اے دل نہیں آسان دینی ہے
جو کہنا ہو تو سچ کہنا خدا کو جان دینی ہے

ارباب انصاف۔ نادان شیعوں نے وہابیوں کے چہیتے خلیفہ یزید کے خلاف بڑا شور مچایا ہوا ہے لیکن ہے بے فائدہ کیوں کہ اہل حدیث وہابیوں کی بخاری شریف کا اٹل فیصلہ ہے کہ یزید نے قسطنطنیہ فتح کیا ہے اور ایسا فاتح جنت میں جائے گا خواہ وہ ماں کے ساتھ ہمبستری کرتا رہے یا بہن اور بیٹی کے ساتھ، کیوں ارباب انصاف بخاری شریف کے فیصلہ کے بعد بھی یزید کے خلاف بحث کی کچھ گنجائش ہے۔

ساتویں وجہ

اہل حدیث کے مایہ ناز کتاب البدایہ والنھایہ ج ۸ ص ۲۲۱ میں لکھا ہے کہ فوج یزید نے جب مدینۃ الرسول پر حملہ کیا تھا تو ایک ہزار مدینہ کی عورت بغیر شرعی شوہر کے حاملہ ہو گئی تھی۔ اور پھر ایک ہزار بچہ جنا جن کا باپ معلوم نہیں تھا۔ یعنی وہ ولد الزنا تھے اور فوج یزید کے جبری زنا سے پیدا ہوئے تھے۔ مذکور چیز کو بھی یزید کی برائیوں سے شمار کیا جاتا ہے لیکن ارباب انصاف اپنی حکومت کی مضبوطی کی خاطر ہر حاکم کو۔

کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے جناب ابوبکر کی حکومت کو جب آل رسول نے قبول نہ کیا تو جناب عمر بھی حضرت فاطمہ بنت رسول کے دروازے پر آگ اور لکڑیاں ان کا گھر جلانے کی خاطر لائے تھے۔ حکومت کی مضبوطی کی خاطر درّہ جناب عمر بھی مشہور ہے اور اسی غرض کی وجہ سے جناب عثمان کا سلوک بھی صحابہ کرام سے بیان کا محتاج نہیں ہے۔ رہا جبری زنا کا قصہ تو مالک بن نویرہ کی عورت سے بقول جناب عمر حضرت خالد بن ولید نے بھی تو زنا کیا تھا بلکہ مالک کے خاندان کی اور عورتوں کے ساتھ بھی یہیں سلوک ہوا جو فوج یزید نے مدینہ کی عورتوں سے کیا تھا۔

یہ بات تو قرآن پاک میں بھی لکھی ہے کہ شاہی فوج جب کسی علاقہ میں داخل ہوتی ہے تو وہ ضرور گڑ بڑ کرتی ہے۔ دراصل پریشانی اور ہے کہ جو بچے فوج یزید کی وجہ سے یا قبیلہ مالک بن نویرہ کی عورتوں سے پیدا ہوئے تھے وہ گئے کہاں نہ تو وہ آسمان پر پرواز کر گئے اور نہ ہی ان کو زمین کھا گئی اور نہ ہی وہ سارے مر گئے تھے وہ زندہ رہے ہیں اور پروان بھی چڑھے ہیں۔

چونکہ رسول پاک کا زمانہ تو گذر چکا تھا لہٰذا وہ بچے صحابی تو ہرگز نہ کہلائے اب علمائے اسلام رضوان اللہ علیہم سخت پریشان ہیں کہ ان بچوں کو طبقہ ثانیہ میں یا ثالثہ میں شمار کیا جائے دوسرے لفظوں میں عرض کروں کہ وہ قیمتی سرمایہ اہل حجاز کا تابعین میں داخل ہو گیا یا تبع تابعین میں شمار ہو میرا ذاتی نظریہ تو یہ ہے جو کہ آسمانی وحی کی حیثیت رکھتا ہے کہ ان باتوں کو نہ چھیڑا جائے۔ کیوں کہ یہ چیزیں صاحبان کمال پر کیچڑ اچھالنے والی بات ہے۔

س زبان کھولیں گے ہم پر بد زباں کیا بد شعاری سے
کہ ہم نے خاک بھر دی ان کے منہ میں خاکساری سے

ارباب انصاف جو کچھ میں نے نادان شیعوں کے لیے لکھ دیا ہے اس کے لیے

قیامت تک کافی ہے اگر ان میں عقل ہو تو

جواب ۲

پڑھا جو دل جلوں سے کبھی کام نہیں   جلا کے راکھ نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

بیانہ درایۃ خیر من الف روایۃ کہ ہمارے اہل سنت بھائی بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ عقل و فکر سے کام لینا ہزار روایت سے بہتر ہے علامہ اقبال نے بھی فرمایا ہے کہ ؏ در مغز دو صد خر فکر انسانی نمے آید۔ کہ دو سو گدھے کے دماغ میں ایک انسان کی بھی فکر نہیں آتی۔ ایک اور شاعر کی بھی سنیئے کہ خر عیسیٰ اگر بہ مکہ رود چو بیاید ہنوز خر است کہ حضرت عیسیٰ نبی کا گدھا اگر مکہ میں بھی رہ کر آ جائے تو بھی گدھا ہی رہے گا۔ بچارے گدھے کی قسمت اللہ پاک نے گدھے کا ذکر خیر یوں فرمایا ہے کہ ان انکر الاصوات لصوت الحمیر کہ تمام آوازوں میں سے گدھے کی آواز بہت بری ہے لیکن اللہ پاک ہر گدھے کی آواز کی مذمت نہیں کر رہا بلکہ یہ کسی خاص گدھے کا ذکر ہے۔

واللہ اعلم۔ ایک میر صاحب رافضی بندہ سے کہنے لگے کہ یہ مذمت اس گدھے کی ہے جس کے مالک کو دشمنوں سے ڈر ہو اور وہ کہیں چھپ کر بیٹھا ہو اور اس کا گدھا ہینگنے لگے۔ میں نے میر صاحب کو حدیث رسول مقبول سنائی کہ جو آیات قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے پس میر صاحب پھر کھڑے ہو گئے۔ میں نے بٹھانے کی بڑی کوشش کی لیکن دم دبا کر یہ گئے اور وہ گئے ادم بر سر مطلب

جس روایت کو یزید بن الخلیفہ نے بیان کیا ہے عقل اسے قبول نہیں کرتی کیوں کہ راوی نے ایک مرتبہ تو وہ جنازہ زینب کا ظاہر کیا ہے۔ لیکن کافی شریف میں باب النوادر کتاب الجنائز میں اس جنازہ کو ام کلثوم ظاہر کیا ہے۔ جنازہ بھی ایک ہے اور جناب فاطمہ زہرا جنازہ پڑھنے والی بھی ایک جناب زینب نے

آٹھ ہجری میں وفات پائی ہے وہ نہ ہی زوجہ عثمان ہے اور نہ ہی اس نے عثمان سے مار کھائی ہے اگر جناب زینب کا جنازہ فاطمہ نے آٹھ ہجری میں پڑھا دیا تھا تو پھر وہ زوجہ عثمان کس طرح ہو گئی اور دوبارہ نو ہجری میں عثمان سے مار کھا کر وفات پائی اور اس کا جنازہ دوبارہ کیسے ہوا۔

ارباب انصاف آپ کتاب استیعاب اور کافی شریف دونوں کتابوں کو خود دیکھیں راوی کے اپنے کلام میں اختلاف ہے اور اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے کہ دروغ گو را حافظہ نہ باشد کہ جھوٹے کو یاد نہیں رہتا کہ پہلے میں نے کیا کہا اور اب کیا کہہ رہا ہوں پھر آپ خود ہی فیصلہ کریں۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور ہمارے مخاطب علامہ اویسی نے بغیر کسی فکر کے مذکورہ روایت ہمارے خلاف پیش کی ہے۔

؎ تمہارے گیسوؤں کے ڈھنگ دنیا سے نرالے ہیں
پریشان ہوں تو سنبل ہیں جو بل کھائیں تو کالے ہیں

جواب ۳

؎ شیخ جی شیخی سے ازبس دل میں رکھتے تھے گھمنڈ
یار کے کوچہ میں ان کی بھی حجامت ہو گئی

ہمارے مخاطب علامہ اویسی شیعوں کے خلاف رسالہ لکھ کر غرور میں آگئے تھے کہ بس اب رافضی ہمارے سامنے سر نہ اٹھائیں گے۔ لیکن عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔ تعجب تو ہمیں اس بات کا ہے کہ قلم و قرطاس کے دشمن کو ہمارے خلاف لکھنے کی جرأت کیسے پیدا ہوئی ہے۔ یہ وہابی اور اہل سنت علماء لاکھ کوشش کریں لیکن شیعوں کو وہ ان کے سچے عقیدہ سے ہلا ہی نہیں سکتے۔

سہ لاکھ تو جال بچھائے مگر آزاد مزاج
تیرے پھندے میں کب اے زلف دراز آتے ہیں

اگر فضیلت صحابہ کے مسئلہ پر یہ لوگ ہمارے ساتھ چھیڑ خانی کے شیعوں کو جناب ابوبکر وعثمان کا عقیدت مند بنانے کی ناکام کوشش کریں گے۔ پھر حجاز سے یہ صدا آئے گی

سہ شعر غیروں کے ہاتھ سونپ کے میت کے کاروبار
تونے تو میری لاش کی مٹی خراب کی

ارباب انصاف کسی حدیث کو تب مانا جاتا ہے جب اس کا مضمون کسی دوسری حدیث کے مخالف نہ ہو۔ اور نیز کسی حدیث کو تب تسلیم کیا جاتا ہے جب اس سے کسی معصوم کی توہین نہ ہو۔ استبصار کی مذکورہ جنازہ والی حدیث میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں کیوں کہ کتاب استبصار کے اسی باب میں دو حدیثیں اس کی مخالف موجود ہیں ایک حدیث میں لکھا ہے کہ جوان عورت جنازہ پڑھنے کی خاطر گھر سے باہر نہ جائے اور دوسری حدیث میں لکھا ہے کہ عورت کا جنازہ میں شامل ہونا مکروہ ہے۔ یہ دونوں حدیثیں یا تو ہمارے مخاطب کو نظر نہیں آئی یا جان بوجھ کر گھپلا مارا ہے پس مذکورہ حدیثوں کی روشنی میں ناممکن ہے کہ جناب فاطمہ زہرا نے شریعت کی مخالفت کرتے ہوئے کسی عورت کے جنازہ میں شرکت کی ہو۔

پس جنازہ والی روایت ہی درایت کے لحاظ سے غلط ہے۔ نیز جنازہ پڑھنا واجب کفائی ہے اور اسی عذر کی وجہ سے جناب ابوبکر وعمر نے نبی کریم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا اور الیکشن میں شرکت کے لیے چلے گئے تھے اگر عورت کے لیے نماز جنازہ پڑھنا ضروری ہوتا تو جناب عائشہ اپنی طرف سے یا اپنے والد اور چچا کی طرف سے نبی کریم کا جنازہ ضرور پڑھتی لیکن انھوں نے بھی رسول اللہ کے جنازہ میں شرکت نہیں فرمائی۔

جواب ۴

ے نظر اٹھتی نہیں خنجر اٹھانا تو کیا گزرا
تیرے دعوے ستم ایجاد باطل ہوتے جاتے ہیں

ہمارے مخاطب نے صرف یہ سمجھ لیا کہ اگر مسئلہ بنات پر رسالہ لکھ دیا جائے تو تمام شیعہ حضرت عثمان کے عقیدت مند ہو جائیں گے لیکن انھیں کیا معلوم کہ جس قوم نے جناب امیر کو امام برحق مان لیا ہے ان کے سامنے آپ کسی صحابی کو بطور خلیفہ کے پیش کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی سنی کی میت کو شیعوں کے سپرد کرنا ہے کہ وہ اس کا غسل و کفن کریں اور شیعہ کو اگر سنی کی میت مل جائے تو سب کو معلوم ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں۔

ارباب انصاف جو روایت کتاب شیعہ استبصار سے ہمارے خلاف پیش کی گئی ہے اس میں جملہ موجود ہے کہ صلت علی اختہا کہ فاطمہ نے کسی بہن پر نماز پڑھیں اور ہر مسلمان عورت دوسری مسلمان عورت کی بہن ہے رضاعی یا سہیلی بھی بہن ہے پس لفظ اخت کی دلالت ہرگز اس معنی پر نہیں ہے کہ ہمارے نبی کی چار بیٹیاں تھیں اور جناب عثمان ان کا داماد تھا۔ اگر تسلی نہیں ہوئی تو آئیے قرآن مجید پر فیصلہ کرتے ہیں سورہ مریم میں اللہ فرماتا ہے کہ

یا اخت ھارون ماکان ابوک۔ کہ اے ہارون کی بہن تیرا باپ ایسا نہ تھا۔ تفسیر کی کتابیں دیکھیں۔ جناب مریم کا کوئی بھی حقیقی بھائی ہارون نامی نہ تھا۔ مذکورہ ہارون اچھا یا برا کوئی آدمی تھا کسی راز کی وجہ سے مریم کو اس کی بہن کہا گیا ہے۔

اعتراض:

لفظ اخت کو خلاف ظاہر معنی پر حمل کیا جا رہا ہے جو کہ نا انصافی ہے

جواب: لیس ذالک باول قارورة کسرت فی الاسلام۔ یہ پہلی

شیشی نہیں کہ جسے ہم نے توڑا ہے کتاب اہل سنت مناقب للخوارزمی صد ۱۱ ذکر جنگ جمل میں لکھا ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے حضرت عائشہ سے فرمایا تھا کہ

ولقد کنتِ تقولین بالامس اقتلوا نعثلاً قتل اللہ نعثل فقد کفر

کہ اے ام المومنین تو خود ہی تو قتل حضرت عثمان کا فتویٰ دیتی تھی کہ اس نعثل کو قتل کرو یہ کافر ہوگیا۔

اور جناب عائشہ کے اس فتویٰ کو عبید بن ام کلابہ شاعر نے یوں اپنے شعروں میں بیان کیا ہے کتاب اہل سنت تذکرہ خواص الامہ صد ۳۸ ذکر جنگ جمل

ومنك البکاء ومنك العویل۔ ومنك الریاح ومنك المطر

وانت امرت بقتل الامام۔ وقلت لنا انه قد کفر فھبنا اطعناك

فی قتله۔ وقاتله عند نامن امر۔ ولم یسقط السقف من

فوقنا۔ ولم تنکسف شمسنا والقمر۔ فقد کفر کی تاویل نے بہت سی تاویلات کا دروازہ کھول دیا ہے۔

ع بوئے پیڑ ببول کے تو آم کیسے کھائے

جواب ۵

سہ دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

کافر لوگ تو انبیاء اللہ کی توہین کرتے ہی ہیں لیکن دکھ اس بات کا ہے کہ اسلام کے ٹھیکیداروں، وہابیوں نے بھی انبیاء اللہ کی توہین کی ہے۔

ثبوت ملاحظہ ہو۔

کتاب اہل حدیث صحیح بخاری کتاب بدء الخلق صہ ۱۴۰ ج ۲ ط مصر میں لکھا ہے کہ جناب ابوہریرہ راوی ہیں کہ ابراہیم خلیل اللہ تین جھوٹ بولے تھے پہلا جھوٹ

کفار کے بُت ابراہیم نے خود توڑے تھے ۔ اور ان کا توڑنا بڑے بت کے ذمہ لگا دیا تھا ۔ دوسرا جھوٹ جناب ابراہیم بیمار نہیں تھے اور فرمایا کہ میں بیمار ہوں تیسرا جھوٹ جب کافر بادشاہ نے پوچھا کہ من ھذہ ؟ کہ یہ خوبصورت عورت کون ہے تو آنجناب نے فرمایا کہ ھذہ اختی کہ یہ میری بہن ہے حالانکہ وہ ان کی بیوی تھی ۔

ارباب انصاف آپ نے دیکھا کہ وہابیوں نے سقیفہ بنی ساعدہ اور مقدمہ فدک میں اپنے بزرگوں کی کاروائیوں کی چھپانے کی خاطر انبیاء اللہ کو بھی جھوٹ بولنے میں اپنے ساتھ شامل کر لیا ہے کسی کو جھوٹا کہنا اگر گالی ہے تو وہابیوں نے ابراہیم نبی کو تین عدد گالیاں دی ہیں ۔ پس کان ابوبکر سبابا کا نقشہ تو خود یہ لوگ پیش فرماتے ہیں اور گلہ غریب شیعوں کا کرتے ہیں کہ رافضی گالیاں دیتے ہیں ۔ حالانکہ ہم تو اس بے ایمان پر بھی لعنت کرتے ہیں ۔ جس نے صحابہ کرام پر جمعہ کے خطبہ میں سب کرنے کی ابتداء کی تھی ۔

مصرع میں الزام اس کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا ۔

امام بخاری اور ابوہریرہ نے مل کر جناب ابراہیم کو گالیاں دی ہیں دل تو چاہتا تھا کہ ان کی بھی خبر لی جاتی ۔

شعر اوخال رخ یار تجھیں ٹھیک بناتا
جا چھوڑ دیا حافظ قرآن سمجھ کر

بخاری شریف کی مذکورہ روایت میں علماء اہل حدیث اصل بات کو نبیذ فاروق کی طرح ہضم کر جاتے ہیں اور ڈکار بھی نہیں لیتے ۔ شیعوں کے عقیدہ میں انبیاء اللہ جھوٹ اور ہر قسم کے گناہ سے پاک ہوتے ہیں ۔ جناب ابراہیم نے اپنی بیوی کو بہن کہا تھا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ میری دین کے لحاظ سے بہن ہے اور یہ جھوٹ نہیں ہے ۔

بلکہ تقیہ اور توریہ ہے کیوں کہ اخت

کے دو معنی ہیں پہلا ہے سگی اور حقیقی بہن یہ معنی قریب ہے لیکن ابراہیم نبی نے مراد نہیں لیا تھا اور دوسرا معنی ہے دین کے لحاظ سے بہن یہ معنی بعید ہے اور آنجناب نے یہی مراد لیا تھا۔

اور کتاب شیعہ استبصار میں بھی لفظ اخت آیا ہے اس کا معنی بھی یہی ہے کہ کسی دینی بہن کا جنازہ جناب فاطمہ نے پڑھا تھا اور راوی نے تقیہ و توریہ کرتے ہوئے یوں بیان کیا کہ جناب فاطمہ نے اپنی بہن کا جنازہ پڑھا تھا۔ ارباب انصاف جس طرح بخاری شریف میں لفظ اخت کا معنی ہے دینی بہن اسی طرح استبصار میں بھی لفظ اخت کا معنی ہے دینی بہن۔ خلاصہ تقیہ و توریہ کو جھوٹ کہنا اہل حدیث کی بے انصافی ہے۔

سے بتوں کو کچھ زبان اے دل نہیں آسان دینی ہے
جو کہنا ہو تو سچ کہنا خدا کو جان دینی ہے

تقیہ کے خلاف اہل حدیث نے وہ مورچہ سنبھالا ہوا ہے کہ جس پر قرآن و سنت کا کوئی گولہ اثر نہیں کرتا۔ لیکن ایسے ہم اسے سیرت شیخین کی توپ سے اڑاتے ہیں بخاری شریف باب اسلام عمر میں لکھا ہے کہ مسلمان بننے کے بعد جناب عمر کی پیاری اور قیمتی جان بھی تقیہ نے بچائی تھی اور سب کتب گواہ ہیں کہ غار شریف جس کا دوسرا نام ہے بیت الحزن اس میں جناب ابوبکر کی جان عزیز بھی تقیہ نے بچائی ہے تاریخ گواہ ہے کہ جنگ احد حنین میں ثلثہ کا رن ڈے سے باہر نکل جانا اور ان تینوں شیروں کا بہت ہی دور چلے جانا جس میں پر دوڑ اور بلندی میں پرواز بھی شامل ہے۔ یہ سب باتیں ان اشد ارعلی الکفار کا تقیہ ہے اہل حدیث بھی ان توریہ کو جائز اور تقیہ کو ناجائز فرماتے ہیں لیکن، رشوت

هذا من فضل ربی میں فرق کرنا بہت مشکل ہے۔ اگر اہل حدیث کے ہاں توریہ
جائز ہے تو وہ ع اپنی منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا
علامہ اویسی نے کتابچہ لکھ کر شیعوں کو للکارا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ
س شان خدا وہ شیروں سے آنکھیں ملاتے ہیں
نقشے ہرن ہیں جن کے غزالوں کے سامنے
اویسی کی وہ ہی مثال ہے کہ گر یہ شا شید و گفت باراں، است کہ بلی نے
موت دیا اس نے کہا کہ بارش ہے اویسی نے رسالہ لکھ کر سمجھ لیا کہ بنو امیہ تک پہنچنے میں
شیعوں کو بحر الکاہل تیرنا پڑے گا۔

نتیجہ بحث کا یہ نکلا کہ اویسی کی پیش کردہ روایت میں ایک خامی یہ ہے کہ
اس کی سند درست نہیں ہے یزید نامی راوی جھوٹا ہے۔ دوسری خامی یہ ہے کہ
درایت کے لحاظ وہ روایت درست نہیں ہے کیوں کہ زینب عثمان کی بیوی
نہیں تھی۔ تیسری خامی یہ ہے کہ اخت کا معنی ہے دینی بہن ہے۔ چوتھی خامی
یہ ہے اس روایت کی دلالت مطابقی چار لڑکیوں پر نہیں ہے۔ پس عثمان صاحب
کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے۔ وہابیوں سے گذارش ہے کہ آپ کے مولوی
عبدالستار تونسوی کا آیت اللہ خمینی کو مناظرہ کے لیے للکارنا ایسا ہی ہے جیسے مثل
مشہور ہے۔ کھُسے نہ کھُساوے چَنّل اُکرڑم کڑ آوے۔
عبدالستار تونسوی کی پوری آیت اللہ خمینی کی شان میں گستاخی کرنا شیعوں کے
لیے سخت دل آزار ہے۔ تونسوی کی پوری حقیقت یہ ہے ذات دی کنجری
گھر مدینے پاک۔ یا دھولی داھڑی آتا خراب۔ تونسوی دجال کو معلوم ہونا
چاہیے کہ آیت اللہ خمینی کے جوتوں کی خاک برابر بھی تو نہیں ہے اب تو تیرا حال
یہ ہے باتوں بڑھا کر تب خوار جیسے۔ باغ بناں گلزار۔

تونسوی کو دراصل تکلیف یہ ہے کہ آیت اللہ خمینی نے تمام دنیا کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے مکہ مدینہ تمام مسلمانوں کا مرکز ہے اور اگر یہ مرکز امریکہ ہے یا دیگر کفار کے زیر اثر رہا تو مسلمان دنیا میں عزت کی زندگی نہیں بسر کر سکتے پس کفار کی پٹھو حکومت کو مکہ مدینہ سے ہٹا دیا جائے اور جب یہ حکومت ختم ہو گئی تو پھر وہابیت کا بھی جنازہ نکل جائے گا۔ تمام عالم میں سعودیہ کے مسلمان زیادہ مظلوم ہیں کیونکہ ان کی رائے کی کوئی قیمت نہیں ہے وہاں کبھی بھی انتخاب و الیکشن نہیں ہوا۔

سعودی حکومت تمام مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج ہے کیوں کہ وہ مسلمانوں کو روضہ رسول پر اظہار عقیدت نہیں کرنے دیتی اور مکہ معظمہ میں انہوں نے اس قبرستان کے سامنے جس میں نبی کریم کے دادا پردادا اور چچا کی قبریں ہیں یہ بورڈ لگایا ہوا ہے کہ ھذا قبور المشرکین کیوں مسلمانو تمھارے نبی کے باپ دادا اور پردادا کیا کافر و مشرک تھے اگر وہابی حکومت کو مشرکین سے نفرت ہے تو انھوں نے اپنی کئی کھرب ڈالر دولت کفار مشرکین کے بنکوں میں کیوں رکھی ہوئی ہے دنیا میں مسلمان غربت کے ہاتھوں ذلیل ہیں۔ سعودی حکومت وہ دولت مسلمانوں پر کیوں خرچ نہیں کرتی

شیعوں کے خلاف چار یاری مذہب کی توپ کا تیسرا گولہ

ا ثبوت ملاحظہ ہو

ا اہل شیعہ کی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کتاب الوصایا

باب الوصیتہ بالکتب و الایماء

و روی محمد بن احمد الاشعری عن السندی بن محمد عن یونس بن یعقوب عن ابی مریم ذکرہ عن ابیہ ان امامۃ بنت ابی العاص و امہا زینب بنت رسول اللہ کانت تحت علی ابن ابی طالب بعد وفات فاطمہ علیہما السلام فخلف علیہا بعد علی علیہ السلام المغیرۃ بن نوفل فذکر انہا وجعت وجعا شدیدا حتی اعتقل لسانہا ۔۔۔ الخ

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ تحقیق امامہ بنت ابی عاص کہ جس کی ماں زینب بنت رسول اللہ تھی یہ امامہ جناب فاطمہ کے بعد حضرت علی کی بیوی بنی اور جناب امیر کے بعد اس سے مغیرہ بن نوفل نے شادی کی۔ اس شخص نے کہا کہ ایک دن امامہ کو سخت درد کی تکلیف ہوئی حتیٰ کہ بولنے سے اس کی زبان رک گئی۔

نوٹ:

نہ جا ظاہر پہ زاہد کے کہ باطن کچھ نہیں اس کا۔
مثل مشہور ہے ہندی کہ منہ چکنا شکم خالی۔

مذکورہ روایت کو شیعہ حضرات پڑھ کر بالکل نہ گھبرائیں۔ یہ روایت ہمارے

مخاطب اویسی کو من لا یحضرہ الفقیہ میں نظر آئی تو یوں خوش ہو گئے جیسے ابو موسیٰ اشعری روز تحکیم یا جیسے قتل طلحہ پر جناب مروان خوش ہوا تھا اور پھر اس مولانا کو جرأت فاروقی نے جوش دلایا کہ اب تم رستم میدان تحقیق بن گئے۔ پس جناب عثمان کی فضیلت ثابت کرنے کے لیے اس روایت سے بڑا تمہیں اور کوئی ہتھیار نہیں ملے گا۔

لہٰذا آپ یا غوث الاعظم جیلانی شیئاً للہ کا نعرہ لگا کر میدان فساد میں اتر آؤ خدمت اسلام کرو۔ ریاست بہاولپور میں شیعہ رافضیوں کو لوہے کے چنے چبوا دو۔ پس جناب علامہ اویسی کو بھی جلال آیا۔ گویا باسی ہانڈی میں اُبال آیا۔ اور بنو امیہ کا اجر مودت ادا کرنے کی خاطر بغیر کسی بزرگ کے مشورہ کے ۴۶ صفحات کا ایک رسالہ شیعوں کے خلاف لکھ کر ان کو تا قیامت خاموش کر دیا۔ ارباب انصاف ہم نے پورے رسالہ کو پڑھا اور صحیح مسلم شریف کی حدیث کا ذبا۔ غادرا۔ خائنا۔ آثما کا نقشہ نظر آیا۔ اب ہم قارئین کے سامنے مذکورہ روایت کی سند اور دلالت پر بحث کر کے انصاف کرنا مسلمانوں پر چھوڑتے ہیں۔

جواب ۱

علوم عربیہ کا قانون ہے کہ وہ حدیث وہ قبول کی جاتی ہے جس کا سلسلہ سند معتبر راویوں کے ذریعہ کسی امام تک پہنچے۔ یا نبی کریم تک پہنچے اور اگر کسی روایت کا سلسلہ امام یا نبی تک نہ پہنچے تو اسے ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ من لا یحضرہ الفقیہ کی مذکورہ روایت کا سلسلہ سند نہ ہی ہمارے نبی پاک تک پہنچتا ہے اور نہ ہی حضرت علی سے لے کر امام مہدی تک ہمارے کسی امام تک پہنچتا ہے پس جب مذکورہ روایت ہمارے کسی امام کا فرمان ہی نہیں ہے تو ہم

جواب کس بات کا دیں ارباب انصاف اللہ نے آپ کو بھی عقل دی ہے آپ بھی ؟
غور وفکر فرما دیں اس روایت کو ابومریم اپنے باپ سے بیان کر رہا ہے اور ہم شیعہ نہ
ہی ابومریم کو اور نہ ہی اس کے باپ کو جانتے ہیں۔ ثبوت ملاحظہ ہو کتاب شیعہ تنقیح
المقال باب الباء صفحہ ۱۷۷ ج ۱ میں لکھا ہے کہ ابومریم بکر بن حبیب الا حمسی البجلی
قال فی المدارک، بکر بن حبیب مجہول کہ صاحب مدارک فرماتے ہیں کہ یہ بکر بن
حبیب نامعلوم شخص ہے۔ پتہ نہیں کس مذہب کا تھا اور اچھا تھا یا بُرا عادل تھا یا
فاسق، پس نتیجہ یہ نکلا کہ مذکورہ روایت ضعیف ہے کسی امام یا نبیؐ پاک کا فرمان
نہیں ہے۔ لہٰذا بلا سند ہونے کی وجہ سے یہ روایت اس قابل نہیں رہی کہ اس کے
مضمون پر عقیدہ رکھا جائے۔

ایک ضروری وضاحت

علامہ اویسی نے یہ لطیفہ بھی چھوڑا ہے کہ شیعوں نے روایت کو ضعیف کہنا
خارجیوں، وہابیوں دیوبندیوں سے سیکھا ہے جواباً عرض کہ

؎ کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کیے

ارباب انصاف دلیل کے ساتھ کسی حدیث کو ضعیف کہنے سے اگر کوئی شخص
خارجی بن جاتا ہے تو پھر سب سے بڑا خارجی امام محمد بن اسمٰعیل بخاری ہے جس نے
کئی لاکھ حدیثوں کو ضعیف قرار دیا مبارک۔

اور دوسرے نمبر پہ خارجی ہے امام ذہبی ذھب اللہ بنورہٖ، کیوں کہ اس
نے فضائل اہل بیت کی اکثر حدیثوں کو ضعیف قرار دیا ہے بلکہ تمام محقق علماء اہل
سنت جنہوں نے علم رجال کی کتابیں لکھیں ہیں۔ وہ سارے خارجی ہیں کیوں کہ

تقوک کے حساب سے انہوں نے حدیثوں کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن تیمیہ اور اس کے شاگرد بھی خارجی ہیں۔ علامہ اویسی۔ نہ خارجی د رہابی دیو بندی ہے اور نہ ہی شیعہ رافضی۔ سے ہے پس کیا ہے ملاحظہ شعر

نہ تو عاشقوں ہی میں جا ملی — نہ وہ فاسقوں سے بنی رہی
۔ تیر وہ مثل ہے اب اسے رضی — نہ الا الزی نہ اُلاّ الزی ۱

اویسی صاحب ان تینوں سے آپ کو نفرت کیوں ہے سوکن والا زہر ان بچاروں کے خلاف کیوں اگلتے ہو۔ سیرت شیخین کو برحق سمجھنے میں آپ سب کا اتفاق ہے۔ پس آپلوگ پیر بھائی ہیں ہم آپ کو خارجیوں اور وہابیوں سے جدا نہیں سمجھتے مثل مشہور ہے کہ سگ زرد برادر شغال است کہ ذار کتا چیتے کا بھائی ہے آپ ان کے بھائی ہیں۔ بلکہ برادر جان برابر ہیں۔

اویسی صاحب ذرا دھیان دو شاید ہدایت ہو جائے

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیئے

کتاب اہل سنت اسرار حقانیہ الہام نمبر ۵ ۲ مترجم عبدالحق سہارنپوری میں لکھا ہے کہ قطب ربانی محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانی گیارہویں شریف والے فرماتے ہیں۔
قال لی یا غوث الاعظم نم عندی کنوم العروس ترانی بلا واسطہ کہ اللہ پاک نے مجھے فرمایا کہ تو میرے پاس اس طرح سو جا جیسے دلہن اپنے شوہر کے پاس سوتی ہے پس تجھ کو میرا سب کچھ نظر آجائے گا۔

نوٹ: اس فرمان شیخ عبدالقادر کو جو شخص ضعیف روایت سمجھے گا وہ بقول اویسی کے یا تو خارجی ہے ورنہ وہابی اور دیوبندی ہے۔ ہماری کیا مجال کہ ہم اس آیت

کو پڑھیں ما اتخذ اللہ ما حبتہ کہ اللہ پاک کی کوئی بیوی نہیں ہے۔ البتہ یہ بات عرض کریں گے کہ محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی کا درجہ جناب عائشہ سے زیادہ ہے کیونکہ حضرت عائشہ صرف زوجہ نبی اور محبوبہ رسول اللہ ہیں اور کیا کہنا محبوب سبحانی کا وہ اللہ پاک کی بیگم صاحبہ ہیں ارباب انصاف جب قلم یہاں پہنچا تو اس کا سر پھٹ گیا۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

نوٹ: آج کل وہابیوں کو ایسے اشتہار نکالنے کی بیماری لگ چکی ہے کہ جن میں عمر صاحب اور عثمان کو داماد نبی موٹے قلم سے لکھتے ہیں اور پھر یہ اشتہار ایسے مقامات پر لگاتے ہیں جہاں ان کو شیعہ لوگ پڑھیں بعض دفعہ اشتہار بذریعہ ڈاک ہمیں بھی بھیجتے ہیں۔ ارباب انصاف مذکورہ باتوں کو یعنی عمر و عثمان کا پاک بیٹیوں کا داماد ہونا۔ شیعہ لوگ گناہ عظیم جانتے ہیں اور ان الفاظ کو گالیوں سے بدترین جانتے ہیں۔ وہابیوں کا یہ عذر کہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے اپنی کتاب سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم میں جو کچھ عمر صاحب کے بارے میں لکھا تھا کہ عمر صاحب علت المشائخ کے بیمار تھے۔ عمر صاحب کا نسب مشکوک ہے ان کی آخری غذا شراب ہے اور عمر صاحب کا قرطاس ابیض۔

میں نے بھی قدم قدم پر وہابیوں کی کتابوں کے حوالے جات دیئے تھے۔ پس میری باتوں کا وہابی جواب دیتے عمر صاحب کی صفائی پیش کرتے۔ وہابیوں نے حکومت پاکستان کو کیوں پریشان کیا مجھے بیس دن جیل میں کیوں بند کروایا۔ مولوی عبدالستار تونسوی بڑکیں تو بہت مارتا ہے لیکن کسی خلیفہ کی صفائی نہیں پیش کر سکتا۔ مثل مشہور ہے سدا کی مجھڑی نام بسی رام یا اکھوانی تے ناں نور بھری، تونسوی نے اپنا لقب تو مناظر اسلام رکھ لیا ہے لیکن آج تک ایمان ثلثہ نہیں ثابت کر سکے اور دامادی عثمان پر ارباب انصاف کو اسی ہمارے رسالہ مثل البنات تبدہ ملے گا۔ جس کے بعد تونسوی کو سکون قلب حاصل ہو گا

جواب ۲

سہ تا کجا اعداد کی گیدڑ بھبکیاں

الغیاث اے شیر یزداں الغیاث

مذکورہ روایت میں یہ لفظ واحہا زینب بنت رسول اللہؐ ہمارے مخالف کی نگاہ میں بڑا زور دار ہے لیکن اس کا رعب ہم شیعوں پر ذرا بھر بھی نہیں ہے کیوں کہ بنوامیہ کے تخریب کار فی الدین کے اثرات تا قیامت رہیں گے اور مچھلی کے گوشت کی طرح ہر مسئلہ میں دو چار کانٹے ضرور الجھے رہیں گے۔

اولاد کسی کی ہو اور مشہور کر دینا کہ یہ فلاں کی اولاد ہے اس کا پہلا پتھر جناب امیر معاویہ نے رکھا ہے اور جب مسلمانوں نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا تو ان کی جرأت بڑھ گئی اور نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ خادمہ بھی نبی پاک کی اولاد میں شمار ہونے لگی ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت الاصابہ فی تمیز الصحابہ ج ۴ صفحہ ۲۴۷ حرف الباء میں لکھا ہے کہ برکہ بنت النبی کہ برکہ نامی عورت حضور کی بیٹی ہے۔ پھر ابن حجر عقلانی نے مزید تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہ برکہ تو نبی کی خادمہ ہے دوسری بار تحقیق کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ یہ برکہ جناب ابوبکر عمر و عثمان میں کسی کی بیوی نہیں تھی۔ ورنہ اہل حدیث بھائی اسی پہلی تحقیق پر تا قیامت ڈٹے رہتے۔

خلاصہ ایسے محقق بھی اہل سنت ہیں جنہوں نے حضور پاک کی خادمہ کو ان کی بیٹی لکھا ہے۔ پس جب تاریخ اسلام میں یہ اندھیرا بنوامیہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہے تو پھر کیا تعجب ہے کہ زینب ایک یتیم بچی تھی زوجہ نبیؐ خدیجہ نے انکو پالا تھا پس جن لوگوں نے اپنے دماغ کی تیزی سے خادمہ کو لڑکی شمار کر لیا۔ ان کے لیے پالی ہوئی لڑکی کو بیٹی لکھنا کوئی مشکل نہ تھا۔

نتیجہ یہ نکلا کہ مذکورہ روایت پہلے تو سند کے لحاظ سے غیر معتبر ہے اور دوسری

بات یہ ہے کہ پالی ہوئی لڑکی کو مجازاً لڑکی کہنا درست ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ بنوامیہ کے دین دشمنی کی وجہ سے کئی غلط باتیں مشہور ہوگئیں۔ ہمارے مخاطب نے ایک یہ لطیفہ بھی چھوڑا ہے کہ چار لڑکیوں میں سے کسی ایک کا منکر ائمہ کا باغی ہے اور دوزخی ہے جواباً عرض ہے کہ جو شخص اس لڑکی کو جو یقیناً نبیؐ کی لڑکی ہے نام اس کا فاطمہ زہراؑ اگر اس کا حق چھینے اس پر ظلم کرے اور وہ بی بی اس کے دربار سے روتی ہوئی واپس آئے اور ہر نماز کے بعد بی بی اس کے لیے بددعا بھی کرے اور اپنے جنازہ میں اس کی شرکت کو بھی روک جائے ایسا آدمی یقیناً خدا اور رسول سے بغاوت کرتا ہے۔

جواب ۳

سے ناقہ چلا ہے نجد میں لیلیٰ کا بے مہار
مجنوں کی بن پڑے گی اگر سارباں نہ ہو

ہمارے اہل حدیث دوستوں کو اس بات کا رنج ہے کہ جب لفظ زینب بنت النبیؐ کتاب شیعہ میں موجود ہے تو پھر چار لڑکیوں کا شیعہ صاحبان کیوں انکار کرتے ہیں ہم جواباً عرض کرتے ہیں کہ لڑکی کسی کی ہو اور وہ منسوب کسی دوسرے شخص کی طرف ہو جائے یہ بات تاریخ اسلام میں اتنی عام ہے کہ آپ کے فاروق اعظم کا گھر بھی اس جھگڑے سے محفوظ نہیں ہے۔

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت الاصابہ فی تمیز الصحابہ صفحہ ۲۵۰ جلد ۴ حرف الجیم میں لکھا ہے کہ جناب عمر کی ایک بیوی تھی۔ جس کا نام تھا عاصیہ بنت ثابت اور فاروق اعظم نے اس کا نام تبدیل کر کے عاصیہ کے بجائے جمیلہ رکھا تھا اور ابن شیبہ نے روایت کی ہے جناب عمر کی بیوی نہیں تھی عاصیہ بلکہ وہ تو ان کی بیٹی تھی اور اس کا نام انھوں نے تبدیل کر کے عاصیہ کے بجائے جمیلہ رکھا تھا

نوٹ: اگر جناب عمر کی بیوی اور بیٹی میں آج تک اہل سنت کو تمیز نہیں

ہوگی تو کیا حرج ہے اصل واقعہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ خود اہل سنت کریں گے۔ ہم تو اتنا عرض کرتے ہیں کہ جن کے ہاں بادشاہی رہی۔ ہر زمانہ میں ان کو غلبہ رہا۔ علم الانساب میں وہ اتنے نالائق ثابت ہوئے کہ خلفاء کی بیویوں اور بیٹیوں میں تمیز نہ کر سکے۔ پس ان کو شیعوں پر اعتراض کا کوئی حق نہیں ہے کیوں کہ شیعہ تو ہمیشہ مظلوم رہے۔ پس اگر شیعہ راوی نے کسی یتیم لڑکی زینب نامی کو بنت النبی بیان کر دیا ہے تو کیا حرج ہے۔ علماء اہل سنت نے اگر نبی پاک کی خادمہ کو حضور کی بیٹی لکھا ہے اور جناب عمر کی بیوی کو انکی بیٹی لکھا ہے اور وہ دین سے خارج نہیں ہوتے تو شیعہ راوی نے اگر کسی یتیم لڑکی کو نبی کی لڑکی بیان کر دیا ہے تو کیا حرج ہے جس طرح جناب عمر کی بیوی جمیلہ ان کی لڑکی نہیں ہو سکتی اسی طرح زینب بھی نبی کی لڑکی نہیں ہو سکتی۔

کیا کرتے ہو ناصح تم نصیحت رات دن مجھ کو
اسے بھی ایک دن کچھ جا کے سمجھاتے تو کیا ہوتا

ایک ضروری وضاحت

جناب عمر صاحب نے اپنی بیوی عاصیہ کا نام تبدیل کر کے جمیلہ رکھا اگر نام تبدیل کرنا ضروری تھا تو جناب ابوہریرہ نے اپنا نام کیوں نہ تبدیل کیا ابوہریرہ کا معنی ہے۔ بلی کا باپ۔ نیز عثمان کا معنی ہے سانپ کا بچہ یا سرخاب کا پٹھا۔ عفان کا معنی ہے گندگی سے بھرا ہوا۔ عاص کا معنی ہے گناہ گار۔ امیہ کا معنی ہے ذلیل باندی۔ عبد الشمس کا معنی ہے سورج کا بندہ۔ معاویہ کا معنی بھونکنے والی حرب کا جنگ صخر کا معنی ہے پتھر حنتمہ کا معنی کالی ہنڈیا۔ حالانکہ مذکورہ الفاظ کئی لوگوں کے نام تھے

ارباب انصاف بات دراصل یہ ہے کہ اگر نام تبدیل کرنے کا عام رواج ہو جاتا تو پھر لوگوں کو اپنے باپ دادا کا نام بھی تبدیل کرنا پڑتا کیونکہ حضرت سیف اللہ

جناب خالد بن ولید بن مغیرہ بن عبد اللہ مخزومی کے دادا کا نام بنا بر مشہور مغیرہ بن عبد اللہ ہے لیکن ہماری اہل سنت بھائیوں کی کتب تفاسیر میں آیت زنیم سورۃ نون میں علماء اہل سنت نے دہائی مچائی ہے کہ جناب سیف اللہ حضرت خالد بن ولید کے والد جناب ولید مغیرہ کے بیٹے نہیں تھے۔ کیونکہ مغیرہ نامرد تھا اور حفاظت مال کے لیے مغیرہ کی بیوی نے ایک چرواہے سے نطفہ رکھوایا تھا اور ولید پیدا ہوا اس راز کا کسی کو پتہ نہیں تھا قرآن پاک نے اسے آیت کے ذریعہ عتل بعد ذالک زنیم ۔ مذکورہ راز کو فاش کر دیا۔ جناب خالد بن ولید رضی اللہ کے باپ ولید کی شرافت ہے کہ اس نے قرآن پاک کے آگے سر جھکا دیا۔

قرآن نے فرمایا کہ خالد کا باپ ولید ولد الزنا ہے اور ولید نے کہا کہ آمنت باللہ وکتبہٖ حضرات یہ ہے تسلیم و رضا کی منزل سبحان اللہ العظیم ایک دن کے میر صاحب چند تفاسیر اہل سنت لے کر میرے پاس آئے اور فرمایا کہ یہ دیکھو جناب خالد بن ولید کا نسب صحیح نہیں ہے میں نے کہا میر صاحب انھیں لوگوں کی وجہ سے دنیا میں لا الہ الا اللہ کی دہائی پھر گئی ہے اور جزیرہ عرب سے انھوں نے کفار و مشرکین کو مار مار کر نکال دیا ہے اور یہ [illegible] نسب نہیں کر سکتا اور چونکہ کسی شیعہ خاتون نے گرمی کے موسم میں ادھر کے مکتب پہاڑ کے دامن میں [illegible] و مال کی حفاظت کے لیے کسی چرواہے سے نطفہ نہیں رکھوایا اس لیے سیف اللہ خالد بن ولید جیسا بہادر نہیں جنا۔ پھر میں نے میر صاحب کو جب یہ آیت قرآنی سنائی کہ ان اللہ غفور و رحیم تو میر صاحب اٹھ کھڑے ہوئے میں نے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن دم دبا کر یہ گئے اور وہ گئے اور جاتے جاتے یہ تیر میرے کلیجے میں مار گئے۔

بد خصلتوں کو کرتا ہے بالا نشیں فلک
اونچی ہے آشیانہ زاغ و زغن کی شاخ

جواب ۴

س ہمارا کام کہنا ہے کوئی مانے تو بہتر ہے
نہ مانے گر تو نور احمد ہمارا کیا بگڑتا

ارباب انصاف لڑکی کسی کی ہو اور منسوب کسی کی طرف ہو جائے یہ جھگڑا تو اہل حدیث کے ماموں جان امیر معاویہ کے گھر میں بھی موجود ہے۔

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت الاصابہ فی تمیز الصحابہ ج ۴ صہ اور الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ج ۴ ص ۲۶۸ ذکر حبیبہ بنت ابی سفیان میں لکھا ہے کہ ایک لڑکی حبیبہ نامی ابوسفیان کی بیٹی ہے دوسرا محقق کہتا ہے کہ وہ ابوسفیان کی نواسی ہے تیرا محقق کہتا ہے کہ نبی پاک نے ایک بچی پالی تھی جس کا نام ہے حبیبہ اور حضور پاک کی ایک بیوی کا نام ہے ام حبیبہ اور یہ لڑکی نبی کریم کے گھر پرورش پانے کی وجہ سے اور حضور کی بیوی ام حبیبہ کے پاس اٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے ابوسفیان معاویہ کے باپ کی طرف منسوب ہو گئی۔ اور اس کا باپ آج تک معلوم نہیں ہو سکا ۔ انتصی" مبارک "

ارباب انصاف انڈے کتے تے کڑ کڑ کتے " بچی رہتی کہاں تھی اور بیٹی کس کی بن گئی" حقیقت حال تو اہل حدیث ہی بیان کریں گے ۔ البتہ اگر اس لڑکی سے جناب ابوبکر یا عمر و عثمان کی شادی ہو جاتی تو بجائے ابوسفیان کے یہ لڑکی نبی کریم کی بیٹی بنا دی جاتی اور حدیث سازی کی فیکٹری تو بنو امیہ کے اپنے گھر میں موجود تھی۔ لیکن یہ تو قسمت کی بات ہے نصیب اپنا اپنا۔

محترم قارئین زینب بھی ایک یتیم لڑکی تھی جسے نبی کریم کی بیوی جناب خدیجہ نے پالا تھا۔ بس اسی پرورش کی وجہ سے وہ نبی کریم کی لڑکی مشہور ہو گئی۔ خلاصہ جس طرح یہ کہ نبی کی خادمہ تھی اور اہل سنت روا تو نے اسے نبی کی لڑکی کہا اور

جمیلہ جناب عمر کی بیوی تھی اسے بھی اہل سنت رواۃ نے حضرت عمر کی لڑکی بنا دیا اور جس طرح حبیبہ نبی کریم کی پروردہ تھی اور سنی علماء نے اس کو ابوسفیان کی بیٹی بنا دیا۔ پس اگر کسی شیعہ کتاب میں کسی یتیم بچی کے بارے یہ لکھا ہے کہ وہ نبی کی لڑکی تھی تو کیا حرج ہے۔ نبی کریم امت کے روحانی باپ ہیں۔ ہمارے مخاطب نے مذکورہ روایت کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ امام حق کے فرمان کا منکر باغی ہے پس شیعہ باغی ہیں۔

جواباً عرض ہے کہ جناب عائشہ کا جنگ جمل میں اور جناب معاویہ کا جنگ صفین میں امام حق حضرت علی کے خلاف لڑنا شیعوں کو باغی کہہ کر چھپایا نہیں جاسکتا۔

نظر کر قوم پر اے شیخ حق پوشی سے کیا حاصل
تو خود بھی دربدر ہوگا کسی کو دربدر کر کر

نتیجہ۔ عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے اور اسی دامادی پر ان کی خلافت کا دارومدار ہے پس ان کی خلافت بھی باطل ہوگئی۔ بنو امیہ پر خلافت اسلام حرام ہے۔

شیعوں کے خلاف چار یاری مذہب کی توپ کا چوتھا گولہ

ثبوت ملاحظہ ہو

1 اہل شیعہ کی کتاب فروع کافی کتاب النکاح باب السنۃ فی المھور صفحہ ۳۷۶

علی بن ابراہیم عن ابیہ عن حماد بن عیسیٰ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول قال ابی ما زوج رسول اللہ صلعم سائر بناتہ ولا تزوج شیئاً من نسائہ علی اکثر من اثنتی عشرۃ اوقیۃ ... الخ

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ امام نے فرمایا کہ بنی پاک نے اپنی تمام بیٹیوں کی شادی اور اپنی تمام بیویوں سے شادی بارہ اوقیہ حق مہر سے زیادہ پر نہیں فرمائی۔

جواب مذکورہ روایت سے ہمارے مخاطب علامہ اویسی یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کفار و مشرکین بھی ہمارے بنیؐ کے داماد تھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ جواباً عرض خدمت ہے کہ

اتنا ستم نہ کیجئے میری جان جان جان
یکساں نہیں رہے گا تیرا مان مان مان

علامہ صاحب کچھ تو خوف خدا کیجئے مثل مشہور ہے کہ کجا ریش کجا خایہ۔ کیوں اولاد بنی کو کفار کی بیویاں بناتے ہو۔ سوکن پر غیرت کی اور شوہر کو مار ڈالا۔
آپ کا یہی طریقہ ہے کہ شیعوں کو شکست دینے کی خاطر توہین رسولؐ پر کمر کس لی ہے۔

پڑ گئی بہتر ے دل میں گرہ وا نہ ہوئی
سعی ہر چند میرے ناخن تدبیر نے کی

کیا آپ اس قانون سے غافل ہیں کہ درایۃ خیر من الف روایۃ کیا یہ قانون آپ نے نہیں سنا کہ شہادۃ العقول خیر من شہادۃ العدول عقل کا یہ فیصلہ یقینی ہے کہ حدیث سے وہ معنی مراد لیا جاتا ہے جو قرآن پاک اور عقل کے موافق ہو پس اگر مذکورہ حدیث میں لفظ بنات سے بنی پاک کی صلبی لڑکیاں مراد لیا جاتا ہے تو قرآن پاک اور عقل کی مخالفت لازم آتی ہے کیوں کہ قانون ہے

کہ اذا ثبت الشیٔ ثبت ملوازمہ کہ جب کوئی شے ثابت ہوتی ہے تو اس کا لازم بھی ثابت ہوتا ہے مثلاً آگ کی موجودگی۔ میں اس کی گرمی بھی موجود ہوتی ہے۔ پس اگر وہ لڑکیاں نبی کریم کی صلبی مان لی جائیں تو اس کا لازم بھی ماننا پڑے گا۔ یعنی ابوالعاص اور عتبہ و عتیبہ جیسے کفار کو نبی کریم کا داماد بھی ماننا پڑے گا۔ اور اس چیز سے کسی بے غیرت ملاں کو فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن غیور مسلمانوں کا ناک، کان بلکہ دم بھی کٹ جائے گا اور اگر کسی ملوانے کو ہمارا کلام ناگوار ہے تو وہ امام اعظم غداؤ ہ کا فرمان دیکھ لیے تحفہ اثنا عشریہ کید ۸۲ صفحہ ۶۹ میں لکھا ہے کہ نعمان کا فرمان ہے کہ یہ بات نبی کریم کے لیے شرم والی ہے کہ کوئی کافر ان کا داماد ہو۔ اگر وہابی بضد ہیں کہ کفار نبی کے داماد بن سکتے ہیں تو پھر اگر کوئی منافق داماد نبی بن جائے تو کیا حرج ہے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو آیئے قرآن پاک پر فیصلہ کرتے ہیں

اللہ پاک قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ وما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی، کہ خود نبی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے دعا خیر کریں اگرچہ وہ مشرکین ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ توبہ

نوٹ: تھوڑی سی عقل رکھنے والا آدمی بھی سمجھتا ہے کہ صرف دعا خیر کرنا یہ چھوٹی بھلائی اور کسی کافر کو بیٹی دینا بڑی بھلائی ہے۔ پس جب نبی کریم کو اللہ پاک نے صرف دعا خیر کرنے سے کفار کے حق میں منع کیا ہے۔ تو کفار کو لڑکی دینے کی

اجازت اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں دے گا۔ بالغرض محال اگر نبی کا کریم کا فرداماد عرض کرے
کہ حضور میرے لیے دعا خیر کرد۔ اور نبی کریم فرمائیں کہ تیرے لیے دعا خیر کرنا۔ میری
شریعت میں گناہ ہے اور پھر وہ داماد عرض کرے کہ حضور آپ کی شریعت نے آپ
کو مجھے لڑکی دینے کی تو اجازت دے دی ہے۔ باقی کیا گیا۔

اعتراض

اگر ان لڑکیوں کو حضور پاک کی صلبی لڑکیاں مان لیا جائے اور یہ بھی مان لیا جائے
کہ ان کے نکاح کفار کے ساتھ ہوئے تھے تو کوئی حرج نہیں ہے کیوں کہ ان کے نکاح
اور مشرکین کے ساتھ قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے ہوئے تھے۔

جواب:

پھبتی تیرے مکھڑے پہ مجھے حور کی سوجھیں
لا ہاتھ ادھر دے کہ بہت دور کی سوجھیں

نبی کریم کی زندگی کے بارے میں یہ فرق کرنا کہ قرآن پاک کے نزول سے پہلے
آپ کے افعال شریعت کے مطابق نہیں تھے اور بعد میں دین خدا کے تابع تھے
یہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں درست نہیں ہے۔ البتہ عام لوگوں کے بارے
یہ فرق درست ہے پہلے ایک شعر ملاحظہ فرمائیں اور پھر مثال پیش کرتا ہوں۔

جاتا ہے اس کشندہ عاشق کے گھر مجھے
ہمدم لپیٹ دے میرے سر سے کفن کو تو

جناب عمرو بن عاص کی ولادت کے بعد پانچ آدمیوں میں سے ہر ایک نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ میرا بیٹا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ذکر نکاح جاہلیہ ج ۱ ص ۷

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابو الفدا ذکر اخبار معاویہ ج ۱ ص ۱۸۸

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید کتاب الوفود ذکر اروی بنت عبد المطلب ج ۱ ص ۱۳۴

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المستطرف فی کل فن المستظرف باب ۳۶ ج ۱ ص ۱۸۸

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ثمرات الاوراق وفود اروی بنت عبد المطلب ج ۱ ص ۱۳۴

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ذکر حسنؑ ص ۱۱۷

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین فصل ۶ مؤلف محدث خوارزمی ص ۱۱۸

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نزہت القلوب مؤلف قطب الدین شیرازی

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب روض المناظر فی علم الاوائل والاواخر مؤلف محمد بن شحنہ

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جزء ۱۰ اشرف مؤلف ابن خطیب الشہی۔

محدث خوارزمی کی کتاب مقتل الحسین کی عبارت ملاحظہ ہو

قال الحسن بن علی، واما [illegible] یا عمرو بن العاص فما احبک الا لزنیة

احتج فیہا خمسۃ من قریش کلہم یزعم انہ ابنہ فغلب علیک جزار قریش الأمہم حسباً واشرہم منصباً واعظمہم لعنۃً

ترجمہ: جناب امام حسنؑ نے حضرت عمرو بن عاص سے فرمایا تھا کہ تو زنا سے پیدا ہوا ہے اور تیرے بارے پانچ قریشوں نے جھگڑا کیا تھا ہر ایک کا یہ دعویٰ تھا کہ تو اس کا نطفہ ہے۔ پس قریش کا قسائی جو خاندانی لحاظ سے کمینہ تھا پیشہ کی رو سے شریر تھا لعنت کا ٹھیکیدار بلکہ تاج دار تھا۔ وہ غالب آگیا اور تجھے بیٹا بنا لیا۔

نوٹ: جناب امام حسنؑ بڑی عظمت دار ہستی ہیں۔ صاحب بخاری نے امام حسن کی سرداری کو بخاری شریف باب مناقب حسنؑ میں قبول کر لیا ہے اور تمام مفسرین اہل سنت نے آیت تطہیر میں امام حسنؑ کو شامل کر لیا ہے اور باتفاق شیعہ سنی امام حسنؑ لوح محفوظ کی خبریں دینے والے ہیں۔ جب حضرت حسنؑ نے جناب عمرو بن عاص کے شجرہ کا پھول کھولا تو آفرین ہے جناب عمرو عاص کی شرافت پر کہ بغیر کسی بحث کے فرمان امام کے سامنے سر جھکا دیا۔

نوٹ ۲: جن پانچ آدمیوں کی طرف امام حسنؑ نے اشارہ کیا ہے وہ کتاب اہل سنت تذکرہ خواص الامہ میں اس طرح مذکورہ ہیں ۱ عاص بن وائل ۲ ابولہب ۳ امیہ بن خلف ۴ ہشام بن مغیرہ ۵ ابوسفیان۔

اور دوسری روایت میں یوں پانچ ہیں ۱ عاص بن وائل ۲ امیہ بن عبد الشمس ۳ عبدالرحمٰن بن الحکم ۴ عتبہ بن ابی سفیان ۵ عقبہ بن ابی معیط اور جناب عمرو بن العاص کی والدہ گرامی کے بارے سیرت حلبیہ میں یہ جملہ موجود ہے کہ کانت بغیا۔ کہ وہ چکلے کی کاروبار والی تھی اور بعض نادان شیعہ یہ شعر بی بی نابغہ بنت ... والدہ عمرو کی شان میں پیش کرتے ہیں۔

رِجْلُہا مَرفُوعَۃ لِلفَاعِلِین - بابہا مَفتُوحَۃ لِدَاخِلِین

کہ نابغہ کی ماں بھی فاعلین کے خاطر اٹھیں رہتی تھیں۔ تشریف لانے والوں کے لیے اس کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ اور جناب اروی بنت عبد المطلب نے حضرت معاویہ کے دربار میں جناب عمرو سے یہ بھی کہا تھا کہ تیری ماں چکلے والی تھی اور جھنڈے والیوں سے سستی تھی۔

انصاف کی بات

بے شک عمرو عاص کا مذکورہ کتابوں میں ولدالزنا ہونا لکھا ہے لیکن ارباب انصاف پہلی بات تو یہ ہے کہ مذکورہ دس کتب اہل سنت کو حکومت ضبط کرے نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری

دوسری بات یہ ہے کہ انھیں لوگوں کی وجہ سے دنیا میں لا الٰہ الا اللہ کی دہائی پھر گئی ہے اور یہ باتیں ان بزرگوں کی قرآن نازل ہونے سے پہلے کی تھیں اور یہ لوگ امام نبیؐ تو تھے نہیں کہ ان کا نسب پاکیزہ ہونا ضروری ہو۔ نیز اگر باریکی میں جائیں تو پھر ان اللہ غفور رحیم اور لقد رضی اللہ عن المومنین کا کوئی مطلب نہیں ہے اور آخری بات جو آسمانی وحی کی حیثیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ کسی کے نسب کے بارے چھیڑ چھاڑ کرنا شرفاء پر کیچڑ اچھالنے والی بات ہے جب اس زمانہ کے لوگوں نے جناب عمرو کو عاص بن وائل کا بیٹا مان لیا ہے تو آج چودہ سو برس کے بعد شیعوں کو کیا تکلیف ہے۔ نیز عمرو بن العاص کی ماں کنجری تھی تو اس کا دھندہ بھی اسلام آنے سے پہلے تھی

تذنیب

ایک دن ایک میر صاحب محدث خوارزمی کی کتاب مقتل الحسین بغل

یمن دباغ میرے پاس آئے اور کہا کہ یہ دیکھو عمرو بن عاص کا باپ عاص بن وائل قسائی تھا میں نے فوراً شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تصدیق شدہ کتاب المعارف لابن قتیبہ نکالی اور ذکر صناعات الاشراف صہ ۲۴۹ طبع بیروت کھول کر ان کے منہ پر ماری اور کہا کہ یہ دیکھو جناب ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ داماد ابوبکر اور عبدالرحمن بن عوف، کانوا بزاز کہ یہ لوگ کام کپڑے کا کرتے تھے۔ اور فاروق اعظم کا ماموں جان عاص بن ہشام کان حداداً کہ وہ لوہار تھا اور سیف اللہ حضرت خالد بن ولید کا باپ ولید بن مغیرہ کان حداداً بھی لوہار تھا۔ اور جناب عثمان غنی کا سوتیلا باپ عقبہ بن ابی معیط کان خماراً وہ شراب کا کاروبار کرتا تھا اور سعد بن ابی وقاص کا بھائی عتبہ بن ابی وقاص کان نجاراً کہ وہ ترکھان بڑھئی تھا اور عبداللہ بن جدعان چکلا چلاتا تھا اور خلفاء بنو مروان کا دادا مرحوم حضرت حکم بن العاص یغنی بالعود کہ وہ مراثی تھا باجہ بجاتا تھا اور امام اعظم ابو حنیفہ کان خزازاً کہ وہ بھی کھدی کا کاروبار کرتے تھے اور جناب زبیر کان جزاراً کہ وہ قصائی تھا اور خود جناب عمرو بن عاص بھی قصائی تھا اور ان کا باپ عاص بن وائل دو کام کرتا تھا ایک تو یہ کہ قصائی تھا اور دوسرا کام ان کا یہ تھا کہ مکہ معظمہ میں وہ گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کو خصی کرتا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف کسی کے پیشہ پر اعتراض کرنا حدیث شریف سے منہ پھیرنا ہے نبی پاک کا فرمان ہے کہ الکاسب حبیب اللہ کے ہاتھ سے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہے نادان شیعوں کی عجیب کھوپڑی ہے کہ وہ کھدی والے یا قصائی یا مراثی جن کو نبی پاک نے جنتی ہونے کی خوشخبری سنائی تھی اور جن کی نسل میں کئی پشتوں تک خلافت رہی ہے ان کو تو شیعہ لوگ حقیر جانتے ہیں۔

اور وہ ملنگ جو ناد اور کشکول لے کر گدائی کرتے ہیں یا

وہ سید سردار جو نذر اللہ، نیاز حسین کہہ کر در در بھیک مانگتے ہیں ان کی

شیعہ لوگ عزت کرتے ہیں اور عذر یہ پیش کرتے ہیں کہ ملنگ اور سردار کسی کا حق نہیں کرتے لہذا جو قوم کا ڈوم ہو یا کمی اور ہیرا پھیری سے حاکم بن بیٹھے ہم اس کو امام نہیں مانتے۔

لہذا مراثی ڈوم جولاہے امام وہابیوں کو مبارک کتاب المعارف اس کے مولف کے سنی ہونے کی تصدیق شدہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنے تحفہ اثنا عشریہ کید ۹۰ صفحہ ۴۴ میں فرمائی ہے۔

لیکن ارباب انصاف مجھے تو یہ ابن قتیبہ صاحب المعارف کسی شیعہ۔ یا کسی سبائی کا نطفہ معلوم ہوتا ہے کیوں کہ جس ترتیب سے اپنے بزرگان دین کے پیشوں کا ذکر کیا ہے یہ روافض کا کام ہے یا عیسائیوں کی حرکت ہے۔ بات کو طول ہو گیا۔ میر صاحب کو میں نے کتاب دکھائی تو وہ کھڑے ہو گئے بیٹھانے کی بہت کوشش کی لیکن یہ گئے اور وہ گئے اور جاتے جاتے یہ تیر میرے کلیجے کے بیچ میں مار گئے۔

بد خصلتوں کو کرتا ہے بالا نشین فلک
اونچی ہے آشیانہ زاغ و زغن کی شاخ

نتیجہ بحث

نبی کریم کی زندگی کے بارے یہ فرق کہ وہ نزول قرآن سے پہلے شریعت کے حدود میں نہ تھی اور بعد میں دین خدا کے تابع تھی یہ فرق درست نہیں ہے نبی کریم اعلان نبوت سے اور نزول قرآن سے پہلے بھی اللہ کے برحق نبی تھے حضور پاک کا نسب بھی اور کردار بھی نزول قرآن سے پہلے بھی پاکیزہ تھا

البتہ عام لوگوں میں کلمہ پڑھنے سے پہلے اور بعد کے لحاظ سے فرق ضرور ہے مثلاً بنی ہاشم کا نسب اور کردار قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے بھی بلند تھا اور دوسرے عرب قبائل میں کچھ لوگ تو ایسے تھے کہ بقول صاحب سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۶۸ کے وہ زنا کو حلال جانتے تھے۔

اور بعض کے بارے میں تاریخ خاموش ہے مثلاً جناب طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ گرامی کے بارے احقاق الحق میں ابوالمنذر ہشام بن محمد بن السائب کلبی کی کتاب المثالب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ زمانہ کفر و جاہلیہ میں من جملۃ البغایا وذوی الرایات صعبۃ بنت الحضرمی وکانت لہا رایۃ بمکہ کہ جھنڈے والی عورتوں سے خاتون معظمہ بی بی صعبہ بنت الحضرمی بھی تھی اور اس نے بھی اللہ کے پڑوس میں اپنا جھنڈا گاڑا ہوا تھا۔ کسی نامعقول نے بی بی صعبہ کے خوب صورت ہونے کی جناب ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعریف کر دی فوقع علیہا ابوسفیان ذوجہا عبید اللہ عثمان فجائت بطلحۃ لستۃ اشہر۔

پس جناب ابوسفیان نے بھی اس چھتے شہد کا ذائقہ چکھا اور پھر فوراً ہی بی بی صعبہ کی شادی جناب عبید اللہ بن عثمان ہوئی اور شادی کے چھ ماہ بعد حضرت طلحہ پیدا ہوئے۔ نیز کتاب مثالب میں یہ بھی لکھا ہے کہ ممن کان یخنث عبید اللہ ابوطلحہ کہ جن لوگوں سے مخنث کا کام لیا تھا وہ جناب عبید اللہ ابو طلحہ بھی تھے۔

کچھ نادان شیعہ ان باتوں کو پڑھ کر کھسر پھسر کرتے ہوئے ہیں کہ جس کی ماں جھنڈے والی ہو اور باپ مخنث ہو اور وہ والدہ کی شادی کے چھ ماہ بعد پیدا ہو گیا ہو۔ وہ عشرہ مبشرہ میں کیسے داخل ہو گیا۔ لیکن ارباب انصاف

جناب طلحہ کے بارے نامعقول شیعوں کے اعتراض کی کوئی قیمت نہیں ہے کیوں کہ جو کچھ جناب ابو سفیان نے یا طلحہ کے ماں باپ نے کیا ہے وہ زمانہ کفر کی باتیں ہیں جنہیں اللہ نے معاف کر دیا ہے۔

نیز بخاری شریف باب الامامۃ الصلوۃ میں لکھا ہے کہ مخنث نماز جماعت پڑھا سکتا ہے۔ پس وہ بچے بھی پیدا کر سکتا ہے۔ ایک دفعہ میر صاحب مجھے ملے کہنے لگے کہ آپ کو معلوم ہے؟ میں نے کہا کیا۔ فرمایا کہ طلحہ کی ماں جھنڈے والی تھی میں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ زیاد بن سمیہ کی ماں بھی کنجری تھی اور حضرت معاویہ نے اس کے بیٹے زیاد کو اپنا بھائی بنا لیا تھا۔ پس اگر جھنڈے والی عورتوں میں کوئی عیب ہوتا تو نبی کریمؐ کا سالا یہ کام نہ کرتا۔

ع سنا کلام جو رند کا شیخ چکرایا۔

میرے محترم قارئین قرآن پاک نازل ہونے سے پہلے جو کچھ بھی عام عرب کرتے تھے قابل اعتراض نہیں ہے البتہ اگر نبی پاک کو بھی عام عربوں کے ساتھ ملا دیا جائے تو پھر واویلا علی الاسلام

تذنیب :

عام عربوں کے بارے میں تاریخ میں جو کچھ آیا ہے ہم نے اس سے انکار کی جرأت نہیں کی۔ مثلاً عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب اغانی صہ ۹ ج ۱ ط بیروت ذکر ابی قطیفہ میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن فضالہ شاعر نے جناب عبداللہ بن زبیر کی شان میں یہ شعر کہا تھا۔

س فمالی حین اقطع ذات عرق

الی ابن الکاھلیہ من معاد

کہ جب میں مقام ذات عرق سے نکل گیا تو پھر ابن الکاھلیہ کی طرف لوٹنا

مشکل ہے نقال ابن الزبیر لما بلغہ ھذا الشعر علم انما شر امھاتی فعیرنی بھا وھی خیر عماتہ

جب یہ شعر جناب عبداللہ بن زبیر کو پہنچا تو انھوں نے فرمایا کہ بس معلوم ہو گیا کہ وہ کا صیدہ ہماری بدکار دادی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ ہم پر چوٹ لگا گیا ہے۔

ارباب انصاف۔ بعض اہل سنت کے نزدیک چھٹا خلیفۃ الرسول یزید ہے اور بعض کے نزدیک چھٹا خلیفۃ الرسول عبداللہ بن زبیر ہے اور جناب زبیر بھی ابوبکر صدیق کے داماد اور عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں۔

نامعقول شیعہ ان باتوں پر اعتراض کا حق نہیں رکھتے کیوں کہ یہ باتیں قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے کی ہیں اور خلافت عبداللہ بن زبیر کو بعد میں ملی ہے۔ ایک مرتبہ میر صاحب کتاب اغانی بغل میں دبائے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ دیکھو چھٹے خلیفہ کی عبداللہ بن زبیر کی کوئی دادی کا حلیہ، معلوم ہوتا ہے کہ جھنڈے والی تھی۔ میں نے میر صاحب سے کہا کہ تم اسی طرح چلتے رہو گے تم شیعہ نہ ہی اس زمانے میں موجود تھے اور نہ ہی تمہاری کوئی خاتون جھنڈے والی تھی اور نہ ہی اس کی نسل سے عبداللہ جیسا کوئی خلیفہ پیدا ہوا ہے۔ میری بات سن کر میر صاحب کا رنگ تبدیل ہو گیا اور یہ شعر سناتے ہوئے چلے گئے کہ

لو انصف الدھر فی حکمہ + لما ملک الحکم اھل النقیصۃ

کہ اگر اہل زمانہ ذرا بھر بھی اپنے حکم میں انصاف کرتے تو کبھی کسی عیب والے کو امام اور خلیفہ نہ بناتے۔

نبی کریم نزول قرآن سے پہلے کس دین پر عمل کرتے تھے

کتاب اہل سنت شرح فقہ اکبر صنہ ۶ ط مصر ذکر عصمت انبیاء موٌلف ملا علی قاری قال الامام الرازی الحق ان محمداً الخ ۔ ترجمہ امام اہل سنت فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی اعلان رسالت سے پہلے کسی دوسرے نبی کی شریعت پر عمل نہیں کرتے تھے کہ آنجناب کسی دوسرے نبی کے امتی نہ تھے بلکہ حضور پاک اعلان رسالت سے پہلے مقام نبوت میں تھے اور ان احکام پر عمل کرتے تھے جو حق تھے ان کا علم حضور پاک کو وحی خفی یا کشف صادق سے ہوتا تھا کیونکہ ہمارے نبی ہیں ولادت کے دن سے صفات نبوت موجود تھے

بلکہ یہ حدیث کہ کنت نبیاً و آدم بین الروح و الجسد کہ میں اس وقت بھی نبی تھا کہ جب آدم روح اور بدن کی منزل میں تھا یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضور پاک عالم ارواح میں بھی نبی تھے

نوٹ:

ہمارے نبی کریم اعلانِ رسالت سے پہلے بھی نبی تھے پس ناممکن ہے کہ آنجناب نے اعلان رسالت سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی ہو اور یہ حکم خدا آپ کی شریعت میں موجود ہے کہ کافر کو رشتہ نہ دیا جائے پس محال ہے کہ حضور نے اپنی بیٹیاں کفار کے نکاح میں دی ہوں

سوال فروع کافی کی مذکورہ روایت کا کیا مطلب ہے ۔

جواب : سائر بناتہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ لڑکیاں جن کا
نکاح حضور نے مذکورہ حق مہر پر کیا تھا وہ حضور کی صلبی لڑکیاں تھیں کیوں کہ
جناب فاطمہ زہرا کے حق مہر کا بیان گذر چکا ہے وہ تو اتنا زیادہ بنتا ہے
کہ دنیا کی تمام عورتوں کا حق مہر جمع کیا جائے تو بھی حضرت
زہرا کا حق مہر ان سے زیادہ بنتا ہے ۔ نیز جناب زہرا بقول صاحب تحفہ اثنا
عشریہ ص۸۷ ، ص۸۶ کہ جناب زہرا شیعوں کے عقیدہ میں نبی کریم کی بیویوں سے افضل
ہیں۔ پس نا ممکن ہے کہ جناب زہرا کو امام پاک نے حق مہر کے حکم میں بی بی عائشہ کے
ساتھ ملایا ہوا اور زینب و رقیہ و ام کلثوم جن کے بارے میں اختلاف ہے ان کے نکاح
کفار کے ساتھ اعلان نبوت سے پہلے ہوئے تھے اور تاریخ خاموش ہے کہ اسلام کے
ظہور سے پہلے حق مہر کا کیا قانون تھا۔ فروع کافی میں لفظ بنات سے مراد وہ لڑکیاں ہیں
جن کو حضور پاک نے اعلان نبوت کے بعد پالا تھا کیوں کہ ان لڑکیوں کی ماؤں سے
نبی کریم نے نکاح کیا تھا پس جس مہر پر خود حضور نے نکاح کیا اسی مہر پر ان ازواج کی یتیم لڑکیوں کا بھی نکاح کر دیا

سوال ، ان لڑکیوں کے نام کیا ہیں ۔

جواب ۱ ۔

زینب بنت ابی سلمہ ۲ زینب بنت حنظلہ ۳ حبیبہ بنت ام حبیبہ
۴ ام کلثوم بنت ابی سلمہ کتاب اہلسنت الاصابہ اور الاستیعاب میں تفصیل سے
ان لڑکیوں کے حالات لکھے ہیں کہ ان بچیوں کو نبی پاک نے پلا تھا۔
پس فروع کافی میں انھیں کے حق مہر کا ذکر ہے ۔
ارباب انصاف اللہ نے آپ کو بھی عقل دی ہے آپ خود بھی سوچیں کہ
لفظ بنات کی دلالت صلبی لڑکیوں پر ہرگز نہیں ہے نہ ہی دلالت مطابق و تضمن ہے اور
نہ ہی کوئی اور دلالت ہے ۔ اسی طرح لفظ بنات کا نہ ہی منطوق صلبی

لڑکیوں کو بتاتا ہے اور نہ ہی مفہوم بتاتا ہے اور نیز جب لفظ بنات کا حقیقی معنی مراد لینا مشکل ہے تو تو عقل اور شریعت دونوں کی عام اجازت ہے کہ لفظ کا معنی مجازی مراد لینا جائے۔ پس فروع کافی میں لفظ بنات سے مراد مذکورہ چار لڑکیاں ہیں جو نبی کریم کی پروردہ ہیں۔

پیسجا ایک تیرا دل نہ اے شیریں کبھی اس پر
جگر پانی ہوا فرہاد کی باتوں سے پتھر کا

ارباب انصاف وہابی اہل حدیث خصوصاً ان کا مناظر مولوی عبدالستار تونسوی اگر عثمان کے داماد نبی ہونے کا شوشہ کھڑا نہ کرتے اور ہر تاریخی بات کو اچھالنے کی کوشش نہ کرتے تو ہم بھی صحابہ کرام کے حالات کو تاریخ کے قبرستان سے نکال کر پیش نہ کرتے۔ تونسوی کے طعنوں نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم ارباب انصاف کے سامنے زبیر اور جناب طلحہ اور جناب عمرو بن العاص کا نسب مبارک وہابیوں کی کتابوں سے پیش کر کے انصاف کرنا ان پر چھوڑ دیں۔

شیعوں کے خلاف چاریاری مذہب کی توپ کا پانچواں گولہ

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل شیعہ کی کتاب فروع کافی کتاب الجنائز باب النوادر صفحہ ۲۵۱

علی بن ابراہیم عن ابیہ و احمد بن محمد الکوفی عن بعض اصحابہ عن

صفوان بن یحیی عن یزید بن خلیفہ الخولانی وھو یزید بن الخلیفۃ الحارثی قال سأل عیسی بن عبداللہ ابا عبداللہ علیہ السلام وانا حاضر فقال تخرج النساء الی الجنازۃ ..... الخ

نوٹ : چونکہ روایت طویل ہے اس لیے ہم ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں۔

ترجمہ : راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے امام سے پوچھا اور میں حاضر تھا اس نے پوچھا) کہ کیا عورتیں نماز جنازہ کے لیے نکل سکتی ہے۔ امام تکیہ چھوڑ کر بیٹھ گئے اور فرمایا ایک فاسق نے جس پر اللہ کی لعنت ہو اپنے چچا مغیرہ بن عاص کو پناہ دی اور نبی پاک نے اس کے خون کو رائیگان قرار دیا تھا

اس شخص نے نبی کی بیٹی سے کہا کہ تو اپنے باپ کو اس مغیرہ کو میرے پناہ دینے کی خبر نہ دینا گویا اسے اس بات کا یقین تھا کہ تحقیق وحی محمد پر آتی ہے اس بچی نے کہا۔

میں اپنے باپ کے دشمن کی خبر کو آنجناب سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتی پس اس فاسق نے مغیرہ کو لکڑیوں میں چھپا دیا اور اس پر چادر ڈال دی حضور کو وحی نے خبر دی اور آنجناب نے حضرت علی کو بھیجا۔ فرمایا تلوار لے کر جاؤ اگر اس بچی کے گھر مغیرہ ملے تو اسے قتل کر دو جناب امیر آئے تلاش کیا لیکن مغیرہ نہ مل سکا جناب امیر واپس آئے نبی کریم نے فرمایا کہ مجھے وحی نے خبر دی ہے کہ وہ لکڑیوں میں چھپا ہوا ہے جناب امیر کے جانے کے بعد عثمان چچا کو لے کر حضور کے پاس آیا جب عثمان چچا کو لایا تو حضور نے پرواہ ہی فرمائی حضرت عثمان نے کہا کہ یہ میرا چچا مغیرہ بن ابی العاص ہے اور آپ اسے پناہ دیں حضور نے اسے پناہ نہ دی عثمان کے اصرار کرنے کے بعد حضور نے فرمایا کہ یہاں سے چلا جاؤ ورنہ اسے قتل کرا

ددں گا جب عثمان چچا کو لے کر چلا گیا۔ تو حضور نے فرمایا اے خدایا تو مغیرہ بن ابی العاص پر لعنت بھیج اور ہر وہ شخص جو مغیرہ کو پناہ دے اس کو کچھ کھلائے پلائے یا اس کو زادِ راہ دے اور کسی قسم کی بھی اس کی مدد کرے اس پر بھی لعنت بھیج۔ عثمان نے اپنے چچا کی ہر قسم کی مدد کی اور لعنت کی مطلقاً پرواہ نہ کی اور پھر چوتھے دن اس کو سواری دے کر روانہ کیا راستے میں مغیرہ کی سواری ہلاک ہو گئی اور اس نے پیدل چلنا شروع کر دیا پھر تھک کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا، حضور پاک پر وحی نازل ہوئی اور نبی کریمؐ نے جناب امیر اور عمار کو تلوار دے کر بھیجا اور مغیرہ کو قتل کر دیا عثمان کے چچا مغیرہ کے قتل ہونے کے بعد عثمان نے رسول کی بیٹی کو مارا اس لیے کہ اس نے اپنے باپ کو مغیرہ کے بارے میں اطلاع دی تھی۔ عثمان کے مارنے کے بعد بچی نے رسول اللہ کو شکایت کی حضور نے فرمایا کہ تو صبر کر بچی نے کئی مرتبہ حضور کی خدمت میں اپنے دکھ کا پیغام بھیجا نبی پاک نے حضرت علی کو بھیجا اور فرمایا کہ بچی کو لے آؤ اور اگر کوئی روکے تو اس کو قتل کر دینا پس جناب امیر رسول اللہ کی بیٹی کو لائے۔ جب بچی نے حضور پاک کو دیکھا تو زار زار رونے لگی اور نبی پاک بھی رو پڑے پھر آنجناب بچی کو اپنے گھر میں لائے اور اس کی پیٹھ سے مارے جانے کے نشان اور ورم دیکھے حضورؐ نے وہ ورم دیکھ کر فرمایا کہ خدا عثمان کو قتل کرے اس نے تجھے مار ڈالا۔ یہ واقعہ اتوار کے دن کا ہے اور عثمان اس شب اپنی کنیز سے ہمبستری کرتا رہا بچی پیر اور منگل کو زندہ رہی اور بدھ کے دن اس نے دنیا کو خیرباد کہا اور مر گئی۔ جب اس بچی کا جنازہ نکلا تو نبی پاک کے ارشاد کے مطابق جناب فاطمہ اور مومنین کی عورتیں بھی اس جنازہ کے ساتھ چلیں اور عثمان بھی اس جنازے کے ساتھ چلا جب نبی پاک نے عثمان کو دیکھا تو تین مرتبہ فرمایا کہ جس نے گذشتہ رات اپنی کنیز سے ہمبستری کی ہے وہ جنازے کے ساتھ نہ چلے لیکن عثمان چلتا رہا چوتھی مرتبہ حضور پاکؐ نے فرمایا کہ وہ شخص جس نے گذشتہ رات بیوی سے ہمبستری کی ہے

وہ واپس چلا جائے ورنہ میں اس کا نام بتادوں گا پس یہ سن کر عثمان نے پیٹ درد کا بہانہ کیا اور حضور سے اجازت لے کر واپس چلا گیا۔ جناب فاطمہ اور مومنین اور مہاجرین کی عورتیں جنازے کے ساتھ آئیں اور انھوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

جواب: علامہ اویسی نے بڑی محنت کی ہے جناب عثمان کے فضائل ثابت کرنے کے لئے لیکن افسوس ہے کہ بیچارے کو مذمت اور تعریف میں فرق معلوم نہیں ہے اسی لیے تو حکماء نے فرمایا ہے کہ نادان دوست سے عقل مند دشمن بہتر ہے۔

سہ چھلکائیں بھر کے لاؤ گلابی شراب کی
تصویر کھینچیں آج تمھارے شباب کی

مذکورہ روایت میں جناب عثمان کی شان کا صحیح نقشہ موجود ہے کیوں کہ راوی نے ایک جگہ تو روایت میں جناب عثمان کو نافرمان رسول ظاہر کیا ہے اور ایک جگہ ان کو معاذ اللہ لعنت کے حکم میں کھینچ کر لایا ہے اور ایک جگہ ان کو حریص جماع ظاہر کیا ہے پھر نبی کریمؐ کی ناراضگی کی وجہ سے جناب عثمان کو قبرستان سے نکلتا ہوا دکھایا ہے۔ پس انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اگر اس روایت کو تسلیم کرتا ہے تو بے شک اہل سنت بھائی اس کو فرمان امام تسلیم کرلیں اور شیعوں کا اسے کچھ بھی نہیں بگڑے گا کیوں کہ یہ روایت جناب عثمان کو ظالم ثابت کرتی ہے اور ظالم کبھی بھی امام برحق نہیں ہو سکتا اور اگر اہل حدیث وہابی دوست اس روایت کو فرمان امام نہیں مانتے تو پھر بھی شیعوں کو کوئی نقصان نہیں ہے کیوں کہ جب ان کے سامنے فرمان امام پیش ہی نہیں کیا گیا تو انھیں جواب دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے اور اگر اہل حدیث بھائی یہ فرمادیں کہ اس روایت کا صرف آخری حصہ جنازہ والا درست ہے اور پہلا حصہ فضائل جناب عثمان والا درست نہیں ہے تو یہ ان کی بے انصافی ہے۔ آدھا جواب درست اور آدھا غلط یہ نہیں ہو سکتا۔

جواب ۲

ہم پہلے عرض کر آئے ہیں کہ جب دو حدیثوں کے مضمون آپس میں ٹکرائیں تو جس حدیث سے کسی معصوم کی توہین ہو اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جوان عورت کو جنازہ میں بغیر کسی مجبوری کے شامل ہونے سے شریعت پاک نے روکا ہے پس اس روایت کا آخری حصہ کہ جناب فاطمہ نے اس عورت کا جنازہ پڑھا تھا جس کو جناب عثمان نے مار مار کر شہید کیا تھا درست نہیں ہے کیوں کہ اس سے لازم آتا ہے کہ جناب فاطمہ نے شریعت پاک کی مخالفت کی ہے البتہ مذکورہ حدیث کا پہلا حصہ درست ہے کیوں کہ بہادر لوگ جناب عثمان جیسے بیویوں کو مارا ہی کرتے ہیں۔

جواب ۳

درایۃ خیر من الف روایۃ عقل کا فیصلہ ہزار روایت سے بہتر ہے عقل کی روشنی میں مذکورہ روایت درست نہیں ہے کیونکہ دوسرے گوسلے کے بیان میں گذر چکا ہے کہ اس یزید بن خلیفہ ابو ہریرہ کے بھائی نے بتایا ہے کہ جناب فاطمہ نے زینب نامی عورت کا جنازہ پڑھا تھا اور کوئی زینب نامی عورت زوجہ عثمان نہیں ہے پھر بچارے کو یاد نہ رہا کہ پہلے کون سا قصہ بیان کیا تھا سچ ہے دروغ گو را حافظہ نا باشد کچھ عرصہ کے بعد یوں داستان تیار کی کہ جناب فاطمہ نے زوجہ عثمان کا جنازہ پڑھا تھا۔

ارباب انصاف آپ بے شک اصل کتابوں کی طرف رجوع کریں انشاء اللہ آپ ہمارے ساتھ اس بات پر اتفاق کریں گے کہ جب راوی کو خود ہی یقین نہیں ہے کہ وہ عورت کون تھی تو یہ کون سی عقل مندی ہے کہ ہم ایک نامعلوم عورت کو نبی کریم کی بیٹی فرض کر لیں

جواب ۴

مذکورہ روایت کا راوی یزید بن خلیفہ قابل اعتبار نہیں ہے علم رجال میں اس کو

ضعیف راوی شمار کیا گیا ہے اور علامہ اویسی کا یہ جملہ کہ راوی کو ضعیف کہنا، شیعوں نے خارجیوں اور وہابیوں سے سیکھا ہے اس کا جواب آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ جن علماء اہل سنت نے صحاح ستہ لکھی ہے انھوں نے کئی ہزار حدیثوں کو ضعیف سمجھ کر خصوصاً بہت سی فضائل آل محمدؐ کی حدیثوں کو غیر معتبر جان کر چھوڑ دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ صحاح ستہ لکھنے والوں میں سے بمع امام بخاری و مسلم کے کوئی بھی سنی نہ تھا۔ بلکہ یہ تمام علماء کرام خارجی تھے مبارک

ارباب انصاف وہابیوں کا مناظر عبدالستار تونسوی اور شہر معاویہ خیل ؒ بہاولپور کا چودھری علامہ اویسی دونوں بزرگ اگرچہ خضر صورت ہیں۔ لیکن حقیقت میں کچھ وچ چھری تے ناں غریب داس کے مصداق ہیں اگر یہ لوگ شیعوں کو خارجی نہ لکھتے تو ہم بھی ان کا ادب سے نام لیتے۔ شیعہ صاحبان متوجہ رہیں کہ وہابیت، اندر ہی اندر شیعوں کو ختم کرنے کی سازش کر رہی ہے۔ اور اگر بروقت شیعوں نے ان کے خلاف آواز نہ اٹھائی تو پچھتائیں گے دن میں کئی مرتبہ ریڈیو، ٹیلی ویژن پر بنوامیہ کی صفائی کی خاطر وہابی تقریریں کرتے ہیں اور آل محمدؐ کا ذکر صرف محرم میں ریڈیو پر کیا جائے تو وہابی شور مچاتے ہیں کہ یہ قومی ادارہ ہے۔ شیعوں کا امام باڑہ نہیں ہے۔ شیعہ صاحبان کی بے حسی کا نتیجہ خطرناک نکلے گا۔

جواب ۵:

اہل حدیث بھائیوں کے سامنے ہم قرآن پیش کرتے ہیں کہ اللہ پاک کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے کہ کافر اور مشرک آدمی کو رشتہ نہ دینا۔ اور نبی کریم نزول قرآن اور اعلان نبوت سے پہلے بھی نبی تھے پس ناممکن ہے کہ حضور نے کسی کافر اور مشرک کو رشتہ دیا ہو ورنہ اس میں نبی کریمؐ کی توہین ہے۔ پس تاریخ میں جو کچھ بھی شان رسالت کے خلاف لکھا ہے وہ قابل اعتبار نہیں ہے۔

پس زینب، رقیہ اور ام کلثوم کو نبی کریم کی بیٹیاں فرض کرنا اور ان کو نزول قرآن سے پہلے کفار کی بیویاں فرض کرنا اور پھر اعلان نبوت کے بعد ان کو طلاقیں دلوانا اور دو کو جناب عثمان کی بیویاں فرض کرنا بھی حضور پاک کی توہین ثابت کرتا ہے اور اگر نزول قرآن سے پہلے نبی کریم نبی بھی تھے اور کفار کو بیٹی دینے سے ان کی کوئی توہین بھی لازم نہیں آتی تو پھر اعلان نبوت کے بعد حضور پاک نے اگر کسی منافق کو بیٹی دے دی ہے تو کیا حرج ہے۔

جو لڑکی کسی کافر کی بیوی بن سکتی ہے وہ منافق کی بیوی بھی بن سکتی ہے۔ اگر کسی شیعہ پر یہ اعتراض کیا جائے کہ نبی کریم نے جناب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیٹی کا رشتہ کیوں دیا تھا جب کہ وہ منافق تھا تو شیعہ یہ کہہ سکتا ہے کہ نبی کریم نے عتبہ عتیبہ کو رشتہ کیوں دیا تھا جب کہ وہ کافر تھے۔

اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ کفار کو تو اس وقت رشتہ دیا تھا جب اللہ نے ان کو رشتہ دینے سے روکا نہیں تھا تو اس کے جواب میں یوں کہا جائے گا کہ منافق کو رشتہ دینے سے بھی اللہ پاک نے قرآن مجید میں روکا نہیں ہے

؏ سنا کلام جو رند کا شیخ چکرایا

جواب ۶۔

اگر اہل حدیث دوستوں نے فیصلہ تاریخ کی روشنی میں کرنا ہے تو ہم ان کی تسلی تاریخ کی کتابوں سے بھی کر دیتے ہیں تاکہ یہ بہتان غلط ثابت ہو جائے کہ شیعہ لوگ تاریخ کی کتابوں کو نہیں مانتے، اہل حدیث مسئلہ نبات پر اس لیے زور دیتے ہیں کہ ان کے گمان میں داماد رسول کے لیئے خلیفہ اور مومن ہونا ضروری ہے اگرچہ یہ چیز ان کی کتابوں میں جھوٹی ثابت ہوتی ہے کیوں کہ ان کے عقیدہ میں ابو العاص عتبہ و عتیبہ بھی داماد رسول تھے لیکن نہ ہی وہ مومن ہیں اور نہ ہی خلیفہ رسول ہیں۔

ایک تاریخی مسئلہ پر ہمارا اور میر صاحب کا سخت ترین میچ

ایک دن عید بابا شجاع الدین کے روز میر صاحب بغل میں چند کتابوں کا بستہ دبائے میرے پاس نازل ہوئے ہیں نے چند پکوڑے پیش کر کے بیگم افلح کا فاتحہ دلوایا۔ پھر میر صاحب کہنے لگے کہ ولید بن عقبہ بن ابی معیط برادر عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں یہ دیکھو کیا لکھا ہے

اور پھر دو عدد تاریخی کتابیں ایک کتاب اہل سنت تذکرہ خواص الامہ ص۱۱۸ ذکر حسن بن علی اور دوسری کتاب اہل سنت مروج الذہب ص۳۴۵ ج۲ ذکر عمال عثمان کھول کر میرے سامنے رکھ دیں اور کہا کہ خود پڑھو اربابِ انصاف میں نے خدا کو جان دینی ہے جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی ہزار لعنت دونوں کتابوں میں یہ لکھا تھا کہ ایک دن جناب عقیل بن ابی طالب نے حضرت ولید بن عقبہ برادر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا تھا کہ وانت علج من اہل صفوریہ کہ تو ایک ایسے گدھے یہودی کا نطفہ ہے جو خلع طبریہ کے صفوریہ گاؤں کا رہنے والا تھا انتھیٰ پھر میر صاحب نے اس حوالہ کو مضبوط کرنے کی خاطر یہ بھی فرمایا کہ مذکورہ ولید نے مسجد کوفہ میں شراب کے نشہ میں صبح کی نماز چار رکعت پڑھائی۔ اور اسے بھی زیادہ پڑھانے کی نمازیوں سے اجازت طلب کی اور پھر محراب مسجد میں قے کی جس میں شراب نکلا۔ نیز اسی ولید کو قرآن میں فاسق کا لقب دیا گیا ہے نیز یہی ولید مسجد میں جادو کا تماشہ دیکھتا تھا۔ پس یہ سب قرائن ہیں کہ یہ کسی یہودی کا نطفہ تھا اور عقیل نے درست فرمایا کہ کسی گدھے یہودی کا بیٹا ہے۔

ارباب انصاف میں نے میر صاحب کی نادر تحقیق کے بعد ان سے عرض کیا کہ آپ نے جو کچھ پیش کیا ہے یہ قرآن پاک کی آیات نہیں ہیں بلکہ یہ صرف عقیل بن ابی طالب کا نظریہ ہے جو تاریخ میں آگیا ہے اور صحابہ کرام میں دو بزرگوار پہلے درجہ کے پھکڑ باز تھے ایک تو جناب ابوبکر صدیق تھے ان کے بارے مورخین نے دھائی مچا رکھی ہے کہ کان ابوبکر سبابا کہ جناب ابوبکر گالیاں بہت دیتے تھے اور دوسرے صاحب ہیں جناب عقیل بن ابی طالب لہٰذا عقیل کا قول قابل اعتبار نہیں ہے آپ اپنے کسی امام معصوم کا فرمان دکھائیں. میری عرض کو سن کر ایک دفعہ تو میر صاحب جل گئے ۔ اور پھر فوراً ہی محدث کبیر امام اہل سنت ابی المؤید الموفق بن احمد المکی اخطب خوارزم کی کتاب مقتل الحسین صفحہ ۱۱۹ ج ۱ الفصل السادس نکال کر میرے منہ پر ماری، میں نے دیکھا کہ اس میں لکھا تھا. میں نے خدا کو جان دینی ہے جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی ہزار لعنت کتاب میں صاف لکھا ہوا تھا کہ نواسۂ رسول امام معصوم حضرت حسنؑ بن علیؑ نے ایک وقت جناب ولید بن عقبہ سے فرمایا تھا کہ

انما انت علج من اھل صفوریہ واقسم باللہ لانت اکبر من ابیک الذی تدعی لہ کہ تو صفوریہ گاؤں کے ایک یہودی کا نطفہ ہے اور تو جسے اپنا باپ سمجھتا ہے تو اُسے بڑا ہے انتھیٰ ۔ ارباب انصاف کتاب کو پڑھ کر میں نے میر صاحب پر یہ کارتوس چلا دیا کہ کسی شریف آدمی کے نسب کی خرابی بیان کرنا امام معصوم کی شان نہیں ہے ۔ میر صاحب نے فرمایا کہ سورہ نون میں عتل بعد ذالک زنیم کہہ کر حضرت خالد سیف اللہؓ کے والد ولید بن مغیرہؓ کے نسب کی خرابی اللہ تعالیٰ نے کیوں بیان فرمائی ہے

میں نے میر صاحب سے کہا کہ اس ولید بن عقبہ کے نسب شریف کی خامی ثابت کرنے سے آپ کو کیا ملے گا ۔ انہوں نے فرمایا کہ شاہ عبدالعزیز کی مصدقہ کتاب اہل سنت المعارف لابن قتیبہ میں لکھا ہے کہ ولید بن عقبہ کی ماں کا نام ہے اروی بنت کریز

اور کتاب اہل سنت مقتل الحسین سے معلوم ہوا کہ مذکورہ خاتون نے جناب خالدؓ سیف اللہ کی دادی کی طرح حمل کسی سے رکھوایا اور بچہ کسی سے ملایا - میں نے میر صاحب سے کہا کہ ان لوگوں کی توجہ تعلیمؐ دنیا میں لا الہ اللہ کی دہائی پھر گئی اور انہوں نے وہ کام کر کے دکھائے جو کسی صحیح نسب والے سے نہیں ہو سکے اور جو باتیں آپ فرماتے ہیں یہ ان کے زمانہ کفر کی ہیں - اسلام آنے اور قرآن نازل ہونے سے پہلے کی ہیں اور اللہ نے ان کی یہ خامیاں معاف کر دی تھیں

التائب من الذنب کمن لا ذنب له

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے شخص کی مانند ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو۔

میرے مذکورہ حملہ کے بعد میر صاحب کچھ گرمی کھا گئے اور مجھ پر برس پڑے کہ تو بھی پورا نادان ہے اور کہنے لگے کہ یہ اروی بنت کریز جو حضرت ولید بن عقبہ کی ماں ہے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی بھی یہی اروی بنت کریز ماں ہے - جناب عثمان اور حضرت ولید دونوں مادری بھائی ہیں پس جس خاتون کے ایک لڑکے کا مذکورہ نسب شریف ہے اس کی اولاد کے بارے آپ خود سوچ لیں - کافی دیر کے بعد میں میر صاحب کے فاضلانہ چٹکلوں کو آخر سمجھ گیا۔ لیکن اپنی زندگی بھی درس و تدریس کے بعد کتابوں کے مطالعہ میں گذر رہی ہے اور علماء کرام کی خدمت کرنے اور ان سے فیض حاصل کرنے میں بہترین عبادت سمجھتا ہوں -

پس میں نے بھی میر صاحب پر چودہ طبق روشن کر دیئے۔ بندہ نے میر صاحب سے کہا کہ واہ وا آپنے جو علم منطق کے زور سے شکل اول کی صورت میں قیاس پیش فرمایا ہے یہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو علی سینا دونوں کے نزدیک غلط ہے کیوں کہ اگر کسی خاتون سے ایک بچے کی ولادت میں ذراسی غلطی ہو گئی ہو تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس کے تمام بچے مشکوک اور مجہول النسب ہو جائیں۔ میر صاحب پہلے سے زیادہ

مجھ پر برس پڑے اور فرمایا کہ تو بھی محقق بنا پھرتا ہے جو خاتون ایک بچہ غلط طریقے سے جنے گی وہ کسی امام بنی کی یا کسی خلیفہ رسول کی ماں نہیں ہو سکتی پس اروی بنت کریز ولید کی ماں کو اگر جناب عثمانؓ کی ماں مان لیا جائے تو پھر حضرت عثمان امام برحق اور خلیفہ رسول نہیں ہو سکتے اور اگر مذکورہ خاتون کو ان کی ماں تسلیم نہ کیا جائے تو مثل مشہور ہے کہ آسمان سے گرا اور کھجور میں اٹکا پھر سوال پیدا ہو جائے گا کہ عثمان رضی اللہ عنہ عفان کے گھر آئے کیسے پس یک نہ شد دو شد اور ان کی ماں اور باپ دونوں کی تلاش ضرور ہو جائے گی اور پھر میر صاحب نے یہ تیر میرے کلیجے کے بیچ میں مارا۔

سچ بولنا محال ہے جھوٹوں کے عہد میں
سولی چڑھائیں گے جو کہوں گا خدا لگی

شعر سن کر میرا دل بھی جل گیا اور میں نے بھی میر صاحب پر یہ گولی داغ دی کہ آپ کی ساری رام کہانی کی بنیاد تاریخ پر ہے اور یہ بات آسمانی وحی ہے کہ جس تاریخی بات سے صحابہ کرام کی توہین ہوتی ہو اس کو جھٹلا دیا جائے۔ میر صاحب نے فرمایا کہ یہ وحی آسمانی صرف صحابہ تک کیوں ہے اگر کسی تاریخی بات سے نبی کریم کی بھی توہین ہوتی ہو تو اس کو بھی جھٹلا دیا جائے۔ پس اگر نبی کریم کی چار لڑکیاں مان لی جائیں تو پھر تین کافر حضور کے داماد بھی ماننے پڑیں گے اور اس بات سے نبی پاک کی توہین ہوتی ہے پس جناب جناب فاطمہ کے علاوہ باقی تین لڑکیوں والی رام کہانی جھوٹی ہے

صوت الحدید

جانا ہے اس کشندہ عاشق کے گھر مجھے
ہمدم لپیٹ دے میرے سر سے کفن کو تو

ایک دن میر صاحب کتاب اہل سنت تذکرہ خواص الامہ بغل میں دبائے میرے پاس آئے اور فرمایا کہ یہ دیکھو صفحہ ۱۱۶ میں کیا لکھا ہے۔ ارباب انصاف میں نے خدا کو جان دینی ہے جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی ہزار لعنت اس صفحہ میں یہ لکھا تھا کہ ایک روز امام معصوم نواسہ رسول حضرت حسنؑ بن علیؑ نے جناب امیر معاویہؓ سے فرمایا تھا کہ وہ بستر معلوم ہے جس پر تو پیدا ہوا ہے پھر میر صاحب نے کتاب المثالب کتاب اہل سنت کا حوالہ دیتے ہوئے اس پاک بستر پر روشنی ڈالی ہے کہ ان معاویہ کان یقال انہ من اربعۃ من قریش ۔ کہ جناب معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ "قریش سے چار آدمیوں میں سے کسی ایک کے فرزند ہیں اور وہ چار جناب ہندؓ کے دوست اور یار تھے ان کے مبارک نام یہ ہیں ۔

عا عمارہ بن ولید بن مغیرہ مخزومی ع۲ مسافر بن ابی عمرہ ع۳ ابو سفیان بن حرب ع۴ عباس بن عبد المطلب نیز تذکرہ میں یہ بھی لکھا تھا کہ ایک دن جناب معاویہ نے اپنے بیٹے یزید سے فرمایا تھا کہ کسی کے نسب پر طعن مت کرو کیوں اما علمت ان بعض قریش فی الجاھلیۃ یزعمون انی للعباس کہ کچھ نا معقول قریش زمانہ جاہلیہ میں یہ دعویٰ کرتے تھے کہ میں عباس بن عبد المطلب کا بیٹا ہوں ۔ نیز کتاب تذکرہ میں لکھا تھا کہ جناب ھند معاویہؓ رضی اللہ عنہا کی ماں سے نبی کریمؐ نے بیعت لیتے وقت وقت فرمایا تھا کہ تو زنا نہیں کرے گی

ارباب انصاف جب میر صاحب یہ کھوٹے سکے خرابی نسب معاویہ رضی اللہ عنہ کے میرے سامنے پرکھنے کے لیے پیش کر چکے تو میں نے نادان رافضی کو سمجھانے کی خاطر یوں کوشش فرمائی کہ کتاب تذکرہ بے شک اہل سنت کی ہے لیکن چونکہ یہ نبی کریم کے زمانہ میں تحریر نہیں ہوئی اسی لیے قابل اعتبار نہیں نیز البلاء اذا عمت طابت جب کوئی مصیبت عام ہو جائے تو خوش گوار ہو جاتی ہے جو پوزیشن جناب

معاویہ کبیرؓ کے نسب شریف کی آپ نے دکھائی ہے۔ ایسا نسب تو جناب عمرو بن العاص اور حضرت زیاد بن سمیہ اور جناب مروان بن حکم اور حضرت ولید بن عقبہ برادر عثمان اور جناب مغیرہ پدر سیف اللہ حضرت خالد اور جناب طلحہ داماد ابوبکر صدیق رضؓ کا بھی ہے علاوہ ازیں یہ باتیں ان کے والدین سے اسلام اور قران نازل ہونے سے پہلے کی ہیں نیز والدین کا گناہ اولاد کے سر نہیں تھوپا جا سکتا اور آخری بات جو آسمانی وحی ہے وہ یہ ہے کہ ان باتوں کو اچھالنا شرفاء پر کیچڑ اچھالنے والی بات ہے جس بات پر علماء اہل سنت اور تمام تاریخ والوں کا اجماع ہو تو پیش فرمایئے کیونکہ مذہب اہل حدیث اور اہل سنت میں اجماع کی بڑی قیمت ہے جب میر صاحب کو میں نے اس شکنجہ میں کس دیا تو پھر ایک دفعہ شیعوں والی چالاکی کرنے لگے کہ نسب معاویہؓ کی یہ یہ خامی کہ وہ چار قریشی سرداروں میں سے کسی ایک کا بیٹا ہے۔ ان چار کتابوں میں مذکور ہے۔

۱: کتاب اہل سنت مثالب ابن السمان فی ثردۃ ابی سفیان

۲: اور کتاب اہل سنت مثالب ہشام بن السائب کلبی

۳: کتاب اہل سنت ربیع الابرار باب اٹھائیس ذکر انساب وحقوق والدین

۴: کتاب اہل سنت نزہۃ القلوب مؤلف قطب الدین شیرازی

ارباب انصاف چونکہ مجھے معلوم تھا کہ یہ کتابیں بے شک اہل سنت کی ہیں لیکن میر صاحب کے پاس یہ موجود نہیں ہیں اور نہ ہی آج کل یہ کتب فروشوں سے ملتی ہیں پس میں نے اس شریف آدمی کی مجبوری سے خوب فائدہ اٹھایا اور ان کو للکار کر کہا کہ میر صاحب یہ کتابیں دکھایئے اصل عبارت کو دیکھنے کے بعد فیصلہ ہوگا۔ نیز بالفرض اگر ان میں جناب معاویہؓ کے نسب کی خرابی لکھی بھی ہے تو اسی وجہ سے ان کی چھپائی

بند کر دی گئی ہے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری پس اہل سنت نے ان کی چھپائی یا تو شرم کے مارے بند کر دی ہے اور اصل واقعہ ہی غلط ہے آپ کوئی ٹھوس ثبوت پیش کریں جس پر آپ کا اجماع ہو کیوں کہ اجماع اہل سنت کے ہاں کوہ نور ہیرے سے بھی زیادہ قیمتی ہے بس پھر کیا تھا میر صاحب کو جلال آگیا اور بستہ کھول کر میرے سامنے کتابوں کا ڈھیر لگا دیا

زناکار شخص کی اولاد سے کوئی فرد بھی خلیفہ رسول نہیں ہو سکتا

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۸ ذکر سنہ ۴۴ھ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۳۰۷ ذکر مطاعن عثمان طعن ۱

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ج ۳ ص ۲۲۴ ذکر ۴۴ھ

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابو الفدا ج ۱ ص ۱۸۵ ذکر معاویہ

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۴۹ ذکر معاویہ ۴۴ھ

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۱۹۶ ذکر معاویہ

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاخبار الطوال ص ۲۱۹ ذکر زیاد

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ مروج الذہب ج ۳ ص ۱۴ ذکر معاویہ

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۰۸ ذکر معاویہ

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ حبیب السیر ص ۴ جزدوم ذکر معاویہ

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح ابن ابی الحدید ج ۴ ص ۹۶ من کتاب ۴ الی زیاد

۱۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب المعارف لابن قتیبہ صہ ۱۵۰

۱۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ صہ ۵۶۳ ج ۱ حرف الزا

۱۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسمار الاصحاب صہ ۵۵۲ ج ۱ باب زیاد

۱۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ صہ ۲۷۲ ج ۲

۱۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان صہ ۴۹۴ ج ۲

۱۷ - اہل سنت کی معتبر تاریخ ابن خلدون صہ ۸ ج ۳

نوٹ: ارباب انصاف ان تمام کتب اہل سنت میں لکھا ہے کہ زیاد، ابوسفیان کا بیٹا نہ تھا لیکن ۴۴ ہجری میں جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا ہے پس جناب زیاد ابوسفیان کا اگر بیٹا نہ تھا تو جناب معاویہ نے اس کو اور معاویہ کی بہن جویریہ نے اس کو کس طرح اپنا بھائی بنایا تھا مذکورہ کتابوں کی تمام عبارات کو لکھنا اور پھر ترجمہ کرنا ہمارے رسالہ کے اختصار کیلئے منافی ہے پس ہم نے جو کچھ ان کتابوں میں پڑھا ہے اسے پوری دیانت داری سے آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم نے بھی خدا کو جان دینی ہے جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی ہزار لعنت۔ تحفہ اثناعشر اور تاریخ کامل میں اصل واقعہ کھول کر لکھا گیا ہے اور باقی کتب میں گول مول کر دیا گیا ہے مذکورہ کتابوں کو سامنے رکھ کر ہم ارباب انصاف کو اصل واقعات سنتے ہیں۔

زیاد بڑا خوش خط اور سیاست دان تھا نیز بہترین مقرر بھی تھا جناب عمرؓ کے زمانہ میں زیاد نے ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں مہاجرین اور انصارؓ کے مجمع میں اپنی شعلہ بیانی سے ایک بہترین تقریر کی جناب عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے تقریر سن کر فرمایا کہ اگر زیاد کا باپ قریشی ہوتا تو یہ سب لوگوں کو ایک لاٹھی سے ہانکتا اس وقت جناب ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی مجمع میں موجود تھے۔

انہوں نے فرمایا کہ یہ قریشی ہے اور میں اس قریشی کو جانتا تھا جس نے اس کے

نطفہ کو اس کی ماں کے رحم میں رکھا ہے یہ میرا بیٹا اور نطفہ ہے۔ حضرت علیؑ ابوسفیان کے اس اقرار زنا والے بیان کو سن رہے تھے چونکہ زنا قرآن نازل ہونے سے پہلے تھا آنجناب نے ابوسفیان سے اتنا کہا تم یہ بے ہودہ باتیں بند کرو۔ شریعت اسلام میں جو بچہ نطفہ حرام سے پیدا ہو وہ زناکار کا بیٹا نہیں شمار ہوتا۔ ابوسفیان نے کہا کہ چونکہ جناب عمر رضی اللہ عنہ ہمارا دشمن ہے ورنہ میں آج زیاد کو اپنا بیٹا بنا لیتا۔ اس کے بعد ایک مدت دراز تک زیاد کے نسب کے بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں خاموش رہی پھر حضرت علیؑ کی حکومت کے دور میں جناب معاویہ نے زیاد کو ایک خط لکھا جس میں اشارہ تھا کہ تو میرا بھائی ہے زیاد نے اس خط کے مضمون سے حضرت علی علیہ السلام کو آگاہ کیا۔ آنجناب نے زیاد کے جواب میں ایک خط لکھا جس کا پورا مضمون نہج البلاغۃ اور کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ ذکر مطاعن عثمان میں لکھا ہے اور ہم (نمبر ۱ ص ۹۹) اس کا خلاصہ اور ترجمہ اہل سنت کے مناظر اعظم امام اہل حدیث شاہ عبدالعزیز کی زبانی پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں امام اہل سنت شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضؓ پورا اور پکا شیطان ہے اور آدمی کو دائیں بائیں آگے پیچھے سے گھیر کر گمراہ کرتا ہے تم اس کے داؤ پیچ سے بچ کر رہنا والسلام۔ علی من اتبع الھدی ہمارے اہل حدیث بھائی جناب معاویہ رضؓ کا لقب شیطان پڑھ کر ہم پر نہ برسیں کیوں کہ ان کی دو اماموں نے مذکورہ لقب معاویہ پر فٹ کیا ہے۔ ورنہ ہم تو حضرت معاویہ کو اس شعر کا مصداق سمجھتے ہیں۔

مبارک الاسم اغر اللقب ‏ ‏ کریم الجوہر شریف النسب

کہ جناب معاویہ مبارک نام والا اور چمکیلے لقب والا ہے۔ کریم اصل اور شریف نسب ان کا ہے۔ یہ استعارہ ہے۔ خوب غور کریں

خلاصہ جناب زیاد حضرت امیر کے دور حکومت میں اہل اسلام میں یوں تھا جیسے

فرشتوں میں ابلیس تھا یا نبی کریم کے زمانہ میں صحابہ کرام میں کچھ منافق لوگ تھے اور چونکہ اہل سنت کے مذہب میں زیادہ جیسے آدمی کے پیچھے نماز جائز ہے اور حضرت علیؑ کے زمانہ میں خراسان کے لوگ اہل سنت تھے پس آنجناب نے زیاد کو خراسان کا حاکم بنا دیا تھا۔

حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد معاویہ نے زیاد کو اپنا بھائی بنانے کی تیاری شروع کر دی اور اس کو اپنے دربار میں طلب کر کے اصل واقعہ کے گواہ ابو مریم السلولی کو بلایا اور مسجد میں بیٹھ کر زیاد کے نسب شریف کی انکوائری شروع کر دی معاویہ نے عادل گواہ ابو مریم سے فرمایا کہ سچ سچ بولو۔ اس نے خانہ خدا میں معاویہ کی عدالت میں یہ بیان دیا کہ میں زمانہ جاہلیت میں ایک زنا خانہ اور ایک شراب خانہ کا مالک تھا اور سمیہ خاتون زیاد کی

ماں جھنڈے والی طائفہ اور کنجری تھی طائف شہر کے باہر ایک حارۃ البغایا نامی آبادی میں رہتی تھی۔ ایک دن ابو سفیانؓ اللہ عنہ آپ کے والد بزرگوار میرے پاس آکر ٹھہرے اور فرمایا کہ ابو مریم گھر سے نکلے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے، ارید البغی دل چاہتا ہے کہ زنا کروں کوئی عورت پیش کرو میں نے اس قریشی سردار سے عرض کی کہ سوائے بنی عجلان کی لونڈی سمیہ بی بی کے میرے پاس آج کل کوئی مال نہیں۔ ابو سفیانؓ نے فرمایا کہ اگرچہ وہ ہے گندی لیکن میں بڑا تنگ ہوں، اسی کو پیش کرو میں سمیہ خاتون کے پاس گیا اس نے فرمایا کہ میرا شوہر عبید ابھی بھیڑیں لے کر آنے والا ہے اور جب شام کو سر رکھ سو جائے گا تو میں آپ کے پاس آجاؤں گی وعدہ کے مطابق رات کے وقت جناب سمیہ تشریف لائیں پس رب کعبہ گواہ ہے کہ میں نے دیکھا جناب ابو سفیانؓ نے سمیہ کے قمیص کو پکڑا اندر لے گئے میں نے دروازہ بند کر دیا۔ اور نگرانی کرنے لگا۔

پھر کچھ دیر کے بعد جناب ابو سفیانؓ زنا سے فارغ ہو کر باہر آئے۔ میں نے

پوچھا کہ سناؤ کیسے رہا شغل میلہ آنھوں نے پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہو. فرمایا کہ اس نے میری پشت کا تمام پانی کھینچ لیا ہے لیکن اگر اس کے پستان ڈھیلے نہ ہوتے اور اس کے منہ اور بغلوں سے بدبو نہ آتی تو یہ بڑی مزے دار عورت تھی۔ پھر سمیہ باہر آئی اور میں نے خود دیکھا کہ اس کی سرینوں سے منی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ یہ بات سن کر جناب زیاد بول پڑے اور فرمایا کہ ابومریم کو گواہی کے لیے بلایا گیا ہے نا کہ شرفاء کو گالیاں دینے کے لیے۔ پھر زیاد بن اسماء مالک بن ربیعہ اور منذر بن زبیر بن عوام نے بھی گواہی دی کہ ابوسفیان نے یہ اقرار اور دعویٰ کیا تھا کہ زیاد میرا بیٹا ہے اس انکواری کے بعد معاویہ نے مسجد میں بیٹھ کر یہ اعلان فرمایا کہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا ہے اس داستان کے لکھنے کے بعد کچھ مورخین نے یہ رونا بھی رویا ہے کہ جناب عائشہ کے قتل کی طرح یہ معاملہ حضرت معاویہ کی خطا اجتہادی نہیں ہے بلکہ انہوں نے جان بوجھ کر کتاب خدا اور حدیث رسول کی مخالفت کی ہے۔

لوٹ:

ارباب انصاف میں نے مذکورہ سولہ عدد کتابوں کو پڑھا اور اہل سنت کے مناظر اعظم نے شاہ عبدالعزیز نے صاف الفاظ میں جناب ابوسفیان کے زنا کو مان لیا ہے میر صاحب سے میں نے کہا کہ جناب انڈے کتے تے کڑ کڑ کتے زنا تو آپنے ابوسفیان اور سمیہ کا اور ولدالزنا زیاد کا ثابت کیا ہے لیکن نفرت اور انکار خلافت امیر معاویہ سے ہے یہ کیوں۔ میر صاحب نے فوراً ہی قرآن پاک سے سورہ مریم کی یہ آیت پڑھی کہ ماکان ابوک امرا سوء وما کانت امک بغیا کہ اے مریم نہ تیرا باپ بدکردار اور نہ ہی تیری ماں زانیہ بچا کیسے جنا اور میر صاحب نے یہاں یہ بھی فرمایا کہ امک بغیا کے معنی پر بھی غور کر دیں میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔

؎ اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

آپ کا مقصد یہ ہے کہ جناب عثمان کی ماں کے بارے ولید بن عقبہ برادر عثمان کی ولادت کے سلسلہ میں تاریخ میں ایک پر درد داستان ہے۔ نیز جناب عمرو بن عاص کی والدہ گرامی نابغہ کے بارے میں بھی حالات گڑبڑ ہیں نیز جناب طلحہ کی والدہ صعبہ بنت الحضرمی کے حالات بھی تسلی بخش نہیں ہیں نیز شرح ابن ابی الحدید ص۹۴ ج۴ میں لکھا ہے کہ جناب معاویہ نے زیاد کو ایک خط میں لکھا ہے کہ انت ابن السمیہ یعنی تو سمیہ کا بیٹا ہے۔ زیاد جناب معاویہ کی چوٹ کو سمجھ گیا اور جواب میں لکھا کہ فان کنت ابن سمیہ فانت ابن جماعتہ کہ میں اگر سمیہ کا بیٹا ہوں تو آپ بھی نکاح جماعتہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ نیز زرقاء خلفاء بنو مروان کی ایک دادی کے حالات بھی پُر درد ہیں نیز جناب عبداللہ بن زبیر کی ایک دادی کاہلیہ کے حالات بھی دکھ پڑے ہیں۔ نیز جناب خالد سیف اللہ کی دادی کے اور یزید بن معاویہ کی دادی کے حالات بھی چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ لیکن میر صاحب ان واقعات کو چھیڑنے سے آپ کیوں عزرائیل کے گھر ڈھیلے پھینکتے ہو میر صاحب نے میرے اس سوال کا جواب صرف اس شعر میں دیا کہ

شعر

سچ بولنا محال ہے جھوٹوں کے عہد میں
سولی چڑھائیں گے گرکہوں گا خدا ایک ہے

خلاصہ سورہ مریم کی آیت سننے کے بعد میں نے کہا استغفراللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پاک بی بی مریم کے قصہ کو ابوسفیان کی سٹوری سے کیا تعلق ہے میر صاحب نے فرمایا کہ خباثۃ الاصل تدل علی خباثۃ الفرع کہ اگر اصل خبیث ہو تو فرع بھی خبیث ہوتی ہے میں نے کہا کہ آپ نے قرآن پاک کے بعد تورات شروع کر دی ہے جسے اج کل کوئی بھی نہیں سمجھتا میر صاحب نے فرمایا کہ پنجابی کا اکھان ہے اکا ن نال انب نہ لگدے کافی دیر کے بعد آخر میں بھی میر صاحب کے فاضلانہ پیچوں کو سمجھ گیا اور میں نے عرض کی کہ اگر آپ کا مقصد یہ ہے کہ باپ اگر نیک ہو تو تب اولاد نیک ہوتی تو یہ قانون

حضرت نوح اور جناب ابوبکر کے بیٹے نے توڑ دیا ہے۔

میری اس گزارش کے بعد میر صاحب کچھ گرمی کھا گئے اور فرمایا کہ جب قوم نے کہا کہ اے مریم تیرا باپ بدکار نہ تھا اور نہ ہی تیری ماں زانیہ تھی تو جناب عیسیٰ نے اپنی ماں کی طرف سے یہ جواب دیا تھا کہ وجعلنی نبیا کہ میں وہ بچہ ہوں جس کو اللہ نے نبی بنایا اور مقصد عیسیٰ کا یہ تھا کہ نبی اور امام اور خلیفۃ الرسول کے والدین پر زنا کا احتمال دینا بھی درست نہیں ہے۔

پس نتیجہ یہ نکلا کہ چونکہ ابوسفیان کے زنا کرنے پر اہل سنت کا اجماع ہے لہذا اس کی اولاد میں کوئی فرد بھی خلیفۃ رسول نہیں ہو سکتا اور مزید سنیئے کتاب اہل سنت مقتل الحسین صـ۱۸۵ الفصل السادس میں لکھا ہے کہ ان کار بیعت کے وقت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میرے نانا محمد کی حدیث ہے کہ خلافت اولاد ابوسفیان پر حرام ہے اور حرمت کا راز ابوسفیان کے زنا سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ میر صاحب نے فرمایا کہ یہاں صرف ایک دھاگا نہیں بگڑا بلکہ پوری تانی بگڑی ہوئی ہے

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیئے!

شرح حدیدی صـ میں لکھا ہے کہ جناب طلحہ کی ماں صعبۃ بنت الحضرمی پہلے ابوسفیان کی زوجہ تھی پھر اس کو میاں نے طلاق دے دی بعد میں ابوسفیان اس کی محبت میں عشقیہ شعر گاتا تھا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

ع انی وصعبۃ فیما اری لبعید ان والود ود قریب کہ

میں اور صعبہ ایک دوسرے سے دور ہیں لیکن ہمارے دلوں میں محبت ہے اور محبت بھرے دل قریب ہوتے ہیں۔ پھر یہ محبت یوں رنگ لائی کہ طلاق کے

بعد صعبہ ابوسفیان سے حاملہ ہوگئی اور پھر صعبہ کی شادی کے چھ ماہ بعد حضرت طلحہ پیدا ہوئے پھر ابوسفیان اور عبیداللہ کا جھگڑا ہوگیا کہ یہ بچہ کس کا ہے پھر جناب صعبہ کو جج بنایا گیا اس نے ابوسفیان کو اس کے بخل کی وجہ سے طیب اولاد سے محروم کر دیا اور طلحہ کو عبیداللہ سے ملادیا یہ واقعہ قرآن نازل ہونے سے پہلے کا ہے ۔

نیز عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب اغانی ج۹ ص۹۹ ذکر ابوسفیان میں لکھا ہے کہ جناب عثمان کو معاویہ کے باپ ابوسفیان نے یہ نیک مشورہ دیا تھا کہ خلافت رسول کو بنوامیہ بچوں والی گیند سمجھیں فواللہ مامن جنۃ ولا نار کہ رب کی قسم نہ ہی کوئی جنت اور نہ ہی کوئی دوزخ ہے ۔

ان الامرا مر عالیہ والملک ملک جاھلیہ فاجعل اوتاد الارض بنی امیہ کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس وہی زمانہ کفر اور دور جاہلیہ ہے اے خدا زمین کی میخیں بنوامیہ کو بنادے ۔

کتاب المحاضرات جلد ۵ ص ۲۵۲ میں لکھا ہے کہ ایک دن جناب طلحہ کا بیٹا اسحق اور جناب معاویہ کا بیٹا یزید معاویہ کے سامنے ۔ آپس میں ایک دوسرے پر چوٹیں لگانے لگے یزید نے کہا کہ تمھارے لیے بہتر ہے کہ تمام بنوحرب جنت میں چلے جائیں یہ اشارہ تھا کہ آپ کی دادی صعبہ بنت الحضرمی کے دواستانہ مراسم تھے ہمارے دادا ابوسفیان بن حرب سے اور آپ کا باپ طلحہ اسی دوستی کا نتیجہ ہے اسحق نے کہا کہ تمھارے لیے بہتر ہے کہ تمام بنو عباس جنت میں چلے جائیں ۔ یزید نے اس کی چھوٹ کا مطلب نہ سمجھا بعد میں معاویہ نے اپنے بیٹے کو منع کیا کہ کسی سے مزاح مت کرو آپ کو معلوم رہنا چاہیے کہ کچھ نامعقول قریشی سردار دعویٰ کرتے تھے کہ میں عباس بن عبدالمطلب کا بیٹا ہوں کیوں کہ جس طرح اسحق کی دادی صعبہ کا یارانہ تھا ابوسفیان کے ساتھ اسی طرح تیری دادی ھند کا پیار تھا عباس بن عبدالمطلب سے ۔

نیز کتاب اہل سنت ربیع الابرار زمخشری میں لکھا ہے کہ جناب ھند رضی اللہ
معاویہ کی ماں اور ان کی ایک اور دادی حمامہ یہ دونوں جھنڈے والی تھیں اور ھند حبشوں
پر زیادہ مہربان تھی اور نیز جناب حسان بن ثابت نے حضرت ھند کی شان میں ایک
نعت شریف لکھی تھی جس کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

لعن الالہ وزوجہا معہا	ھند العنود عظیمۃ البظر
زعم الولائد انہا ولدت	ولدا صغیرا ملقی غیر ذی مہد
لمن الصبی بجانب البطحا	فی التراب ملقی غیر ذی مہد

اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ زبان کفر میں جناب ھند نے کئی بچے جن کر باہر جنگلوں میں
پھینک دیئے کیوں کہ وہ بدصورت اور اولاد زنا تھے۔ نیز کتاب بہجۃ المستفید میں لکھا ہے
کہ جناب مسافر بن عمرو بن امیہ بڑا خوب صورت اور سخی تھا اور جناب ہند کی اٹھتی جوانی
تھی۔ پس ہند نے اس کی سخاوت اور حسن سے اپنی کم سنی کی وجہ سے دھوکا کھایا اور اسی سے
حاملہ ہوگئی چونکہ ہند کنواری تھی اور بات قریش میں پھیل گئی ھند کا باپ عتبہ بڑا آدمی تھا
اس کے خوف سے مسافر حیرہ کی طرف بھاگ گیا جناب عتبہ نے خاندانی وقار کو بحال
رکھنے کی خاطر ابو سفیان کو زیادہ جہیز کا وعدہ دے کر ہند کو اسے بیاہ دیا ابھی دلہن کے
سہرے کی لڑکیاں بھی نہ کملائیں تھیں کہ شادی کے تین ماہ بعد جناب معاویہ پیدا ہو گئے۔
نیز کتاب اہل سنت کتاب اہل سنت ربیع الابرار زمخشری میں لکھا ہے کہ جناب
ابو سفیان زیادہ خوب صورت نہ تھے اور ان کا دوست تھا صباح نامی جو بہترین گلوکار اور
بڑا خوب صورت تھا ھند اس کی شوہر کا دوست جان کر بڑی عزت کرتی تھی لیکن اس
نامعقول نے اس دوستی اور عزت کا غلط فائدہ اٹھایا اور جناب ھند اسی صباح سے حاملہ
ہوگئی اور پھر ایک بچہ جنا جس کا نام مبارک رکھا گیا۔ عتبہ بن ابی سفیان، نیز کتاب اہل
سنت شرح ابن ابی الحدید صفحہ ۱۳۲ ج ا میں لکھا ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے معاویہ کو عثمان

کے سامنے فرمایا تھا کہ یا ابن اللخنا اے بدکردار عورت کے بیٹے نیز نسابہ کلبی کا یہ شعر یزید کے بارے مشہور ہے۔

نقد قتل الدعی وعبد کلب بارض الطف اولاد النبی

کہ ایک ولد الزنا نے اور ایک کلبی قبیلہ کے غلام نے میدان کربلا میں اولا نبی کو قتل کیا ہے یہ اشارہ ہے یزید کی ماں میسون بنت بجدل کلبی کی طرف کہ اس نے اپنے باپ کے غلام سے زنا کیا تھا اور یزید پیدا ہوا میر صاحب نے فرمایا کہ اب تو معلوم ہوا کہ یہاں صرف دھاگا نہیں بگڑا بلکہ ساری تانی بگڑی ہے اسی لیے تو اللہ پاک نے بنو امیہ کو قرآن پاک میں شجرہ ملعونہ لعنتی درخت کا خطاب دیا ہے ارباب انصاف میر صاحب کی تقریر سن کر میرا دل سچی بات ہے جل کر کباب ہو گیا تھا اور میں نے کہا کہ او بے حیا رافضی یہ زٹل قافیہ بند کرو خاندان بنو امیہ کے اسلام پر بڑے احسان ہیں اور ان کی وہ خدمات ہیں جن کی توفیق حضرت علیؓ کو بھی نہیں ہوئی نہ ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کو ہوئی ہے ان کا ایک احسان یہ ہے کہ جناب عائشہ کو کنوئیں میں زندہ دفن کیا ہے اور یہ کام حضرت علی شیر خدا ہونے کے باوجود نہ کر سکے نیز انہوں نے حدیث رسول کو جمع کر دیا یہ کام حضرت شیخین بڑے عالم فاضل ہونے کے باوجود نہیں کر سکے اور پھر میں نے یہ شعر سنا کر ایک تیر میر صاحب کے کلیجے کے بیچ میں مارا

و اذا اتتک نقیصتی من ناقص
فھی الشھادۃ لی بانی کامل

کہ جب کسی کمینہ سے تجھ کو میری برائی پہنچے تو یہ گواہی ہے کہ میں کامل اور بے قصور ہوں میر صاحب نے فوراً شعر سن کر کہا یہ وحی جناب عائشہ کے لحاف میں نازل ہوئی ہو گی قرآن و حدیث میں اس کا ذکر تک نہیں ہے۔

حدیث شریف میں تو اس بات کا ذکر ملتا ہے جو آدمی اولاد رسول آل نبی سے

دشمنی رکھتا ہے یا تو وہ منافق ہے اور یا وہ ولد الحیض ہے یا علت الابنہ کا مریض ہے اور مروانا ہے اور یا وہ ولد الزنا ہے اور یہ چاروں خوبیاں بنو امیہ میں موجود تھیں اسی لیے وہ اولادِ نبی آلِ رسول کے دشمن تھے اور ہمارے علامہ حامد حسین قبلہ نے اپنی کتاب استقصاء الافحام میں ایسے چالیس اہلِ سنت علماء کا ذکر کیا ہے۔ جنہوں نے مذمت اولاد زنا میں حدیثیں جمع کی ہیں کہ نبی پاک نے فرمایا ہے کہ ولد الزنا تین پشت تک بعض حدیثوں میں ہے کہ پانچ پشت تک اور بعض میں ہے کہ سات پشت تک نہ ہی نیک ہو سکتا ہے اور نہ ہی جنت میں داخل ہوگا۔ پس بنو امیہ پر جنت حرام ہے۔ پھر میر صاحب نے یہ شعر پڑھ کر ایک تیر کلیجہ میں مار ہی دیا۔

اذا لم تبصر للمرء عین صحیحۃ فلا غرو ان یرتاب والصبح مسفر

کہ آدمی کی انصاف والی آنکھ بند ہو تو کوئی تعجب نہ کرو کہ وہ روشن صبح میں شک کرتا ہے میں نے کہا کہ میر صاحب یہ کارتوس پرانا ہے اسی کو نہ ہی چلاتے تو بہتر تھا۔ میر صاحب نے غصہ میں آکر دوسری گولی داغ دی۔

؎ محبت شاہ مرداں مجو ز بے پدرے
کہ دست غیر گرفتہ است پائے مادرِ او

کہ امیر المومنین علیؑ کے ساتھ محبت کی امید اس حرامی سے نہ کر کہ جس کی ماں کی پنڈلی کو غیر نے اٹھایا ہو پس بنو امیہ میں جتنے اولاد زنا تھے وہ سب ہمارے مولیٰ علی شاہ مردان کے دشمن تھے اور اب بھی دنیا میں جتنے لوگ مولیٰ علی سے دشمنی رکھتے ہیں، خواہ علماء کرام ہیں یا مشائخ الحدیث ہیں یا مدارس کے اساتذہ کرام ہیں۔ یا ائمہ مساجد ہیں یا امام کعبہ ہیں جو بھی مولا علیؑ سے دشمنی رکھتے ہیں وہ سب حرامی اور اولاد زنا ہیں۔

؎ سچ بولنا محال ہیں جھوٹوں کے عہد میں
سولی پہ چڑھائیں گے گر کہوں گا خدا لگی

ارباب انصاف میں ٹھنڈے دل سے میر صاحب کی پھکڑ بازی سن تا رہا جب وہ دل کا اُبال نکال چکے تو میں بھی کچا مولوی نہ تھا اللہ کے فضل و کرم سے فاضل عراق تھا لہٰذا میں نے اولاد زنا کی صفائی کی خاطر بلا اُجرت وکالت کی اور امید ہے کہ دنیا کے تمام حرامی میرا شکریہ ادا کریں گے۔

مذہب اہل سنت میں ناجائز اولاد کی شان

میں نے میر صاحب سے کہا کہ ہر مذہب کے لیڈر یہ کوشش کرتے ہیں کہ اُن کے ہم عقیدہ لوگ دنیا میں ترقی کر کے جنت میں جائیں صرف تم شیعہ لوگ ہی ایسے ہو کہ حسب و نسب کا بڑا خیال کرتے ہو اور اولاد زنا کے لیے سرخیر کا در بند رکھتے ہو علماء اہل سنت رضوان علیہم نے اولاد زنا کی فلاح و بہبودی کے لیے قرآن و حدیث کو ایک طرف رکھ بڑی بڑی قابل داد تحقیق فرمائیں ہیں صدقہ اولاد زنا کا اللہ ان کی محنت کو قبول فرما دے آمین ثم آمین اولاد زنا بے وارث نہیں ہے اور جنت تم شیعوں کی ملکیت نہیں ہے آیئے آپ کو ان علماء اہل سنت سے ملاؤں جنہوں نے صرف اللہ کی خاطر اولاد زنا کو اعلیٰ عہدوں تک پہنچانے کی کوشش فرمائی ہے۔

کتاب اہل حدیث مدارج النبوت میں کسی جگہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے جناب عمرو بن عاص کی طرف داری کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اولاد زنا انجب نجباء و اشرف شرفا می باشد کہ اولاد زنا زیادہ شریف اور زیادہ تیز اور ذہین ہوتی ہے۔ اور نیز کتاب اہل سنت محاضرات بحسب حد ۳۵۶ صفحہ علامہ راغب اصفہانی نے حضرت قدامہ کا فرمان یوں نقل کیا ہے۔

قال قدامہ اولاد الزنا انجب لان الرجل یزنی بشوۃ ونشاط فیخرج الولد کاملاً وما یکون عن حلال نعن تصنع الرجل الی المرأۃ

حضرت قدامہؓ فرماتے کہ فعل زنا سے جو بچے اور قوم کا قیمتی سرمایہ پیدا ہوتا ہے وہ اولاد حلال سے بہتر ہے کیوں کہ آدمی کو زنا بڑی محنت کے بعد اور کبھی کبھی ملتا ہے پس زنا کو آدمی پوری شہوت اور محبت اور خوشی سے کرتا ہے پس جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ کامل اور بے عیب ہوتا ہے اور چونکہ اپنی بیوی تو ہر وقت حاضر ناضر رہتی ہے اس لیے اس کے ساتھ آدمی صرف واجب ادا کرنے کی خاطر ہمبستری کرتا ہے۔ ورنہ کسی شریف آدمی کو اپنی بیوی سے ہمبستری کرنے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہوتی لہٰذا اولاد حلال نکمی اور گھٹیا ہوتی ہے

سبحان العظیم و سبحان اللہ وبحمدہ

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیئے

کتاب اہل سنت نزہت القلوب میں کسی جگہ علامہ قطب الدین شیرازی فرماتے ہیں

"اولاد الزنا انجب لان الرجل یزنی بشہوتہ ونشاط فیخرج الولد کاملاً وما یکون من الحلال فمن تصنع الرجل الی امراتہ ولہذا کان عمرو بن العاص ومعاویہ بن ابی سفیان من دہاۃ الناس"

کہ اولاد زنا زیادہ شریف اور ذہین ہوتی ہے کیوں کہ زنا پوری شہوت اور خوشی سے کیا جاتا اور حلال ہمبستری تو صرف بیوی کو خوش کرنے کی خاطر ہوتی ہے ورنہ کسی شریف آدمی کو حلال ہمبستری میں کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ پس اس مقدس فعل زنا کا معجزہ اور کرامت ہے کہ جناب عمرو بن عاص اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان دنیا اسلام کے مایہ ناز سیاست دان تھے۔ حضرت علیؑ کو ان دونوں نے لوہے کے چنے چبوا دیئے تھے۔

ارباب انصاف اس کے بعد میں نے میر صاحب سے فرمایا کہ یہی وجہ ہے

کہ تمھارے علماء اور شیعہ فضلا ہر میدان میں پیچھے رہ گئے ہیں چونکہ اولاد حلال تھے لیکن علماء اہل حدیث رضوان اللہ علیھم مثلاً جناب ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جناب ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ اور جناب ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ جناب ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ہر فن مولی اور تمام علوم میں ماہر تھے اور حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ٹکر کا آدمی تو آج تک پیدا ہی نہیں ہوا مذکورہ لوگوں پر جناب معاویہ اور عمرو عاص کی طرح اللہ پاک کی خاص نگاہ رحمت تھی ذالک فضل اللہ یؤتی من یشاء

ارباب انصاف میر صاحب بھی عیار تھے کہنے لگے کہ یہ شان جو اپنے اولاد زنا کی بیان فرمائی ہے مجھے کتابوں سے نکال کر دکھاؤ اصل عبارت کتاب کو دیکھ کر فیصلہ ہوگا میرے پاس دو کتابیں تو تھیں ہی نہیں اور صرف مدارج موجود تھی اور اس کا صفحہ مجھے یاد نہ رہا تھا۔

پس میں چکرا گیا اور اِدھر اُدھر کی مارنے لگا میر صاحب کو میری کمزوری کا علم ہوگیا اور وہ لگاتار للکار رہے تھے کہ کتاب پیش کرو میں ٹرکا رہا تھا جب ان کو یقین ہوگیا کہ اس کے پاس کتاب نہیں ہے پھر تو وہ رافضیوں کا لومڑ شیر ہوگیا۔ میں نے ایک کتاب چھپا کر رکھی ہوئی تھی کہ میر صاحب جب خوب پکے ہوجائیں کہ کسی کتاب میں کسی عالم اہل سنت نے اولاد زنا کی مذکورہ شان بیان نہیں کی تو پھر میں وہ کتاب نکال کر دکھاؤں گا اور میر صاحب کا ناک میں دم کردوں گا خلاصہ میر صاحب جب اپنے گمان میں مجھے شکست دے چکے اور اپنی فتح کا جشن منانے کی تیاری کرنے لگے تو

میں نے میر صاحب کو سر کے بل پھینکا

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اولاد زنا کے لئے امامت اور نبوت بھی جائز ہے اہل حدیث کے مذہب میں

اہل سنت کی مایہ ناز اور معتبر کتاب تلویح شرح توضیح فصل نہی عن الحسیات وعن الشرعیات ص۴۸۷ سطر ۲۰ ناشر مکتبہ اسلامیہ عبدالکریم میزان مارکیٹ کوئٹہ ۱۳۹۸ھ مولف علامہ سعدالدین تفتازانی ۔

وقد نشاهد ولد الزنا اصلح من ولد الرشدة فی امر الدین والدنیا فیکون دلیلا علی ان الحدیث لیس علی عمومہ ولهذا لیستحق ولد الزنا جمیع الکرامات التی لیستحقها ولد الرشدة من قبول عبادتہ وشهادتہ وصحة قضائہ وامامتہ وغیر ذالک اقول المرام الشارح من قولہ وغیر ذالک منصب النبوة والخلافة

ترجمہ: ہم نے دین اور دنیا کے معاملہ میں تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ اولاد حلال سے اولاد زنا میں زیادہ صلاحیت اور لیاقت وقابلیت ہوتی ہے۔ پس یہ حدیث کہ ولد الزنا تینوں میں برا ہے اپنے عموم پہ باقی نہیں ہے اور صحابہ کرام کو شامل نہیں ہے پس جس عزت وشرف کا ولد الحلال لائق ہوتا ہے۔ اسی عزت کے لائق ولد الزنا بھی ہوتا مثلاً اولاد زنا کی عبادت بھی قبول ہے۔ نیز گواہی بھی قبول ہے اور اس کا قاضی اور جج ہونا بھی درست نیز اس کا امام ہونا بھی صحیح ہے اور مذکورہ عہدوں کے علاوہ بھی اولاد زنا کے لیے اعلیٰ عہدے پر پہنچنا درست ہے۔

نوٹ: تلویح شرح توضیح اہل سنت کی وہ کتاب ہے جو شیعوں کی کتاب سید المسائل کے مقابلہ کی ہے" اور علامہ تفتازانی اہل سنت میں امام اعظم کا رتبہ رکھتا ہے اور بڑی ذمہ داری

سے علامہ مذکور نے اہل سنت کے عقیدہ کا اعلان فرمایا ہے کہ سنی مذہب میں ولایت خلافت امامت اور نبوت کا دروازہ بھی اولاد زنا کے لیے کھلا ہے سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ و بحمدہ

نوٹ : میں نے مذکورہ عبارت پیش کرنے کے بعد میر صاحب سے کہا کہ علماء اہل سنت نے اولاد زنا کو بچانے کی خاطر اور ان کو درجہ امامت و خلافت تک پہنچانے کی خاطر کس طرح محنت فرمائی ہے اور تم شیعوں نے ہر بات میں اختلاف کر کے اولاد زنا کے لیے ہر خیر کا دروازہ بند کر کے شریعت اسلامی کا بیڑا غرق کیا ہے اور دین محمدی کا جنازہ نکال دیا ہے۔ پس چونکہ شیعوں کے مذہب میں اولاد زنا کے لئے کوئی خاص گنجائش نہیں ہے۔ اسی لیے اولاد زنا نے اجماع کر کے مذہب اہل سنت کی طرف رخ کیا ہے۔

اور سنی بھائیوں نے بڑے کھلے دل سے ان کو خوش آمدید کہی ہے اور ان کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو اولاد حلال سے کیا جاتا ہے پس جس طرح اولاد حلال امامت و خلافت کے درجہ پر پہنچ سکتی ہے اہل سنت کے مذہب میں اولاد زنا بھی امامت و خلافت کے درجہ پر پہنچ سکتی ہے۔

پس جناب معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے یزید اگرچہ ان کے نسب ٹھیک نہیں ہیں لیکن جس مذہب کے لوگ اولاد زنا کو نبی ماننے کے لیے تیار ہیں ان کے لیے اولاد زنا کو خلیفہ نبی ماننے میں کوئی حرج نہیں ہے

ع سنا کلام جو رند کا شیخ چکرایا

ارباب انصاف ہمارے اس منصفانہ فیصلہ نے میر صاحب کی تمام تحقیق پر جھرلو پھیر دیا۔

نتیجہ بحث

میں نے بڑے پیار سے میر صاحب کو سمجھایا کہ جتنی برائیاں اور نسب کی خرابیاں آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی بیان کی ہیں۔ ان کا ثبوت قرآن پاک میں نہیں ملتا یہ سب تاریخ کی رام کہانی ہے اور یہ بات آسمانی وحی ہے کہ جس تاریخی بات سے صحابہ کرام کی بے عزتی ہوتی ہو اس کو جھٹلا دیا جائے۔ میر صاحب نے فوراً کہا کہ یہ آسمانی وحی صرف صحابہ تک محدود ہے جس تاریخی بات سے رسول اللہ کی ہتک ہوتی ہو تو وہ بھی جھوٹی ہے اگر نبی کریم کی جناب فاطمہ کے علاوہ کوئی صلبی لڑکی مانی جائے تو پھر کفار و مشرکین کو حضور کا داماد بھی ماننا پڑتا ہے اور اس بات سے نبی کریم کی توہین ہوتی ہے پس جناب فاطمہ کے علاوہ دوسری لڑکیوں کے صلبی ہونے والی رام کہانی تاریخی ہے۔ پس عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے۔

نوٹ: اور پھر میر صاحب رافضی نامعقول نے اہل سنت وہابیوں کی بلند پایہ کتاب ستو یہ شرح توضیح کی اس عبارت پر کہ اولاد زنا افضل اور اشرف ہے اولاد حلال سے یہ فاضلانہ ریمارک دیا کہ [illegible] اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ زنا سے پیدا ہونے والے [illegible] زیادہ [illegible] اور زیادہ سیاست دان ہوتے ہیں تو پھر خود حنفی سنی وہابیوں کے منہ کو چاہیے کہ حکومت سے مطالبہ کریں کہ تمام زنا خانے [illegible] کی [illegible] ولدوں کو فروغ نسل کے تمام جائیں [illegible]

میں نے کہا کہ قبلہ میر صاحب آپ موضوع سے باہر نہ جائیں بے شک اہل سنت کی تاریخ میں [illegible] میں یہ لکھا ہے کہ جناب خالد سیف اللہ۔ جناب امیر معاویہ

جناب عمرو عاص ۔ جناب طلحہ ۔ جناب عبداللہ بن زبیر ۔ جناب مروان بن حکم اور یزید بن معاویہ اور جناب ولید بن عقبہ برادر ام عثمان ۔ ان بزرگواروں کے نسب مشکوک ہیں لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کے ماں باپ نے زنا اسلام اور قرآن نازل ہونے سے پہلے کیا ہے اور جس طرح مکہ شریف کے گیارہ آدمی قرآن نازل ہونے سے پہلے علت اُبنہ کے بیمار تھے اسی طرح مذکورہ لوگوں کے والدین زناکار تھے پس اسلام سے پہلے جاہل عرب نہ ہی زنا کو گناہ سمجھتے تھے اور نہ ہی علت اُبنہ کی بیماری کو عیب جانتے تھے اور دوسری گزارش ہے کہ کفر اور شرک سے زیادہ کوئی گناہ نہیں ہے مذکورہ لوگوں کے ماں باپ اسلام آنے سے پہلے کافر و مشرک تھے خدا کو مانتے ہی نہ تھے پس اگر وہ زنا کرتے تھے یا مروا تے تھے تو کیا حرج ہے صواعق محرقہ میں صاف لکھا ہے کہ جناب فاروق اعظم کے ماموں جناب ابوجہل کافر گانڈو ہوا تا تھا اور جناب عثمان کا سوتیلا باپ عقبہ بن ابی معیط کا عرب کا مشہور زانی تھا یہ قانون کہ جس خاندان کے مرد زانی ہوں اس خاندان کی عورتیں بھی زناکار ہوتی ہیں ۔ پس اگر عقبہ بن ابی معیط عثمان کا سوتیلا باپ زانی تھا تو عثمان کی ماں کا کردار بھی درست نہیں ہوگا۔ اگر آپ یہ باتیں فرمائیں تو آپ کی بے حیائی ہے کیوں کہ دنیا میں جتنے شرفاء مالدار سرمایہ دار اور افسر لوگ ہیں ان کے بارے مشہور ہے کہ ان میں کچھ لوگ اوپر سے بڑے شریف ہوتے ہیں اور اندر سے بڑے خراب ہیں۔ لونڈے بازی اور زناکاری سے بھی پرہیز نہیں کرتے بلکہ زنا وہ بری بلا ہے کہ کئی علم والے لوگ اور کئی گدیوں والے پیر صاحبان بھی اس بیماری سے محفوظ نہیں ہیں پس اگر یہ حدیث شریف سامنے رکھی جائے کہ من زنیٰ فقد زنیٰ یعنی جس نے زنا کیا اس کے گھر کی عورتیں بھی زنا کریں گی تو پھر دنیا میں کئی شریف گھرانوں کی شرافت مشکوک ہو جائے گی۔ قلم اینجا رسید سر بشکست جب قلم یہاں پہنچا تو اس کا سر پھٹ گیا۔ میں نے پیر صاحب کو پیار سے بھی نے کی کوشش کی کہ قبلہ عالم جو معیار شرافت آپ کی رافضی برادری نے بنایا ہے کہ امام

اور خلیفہ وہ ہوتا ہے جس کا نسب نبی کریمؐ کے نسب کی طرح پاک و پاکیزہ ہوتا ہے کفر و شرک اور زنا اور دیگر اخلاقی کمزوریاں نبی کریم اور ان کے باپ دادا پردادا میں تا آدم و حوا نہیں ہوتی۔ اس معیار شرافت پر تو صرف وہی امام اور خلیفہ پورے اترتے ہیں جو نسل رسول اللہ سے ہیں اور جناب فاطمہ زہرا اور حضرت علی کی پاک اولاد ہیں جن کے لیئے جناب فاطمہ کی شادی کے وقت نبی کریم نے خصوصی دعا خیر فرمائی تھی کہ خدایا میری بیٹی فاطمہ کو اور میرے داماد علی کو اور اُنکی اولاد کو شر شیطان سے محفوظ رکھ۔ اور آپ کی اس قرارداد کو کہ امام کا گناہ سے پاک ہونا ضروری ہے اور اس کے ماں باپ کا کفر اور زنا سے پاک ہونا ضروری ہے۔

تمام وہابیوں کا اور اہل حدیثوں کا دور سے سلام ہے ہر شخص اپنے مخالف کی کمزوری اچھالتا ہے چونکہ وہابیوں کے اماموں میں یہ کمزو[illegible] ان کے امام بعض تو پہلے خود کافر اور مشرک تھے اور بعض کے [illegible] ض کا دادا حکم علت ابنہ کا مریض تھا پس ان کی یہ کمزوری آپ کو [illegible] خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔ ان باتوں کو اچھالنا میر صاحب تمہاری بے حیائی ہے بے شرمی ہے انصاف یہ ہے کہ ان باتوں کا ذکر شرفا پر کیچڑ اچھالنے والی بات ہے۔

شیعوں کے خلاف چار یاری مذہب کی توپ کا چھٹا گولہ

ثبوت ملاحظہ

اہل شیعہ کی کتاب اصول کافی کتاب الحجۃ ابواب التاریخ باب مولد النبی صفحہ ۴۴۴

وتزوج خديجة وهو ابن بضع وعشرين سنة فولدله منها قبل مبعثه القاسم ورقية وزينب وام كلثوم وولدله بعد المبعث الطيب والطاهر وفاطمة عليها السلام

ترجمہ: نبی کریم نے جناب خدیجہ سے شادی فرمائی اور حضورؐ کا سن مبارک بیس برس سے کچھ زائد تھا اور حضورؐ کے خدیجہ سے اعلان نبوت سے پہلے یہ بچے قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم اور اعلان نبوت کے بعد یہ بچے پیدا ہوئے طیب، طاہر اور فاطمہ

جواب ۱

یہ عبارۃ جب علماء اہل سنت کو کافی شریعت میں نظر آئی تو یوں خوش ہو گئے جیسے جناب صدیق اکبر حضرت ابوبکر اور جناب صدیق اصغر حضرت عمر سقیفہ کے دن خوش ہو گئے تھے کیوں کہ اس دن ان دونوں بزرگوں کی اپیل پر مدینہ طیبہ میں مکمل ہڑتال ہو گئی تھی اور سب لوگ خلیفہ سازی کا میچ دیکھنے کے لیے سقیفہ پہنچ گئے تھے ادھر نبی کریمؐ کا جنازہ حضرت علیؑ کے گھر میں رکھا ہوا تھا نہ ہی کپڑے کی دکان کھلی ہوئی ہے کہ کفن لیا جائے اور نہ ہی کوئی پانی بھرنے والا ملتا ہے کہ غسل دیا جائے اور نہ ہی کوئی قبر کھودنے والا ملتا ہے کہ دفن کیا جائے حضرت علیؑ نے بڑی مشکل سے گذرنے کے بعد نبی پاکؐ کا جنازہ دفن کیا۔

ارباب انصاف کافی شریف لکھنے والے عالم بزرگوار جب اس مقام پر پہنچے کہ نبی کریم کی لڑکیاں کتنی تھیں تو تمام راویوں نے مل کر ہڑتال کر دی۔ پس صاحب کافی کو اس مسئلہ میں کوئی حدیث نہیں ملی کیوں کہ ہڑتال کی وجہ سے تمام دوکانیں بند تھیں پس جب نہ ہی کوئی صحیح حدیث اور نہ ہی کوئی ضعیف حدیث ملی تو مولف [illegible] بیریا پس نسب ابوہریرہ کی طرح ایک مجہول النسب عبارۃ لکھ دی۔ کیوں کہ شیعوں میں تو چار لڑکیوں والی کوئی حدیث ان کی نظر میں تھی نہیں۔ بس انکار کرتے تو تمام حکام کا

دور تھا کتاب کے ضبط ہونے کا ڈر اور محنت برباد ہونے کا خوف تھا پس بڑی عقلمندی کی تقیہ کر کے ایک بلا سند عبارت لکھ کر اہل سنت کو خوش کر دیا اور کتاب ضبط ہونے سے بچالی۔ شیعہ لوگ بڑے دانا تھے سمجھے کہ کافی شریعت حدیث کی کتاب ہے تاریخ کی نہیں ہے اور مولف اس کتاب میں جو لکھ رہا ہے حدیث شریف کے حوالہ سے لکھ رہا ہے لیکن اس مسئلہ میں پہنچ کر اچانک انداز بدل گیا ہے مسئلہ بنات سے پہلے حدیث راوی اور امام کا ذکر ملتا ہے لیکن اس جگہ نہ ہی راوی نہ ہی حدیث نہ ہی کسی امام پاک کا ذکر اور اقول کہہ کر نہ ہی اس عقیدہ کی ذمہ داری خود قبول فرمائی ہے اور نہ ہی اس عقیدہ کی نسبت کسی اور عالم شیعہ کی طرف دی ہے پس معلوم ہو گیا کہ ظالم حکام کا دور تھا تقیہ کر کے اپنی کتاب اور جان بچالی ہے۔

ایک ضروری وضاحت

ہمارے ایک دوست مولانا محمد اسحق فاروقی دہلی ہمیں ملے اور فرمایا کہ آپ کے محدث کلینیؒ نے بڑا غضب کیا ہے کہ نبی کریم کی چار بیٹیاں کافی شریف میں لکھ دیں ہیں۔ حالانکہ شیعوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کہ تقیہ کیا ہے اور جھوٹ بولا ہے اور تقیہ کرنا خدا اور رسول سے غداری ہے میں نے عرض کی کہ قبلہ تقیہ کرنا اور جھوٹ بولنا تو مذہب اہل سنت میں بہترین عبادت ہے فرمانے لگے کہ لا حول ولا قوۃ یہ غلط ہے بہتان ہے ہم لوگ تو تقیہ سے یوں دور بھاگتے ہیں جیسے جناب عمر کے سایہ سے شیطان بھاگتا تھا میں نے عرض کی کہ قبلہ مولانا میں آپ کی کتابوں سے جناب کی تسلی کروا دیتا ہوں۔

سہ پڑا ہے دل جلوں سے کبھی کام نہیں
جلا کر راکھ نہ کر دو تو داغ نام نہیں

تقیہ اور جھوٹ بولنا اہل حدیث اور وہابیوں و اہلسنت کے مذہب میں بھی جائز ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ عالم اسلام کی معتبر کتاب قرآن مجید آل عمران آیت ۲۷ ا النحل ایت ۱۰۹

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری کتاب الاکراہ ص ۱۹ ج ۹ ط مصر

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ باب ۱۱ فصل ۳ ص ۳۶۸

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال کتاب الثالث من حرف الھمزہ فی الاخلاق من قسم الافعال حدیث ۲۰۵۴ د ص ۲۲ ج ۲

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الھدایہ کتاب الاکراہ ص ۳۴۸ ج ۳

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز الدقائق کتاب الاکراہ ص ۳۳۵

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المختار کتاب الحظر والاباحہ ص ۶۱ ج ۴

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان کتاب الاکراہ ص ۸۲۳ ج ب

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح وقایہ کتاب الاکراہ ص ۲۲ ج ۴

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البحر الزخار کتاب الاکراہ ص ۱۰۰ ج د

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح اربعین نووی کما نقل فی الاستقصاء الافحام ص ۳۴۲

بعض کتابوں کی عبارۃ ملاحظہ ہو

بخاری شریف میں ہے کہ قال الحسن التقیہ الی یوم القیامۃ. کہ تقیہ

اور جھوٹ بولنے کی اجازت تاقیامت ہے۔ کنز العمال میں ہے۔ لا دین لمن لا تقیۃ لہ
کہ جو شخص تقیہ نہیں کرتا اور جھوٹ نہیں بولتا اس میں بالکل دین و دیانت نہیں در مختار
میں ہے کہ ظلم کو اپنے سے دور کرنے کی خاطر اور نیز اپنا حق لینے کے لیے الکذب مباح
کہ جھوٹ بولنا جائز ہے تحفہ اثنا عشریہ میں لکھا ہے کہ باید دانست کہ تقیہ در اصل
مشروع است بدلیل قرانی قولہ تعالیٰ الا ان تتقوا منھم تقاۃ وقولہ
تعالیٰ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کہ جب دل میں ایمان ہو تو
زبان سے کلمات کفر اور جھوٹ بولنا جائز ہے اور اہل سنت کے مایہ ناز عالم نجم الدین
الطوفی الحنبلی نے تو اپنے اہل سنت بھائیوں کو کھری کھری باتیں سنائیں ہیں. وہ شرح
اربعین میں فرماتے ہیں کہ تقیہ کے جائز یا نا جائز ہونے کا محاذ اس لئے کھل
گیا ہے کہ جناب امیرؑ ابوبکر کی بیعت کی تھی یا نہ مسئلہ الجھا ہوا ہے اور اگر ابوبکر کی بیعت
والی مصیبت درمیان میں نہ ہو تو پھر تقیہ کے ہر میدان اور مقام میں جائز ہونے کی
ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے اور ہمارے اہل سنت لفظ تقیہ سے کیوں خار کھاتے ہیں
وانما یکرہ عامۃ الناس لفظھا لکونھا من معتقدات الشیعۃ والا فالعالم
مجبول علی استعمالھا ولبعضھم یسمیھا مداراۃ ولبعضھم مصالحۃ
ولبعضھم عقلا معیشیا ودل علیھا دلیل الشرع اھل سنت تقیہ سے
اس لیے خار کھاتے ہیں کہ ا ... ... ہے اسی تقیہ والی توپ
سے شیعوں نے اپنے آپ کو سنی بھائیوں کے ظلم سے بچایا ہے سنی علامہ نے کہا ہے
کہ تقیہ کو تمام انسان وقت ضرورت سہارا بناتے اور نام بدل لیتے ہیں کسی نے اس کا
نام رواداری رکھا ہے کسی نے دانائی اور کسی نے چاپلوسی اس کا نام رکھا ہے

سب سے بڑا تقیہ باز ابوبکرؓ تھا

بیانہ جب نبی کی بیٹی فاطمہؑ نے اپنے حقوق ابوبکرؓ سے مانگے تو ابوبکرؓ نے سوچا کہ اگر آج میں فاطمہ کی بات مان کر ان کو فدک اور میراث دے دوں تو یہ کل آکر پھر اپنے شوہر کے لیے خلافت بھی مانگے گی پس فوراً تقیہ کیا اور بقول اہل سنت سفید جھوٹ بولنا شروع کر دیا کہ میں نے بھی نبی سے سنا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہے جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ ہم شیعہ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے تقیہ کیا تھا اور سنی بھائی فرماتے ہیں کہ نہیں اس نے جھوٹ بولا تھا کیوں کہ مسلم شریف میں لکھا ہے کہ جناب عمر فرماتے ہیں کہ علی اور عباس۔ ابوبکر کو جھوٹا کاذباً آثماً غادراً خائناً سمجھتے تھے۔

خلاصہ بحث کہ تقیہ دونوں مذہبوں میں جائز ہے البتہ شیعوں میں برائی ہے کہ وہ تقیہ صرف ظالم کے سامنے کرتے اور سنیوں میں یہ خوبی ہے کہ وہ تقیہ مظلوم کے سامنے کرتے جیسے کہ ابوبکرؓ نے فاطمہ کے سامنے تقیہ کیا تھا۔

ارباب انصاف میرے ان حوالہ جات اور بیان نے مولانا فاروقی کے اوپر چودہ طبق روشن کر دیئے اور ان کو اپنی قوم کی بے انصافی اور ہٹ دھرمی اور خواہ مخواہ کی ضد پر بڑا افسوس ہوا اور پھر تمام مسلمانوں کے لیئے دعا خیر کر کے وہ چلے گئے۔

خلاصۃ الکلام کافی شریف کی بلا سند عبارت ہے اس لیے اسے حدیث شریف کا درجہ نہیں حاصل۔ خود صاحب کتاب نے بھی یہ نہیں کہا کہ میرا عقیدہ یہی ہے۔ عبارۃ کا مضمون اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق ہے۔ نیز اگر کافی کی عبارت کے مضمون کو مان لیا جائے تو پھر کچھ کفار کو داماد نبی ماننا پڑتا ہے جو کہ عقلاً اور شرعاً صحیح نہیں ہے۔

جواب ۲: مذکورہ عبارت کافی شریف میں موجود ہے لیکن اس کے ساتھ

پہ نہیں لکھا کہ یہ فرمان امام پاک ہے یا کسی عام شیعہ کا عقیدہ ہے پس جب اہل حدیث وہابی دوستوں نے ہمارے عقیدہ کے خلاف ہمارے امام کا فرمان ہی پیش نہیں فرمایا تو ہم ان کو جواب کس بات کا دیں اور کافی شریف لکھنے والے عالم ہمارے نزدیک قابل احترام ہیں لیکن چونکہ وہ نبی پاک کے زمانہ میں موجود نہ تھے پس بلا سند ان کی روایت علم اصول کی روشنی میں ہمارے لیئے حجت نہیں ہے اور یہ احتمال کہ ان کو علم غیب تھا بالکل درست نہیں ہے کیوں کہ علم غیب تو وہ چیز ہے کہ نبی پاک کے بارے میں بھی اہل اسلام کا اختلاف ہے کہ آیا آنجناب کو علم غیب تھا۔ ایک مرتبہ ایک سفر میں مجھے ایک مسجد میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ایک وہابی مولوی اور ایک بریلوی بوی نبی پاک کے علم غیب جاننے پر مناظرہ فرما رہے تھے۔ میں آپ کے سامنے ں مناظرہ کی کچھ کہانی بیان کرتا ہوں۔

علم غیب پر وہابیوں اور بریلویوں کا مناظرہ

بریلوی علم دین نے فرمایا کہ حضور پاک علم غیب رکھتے تھے اور تین ثبوت پیش فرمائے

پہلا ثبوت

قرآن پاک: وما كان الله ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء

اللہ پاک آپ کو علم غیب سے آگاہ نہیں کرتا لیکن اپنے رسولوں سے جس کو چاہتے علم غیب کے لیے چن لیتا ہے۔

دوسرا ثبوت: قرآن پاک

عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول

اللہ پاک غیب کا علم کسی کو نہیں دیتا سوائے اس رسول کے جس کو وہ پسند کرے بریلوی عالم دین نے ان آیات کے بعد فرمایا کہ اگر ہمارے نبی کو علم غیب نہ ہوتا تو جناب سیف اللہ حضرت خالد کے والد ولید بن مغیرہ کے بارے ان کے نسب کی خرابی بیان نہ فرماتے نیز جناب عمر بخاری شریف کتاب العلم گواہ کہ اپنے نسب کو چھپانے کی خاطر نبی پاک کی منتیں کرتے تھے اگر حضور کو علم غیب نہ ہوتا تو جناب عمر جیسا بہادر حضور کے سامنے ہتھیار نہ ڈالتا۔ نیز اگر حضور کو علم غیب نہ ہوتا جناب معاویہ کی ماں ھند کو حضور پاک وقت بیعت یہ نہ فرماتے کہ اب تم زنا نہیں کریں گی۔ نیز دفن ام کلثوم کے وقت حضور پاک جناب عثمان پر چوٹ لگاتے ہوئے یہ نہ فرماتے کہ جس نے آج رات ہمبستری نہیں کی وہ قبر میں اترے۔

تیسرا ثبوت:

کتاب اہل حدیث المستدرک للحاکم ص۳ میں لکھا ہے کہ نبی پاک نے حضرت عائشہ پر چوٹ لگاتے ہوئے فرمایا تھا کہ میری ایک بیوی کو مقام حواب کے کتے بھونکیں گے یہ بھی علم غیب رکھنے کا ثبوت ہے۔

حضور کے علم غیب رکھنے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آنجناب نے فرمایا تھا کہ جناب ابوبکر میرے بعد خلیفہ بنیں گے۔ حالانکہ اس کا قرآن پاک میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔

پس یا تو تم وہابی نبی پاک کے علم غیب کو مان لو ورنہ جناب ابوبکرؓ کی خلافت کی خیر نہیں۔

ارباب انصاف ان دلائل اور براھین نے اس وہابی مولوی صاحب کو چکرا دیا۔ لیکن وہ بھی مکہ مدینہ کی یونیورسٹی کا فارغ تھا اس نے بھی بریلوی مولوی صاحب پر چودہ طبق روشن کر دیئے۔ اس نے نفی علم غیب کے چند ثبوت پیش

کیے جنہیں ہم ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

پہلا ثبوت

قرآن پاک۔ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ ۲۷

کہ زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی علم غیب نہیں جانتا۔

دوسرا ثبوت:

کتاب اہل سنت صحیح بخاری کتاب الشہادات باب تعدیل النساء صفحہ ۱۷۳ میں لکھا ہے کہ کچھ نامعقول صحابہ نے حضرت عائشہ پر زنا کرنے کی تہمت لگائی تھی اور نبی کریم پورا ایک مہینہ پریشان رہے تھے۔ بعد میں قرآن نے جناب عائشہ کے بے گناہ ہونے کی گواہی دی۔ پس اگر نبی کریم کو علم غیب ہوتا تو ایک مہینہ تک وہ جناب عائشہ سے نہ روٹھے رہتے۔

تیسرا ثبوت:

کتاب اہل سنت صحیح بخاری کتاب الرقاق باب الحوض صفحہ ۱۱۹ میں لکھا ہے کہ قیامت کے دن اصحاب کو بے عزت کر کے حوض کوثر سے لوٹا دیا جائے گا۔ نبی کریم عرض کریں گے کہ اصحابی اصحابی اصحابی کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں آواز آئے گی کہ لا علم لک کہ تجھ کو علم نہیں ہے یہ لوگ تیرے بعد بدعات کرتے تھے اور دین سے پھر گئے تھے۔

چوتھا ثبوت: کتاب اہلسنت موطا امام مالک کتاب جہاد میں لکھا ہے کہ جناب ابوبکر نے حضور پاک سے عرض کی تھی کہ آپ میرے لئے قیامت کے دن گواہی دینا حضور نے فرمایا کہ لا ادری ماتحدثون بعدی کہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ تم میرے بعد کیا کیا بدعات کرو گے یہ تمام دلائل نفی علم غیب کے ہیں۔ میں نے بڑی دیانتداری سے دونوں مذہبوں کے ثبوت پیش کر دیئے ہیں انصاف و فیصلہ آپ خود کرتے رہنا۔

جواب ۳

ایک دن میر صاحب کتابوں کا بستہ اٹھائے ہوئے میرے پاس تشریف لائے فرمایا کہ میں ایک اور دلیل بھی تلاش کر کے لایا ہوں کہ وہ لڑکیاں نبی کی صلبی نہ تھیں میں نے کہا فرمایئے انھوں نے کہا کہ عورت و مرد جب تک ایک دوسرے کے کفو اور شرافت نسبی میں برابر نہ ہوں تو ان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ میں نے کہا کہ اہل سنت و اہل حدیث کی کتابوں سے اس کو آپ ثابت کریں۔ میر صاحب نے میرے سامنے کتابوں کا ڈھیر لگا دیا۔

آئین اسلام میں عورت و مرد کا شرافت خاندان میں برابر ہونا صحت نکاح کیلئے ضروری ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ عالم اسلام کی معتبر کتاب قرآن مجید النور آیت ۳
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نسائی شریف کتاب النکاح ص ۶۶/۲
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد کتاب النکاح ص ۲۲۰/۲
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن دار قطنی ص کتاب النکاح
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفار رسالہ فقہ عمر ص ۴۰/۲
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بحر الذخار ص ۴۸/۲ کتاب النکاح
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الھدایہ ص ۳۲۰/۲ ذکر کفو
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز الدقائق کتاب النکاح ص ۱۰۱
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح وقایہ کتاب النکاح ص ۱۱/۲

۱۰ - اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المختار صہ۲ ذکر کفو
۱۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ صہ۵۴ ج۴ ذکر کفو
۱۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان کتاب النکاح
۱۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبری صہ۱۰۸ ج۲ کتاب النکاح
۱۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمہ فی اختلاف الامہ صہ۳۱ ج۲ ذکر نکاح

الزانی لاینکح الا زانیۃ او مشرکۃ و الزانیۃ لاینکحھا الا زان
النور آیت ۳ پ۱۸

ترجمہ : زناکار لوگ خواہ مرد ہوں یا عورتیں ان کے نکاح آپس میں کئے جائیں مومنوں پر نکاح حرام ہیں ۔

ازالۃ الخفا میں لکھا ہے قال عمر لا منعن فروج ذات الاحساب من الا من الاکفاء جناب عمر فرماتے ہیں کہ خاندانی عورتوں کے نکاح ان کے برابر کے خاندانی لوگوں سے کئے جائیں

بحر الزخار میں لکھا ہے کہ والکفائۃ المماثلۃ قلت وھی فی العرف الشرف والدیانۃ وھی معتبرۃ فی النکاح اجماعاً
کفو کا مطلب ہے کہ خاندانی شرف اور پستی میں عورت مرد برابر ہوں اور یہ بات اجماعاً معتبر ہے ۔

کتاب الفقہ میں لکھا ہے کہ ان الکفائۃ ھی مساواۃ الرجل والمرائۃ فی امور مخصوص وھی ست النسب والاسلام والحرفۃ والحریۃ والدیانۃ والمال ۔ کہ عورت اور مرد ان چھ باتوں میں برابر ہوں ۱ خاندانی شرافت میں ۲ اسلام میں ۳ پیشہ میں ۴ غلام اور آزاد ہونے میں ۵ دین و دیانت میں ۶ مال کے لحاظ سے ۔

ارباب انصاف میں نے مذکورہ چودہ عذر کتابیں خود دیکھیں جھوٹے پر ہزار لعنت، سب میں لکھا ہے کہ اسلام میں کفو کا لحاظ کیا گیا ہے اور قرآن مجید میں صاف حکم آیا ہے کہ زناکار آدمی زناکار عورتوں سے شادی کرے ان کتابوں کو دیکھنے کے بعد میں نے میر صاحب سے کہا جناب عثمان رضی اللہ عنہ قریشی تھے اور ہمارے نبی بھی قریشی تھے بس خاندان تو ایک ہے۔

میر صاحب نے فرمایا کہ جناب فاطمہ کا رشتہ بھی کسی قریشی سردار نے مانگا تھا اور نبی پاک نے نہیں دیا تھا۔ معلوم ہوا کہ قریشی ہونا کافی نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ جناب عثمان کی بڑی خدمات ہیں اور فتوحات ہیں جن کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ میر صاحب نے فرمایا بے شک ان کی خدمات ہیں موجودہ قرآن پاک ان کے حکم سے ترتیب دیا گیا تھا اور پہلے قرآن بھی انھیں کے حکم سے جلائے گئے۔ نیز جناب عائشہ کا وظیفہ بھی اسلامی بنک کو فضول خرچی سے بچانے کی خاطر ان کے حکم سے بند کر دیا گیا تھا۔ نیز فدک جو اولاد فاطمہ کا حق تھا

چونکہ وہ تو جنت کے سردار تھے ان سے چھین کر اپنے سالے مروان کو دے دیا تھا۔ نیز چونکہ مدینہ میں آبادی زیادہ ہو گئی تھی پس اسی لیے عثمان نے ابوذر کو ربذہ بھیج دیا تھا تاکہ جنگل آباد کرے اور ایک کنواں بھی مسلمانوں کو خرید کر دیا تھا۔ تاکہ انھیں غسل جنابت کرنے کی تکلیف نہ رہے اور سب سے بڑی خدمت ان کی یہ ہے کہ اپنے قبیلہ بنوامیہ کو مسلمانوں پر جگہ جگہ حاکم بنا دیا تھا تاکہ وہ مقتولین بدر کا بدلہ لینے کی خوب تیاری کریں لیکن ان خدمات کے باوجود وہ اولاد رسول کے کفو نہ تھے میں نے کہا کہ جناب میر صاحب پھر فرمایئے وہ کیا بات ہے جو جناب عثمان میں نہ تھی میں نے کہا میر صاحب اب اہل سنت بھائی پہلے کی طرح بے علم اور نادان نہیں ہیں کیا آپ اپنا مدعا اہل سنت کی کتابوں سے ثابت کر سکتے ہو۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں

نقارہ کی چوٹ پر ثابت کر سکتا ہوں۔

جناب عثمان خاندانی شرافت میں اولاد نبی کے برابر نہ تھے

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین فصل ۶ ص ۱۹۱ ج ۱ محدث خوارزمی
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح ابن ابی الحدید ص ۱۶۸ ج ۲
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ... البحر الزخار ص ۵۰۹ ج ۵
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۱۸ ذکر احوال حسنؑ
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص ۳۴۵ ج ۲ ذکر عمال عثمان
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المفاخرات لزبیر بن بکار ص

ارباب انصاف مذکورہ کتابیں میں نے دیکھیں سب میں لکھا تھا کہ جناب امام حسینؑ نے عثمانؓ کے بھائی ولید بن عقبہ سے فرمایا تھا کہ آپ دوانت علج من اہل صفوریہ خلع طبریہ کے صفوریہ گاؤں کے ایک یہودی کے بیٹے ہیں۔

ارباب انصاف میں نے میر صاحب سے کہا کہ مذکورہ کتابیں بے شک اہل سنت کی ہیں صرف بے علم سنی ان سے انکار کرے گا

لیکن ٹڈگی کھوتے تو غصہ کمہار اُتے۔ اگر ولید بن عقبہ کا نسب خراب ہے تو اس کی سزا جناب عثمان کو دینا بے انصافی ہے

میر صاحب نے فرمایا کہ ولید کا باپ عقبہ جب مر گیا تھا تو ولید کی ماں جناب

جناب اروی بنت کریز سے حضرت عفان نے شادی کی تھی۔ پھر جناب عثمان ان سے پیدا ہوئے تھے۔ پس ولید اور عثمان کی ماں ایک ہے۔ میں نے میر صاحب سے کہا کہ شیعہ مذہب میں قیاس حرام ہے اور جناب عثمان کی دشمنی میں آپ اس طرح اندھے ہیں کہ قیاس کو حلال جان لیا۔

اگر ولید کا نسب خراب ہے تو اس کے نسب پر جناب عثمان کے نسب کا قیاس کرنا درست نہیں ہے کیوں کہ جو عورت ایک بچہ زنا سے پیدا کرے تو یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کی، تمام اولاد کا نسب خراب ہو۔

میر صاحب کچھ گرمی کھا گئے اور فرمایا کہ میاں یہ قیاس نہیں ہے کیونکہ یہ قرآن مجید پر عمل قرآن مجید [illegible] ہے وما کانت امک بغیا کہ اے مریم تیری ماں زانیہ نہ تھی معلوم ہوا کہ اگر ماں زانیہ ہو تو اولاد پر اثر پڑتا ہے۔ میں نے کہا پھر جناب عثمان پر کیا اثر پڑے گا۔

انہوں نے فرمایا کہ پہلا اثر تو یہ ہے کہ جو عورت زنا کرے اس کی اولاد سے کوئی فرد بھی امام برحق نہیں ہو گا۔ دوسرا اثر یہ پڑے گا کہ اس کی اولاد سے کوئی بھی فرد عشرہ مبشرہ میں داخل نہیں ہو گا۔ پس جناب عثمانؓ نہ ہی امام برحق ہیں اور نہ ہی عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں۔

میں نے میر صاحب سے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ آپ نے تو پھر جناب عمر اور حضرت طلحہ و زبیر اور جناب عمرو بن عاص کے بارے میں بھی ہمارے ایمان کو کمزور کر دیا اسی لیئے تو علماء اہل سنت نے منع فرمایا ہے کہ شیعوں کی مجالس میں نہ جاؤ اور ان کی کتابوں کو مت پڑھو بلکہ شیعہ کی کتابوں کو گھر میں بھی نہ رکھو ورنہ صحابہ کرام کے بارے میں تمہارا ایمان چٹ ہو جائے گا۔ کیوں کہ مکہ شریف کے عربوں میں قرآن پاک نازل ہونے سے پہلے زنا کرنا، ماں سے نکاح کرنا، لونڈے بازی کرنا، شراب پینا اور لوٹ مار کرنا

یہ سب برائیاں موجود تھیں۔ صرف رسول پاک اور حضرت علی کا پاک گھرانا ان مذکورہ برائیوں سے پاک تھا۔

میر صاحب نے فرمایا کہ مکہ شریف کے تمام عرب تمہارے باپ ہیں کہ سب کو امام برحق مانتا ہے۔ جو اچھے تھے ان کو اچھا مان لو اور جو خراب تھے ان کو چھوڑ دو نیز اثر یہ پڑے گا کہ چونکہ جناب عثمان اور ولید کی ماں ایک ہے اور اس ماں نے ایک ولید کو غلط طریقے سے جنا ہے پس اس غلطی کی وجہ سے ان کی تمام اولاد کا ماں کی طرف سے خاندانی عزت و وقار ختم ہو جائے گا۔ پس حضرت عثمان کا نسب ماں کی طرف سے داغ دار ہے کیوں کہ جس خاتون نے اگرچہ ایک ہی مرتبہ زنا کر کے بچہ جنا ہے اس کی اولاد اس خاتون کے برابر نہیں ہو سکتی جو فاطمہ زہرا کی ماں ہے اور گیارہ اماموں کی نانی ہے پوری دنیا کی افضل عورتوں میں سے ہے۔

میں نے میر صاحب سے کہا کہ آپ نے قرآن پاک سے یہ آیت پڑھی ہے کہ الزانی لاینکح الازانیۃ کہ زنا کار مرد زنا کار عورت سے شادی کرے گا اور جناب عثمان کا زنا کرنا کتب اہل سنت سے ثابت نہیں ہے پس اس آیت کو جناب عثمان پر فٹ کرنا میر صاحب تمہاری بے حیائی ہے۔

میر صاحب پھر گرمی کھا گئے اور فرمایا کہ بدکار عورت کی اولاد کو امام بنی ماننا بھی بے حیائی ہے اور آیت مذکورہ میں عقل مند لوگوں کے لیے ہدایت ہے کہ جس گھر میں زنا داخل ہو گیا ہو اس میں بچوں کی شادی کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ اسی لیے شرفا لوگ ہر زمانہ میں اپنی اولاد کی شادی دیکھ بھال کر کرتے ہیں جس گھر میں دولت اور زنا ہو وہ زنا کی وجہ سے دولت پر لات مارتے ہیں اور کسی غنی کو وہ داماد نہیں بناتے۔

پھر میر صاحب نے میری معلومات کی خاطر مجھے یہ واقعہ بھی بتایا کہ اہل حدیث وہابی لوگوں نے اپنے بزرگوں کو بچانے کی خاطر نبی کریم ؐ پر بھی زنا کی تہمتیں لگائی ہیں یہ سن کر

میرا دماغ چکرا گیا ۔ میں نے کہا کہ بس بکواس بند کرو۔ میر صاحب نے فرمایا کہ اس بکواس کو تو وہابی مساجد میں بیٹھ کر عبادت سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ اس بات کو کہ اہل حدیث کے عقیدہ میں نبی کریم نے : کا ارادہ کیا تھا کتب معتبرہ اہل حدیث سے ثابت کر سکتے ہو۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں نقارہ کی چوٹ پر ثابت کر سکتا ہوں ۔

اہل حدیث وہابیوں کے عقیدہ میں معاذ اللہ، نبی کریمؐ نے جبری کا ارادہ کیا تھا

ثبوت ملاحظہ ہو [illegible]

اہل حدیث کی مایہ ناز اور صحیح کتاب صحیح بخاری شریف ج ۲ ص ۱۹ کتاب الطلاق

عن ابی اسید رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع النبی انطلقنا الی حائط یقال لہ الشوط الخ

ترجمہ : صحابی رسول ابی سید فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک کے ساتھ مل کر ایک شوط نامی باغ میں پہنچے پھر جب ہم دو باغوں کے درمیان گئے تو حضور پاک نے فرمایا کہ تم یہاں بیٹھ جاؤ پھر خود نبی پاک اندر گئے وہاں امیمہ بنت نعمان کے گھر میں جو کھجوروں کے درمیان تھا ایک جونیہ نامی عورت کو بلایا گیا تھا اور اس کے ساتھ اس کی ایک نوکرانی بھی تھی۔ حضور نے اس عورت سے کہا تو مجھے اپنا نفس بخش دے اس نے کہا کہ جو عورت ملکہ ہو وہ کسی بازاری آدمی کو اپنا نفس نہیں بخشتی (یہ گالی سننے کے بعد) حضور نے زبردستی کی خاطر ہاتھ بڑھایا لیکن اس عورت نے اعوذ باللہ منک پڑھ کر قریب نہ آنے دیا نبی پاک باہر تشریف لائے اور

اور اس صحابی سے فرمایا کہ اس کے قیمتی کپڑے دے دو (تاکہ یہ راز کسی کو نہ بتائے) اور اس کو گھر پہنچا دو ۔

ارباب انصاف میں نے مذکورہ روایت کو اہل حدیث کی بخاری شریف میں خود پڑھا ہے ۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت ۔

میر صاحب نے یہ حدیث پیش کر کے فرمایا کہ بخاری کی شرح لکھنے والے اس روایت کی شرح کو نبیذ فاروق کی طرح ہضم کر جاتے ہیں ۔ میں نے کہا میر صاحب اس روایت میں کچھ بھی نہیں ہے آپ کو کس بات پر اعتراض ہے ۔ انہوں نے فرمایا کہ روایت میں . . . . . . لفظ ملکہ ہے اور ملکہ وہ عورت ہوتی ہے جو کسی بادشاہ یا سردار قبیلہ کی بیوی ہو ۔

پس معلوم ہوا کہ وہ عورت شادی شدہ تھی ۔ پس کسی شادی شدہ عورت کو آبادی سے باہر کھجوروں کے باغ میں بلوانا اور اس کو کہنا کہ تو مجھے اپنا نفس بخش دے یہ اسی چیز کا ارادہ نہیں ہے تو پھر کیا ہے ۔ میں نے کہا کہ میر صاحب آپ ایک ایک کر کے اپنے اعتراض بیان کردیں اور میں ان کو تمام مشائخ اہل حدیث کی خدمت میں روانہ کردوں گا اور ان کے جوابات سے بھی آپ کو آگاہ کردوں گا ۔

میر صاحب نے فرمایا سنو ۱۔ ملکہ شادی شدہ خاتون ہوتی ہے پس اس کو تن بخش کے لیے بلانا کیا معنی رکھتا ہے ۲۔ ابی سید صحابی کا اس عورت اور حضور میں وکالت کرنا بھی قابل غور ہے ۔ کیوں کہ شادی شدہ عورت کو غیر سے ملانے والا دلا ہوتا ہے

(۳) اس شادی شدہ عورت کو آبادی سے باہر دھوکے سے بلایا گیا ہے اس کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ بادشاہ اسلام کا تجھ پر دل آگیا ہے ورنہ وہ بازاری کہہ کر گالیاں نہ دیتی ۔

(۴) نکاح اور ملک یمین کے بغیر ۔ کسی عورت سے ہمبستری کی خواہش بھی قابل

غور بات ہے

(۵) اہل سنت کے عقیدہ میں نکاح کے وقت گواہوں کا ہونا اور اولیا کا ہونا ضروری ہے پس مذکورہ نکاح کھجوروں میں چوری چوری قابل غور ہے۔

(۶) جب عورت نے تن بخشی سے انکار کر دیا تو زبردستی کی خاطر اسی کی طرف ہاتھ بڑھانا بھی قابل غور ہے۔

(۷) روایت میں اعلیٰ سوٹ دینے کا بھی حکم ہے اس سے مقصد یا دوبارہ لالچ دینا ہے یا راز چھپانا ہے۔

(۸) جوڑے دینے کے حکم میں یہ بھی اشارہ ہے کہ بیت المال کو ہمبستری کا شوق پورا کرنے کی خاطر بھی خرچ کیا جاتا ہے۔

(۹) جس کی گھر میں پہلے کئی عورتیں ہوں وہ دور آبادی سے کھجور کے باغ میں شادی شدہ عورتوں کو چھیڑے تو یہ بھی قابل غور بات ہے۔

نوٹ:

اہل حدیث وہابیوں نے بخاری شریف میں نبی کریم پہ زنا کی تہمت لگا کر اسلام کی عظمت اور نبوت کی عظمت کا بیڑا غرق کر دیا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ بخاری شریف لکھنے والا تو کسی یہودی یا مجوسی کا نطفہ معلوم ہوتا ہے بیشک ارباب انصاف میر صاحب اپنے فاضلانہ نکات اور اپنا افسوس ظاہر کر چکے تو میں نے سوچا کہ تمام لوگ مجھ پہ ناراض تو ہوں گے۔ لیکن ایک کھری بات میر صاحب کو سنا دوں۔

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

جو ہو گا وہ دیکھا جائے گا میں نے کشتی پانی میں ڈال دی۔

اہل حدیث وہابیوں کے عقیدہ میں تمام انسان اولاد ناجائز ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ البدایہ والنہایہ ص ۹۲/۱ ذکر آدمؑ
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر ص ۱۹/۱ ذکر آدمؑ
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۱۳۷/۱ ذکر آدمؑ
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب المعارف لابن قتیبہ ص ۹ ذکر آدمؑ
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص ۳۵/۱
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص ۲/۱ آدم

مذکورہ کتب اہل سنت میں لکھا ہے کہ جناب آدم کے ہاں جو بچے پیدا ہوئے وہ آپس میں بہن بھائی تھے اور حضرت آدم نے بہن بھائیوں کے آپس میں نکاح کر دیئے تھے اور یہ نکاح شریعت اسلامی میں زنا ہے پس اس دنیا میں تمام لوگ اسی نکاح سے پیدا ہوئے ہیں۔

میں نے میر صاحب سے فرمایا کہ زنا والی عبادت سے صرف حضرات شیعہ ہی پرہیز کا حکم دیتے ہیں ورنہ نسل آدم بقول اہل سنت بھائیوں کے بڑھی ہی زنا سے ہے اور تمام صحابہ کرام صوفیا، علماء مشائخ الحدیث مدارس کے اساتذہ۔ ہر محکمہ کے اعلیٰ حکام تمام دنیا کے صدر اور بادشاہ اپنے گریبان میں منہ ڈالیں۔

میر صاحب ہماری یہ بات سن کر کچھ گرمی کھا گئے اور فرمایا کہ مذکورہ عقیدہ

رکھنے والے خود اولادِ زنا ہیں۔ حضرت آدم کی نسل تو یوں چلی تھی کہ جنات عورتوں سے اور حوران جنت سے حضرت آدم کے لڑکوں کی شادی ہوئی تھی۔

میں نے میر صاحب سے کہا کہ آپ کا عقیدہ اجماع مسلمین کے خلاف ہے لہذا معتبر نہیں ہے اور آپ مطلب کی طرف آئیں اگر جناب عثمانؓ کی ماں نے ایک بچہ زنا سے جنا ہے تو کیا حرج ہے کیونکہ اہل سنت کے عقیدہ میں تو معاذ اللہ رسول کریم نے بھی جویریہ سے ارادہ کیا تھا۔ اور اہل سنت کے عقیدہ میں اس بات سے شان نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا اور تم شیعوں کی اس قرارداد کو کہ نبی ہر گناہ سے پاک ہوتا ہے۔ تمام اہل سنت نے دور سے سلام کیا ہے۔ عالم اسلام کا تو یہ فیصلہ ہے کہ جو شخص نبی کو معصوم مانے وہ ابلیس ہے۔

نبی اور امام کو ہر گناہ سے پاک سمجھنا یہ شیعہ شیطانوں کا عقیدہ ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مسلم الثبوت باب التشیع اہل اول صہ ۳۵۹
مولف عبد العلی بحر العلوم

ولا تصغ الی قول من یقول ان الانبیاء کیف یخطئون فی احکام اللہ فان هذا القول قد صدر من شیاطین اهل البدعة کالروافض وغیرهم الم تر اهل الحق من اهل السنة والجماعة انفامعین البدعة کثرهم اللہ یجوزون علی الانبیاء

الخطا کما ظهر فی اساری بدر من سید العالم وکیف وقع من داؤد فی المرات وفی
حکم لاصد الساء ایتین مع کونہ لاخوی کما ھو مشروح فی الصحیحین

ترجمہ: جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ انبیاء اللہ کے احکام میں کس طرح گناہ کر سکتے ہیں۔
ان کی یہ بات مت سنو۔ یہ عقیدہ اہل بدعت شیعہ شیطانوں کا ہے اور اہل حق اہل
سنت میں سے جو بدعت کو اکھاڑنے والے ہیں اللہ ان کو زیادہ کرے وہ یہ عقیدہ
رکھتے ہیں کہ نبی اللہ کے گناہ گار ہوتے ہیں جیسے کہ جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے
ہمارے نبی نے گناہ فرمایا یا جناب داؤد کے گناہ صحیح کتابوں میں لکھے ہیں۔
نوٹ:

میں نے میر صاحب کو کہا کہ دیکھا سرکار جن لوگوں کے عقیدہ میں خود نبی پاک
بھی گناہ گار ہیں ان کے عقیدہ میں اگر جناب عثمان کی ماں نے گناہ کیا ہے اور بچہ زنا
سے جنا ہے تو جناب عثمان پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیے

اہل سنت کے عقیدہ میں نبی کریمؐ
چالیس سال تک کافر تھے

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۶۰۲ آیت فوجدک ضالاً

واعلم ان بعض الناس ذھب الی انہ کان کافراً فی الاول الامر ثم ھداہ اللہ
وجعلہ نبیا قال الکلبی ووجدک ضالا یعنی کافراً فی قوم ضلال فھداک الی التوحید
وقال السدی کان علی دین قومہ اربعین سنۃ

ترجمہ: کچھ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم معاذ اللہ پہلے کافر تھے ایک سنی عالم کہتا ہے کہ حضور پہلے گمراہ قوم میں خود بھی کافر تھے ایک اور سنی عالم کہتا ہے کہ حضور اپنی بت پرست اور گمراہ قوم کے دین پر تھے چالیس برس تک۔

نوٹ:

میں نے میر صاحب کو عرض کیا کہ جس قوم نے نبی کریمؐ کو گناہ گار مان لیا ہے بلکہ کافر تک مان لیا ہے اور بخاری شریف گواہ ہے کہ انہوں نے جناب عثمان کی حفاظت کی خاطر ان کی ماں کے ساتھ زنا واے گناہ میں نبی کریم کو بھی نتھی کر دیا ہے اس قوم کو تم قرآن اور حدیث کی توپوں سے شکست نہیں دے سکتے۔ اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیئے۔

اہل سنت کے عقیدہ میں اولاد زنا امام ہو سکتی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب تلویح شرح توضیح صہ ۴۵۷ طکوئٹہ

یستحق ولد الزنا جمیع الکرامات التی یستحقھا ولد الرشد من قبول شھادتہ وشھادتہ وصحۃ قضائتہ وامامتہ وغیر ذالک

ترجمہ: اولاد زنا اس شرف کو پا سکتی ہے جو شرف اولاد حلال کو حاصل ہو سکتا ہے مثلاً جو بچہ نطفہ حرام ہو وہ گواہی دے سکتا ہے اور قاضی بھی بن سکتا ہے اور وہ امام اور خلیفہ بھی بن سکتا ہے۔

نوٹ: میں نے میر صاحب کو عرض کی کہ جناب من ذرا آنکھ کھول کر

لفظ و امامتہ پر غور کرو اور وغیرہ ذالک پر بھی غور کرو۔ جس قوم کا یہ عقیدہ ہے اولاد زنا امام اور خلیفہ بن سکتی ہے اگر جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی ماں نے زنا کر کے ایک بچہ جنا ہے تو اہل سنت کے عقیدہ میں تو وہ بچہ خود امام اور خلیفہ ہو سکتا ہے

پس جناب عثمان اگرچہ اسی ماں کے رحم میں پرورش پاتے رہے ہیں لیکن ماں کے زنا کی وجہ سے کوئی طاقت ان کو خلافت سے نہیں ہٹا سکتی۔ رہا مسئلہ کفو اور برابری کا تو بے شک اولاد زنا یا زانیہ عورت کی اولاد ۔ ہمارے نبی کی اولاد کے برابر نہیں ہو سکتی۔

لیکن ان کتابوں میں جو کچھ لکھا ہے کہ عثمان کے گھر نبی کی دو لڑکیاں تھیں۔ اس کا مسئلہ آسان ہے۔ کہ وہ لڑکیاں نبی کریم کی حقیقی لڑکیاں نہ تھیں بنو امیہ نے عثمان کی حکومت چمکانے کی خاطر اس کی دو بیویوں کو اولاد نبی مشہور کر دیا اور بعد میں کئی مورخ چکرا گئے۔

جناب عثمان اولاد نبی کے کفو نہ تھے

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ عالم اسلام کی معتبر کتاب نہج الحق ص ۱۰۷/۳ ج دوم
۲۔ اسلام کی معتبر کتاب دلائل الصدق ص ۱۰۷/۳ ج دوم
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المثالب ص ۱
۴۔ عالم اسلام کی معتبر کتاب احقاق الحق ص ۱/۳ ذکر عثمان

وقال ایضا ممن کان یلعب بہ و یتخنث عفان ابو عثمان یضرب بالدفوف و عفان بن العاص ممن کان یتخنث و

یلعب۔ المثالب۔

ترجمہ: جناب عفان ولد عثمان رضی اللہ عنہ میں کفر اور شرک کے ساتھ ساتھ چار خوبیاں بھی موجود تھیں۔

(۱) لوگ ان سے مخنث کا کام لیتے تھے (۲) وہ نسب تبدیل کرتا رہتا تھا (۳) لوگ ان سے تمسخر کرتے تھے (۴) وہ ڈھول بجاتا تھا۔ ان حوالہ جات کے بارے ہماری میر صاحب سے گفتگو ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ جس شخص میں مذکورہ چار باتیں موجود ہوں۔ اس کی اولاد کا کوئی فرد خاندانی شرافت میں اولاد نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

پس جناب عثمان چونکہ اولاد نبی کے کفو نہ تھے لہذا نبی کریم کی کوئی صلبی لڑکی ان کی زوجہ نہ تھی بنو امیہ نے یہ چکر چلایا ہے کہ عثمان کی دو بیویوں کو نبیؐ کی لڑکیاں مشہور کر دیا ہے اور بعد میں آنے والے مورخ بھی چکرا گئے۔

ارباب انصاف میر صاحب تو حضرت عثمان کے سخت دشمن ہیں اور دشمن کا کام ہے گلہ کرنا لیکن ہم کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے پس ہم تو کھری بات کریں گے اور وہ یہ ہے کہ جناب شاہ عبدالعزیز مناظر اہل سنت کا فرمان ہمیں بہت پسند آیا ہے کہ البلاء اذا عمت طابت کہ جب کوئی مصیبت عام ہو جائے تو خوش گوار ہو جاتی ہے۔

پس میر صاحب کا یہ بکواس کہ مخنث ہونے سے آدمی کی شرافت ختم ہو جاتی ہے کوئی عقل مند اس کو قبول نہیں کرتا کیونکہ مخنث ہونے کی بیماری مکہ شریف کے عرب میں زمانہ کفر میں عام پائی جاتی تھی ہم آپ کی تسلی کے لیے صرف گیارہ آدمیوں کو ثبوت کے لیے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

مکہ شریف میں قرآن نازل ہونے سے پہلے گیارہ آدمی علۃ اُبنہ کے مریض تھے

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی صہ ۲۹ سورہ نون والقلم

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صہ ۱۰۸ خاتمہ کتاب

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان صہ ۲ لعنت و ذ ع

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مجمع الامثال للمیدانی صہ ۲۵۲ باب فیما اولہ الخاء

۵۔ عالم اسلام کی معتبر کتاب دلائل الصدق صہ ۱۰۲ جز دوم

ارباب انصاف میں نے مذکورہ کتب کو خود دیکھا ہے جھوٹے پر اللہ کی ہزار لعنت سب میں جو کچھ لکھا ہے میں اختصار کی خاطر عربی عبارات کو چھوڑ کر صرف ترجمہ پیش کرتا ہوں

روح المعانی میں لکھا ہے کہ (عتل بعد ذالك زنیم) زنیم اس کو کہتے ہیں جو علۃ اُبنہ کا مریض ہو اور مراد آیت مجیدہ میں تین شخص ہیں۔

(۱) جناب سیف اللہ حضرت خالد کا باپ ولید بن مغیرہ (۲) اور جناب فاروق اعظم کا ماموں جان حضرت ابوجہل (۳) اور جناب عثمان کا چچا جان

حضرت حکم بن العاص جو کہ خلفاء بنو مروان کا دادا مرحوم بھی ہے۔

نوٹ:

ارباب انصاف کچھ نادان شیعہ یہاں اس طرح محقق بننے کی بھی کوشش کرتے ہیں کہ جناب حکم اور حضرت عفان دونوں بھائی تھے اور دونوں علت اُبنہ کے مریض تھے پس معلوم ہوا کہ یہ بیماری دونوں کی خاندانی تھی اور حضرت حکم کی اولاد میں بھی یہ بیماری تھی کیوں کہ تاریخ الخلفا سیوطی ذکر ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان بن حکم میں لکھا ہے کہ امام ذھبی فرماتے ہیں کہ ولید مرحوم کافر نہ تھا بلکہ اشتھر بالخمر والتلوط کہ وہ شراب پینے میں اور لونڈے بازی میں مشہور تھا نیز اسی تاریخ میں لکھا ہے کہ ولید کے قتل کے بعد اس کے بھائی نے کہا تھا کہ ولید نے میرے ساتھ بھی لواطہ کا ارادہ کیا تھا۔

پس نامعقول شیعہ کہتے ہیں کہ جس طرح علت بیماری حضرت حکم سے ان کی اولاد میں بھی پہنچ گئی تھی چونکہ عفان حکم کا بھائی تھا پس یقیناً اُبنہ کی بیماری جناب عفان سے ان کی اولاد میں بھی پہنچ گئی تھی۔

ارباب انصاف ہم نے خدا کو جان دینی ہے۔ قیاس شیعہ مذہب میں گناہ ہے لہذا عفان پہ ان کی اولاد کا قیاس کرنا جرم ہے۔ رہی یہ بات کہ یہ بیماری وراثت میں اولاد کو ملتی ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ بیماری عکرمہ صحابی کو بھی ہو گئی اور حضرت خالد سیف اللہ کو بھی ہو گی۔ کیوں کہ ان کے باپ اس کے مریض تھے۔ لاحول ولا قوۃ یہ زٹل قافیے شیعوں کے ہیں۔ اور صحیح بخاری سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

چونکہ مسئلہ علم طب میں داخل ہو گیا ہے لہذا ہیں اس میں ٹانگ نہیں اڑاتا البتہ اگر بات درست ہے تو ہمارا: ایسے لوگوں کو دور سے سلام ہے ہم ان کو بالکل اپنا مذہبی رہنما نہیں مانتے۔

مجمع الامثال لکھا تھا۔

اخنث من ھینت ۔ اخنث من دلال ۔ اخنث من مُصفراسة

پہلی مثل کے بعد لکھا تھا کہ ہیت مخنث کو نبی کریمؐ نے مدینہ سے نکال دیا تھا اور زمانہ عثمان تک مدینہ میں اس کا داخلہ بند رہا۔ اغانی میں لکھا ہے کہ جناب عثمانؓ نے مدینہ میں آنے کی اجازت دے دی تھی۔

اقول - چونکہ جناب عثمان کا چچا حکم بھی مخنث تھا اور بحکم نبی اس کا داخلہ بھی مدینہ میں بند تھا جناب عثمان نے ہیت کو اجازت دے کر اپنے چچا حکم کے لیے بھی مدینہ کا داخلہ مباح کر لیا تھا۔

دوسری مثل کے بعد لکھا تھا کہ مدینہ پاک میں چھ آدمی مخنث تھے (۱) طویس (۲) دلال (۳) نسیم السحر (۴) نومۃ الضحیٰ (۵) بردالفواد (۶) ظل الشجر اور سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ میں ان بچاروں کو خصی کیا گیا تھا ان میں دلال علۃ اُبنہ کے میدان کا بہت بڑا پہلوان تھا۔

تیسرا مثل کا ترجمہ یہ ہے کہ فلاں آدمی گانڈ دبر رنگنے والے سے بھی زیادہ مخنث ہے اس مثل کا شان نزول یہ ہے کہ مدینہ پاک کے لوگ اس مثل سے جناب فاروق اعظم کے ماموں جان اور عکرمہ صحابی کے والد صاحب حضرت ابوجہل کو مراد لیتے تھے۔ ابوجہل اُبنہ کا مریض تھا اور اس کی دُبر میں برص تھا وہ برص والی جگہ کو زعفران سے رنگتا تھا تاکہ کسی گاہک کو نفرت نہ ہو جائے۔ شیعہ اس جگہ بھی یہ پیچ لگاتے ہیں کہ ابوجہل فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب کا ماموں جان تھا۔ اور یہ بیماری یقیناً ان کے بھانجوں میں ننھال کی طرف سے آئی ہو گی۔ لیکن ہم کو مرنا ہے۔ خدا کو حساب دینا ہے مذکورہ پیچ قیاس ہے اور برا ہو تعصب کا ان رافضیوں نے جناب عمر

کی دشمنی میں قیاس کو بھی حلال کر لیا ہے -

صواعق محرقہ میں لکھا ہے -

کہ حکم بن عاص جناب عثمان کا چچا اور ابو جہل فاروق اعظم کا ماموں جان دونوں مرواتے تھے - پھر ابن حجر حکم کے مروانے کا بڑا دکھ ہوا اور لکھتا ہے کہ حکم تو صحابی تھا اور خلفا بنو مروان کا دادا مرحوم تھا -

پس اگر اس میں بیماری تھی تو قرآن نازل ہونے سے پہلے تھی -

اور چونکہ ابو جہل کافر تھا اور کافر ہی مرا ہے پس ابن حجر نے فاروق اعظم کے ماموں جان کی صفائی پیش نہیں کی - پھر مجمع الامثال میں یہ بھی لکھا تھا کہ ایک اور قریشی سردار بھی مرواتا تھا اس کا نام بتانا میں مناسب نہیں سمجھتا -

ارباب انصاف سنی مذہب میں تقیہ گناہ ہے لیکن بوقت ضرورت سنی علماء بھی تقیہ یعنی جھوٹ بول کر صحابہ کرام کی عزت اور لاج رکھ لیتے ہیں - بقول میر صاحب کے جس نام کو تقیہ کر کے چھپایا گیا ہے وہ یکم انلج تھا ارباب انصاف میں ان لوگوں کو میر صاحب کے سامنے پیش کر کے ان کی اس تحقیق کو غلط ثابت کر دیا کہ جو مخنث ہو وہ شریف نہیں ہوتا - اور اگر شرافت اسی چیز کا نام ہے کہ آدمی مخنث نہ ہو تو ایسی شرافت بنو ہاشم کو اور ان کی پارٹی کو نصیب رہے اور بنو امیہ اور ان کی پارٹی کا ایسی شرافت کو دور سے سلام -

ارباب انصاف آپ خود معاشرہ کو دیکھیں جو مسکین مرواتے ہیں وہ دوسرے لوگوں کی نسبت بہت شریف ہوتے ہیں -

ارباب انصاف مذکورہ چار کتابیں آج کل بھی کتب خانوں سے ملتی ہیں اور خود اہل حدیث ان کو بیچتے ہیں میں اپنے پیارے بھائی مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان کتابوں کو خود پڑھ کر فیصلہ کریں اور جس طرح ان کتابوں کے مصنفین اہل سنت علماء کی نیت یہ نہ تھی کہ وہ ان بزرگوں کی توہین کر رہے ہیں - خدا گواہ ہے کہ اسی طرح

میری نیت بھی ان بزرگوں کی توہین کرنا نہیں ہے مقصد صرف یہ ہے کہ آج کے مسلمان کو بھی حقیقت حال کا پتہ چل جائے تاکہ افضل آل محمد کے پاک گھرانے اور بنوامیہ کے لعین گھرانے میں فرق معلوم ہو سکے نیز جو علماء وہابی اہل حدیث کافی شریف کی عبارۃ کو عوام کے سامنے اچھالتے ہیں وہ اپنی کتابوں کو بھی پڑھنے کی زحمت فرماویں اور پھر فیصلہ خود کرتے رہیں۔

مخنث کا معنی ملاحظہ فرماویں

میں نے میر صاحب سے کہا کہ جناب من لغت عرب میں لفظ کے کئی معنی ہوتے ہیں آپ اہل سنت کی معتبر کتاب سے مخنث کا وہ معنی دکھائیں جسے آدمی کی شرافت خراب ہوتی ہو میر صاحب نے فوراً کتاب اہل حدیث صحیح بخاری صفحہ ۱۳۶ ج ۲ کتاب الصلوۃ نکال کر مجھے دکھائی اس میں لکھا تھا کہ قال الزھری لا نری ان یصلی خلف المخنث الا لضرورۃ کہ وقت مجبوری مخنث کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔

پھر کتاب اہل سنت عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری صفحہ ۷۹۹ ج ۲ سے یہ عبارۃ مجھے دکھائی کہ المخنث بالفتح من یوتی فی دبرہ وقال ابوعبد الملک اراد الزھری الذی یوتی فی دبرہ کہ مخنث وہ ہوتا ہے جس کو پیچھے سے کیا جائے اور یہی معنی امام زہری رح کی مراد ہے۔

پھر انہوں نے کتاب اہل حدیث لغات الحدیث باب الخاء صفحہ ۱۴۱ ج ۲ مؤلفہ علامہ وحید الزمان دکھائی جس میں لکھا تھا کہ لا نری ان نصلی خلف المخنث قسطلانی نے کہا ہے کہ مخنث بفتح النون وہ ہے جس کی کون مارتے ہیں۔

نوٹ :

ارباب انصاف میں نے میر صاحب کو کہا کہ مثل مشہور ہے کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا آپ نے لفظ مخنث کے بارے بڑا شور مچایا ہوا تھا لیکن آپ یہ نہیں ثابت کر سکے کہ کسی عالم دین نے لکھا ہو کہ جو مخنث ہوگا وہ شریف نہیں ہوگا اور اگر مخنث ہونے سے شرافت تباہ ہوتی ہے تو تم رافضیوں کی ہوتی ہے ۔ جنہوں نے شریعت کو زندان سے بھی سخت بنا دیا ہے ۔ اہل سنت رضوان علیہم نے دین اسلام کو بڑا آسان طریقہ سے پیش کیا ہے ۔

اہل سنت کے مذہب میں زانی شرابی اور مخنث کے لیے بڑی گنجائش ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ص۶۵ ج۲ میں لکھا ہے کہ فاسق آدمی جیسے زانی اور شرابی اگر غریب ہو تو اس کے پیچھے نماز جماعت نہ پڑھی جائے اگر فاسق امیر یا حاکم ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے نیز کتاب مذکورہ کے صفحہ مذکورہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ امامۃ ولد الزنا فجائزۃ عند الجمھور کہ اولاد زنا کے پیچھے نماز پڑھنا بڑے علماء کے فتویٰ کے مطابق جائز ہے اور ابن حزم کہتا ہے کہ خواہ کوئی ولد الزنا یا اندھا یا خصی ہو ہمارے نزدیک سب کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے ۔

نیز کتاب اہل سنت نیل الاوطار صفحہ ۱۸۶ ج ۳ ذکر امامۃ حلوۃ میں لکھا ہے کہ ان الاصل عدم اشتراط العدالۃ کہ اہل سنت رضوان اللہ علیہم کے مذہب میں امام صاحب کا نیک پاک ہونا اور عادل ہونا ضروری نہیں ہے نیز کتاب مذکور کے صفحہ ۱۸۲ میں لکھا ہے کہ قال الغزالی ان امامۃ الاعمیٰ افضل من امامۃ البصیر کہ آنکھوں والے امام سے اندھا امام افضل ہے۔

نوٹ:

ارباب انصاف میں نے میر صاحب کو بڑے پیار سے سمجھایا کہ اہل سنت بھائیوں کا مذہب اس وقت تیار ہوا تھا جب عقل دنیا میں پیدا نہیں ہوئی تھی کیونکہ زانی اور شرابی عادل اور فاسق اندھا اور آنکھوں والا ان کے عقیدہ کی منڈی میں سب ایک بھاؤ میں بکتے ہیں۔

پس آپ اپنی شرافت کو اپنے گھر میں رکھیں ایسی شرافت جس کے نہ ہوتے ہوئے آدمی نہ داماد نبیؐ بن سکے اور نہ ہی امام مسجد بن سکے اور نہ ہی خلیفہ وقت ہو سکے ایسی شرافت وعدالت کو اہل سنت کا دور سے سلام ہے۔ جناب ابوبکر صدیق کو امامت نماز سے خلافت رسول ملی تھی اور جب امامۃ نماز مخنث زانی شرابی اندھا سب کروا سکتے ہیں تو پھر مذکورہ لوگ خلیفہ رسول بھی ہو سکتے اور داماد رسول بھی بن سکتے ہیں۔ میری تحقیق نے میر صاحب کو لاجواب کر دیا اور وہ چپکے سے اٹھے اور گھر کی راہ لی۔

مخنث کی اولاد کا نسب مشکوک ہوتا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

کتاب اہل سنت المثالب میں لکھا ہے کہ وعفان بن عاص کان
یخنث ویلعب

ترجمہ

جناب عفان بن عاص رضی اللہ عنہ سے مخنث کا کام لیا جاتا تھا۔ ایک دن میر صاحب نے اپنی تحقیق کے موتی جناب عثمان پر یوں نچھاور کیے کہ جو آدمی مخنث ہو وہ عورتوں سے نفرت کرتا ہے مردوں سے پیار کرتا ہے میں نے کہا جناب آپ کے اس کلام کا نشانہ کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جس کا باپ مخنث ہو اور ماں نے ایک بچہ زنا سے جنا ہو۔

اس کا ماں اور باپ دونوں کی طرف سے نسب مبارک مشکوک ہو جائے گا اور پھر وہ خاندانی شرافت میں اولاد نبی کے برابر نہیں رہے گا۔ پس اس کا داماد رسول ہونا بھی سفید جھوٹ ہو گا۔

میں فوراً ہی میر صاحب کے فاضلانہ پیچوں کو سمجھ گیا کیوں کہ بندہ بھی فاضل عراق ہے لہذا میں نے بھی میر صاحب کو دن میں ستارے دکھا دیئے۔ میں نے کہا کہ میر صاحب مخنث لوگ سب ایک طرح کے نہیں ہوتے، ان کی تین قسمیں ہیں اور میں پورے ثبوت کے ساتھ ان کو پیش کرتا ہوں۔

پہلی قسم:

ایسے مخنث جو عورتوں کے قابل نہیں ہوتے اور وہ شادی وادی بھی نہیں کرتے ان کو ہیجڑا کہا جاتا ہے ایسے لوگ مدینہ پاک میں پانچ نفر تھے اور دنیا میں یہ لوگ بے شمار ہیں۔ مجمع الامثال سے حوالہ گزر چکا ہے۔

دوسری قسم

ایسے مخنث جو عورتوں کے قابل ہوتے ہیں اور شادی بھی کرتے ہیں لیکن بے اولاد

ہوتے ہیں میں صرف دو بزرگوں کا ذکر کرتا ہوں ۔

امام اعظم کے شاگرد حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ مخنث تھے

ثبوت ملاحظہ ہو

صہ ۱۹۹ ج ۱، الجد الثانی

اہل سنت کی معتبر کتاب محاضرات مولف راغب اصفہانی میں لکھا ہے

وعبداللہ بن مبارک کان یرمی بالابنۃ فقال یا امیر المومنین انا احتاج الی رجال یعینونی فقال قد بلغنی ذالک

ترجمہ

حاکم طبرستان نے عبداللہ بن مبارک کو قاضی بنایا اور یہ عبداللہ علت ابنۃ کا مریض تھا اس نے حاکم سے کہا کہ سردار مجھے کچھ مردوں کی ضرورت ہے جو میری مدد کریں حاکم نے فرمایا کہ مجھے اس طلب کی وجہ پہلے سے معلوم ہے ۔

نوٹ :

عبداللہ بن مبارک حنفی اہل سنت کی مایہ ناز ہستی ہیں اور ان کو بھی علت ابنہ کی بیماری تھی لیکن شادی بھی کی ہے البتہ کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا کہ ان کی اولاد بھی تھی ۔

۲ کتاب اہل سنت عقد منظوم فی ذکر افاضل روم مولف علی بن بالی ذیل شقایق میں لکھا ہے کہ یحیٰ بن نورالدین فاضل رومی کو بھی علت ابنہ تھی لیکن وہ شادی شدہ تھے اور بے اولاد تھے ۔

تیسری قسم :

وہ مخنث لوگ جو عورتوں کے قابل ہوتے ہیں اور صاحب اولاد ہوتے ہیں

ہم صرف چار بزرگوں کا ذکر کرتے ہیں ۔

شیخ الاسلام قاضی القضاۃ یحیٰ بن اکثم مخنث تھے

ثبوت ملاحظہ ہو

کتاب اہل سنت تاریخ بغدادی ۔

میں لکھا ہے کہ قاضی صاحب نے اپنے ایک دوست سے پوچھا کہ لوگ میرے بارے میں کیا کہتے ہیں اس نے عرض کی کہ لوگ آپ کی بڑی تعریف کرتے ہیں قاضی نے کہا میں نے اپنی تعریف سننے کی خاطر سوال نہیں کیا تم مجھ کو سچ بتاؤ اس نے عرض کی کہ سمعتہم یرمون القاضی بالابنة فضحك وقال المشهود غير ذالك ، لوگ کہتے ہیں کہ قاضی کو علت اُبنہ کی بیماری ہے قاضی ہنس پڑا اور فرمایا کہ مشہور اور بات ہے کہ قاضی لونڈے باز ہے ۔ نیز کتاب اہل سنت روضۃ المناظر ابن الشحنہ میں لکھا ہے کہ کسی نامعقول شاعر نے قاضی یحیٰ کی شان میں یہ شعر کہا ہے ۔

متی تصلح الدنیا ویصلح اهلها
وقاضی القضاة المسلمین یلوط

دنیا اور اس میں بسنے والے کب درست ہو سکتے ہیں ۔ جب کہ مسلمانوں کی

کی عدالت کا چیف جسٹس لونڈے باز ہے ۔

نیز کتاب اہل سنت محاضرات میں لکھا ہے کہ مامون عباسی کے پاس ایک شیطان لڑکا بیٹھا تھا۔ مامون نے قاضی یحیٰ سے کہا کہ اس چھوکرے کی عقل کا اندازہ کرنے کی خاطر آپ کوئی سوال فرمائیں۔ قاضی نے فرمایا کہ بولو بیٹا کیا خبر ہے لڑکے نے کہا کہ زمین کی یہ خبر ہے کہ تو لونڈے باز ہے اور آسمان کی خبر یہ ہے کہ تو علت اُبنہ کا مریض ہے ۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ صحیح خبر کون سی ہے لڑکے نے کہا کہ آسمان کی خبر غلط نہیں ہوسکتی ۔ محاضرات ص ۲۵۱ ج ۳، الحد السادس عشر

نوٹ : قاضی یحیٰ شادی شدہ تھا ۔ اور صاحب اولاد تھا

(۲) دوسرا مخنث جناب فاروق اعظم کا ماموں جان اور عکرمہ صحابی کا والد صاحب ہے جن کا نام عمر بن ہشام ہے اور کنیت حضرت ابوجہل ہے ۔

(۳) تیسرا مخنث حضرت سیف اللہ جناب خالد کا والد مرحوم ہے ۔ ان کا نام مبارک ہے ولید بن مغیرہ مخزومی

(۴) چوتھا مخنث ہے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کا چچا جان اور خلفاء بنو امروان کا دادا مرحوم حضرت حکم بن عاص ۔

نوٹ :

میں نے میر صاحب سے کہا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ جناب عفان کا مخنث ہونا ثابت نہیں ہے ۔ کیوں کہ کتاب مثالیب بے شک اہل سنت کی ہے لیکن اس میں بلا سند روایات ہیں دوسری بات یہ ہے کہ جناب عفان اگر مخنث تھے تو یہ واقعہ قرآن نازل ہونے سے پہلے کا ہے ۔ تیسری بات جو کام کی ہے وہ یہ ہے کہ مخنث صاحب اولاد بھی ہوتے اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ ہر مخنث کی اولاد نہیں ہوتی تو پھر جناب حکم اور حضرت ولید بن مغیرہ اور حضرت عبید اللہ اور جناب ابوجہل

اور حضرت یحیٰ بن اکثم ان سب کی اولاد مجہول النسب ہو جائے گی. میری تحقیق
کے بعد میر صاحب کچھ نرم پڑ گئے اور فرمایا کہ چلو عفان کو بے اولاد نہیں مانتے. لیکن
مخنث ہونے کی وجہ سے ان کی اولاد کی شرافت خاندانی ختم ہو گئی اور بس ان کا بیٹا
عثمان نبی پاک کا داماد بنا نہیں۔ ہو سکتا ہے معاویہ کبیر نے عثمان کی عزت افزائی
کے لیے ان کی دو بیویوں کو اولاد نبی مشہور کر دیا اور یہ شہرت غلط اور سفید جھوٹ ہے
میں نے میر صاحب سے کہا کہ آپ کی تحقیق کہ آدمی مخنث ہونے سے شریف نہیں
رہتا یہ اہل سنت کے نزدیک سفید جھوٹ ہے کیوں کہ ان کے نزدیک ابنہ کی
بیماری سے آدمی کی شرافت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اہل حدیث وہابیوں کے عقیدہ میں علت اُبنہ بدعت نہیں ہے بلکہ سنت بزرگان ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد ص۱۹۸ ج۱۴ ذکر یحییٰ بن اکثم میں لکھا ہے کہ احمد
بن ابی نعیم نامعقول شاعر نے اپنے قاضی یحیٰ بن اکثم کی شان میں یہ شعر کہا تھا۔

حاکمنا یرتشی وقاضینا　　یلوط دا لو ائس شر با راس

لا احسب الجور ینقضی وعلی　　الامۃ وال من آل عباس

ترجمہ:

ہمارا حاکم رشوت کھاتا ہے اور قاضی ہمارا لونڈے بازی کرتا ہے اور جب تک
اس امت پر بنو عباس کی حکومت ہے مجھے دنیا سے ظلم ختم ہونے کی امید نہیں ہے۔

پھر تاریخ بغداد کے صفحہ مذکور میں یہ لکھا ہے کہ

قلت وکان یحییٰ بن اکثم سلیما من البدعۃ ینتحل مذھب اھل السنۃ والجماعۃ

کہ میں صاحب کتاب حافظ ابو بکر کہتا ہوں کہ جناب قاضی یحییٰ ہر قسم کی بدعت سے محفوظ تھے اور آپ پکے اہل سنت والجماعت تھے ۔

نوٹ :

میں نے میر صاحب سے کہا کہ حضور دیکھا حافظ ابو بکر نے قاضی یحییٰ کے لونڈے باز ہونے کی گواہی بھی دے دی ہے ۔ معلوم ہوا کہ اہل سنت میں لونڈے بازی بدعت نہیں ہے بلکہ سنت بزرگان ہے اس فعل سے ان کے ہاں شرافت پر کوئی اثر نہیں پڑتا بلکہ جناب من آپ نے جو یہ شرافت والا لکھنٹر بنایا ہوا ہے اس کے بارے مزید سن لیجئے کتاب اہل سنت اخبار الاول صفحہ ۵ باب ۲ ذکر بنو امیہ ط مصر مؤلف محمد عبد المعطی ۔ میں لکھا ہے کہ علت ابنہ کا مریض عزیز مصر بھی تھا جو حضرت یوسف کے وقت بادشاہ مصر تھا ۔

میر صاحب نے یہاں یہ فوراً پیچ لگا دیئے کہ اسی لئے تو وہ بے اولاد تھا اور اپنی بیوی کو بھی راضی نہیں کر سکتا تھا ۔ نیز کتاب مذکور کے صفحہ ۵۰ میں یہ بھی لکھا ہے کہ تمام طبیبوں کا روحانی باپ حضرت جالینوس بھی علت ابنہ کا مریض تھا اور ایک دن اس کا افلح مرغی اڑنے سے ڈر گیا ۔ پس حکیم جالینوس نے ہر مریض کو مرغی کا شوربہ کھانے کا مشورہ دینا شروع کر دیا اور اس کے زمانہ میں قریب تھا کہ بچارے مرغوں کی نسل ہی ختم ہو جائے ۔ اور یہ تا قیامت تک مریضوں کی غذا بن گئے ۔ الی عزات صفحہ ۲۵۳ / ۱۶

میں نے میر صاحب سے کہا کہ حضور دیکھا اہل سنت علماء کی تحقیق جناب عثمان کو بچانے کی خاطر علماء اہل سنت نے علت ابنہ کی بیماری میں جناب عفان

کیساتھ حکیم جالینوس اور بادشاہ مصر کو بھی نتھی کر لیا ہے خلاصہ شرافت کا اگر یہ مطلب ہے
کہ آدمی ابنہ کی بیماری کا مریض نہ ہو تو ایسی شرافت شیعہ رافضیوں کو مبارک رہے جناب
معاویہ کبیر کی جماعت نے ایسی شرافت کو معاویہ کبیر کی ولادت سے پہلے ہی الوداع
کہہ دیا تھا (نتیجہ بحث)

میں نے میر صاحب سے کہا کہ مذکورہ بحث میں میرے اور آپ کے تمام
فرٹل قافیے تاریخ کی رام کہانی ہے اور یہ بات آسمانی وحی ہے کہ جن تاریخی باتوں
سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی بے عزتی ہوتی ہو ان کو قسم کھا کر جھٹلا دیا جائے
میر صاحب نے فرمایا کہ صحابہ کرام آپ کے باپ لگتے ہیں ان کی توہین تو آپ کو گوارا
نہیں ہے لیکن رسول اللہ کی ہتک گوارا ہے عتبہ عتیبہ اور ابوالعاص کفار یا
جناب عثمان کو اگر داماد نبیؐ مان لیا جائے تو رسول اللہ کی توہین ہے پس مذکورہ دامادی
والا فسانہ سفید جھوٹ ہے اور قسم کھانے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ قسم تو
ابوبکر نے بھی کھائی تھی کہ میں فدک اور دیگر اموال کو یوں تقسیم کروں گا جیسے نبی کریم کرتے
تھے اور پھر اس قسم کا کوئی لحاظ نہ فرمایا اور بنو ہاشم کے حصہ کو روک لیا۔

جواب ۹

ایک دن میر صاحب علامہ حلی کی کتاب نہج الحق اٹھائے ہوئے اور گردن
مبارک کو مایہ لگاتے ہوئے میرے پاس نازل ہوئے اور فرمایا کہ یہ دیکھو کیا لکھا
ہے۔ میں نے دیکھا اس میں لکھا تھا ممن کان یلعب بہ ویتخل عثمان
عفان ابو عثمان فکان یضرب بالدف

ترجمہ عثمان کا والد مرحوم عفان رضی اللہ عنہ ڈھول بجاتا تھا۔ پھر میر
صاحب نے کتاب اہل سنت شرح وقایہ صہ۱ باب اجارہ فاسد نکال
کر علماء اہل سنت کا فتویٰ دکھایا کہ راگ اور نوحہ اور باجے و دف بجانے کی

کی اجرت لینا حرام ہے۔ اور پھر کہنے لگے کہ بینڈ باجے والے لوگ شرفا میں شمار نہیں ہوتے اور ان کی اولاد بھی شرفا میں شمار نہیں ہوتی۔ پس جناب عثمان خاندانی شریف نہیں تھے اس لیے ان کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے۔ ان کی عزت افزائی کے لیے معاویہ نے ان کی دو بیویوں کو اولاد نبی مشہور کر دیا اور بعد میں آنے والے مورخ چکرا گئے۔

میر صاحب کی تقریر سن کر پہلے تو میں نے ان کا دل کباب کرنے کی خاطر یہ شعر ان کو سنایا۔

؎ لاکھ تو جال بچھائے مگر آزاد مزاج
تیرے پھندے میں کب اے زلف دراز آتے ہیں

پھر میں نے ان سے کہا کہ جناب عثمان کی دشمنی میں آپ یوں اندھے ہوئے ہیں کہ اس حدیث شریف سے بھی منہ پھیر لیا ہے الکاسب حبیب اللہ۔ کہ ہاتھ سے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شرفا بھیک نہیں مانگتے بلکہ محنت کر کے رزق کماتے ہیں میں نے میر صاحب سے کہا کہ میں آپ کو شرفاء کے پیشوں سے آگاہ کرتا ہوں اور فیصلہ کرنا آپ پر چھوڑتا ہوں

صناعات الاشراف۔ شریف لوگوں کے کسب اور پیشے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب المعارف لابن قتیبہ دینوری ص ۲۴۹
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان لغت الجزور ذکر صناعات الاشراف
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بصائر القدماء سرائر الحکماء مولف توحیدی

شاہ عبدالعزیز نے تحفہ اثنا عشریہ کے صد ۱۹ ف ۴ میں تصدیق فرمائی ہے
کتاب المعارف ابن قتیبہ عالم اہل سنت کی ہے مذکورہ کتب کی روشنی میں بزرگوں
کے پیشے کو ہم ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

۱۔ جناب ابوطالب حضرت علیؑ کے والد عطر بیچتے تھے اور مکہ کی غلہ منڈی میں
گندم بھی فروخت کرتے تھے۔

۲۔ جناب ابوبکر اور جناب عثمان حضرت طلحہ اور عبدالرحمٰن بن عوف بزاز تھے
کام کپڑے کا کرتے تھے

۳۔ جناب فاروق اعظم حضرت عمر کان دلالہ کہ حیوانوں کی منڈی میں دلالی کرتے تھے

۴۔ عمر بن سعد کا باپ سعد بن ابی وقاص تیر بناتا تھا۔

۵۔ حضرت خالد سیف اللہ کا باپ ولید بن مغیر لوہار تھا۔

۶۔ حضرت معاویہ کبیر کا باپ ابوسفیان تیلی تھا۔

۷۔ عمرو بن عاص قسائی تھا۔

۸۔ حضرت عمر کا ماموں عاص بن ہشام لوہار تھا۔

۹۔ جناب عثمان کا نانا عامر بن کریز قسائی تھا۔

۱۰۔ جناب عثمان کا سوتیلا باپ عقبہ بن ابی معیط شراب خانہ چلاتا تھا۔

۱۱۔ عبداللہ بن جدعان زنا خانہ چلاتا تھا۔

۱۲۔ عثمان بن طلحہ درزی تھا۔

۱۳۔ عتبہ بن ابی وقاص بڑھئی تھا۔

۱۴۔ عمرو بن عاص بن وائل گھوڑے خصی کرتا تھا

۱۵۔ جناب عثمان کا چچا حکم بن عاص مراثی تھا بنیڈ بجایا کرتا تھا اور حیوان بھی

عنصی کرتا تھا۔

۱۶ - امام اعظم ابوحنیفہ درزی تھا اور خزاز بھی تھا۔

۱۷ - زبیر بن عوام قسائی تھا۔

۱۸ - جناب عوام زبیر کا باپ درزی تھا۔

۱۹ - قتیبہ بن مسلم شتربان تھا۔

۲۰ - نضر بن حارث مراثی تھا۔

۲۱ - جناب عثمان کا بہنوئی حکم بن کیسان نائی تھا احایہ ص ذکر حکم۔

۲۲ - جناب عثمان کی بہن امنۃ بنت عفان عورتوں کو کنگھی کرتی تھی احایہ ذکر آمنۃ

۲۳ - ابوعبیدہ جراح مہاجرین کے گورکن اور ابوطلحہ زید بن سہل انصار کے گورکن تھے یعنی مردوں کے لیے قبریں تیار کرتے تھے۔

نوٹ:

ارباب انصاف محنت مزدوری کرنا بُری بات نہیں ہے اور جناب عثمان کو اس بات پر فخر ہے کہ قرآن نازل ہونے سے پہلے ان کے خاندان کا کوئی فرد بے کار نہ تھا ان کا با مرحوم اور چچا بنیڈ بلجے کا کام کرتے تھے۔ اور ان کا سوتیلا باپ شراب خانہ چلاتا تھا۔ ان کا نانا عقبہ قسائی تھا اور چچا ابوسفیان تیلی تھا اور ان کا بہنوئی حکم بن کیسان نائی اور حجام تھا [illegible] ایسے باروزگار خاندان کو اگر شیعہ لوگ شریف نہ مانیں تو یہ صاف دشمنی ہے اللہ تعالیٰ ضدی شیعوں کو ہدایت کی توفیق عطا کرے آمین ثم آمین

شیعہ علماء کے عقیدہ میں عثمان کی بیویاں نبی کی بیوی خدیجہ کی پالی ہوئی تھیں

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ کتاب شیعہ مجمع البحرین ص۱۹۴ مادہ رقا میں لکھا ہے کہ صحیح قول یہ ہے کہ رقیہ زوجہ عثمان نبی کریم کی بیٹی نہ تھی بلکہ پالی ہوئی تھی۔

۲۔ کتاب شیعہ انوار نعمانیہ ص۸۱ نور مرتضوی میں لکھا ہے کہ عثمان کی بیویاں رقیہ اور ام کلثوم نبی کریم کی پالتو تھیں صلبی لڑکیاں نہ تھیں۔

۳۔ کتاب شیعہ مناقب آل ابی طالب ص۱۶۲ میں لکھا ہے کہ عثمان کی بیویاں رقیہ ام کلثوم اور زینب خدیجہ کی بھانجیاں تھیں۔

۴۔ کتاب شیعہ مرأۃ العقول ص۴۵۲ میں لکھا ہے کہ رقیہ اور زینت جناب خدیجہؓ کی بھانجیاں تھیں۔

۵۔ کتاب شیعہ ریاحین الشریعہ ص۲۶۹ میں لکھا ہے کہ زینب رقیہ ام کلثوم خدیجہ کی بھانجیاں تھیں رسول کریم کی لڑکیاں نہ تھیں۔

نوٹ:

ارباب انصاف مذکورہ پانچ عدد شیعہ علماء ہیں اور نقارہ کی چوٹ پر اعلان کر رہے ہیں کہ عثمان کی بیویاں نبی کریم کی لڑکیاں نہ تھیں اور صاحب کافی بھی شیعہ عالم ہے ان کی عزت ہمارے دلوں میں ہے لیکن جب مسئلہ بنات رسول پر پہنچے ہیں تو تمام شیعہ راویوں نے ہڑتال کر دی جس طرح کہ جناب ابوبکر

کی خلافت کے متعلق تمام سنی راویوں نے ہڑتال کر دی ہے نہ ہی صدیق اکبر اور نہ ہی صدیق اصغر کی خلافت حقہ پر قرآن کی کوئی آیت دلالت کرتی ہے نہ ہی حدیث شریف دلالت کرتی ہے اسی طرح عثمان کی بیویوں کے بنات رسول ہونے پر قرآن وسنت سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔

اہل سنت علماء رضوان اللہ علیہم کا یہ شور و غل کہ کافی شریف امام زمانہ کی مصدقہ ہے اس کا مفصل جواب ہم سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم میں ذکر کر چکے ہیں۔ چونکہ سنی علماء کرام کی عقل کے ساتھ ازلی دشمنی چلی آرہی ہے۔ لہذا ان کی بعض خطاؤں کا ہم ان کو مرفوع القلم سمجھ کر نوٹس نہیں لیتے اللہ ان کا حشر ونشر حضرت معاویہ کبیر کے ساتھ کرے اور عترت رسول اللہ ان کو دوری نصیب کرے۔

نوٹ:

ارباب انصاف کافی شریف کے مصنف ہمارے نزدیک محترم ہیں البتہ اولاد نبیؐ کے بارے میں جو تعداد انہوں نے فرمائی ہے اور تین لڑکیاں ذکر کی ہیں اس کی تائید میں کوئی حدیث ذکر نہیں کی اور نہ ہی یہ فرمایا ہے کہ میرا اپنا ذاتی عقیدہ ہے اور نہ ہی کسی اور عالم مذہب شیعہ پر اس عقیدہ کی ذمہ داری ڈالی ہے اگر کافی کا عبارت کو ہم اپنے عقیدہ میں شمار کر لیں تو پھر کئی عدد کفار اور منافقین کو نبی کریم کا داماد ماننا پڑتا ہے اور یہ بات عقلاً اور شرعاً جائز نہیں ہے پس کافی کی عبارت کی تاویل کی جائے کہ ایک فاطمہ زہرا ہی صلبی اور حقیقی بیٹی ہے نبی پاک کی اور دوسری پالتو تھیں۔

رہا مولانا عبدالستار تونسوی۔ غلام رسول ناروالی۔ فیض احمد اویسی اللہ یار چکڑالوی، اکرم دین حافظ مہر محمد میانوالی وغیرہ کا شور و غل کہ یہ دیکھو کافی شریف ہے شیعوں کی کتاب ہے مطبوعہ طہران ہے۔ اس واویلا سے گھبرانے کی بالکل ضرورت

نہیں ہے۔ خدا سلامت رکھے میر صاحب کو انہوں نے جو حوالہ جات کتب اہل سنت سے جناب عثمان کی والدہ محترمہ کے بارے میں پیش کیے ہیں اُنسے غفلت نہ کی جائے۔ جب مسئلہ عثمان داماد نبیؐ پر مناظرہ ہو تو شرائط مناظرہ میں لکھوا لیا جائے کہ ہم نسب عثمان بیان کریں گے اس کی ماں اور باپ کا ذکر کریں گی تاکہ لوگ صحیح فیصلہ کرسکیں۔

نسل عفان اور اروی اولاد رسول کی کفو نہیں ہے۔ نیز اگر مسئلہ عمر داماد وحی پر مناظرہ ہو تو جناب عمر کا نسب اور وہ خاص بیماری۔ شیعہ مناظر اپنی دفاعی بیان میں سرفہرست رکھے مذکورہ بات سے غفلت نہ کی جائے تاکید ہے۔ مثل مشہور ہے کہ

اوہناں وا لیاں نال یرانے لانے تے دروازے گھر دے ینویں وہابی دوستوں سے گزارش ہے کہ شیعوں سے اختلافی مسائل پر بات چیت کرنے کے لیے آپ حوصلے بلند رکھیں اور یہ چالاکی چھوڑ دیں کہ وہ دیکھو صحابہ کی توہین ہوگی۔ جب آپ پوری آزادی سے شیعوں کی کتابوں کو پڑھ کر ان کے خلاف بات چیت کرتے ہیں تو شیعوں کو بھی یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ آپ کی کتابیں پڑھ کر آپ کو صحابہ کرام کی وہ کرامات سنائیں جنہیں آپ کے بزرگ لکھ گئے ہیں تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہی۔ جس کا سارا بدن زخمی ہو وہ کہاں کہاں پٹی باندھے جن کی وہابی دوست وکالت کرتے ہیں ان کا تمام کردار داغ داغ ہے کس کس بات کی وہ صفائی پیش کریں گے۔

شیعوں کے خلاف چار یاری مذہب کی توپ کا ساتواں گولہ

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہل شیعہ کی کتاب خصال الشیخ الصدوق ابواب السبعۃ صہ ۳۸/۲

حدثنا ابی و محمد بن الحسن رضی اللہ عنہ قالا حدثنا سعد بن عبداللہ عن احمد بن ابی عبداللہ البرقی عن ابیہ عن ابن ابی عمیر عن علی بن حمزہ عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ولدت رسول اللہ من خدیجۃ القاسم و الطاہر وھو عبداللہ وام کلثوم ورقیہ وزینب وفاطمۃ وتزوج علی بن ابی طالب فاطمۃ علیہا السلام وتزوج ابو العاص بن الربیع وھو رجل من بنی امیۃ زینب وتزوج عثمان بن عفان ام کلثوم وماتت فلم یدخل بہا فلما ساروا الی بدر زوجہ رسول اللہ رقیۃ وولد لرسول اللہ ابراھیم من ماریۃ القبطیۃ وھی ام ابراھیم ام ولد

ترجمہ: راوی کہتا ہے امام نے فرمایا کہ نبی کریم کے جناب خدیجہ سے یہ بچے پیدا ہوئے۔ قاسم۔ طاہر۔ ام کلثوم۔ رقیہ۔ زینب اور فاطمہ جناب فاطمہؓ سے حضرت علیؓ نے شادی فرمائی اور زینب سے ایک اموی مرد ابو العاص نے شادی کی اور ام کلثوم سے عثمان نے شادی کی اور یہ بچی رخصتی سے پہلے فوت ہوگئی اور پھر نبی کریم نے ان کی شادی رقیہ سے کی اور نیز ماریہ قبطیہ سے جو کہ

کنیز تھی) ایک بچہ ابراہیم پیدا ہوا۔

نوٹ :

مولانا فیض احمد اویسی جن کے پیچھے شیخ الحدیث والتفسیر کی دم بھی لگی ہوئی ہے سرکار نے مذکورہ روایت ہمارے خلاف پیش کر کے بہاول پور یونیورسٹی یا شہر معاویہ خیل کی تعلیمی سرگرمیوں کا بیڑا غرق کر دیا ہے سچ ہے لولا الحمقاء لبطلت الدنیا اگر احمق نہ ہوتے تو دنیا برباد ہو جاتی علامہ اویسی کی داڑھی سے بہاولپور کی رونق ہے بلکہ پورے مذہب اہل حدیث کی صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۶۴ ذکر بعث علی و خالد بن ولید الی الیمن قبل حجۃ الوداع میں لکھا ہے کہ نبی کریم کی شان میں ایک صحابی نے گستاخی کی اس کا حلیہ یہ تھا آنکھیں، اندر دھنسی ہوئی تھیں رخسار اٹھے ہوئے پیشانی چوڑی تھی کث اللحیۃ محلوق الراس مشمر الازار داڑھی گھنی تھی سر رونڈا تھا استرا پھرا ہوا تھا۔ دھوتی یا سلوار سمیٹی ہوئی تھی۔

امام بخاری نے اس گستاخ کا حلیہ بتا کر اشارہ کر دیا کہ ایسے حلیہ والے سے بچ کر رہنا ان کی داڑھی کے جال میں نہ پھنسنا اور یزید بن مفرغ نے ان داڑھیوں کی شان میں یہ شعر بھی کہا ہے

شعر
الا لیت اللحا کانت حشیشا
فنعلفہا خیول المسلمینا

کاش کہ یہ داڑھیاں گھاس ہوتیں اور ان کو مسلمانوں کے ٹٹوں چرتے

ارباب انصاف ان ملوانوں نے قسم کھا رکھی ہے کہ ہر وہ حدیث جس میں صحابہ کی عزت اور نبی کریم کی توہین ہو اس کو قبول کیا جائے لیکن مومنین وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ جس طرح آج بھی چودہ سو سال کے بعد تقیہ میں ہیں بندہ تو تقیہ میں نہیں ہے میں آپ کے سامنے بنو زرقا کی پوری پوزیشن بیان کروں گا

موت اور زندگی میرے اللہ کے ہاتھ میں ہے ما کشتی در آب انداختیم هرچه بادا باد میں نے کشتی پانی میں ڈال دی ہے جو کچھ بھی ہو گا دیکھا جائے گا ہمارا مقصد کسی کی توہین نہیں ہے البتہ اَلْحَقُّ مُرٌّ سخن راست تلخ میباشد سچ کوڑا ہوندا اے۔

جواب ۱

ایک دن میر صاحب سے مذکورہ روایت کے بارے بحث ہوئی میں نے کہا دیکھا آپ کے عالم دین نے اولاد نبی کا کس تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ آپ شیعہ حضرات جناب عثمان کی دشمنی میں ایسے اندھے ہوئے ہیں کہ حضور کی تین لڑکیوں کا انکار کرتے ہو تاکہ عثمان کو نبی کا داماد نہ ماننا پڑے۔

میر صاحب نے فرمایا کہ شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی ہمارے دلوں میں عزت ہے ان کی وفات ۳۸۰ھ میں ہوئی ہے وہ نبی کریم کے زمانہ میں خود موجود نہ تھے اور نہ ہی انھوں نے عثمان صاحب کی شادی میں شرکت کی ہے۔ جن راویوں کے ذریعہ ان کو مذکورہ روایت ملی ہے انکا ابتداء روایت میں ذکر ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اس روایت کو اس قانون پر پرکھیں جس پر تمام حدیثوں کو پرکھا جاتا ہے۔

اس روایت کا ایک راوی علی بن حمزہ ہے کتاب شیعہ جامع الرواۃ ص ۵۴۸ ج ۱ میں لکھا ہے کہ

علی بن حمزہ بن بہمن بن فرد ذکذاب ضعیف کہ یہ علی بن حمزہ پہلے درجہ کا جھوٹا اور ناقابل اعتبار ہے۔ پس روایت جھوٹی ہے۔ ہمارے امام کا فرمان نہیں ہے میں جواب کس بات کا دوں۔

میں نے کہا کہ کتاب اور عالم شیعوں کا ہے اہل سنت کا شیعوں کو الزام

دینے کے لیے اتنا ہی کافی ہے اور یہ تمھاری پرانی عادت ہے کہ جواب نہ بن سکے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث جھوٹی ہے۔

میر صاحب کچھ گرمی کھا گئے اور کہنے لگے کہ صرف کتاب میں لکھا ہوا اگر آنکھیں بند کر کے ماننا ضروری ہے تو پھر اہل سنت جناب۔ ھند اور مسافر بن عمرو کا معاشقہ مان لیں - اور یہ لیں کتاب

قرآن نازل ہونے سے پہلے جناب معاویہ کی ماں ھند کا معاشقہ مسافر بن عمرو سے اور حمل کا ہو جانا

ثبوت ملاحظہ ہو

عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب اغانی ج ۸ ص ۵۰ ذکر مسافر بن عمرو

اغانی میں لکھا ہے کہ مسافر بن عمرو بن امیہ خوب صورت شاعر اور سخی بھی تھا

فعشق هنداً ابنت عتبة وعشقته فاتهم بها وحملت منه قال معروف بن خربوذ فلما بان حملها او كاد قالت له اخرج فخرج حتى اتى الحيرة قال النوفلی فهو احد قتله العشق

ترجمہ: جناب ہند اور مسافر ایک دوسرے سے محبت اور عشق رکھتے تھے ھند ابھی کنواری تھی کہ مسافر سے حاملہ ہو گئی جب حمل ظاہر ہو گیا تو اپنے عاشق کی جان بچانے کی خاطر ھند نے اس کو مشورہ دیا کہ تو مکہ سے نکل جا وہ نکلا اور حیرہ پہنچ گیا۔ نوفلی کہتا ہے کہ مسافر کو ہند کے عشق نے قتل کیا ہے۔

نوٹ: میر صاحب نے کہا کہ اگر صرف کتاب دکھانا کافی ہے تو پھر اہل حدیث کو اس بچہ کی مبارک۔ اگر قبول افتد زہے عز و شرف۔

ھند کا حلیہ مبارک

ثبوت ملاحظہ ہو

کتاب حالات النساء صہ ۱۱۵ بحوالہ عقد الفرید میں لکھا ہے کہ دارامیۃ الحجونیۃ
[illegible] نے ع کے موقع بلال کو بلا کر [illegible]
[illegible] جو کہ تیرا پیٹ بڑا ہے پستان بھی بڑے ہیں اور تیری [illegible] موٹی ہیں
[illegible] نے کہا کہ بیٹے یہ حلیہ تو بالکل تیری ماں ھند کا تھا اس کا پیٹ اور پستان بڑے
[illegible] گول مول اور موٹی تھی اس حلیہ مبارک میں، ھند تیری ماں ضرب المثل تھی ۔

لوٹ:

میں نے میر صاحب سے کہا کہ تمہاری زبان کی پکی گولی تجھے لگے تو خالی المومنین اہل حدیث کے ماموں جان کے بارے ایسی باتیں ظاہر کرتا ۔
میر صاحب نے کہا کہ صرف کتاب کو کافی سمجھنے کا یہ نتیجہ ہے ۔ میں نے کہا کہ کتاب اغانی چونکہ نبی کریم کے زمانہ میں نہیں لکھی گئی ۔ اور نیز اس میں توہین صحابہ کے واقعات ہیں ۔ پس وہ اہل حدیث کے نزدیک غیر معتبر ہے اور شیعہ صاحبان کی کتاب شفاء الصدر شرح زیارۃ العاشور صہ ۱۹۹ میں لکھا ہے کہ ابو الفرج صاحب اغانی بالاتفاق امامی نہ بود کہ وہ شیعہ امامیہ کے مذہب کا عالم نہ تھا ۔
پس آپ کوئی ایسا زٹل قافیہ سنائیں اور اس کا ثبوت اس طرح پیش کریں کہ وہابی اہل حدیث کتاب اور سند کے سامنے ہتھیار ڈال دیں ۔
ارباب انصاف اس کے بعد میر صاحب نے مداریوں کی طرح اپنی کتابوں والی پٹاری کھول دی اور حوالہ پر حوالہ دکھانے لگے ۔

نوٹ :

ارباب انصاف صرف بنوامیہ کی بادشاہی اور ان کے خزانے و دولت اور ان کی فتوحات ان کی سچائی کی دلیل نہیں بن سکتے کیوں کہ بادشاہی اور خزانے فرعون اور قارون کے پاس بہت تھے اور فتوحات ہلاکو خان نے بہت کی ہیں۔ [illegible] بنوامیہ کی مشہور شخصیت ہے [illegible] ابو[illegible] کی بیوی ہے اور بنو مروان کی دادی ہے تاریخ اسلام میں ثابت ہے [illegible] مکہ کی مشہور کنجری تھی۔ [illegible] اس کنجری کی اولاد ہیں ان کو خدائی نمائندہ نہیں مانا جا سکتا۔

بنو زرقاء دامادِ نبی نہیں ہو سکتے

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ابواب الفتن ص ۱۱۴ ج ۲

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داود کتاب السنۃ ص ۲۱۱ ج ۴

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول ص ۳۲ ج ۲ کتاب الخلافۃ

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ فی معرفۃ ص ۴۱۱ ج ۲ ذکر سفینہ

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۴۷ ج ۸ ذکر طلب بیعت

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل بن اثیر ص ۴۵ ج ۴ ذکر مروان

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۱۱۸ ج ۴ ذکر بیعت

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص ۱۸۵ ج ۱ فصل ۹ محدث خوارزمی

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہدا باب ذکر طلب بیعت

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل ابی مخنف ذکر بیعت ۔

۱۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صہ۱۱۹ ذکر حسنؑ

۱۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب اغانی صہ۱۸ ج۱ ذکر ابو قطیفہ

۱۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر جز ۲ از جلد اول صہ۱۲

۱۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید صہ۳۳ ج۱ ذکر اروی بنت عبد المطلب

۱۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب ثمرات الاعواد صہ۱۸۸ ج۱ بر حاشیہ المستطرف

۱۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب حالات النساء صہ۱۸ بحوالہ جواہر ملتقطہ

ترمذی اور ابی داود میں لکھا ہے کہ کسی نے سفینہ صحابی سے کہا کہ بنو امیہ گمان کرتے ہیں کہ وہ نبی کی خلافت کے حق دار ہیں سفینہ نے کہا کذبو بنو الزرقاء نیلی آنکھ والی عورت کے بیٹے جھوٹ بولتے ہیں وہ بدترین بادشاہوں میں سے ہیں۔

البدایہ والنھایہ اور طبری میں لکھا ہے کہ مروان عثمان کے چچا زاد نے ولید کو مشورہ دیا کہ اگر امام حسینؑ یزید کی بیعت نہ کرے تو ان کو قتل کر دو اس وقت امام حسینؑ نے فرمایا تھا۔ یابن الزرقاء انت تقتلنی کہ زرقا کے لونڈے تو مجھے قتل کرے گا۔

عقد الفرید میں لکھا ہے کہ جب اروی ھاشمیہ نے معاویہ کے سامنے یہ بتایا کہ عمرو بن عاص کی ماں جھنڈے والی تھی تو مروان کچھ بولا اروی نے کہا یا بن الزرقاء کہ الزرقاء کے لونڈے تو بھی بولتا ہے۔

اور حالات النساء میں بحوالہ جواہر ملتقطہ لکھا ہے کہ اروی نے مروان کو یہ بھی کہا کہ تو اپنی نیلی آنکھوں، سرخ بالوں اور چھوٹے قد میں حارث بن کلدہ کے غلام ثانی کے مشابہ ہے کیونکہ حکم کا قد بڑا تھا۔ تو نہ جانے تیرا باپ کون تھا۔ اغانی میں لکھا ہے کہ ابو قطیفہ شاعر کہتا ہے۔ فما الزرقاء لی امی فاخزی دلالی فی الانارق من بیس ۔ کہ میری ماں زرقاء نہ تھی کہ میں رسوا کیا جاؤں۔ حبیب السیر میں لکھا ہے کہ زرقاء مروان کی دادی جھنڈے والی تھی۔

بنو امیہ کی دادی زرقاء کا تعارف

تذکرہ خواص الامہ میں لکھا ہے کہ امام حسینؑ نے مروان سے فرمایا تھا
زا اسے عورت کا بیٹا ہے جو بازار ذی المجاز میں اپنے ساتھ زنا کرنے کے لیے بلاتی تھی
[illegible] عکاظ میں وہ جھنڈے والی تھیں تو اور تیرا ماں باپ کون ہیں اصمعی نے ابن اسحٰق
سے روایت کی ہے کہ مروان کی والدہ یا دادی کا نام امیہ کنیت ام خنبل اور لقب زرقاء
تھا وہ [illegible] زانیہ کی طرح مشہور زانیہ اور جھنڈے والی تھی اور مروان کا باپ معلوم نہیں
ہے وہ حکم سے یوں ملا دیا گیا تھا جیسے عمرو کو عاص سے ملا دیا گیا۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

تاریخ کامل ابن اثیر میں لکھا ہے کہ مروان اور اس کی اولاد کو مذمت کی خاطر اولاد
زرقاء کہا جاتا ہے اور یہ زرقاء بنت موہب کی دادی ہے اور مکہ شریف کی کنجری اور زانیہ
تھی اور شاید یہ زنا کار اور جھنڈے والی اس وقت ہو گی جب ابو العاص بن امیہ نے مروان
کے دادا اور حکم کے باپ نے اس سے شادی نہ کی ہو گی۔ کیونکہ ابو العاص قریش کا سردار تھا
شادی کے بعد ناممکن ہے کہ اس کی بیوی چکلہ چلائے اور زنا کرے

نوٹ: ارباب انصاف ان حوالہ جات کے بعد میر صاحب نے فرمایا لن یصلح العطار ما
افسد الدھر بھاویں سو جا بوندا لگے کالے مول نہ ہوندے بگے۔ بنو زرقاء کے نسب پر جو بدنما
داغ ہے وہ کسی پانی سے دھل نہیں سکتا۔ من این تجمل ادجہ امویتہ۔ سکیت بلذات الفجور حیاءھا
بنو امیہ کے چہروں پر شرم کہاں وہ تو بدکاری کے پانی سے دھوئے گئے ہیں میں نے میر صاحب
سے کہا کہ عثمان کو آپ نے بنو زرقاء میں کس طرح داخل کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جناب عفان
عثمان کا باپ اور حکم مروان کا باپ یہ دونوں بھائی تھے۔ باپ دونوں کا ابوالعاص اور ماں
زرقاء تھی۔ قلم جب یہاں پہنچا تو اس کا سر پھٹ گیا۔ میں نے کہا کہ جس کی دادی زرقاء ہو
آپ پر وحی نازل ہوئی ہے کہ وہ داماد نبی نہیں بن سکتا۔
انھوں نے کہا کہ آج کل بھی شرفاء ایسے لوگوں کو رشتہ نہیں دیتے جن کی
ماں، دادی چکلے والی ہو اور کتاب اہل سنت شرح مقاصد جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ مبحث ۶ میں

علامہ تفتازانی نے لکھا ہے کہ نکاح میں عورت اور مرد کا شرافت میں برابر ہونا ضروری ہے تاکہ عورت کے باپ اور ولی کو کوئی عار اور طعنہ نہ دے سکے۔ پس جناب عثمان چونکہ اولاد رسول کے برابر نہ تھے شرافت میں لہٰذا ان کا داماد بنی ہونا سفید جھوٹ ہے۔

نوٹ: جناب میر صاحب نے اپنی مذکورہ تحقیق کے بعد اپنی پرانی عادت کا جلوہ بھی دکھایا کہ خلفاء بنو مروان اور بنو امیہ نے اپنے اوپر لقب امیر المومنین بھی فٹ کیا ہوا تھا اور ہمارے مجتہد حر عاملی نے کتاب وسائل میں تفسیر عیاشی سے امام جعفر صادق کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ

امیر المومنین صرف لقب ہے حضرت علی کا اور آنجناب کے علاوہ جن لوگوں نے یہ لقب غاصبانہ طور پر اپنے لئے استعمال کیا ہے وہ سب علۃ ابنۃ اور مفعول بہ کے مریض تھے اور ان کی طرف سے اللہ پاک نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے ان تدعون من دونہ الا اناثا وان تدعون الا شیطاناً مریداً کہ حضرت علیؑ کے علاوہ بنو امیہ اور بنو مروان جنھوں نے لقب امیر المومنین اپنے اوپر استعمال کروایا وہ سب مونث تھے ان میں عورتوں کی خصلت تھی اور وہ سرکش شیطان تھے۔ میں نے کہا کاش میر صاحب آپ میں یہ پھکڑ بازی کی بیماری نہ ہوتی۔ انھوں نے فرمایا پھکڑ بازی سنت ابوبکر ہے کان ابوبکر سبابا۔ پھر میر صاحب نے فرمایا کہ جن کی مائیں بازاری اور باپ زانی اور وہ خود علت ابنہ کے مریض ہوں اگر ایسے داماد علماء اہل سنت کو مل جائیں تو ہماری طرف سے سوا لاکھ مبارکاں اور مذکورہ لوگ اگر دعویٰ امامت خلافت کریں تو ایسے اماموں اور خلیفوں کو ہمارے دور سے سات سلام

نوٹ :

ارباب انصاف بنو مروان کی دادی زرقا کا حال ہم نے کتب اہل سنت سے آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ وھابیوں کا یہ عذر کہ مذکورہ سولہ عدد علماء یہودیوں کے نطفے تھے ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

گوشت خر اور دندان سگ البتہ اب فیصلہ کرنا آپ کے انصاف اور عقل اور غیرت ایمانی پہ ہے اگر آپ ایک کنجری کی اولاد کو امام۔ یا خلیفہ ۔ ۔ ماننے کے لیے تیار ہیں تو آپ کو ایسے ذی شان امام مبارک۔

اولاد نبی کی تعداد اہل سنت کے عقیدہ میں بارہ ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس باب ۳ صہ ۳۷۲

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ قسم الثانی باب افصل اول صہ ۱۵۱

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مواہب لدنیہ صہ ذکر اولاد نبی

مذکورہ کتابوں میں لکھا ہے کہ حضور پاک کی اولاد کی تعداد بارہ ہے آٹھ لڑکے اور چار لڑکیاں۔ پھر تاریخ خمیس میں لکھا ہے کہ والاصح انہم ثلاثۃ کہ صحیح قول یہ ہے کہ حضور کے تین لڑکے تھے۔

نوٹ :

ایک دن میر صاحب نے فرمایا کہ سنیوں نے پانچ لڑکوں سے انکار کیا ہے اور

اگر وہ پانچ بھی لڑکیاں ہوتیں اور کسی صحابی کے گھر ہوتیں تو ان کے اثبات کے لیے بھی اہل سنت بہت شور مچاتے۔ اہل سنت نے لڑکوں کا انکار کیا ہے اور اہل تشیع نے لڑکیوں کا انکار کیا ہے پس انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ چونکہ جناب فاطمہ کے بنت رسول ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

پس وہ یقیناً نبی کی لڑکی ہیں اور دوسری لڑکیوں میں شک ہے۔ عقل مند یقینی بات کو مانتا ہے اور شک والی کو چھوڑ دیتا ہے۔

میں نے میر صاحب سے کہا کہ اگر اہل سنت پورے آٹھ لڑکوں کو مان لیں تو آپ چار لڑکیوں کو مان لیں گے۔

میر صاحب نے کہا کہ یہ چالاکی ابوبکر والی ہے کہ اس نے کہا تھا کہ یا علی تو ابھی بچہ ہے تو فی الحال میری خلافت کو مان لے بعد میں تجھ کو خلیفہ بنایا جائے گا۔ بنو امیہ بنو زرقا کو قرآن پاک میں شجرہ ملعونہ (لعنتی درخت) کہا گیا ہے۔ پس ہم کسی لعنتی کو نہ ہی امام برحق اور نہ ہی داماد نبی مانتے ہیں۔

میں نے کہا میر صاحب۔ اہل سنت اب بے علم نہیں ہیں روشنی کا دور ہے آپ ثبوت پیش کریں تاکہ اہل حدیث بھائی مطمئن ہو جائیں۔

بنو زرقاء بنو امیہ شجرہ ملعونہ (لعنتی درخت) ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ عالم اسلام کی معتبر کتاب قرآن مجید پ۱۵ سورۃ اسرا

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ص۱۲۹ کتاب التفسیر اسری

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص۴۱۴ ج۵ س اسرا۔

۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص۵۶/۵ سورہ اسراء
۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص۲۲/۳
۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب در منثور ص۱۹۱/۴ اسراء
۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی پ۱۵ اسری
۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص۱۱/۲ اسراء
۹ - اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر نعمت اللہ خان ص۴ اسراء

وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس والشجرۃ الملعونۃ فی القران ونخوفھم فما یزیدھم الا طغیانا کبیرا ہ

ہم نے آپ کو جو خواب اور لعنتی درخت دکھایا ہے وہ لوگوں کے لیے ایک آزمائش ہے ہم لوگوں کو ڈراتے ہیں اور وہ سرکشی میں زیادہ ہوتے ہیں۔

تفسیر کبیر میں لکھا ہے قال ابن عباس الشجرۃ الملعونۃ بنوامیہ فتح القدیر میں لکھا ہے کہ شجرہ ملعونہ بنوامیہ ہیں در منثور میں بھی لکھا ہے کہ شجرہ ملعونہ بنوامیہ ہیں۔ روح المعانی میں لکھا ہے کہ مراد لعنتی درخت سے بنوامیہ ہیں۔

نوٹ:

جو لوگ زرقاء خاتون کی اولاد ہیں اور شجرہ ملعونہ کی زہریلی شاخیں ہیں وہ نہ ہی داماد رسول بن سکتے ہیں اور نہ ہی خلفاء برحق ہو سکتے ہیں۔

میں نے میر صاحب سے کہا کہ جن لوگوں کو تم شجرہ ملعونہ جانتے ہیں ان کی وجہ سے دنیا میں لا الہ الا اللہ کی دہائی پھر گئی۔ بڑی بڑی فتوحات ہوئیں اور کفار کے شہروں میں توحید کے جھنڈے گڑ گئے۔ اسلام پھیلا۔ ان کی وہ خدمات ہیں جو شجرہ طیبہ والوں کو نصیب نہیں ہوئیں۔

میر صاحب نے فرمایا کہ فاضل عراق صاحب آپ یہ موضوع سے باہر جا رہے

ہیں لیکن چونکہ آپ نے مجھے چھیڑا ہے لہٰذا ان کی فتوحات کا ذکر خیر بھی سن لیں یہ بات یقین کے ساتھ تاریخ و حدیث سے ثابت ہے کہ جناب ابوبکر صدیق اکبر اور جناب عمر فاروق صدیق اصغر اور حضرت عثمان ذی حیاء جنگ اُحد اور حنین اور خیبر وغیرہ میں جان بچا کر بھاگ گئے تھے پس فتح کہاں گئی میں نے میر صاحب سے کہا جناب من کتاب اہل سنت تفسیر کبیر صفحہ ۸۴ جلد ۳ ذکر احد میں لکھا ہے ومن المنھزمین عمر الا انہ لم یکن من اوائل المنھزمین کہ جناب فاروق اعظم جنگ میں بھاگے تو ہیں لیکن پہلے بھاگنے والوں میں شامل نہیں ہیں۔

میر صاحب کچھ گرمی کھا گئے اور فرمایا میں نے کب کہا ہے کہ حضرات ثلثہ بے ترتیب بھاگتے تھے ماشاء اللہ وہ تو نمبروار بھاگتے تھے اور واپسی بھی نمبروار ہوتی تھی کتاب اہل سنت ریاض النضرہ صفحہ ۱۶۴ فصل ۶ میں لکھا ہے کہ قال ابوبکر کنت اول من جاء یوم الاحد میں بھاگنے کے بعد سب سے پہلے لوٹا ہے جنگ احد میں فراری کے بعد پہلا ابوبکر ہی ملا تھا

اسلام علیکم یا سرکار نبیوں کے سردار، ارے تو کون ہے۔ اجی میں آپ کا پہلا یار بلکہ یار غار۔ تو کون ہے میاں۔ آجی میں دوسرا یار حاضر، دربار فاروق تابع دار۔ ارے تو کون ہے۔ اجی خاکسار عثمان بن عفان جو تین دن سے فرار لیکن اس وقت ہوشیار اور خبردار تنخواہ کا حق دار مال غنیمت میں حصہ دار خلاصہ نبی کریم کے زمانہ میں جتنی فتوحات ہوئی ہیں ثلثہ کا جنگ سے بھاگنے میں نمبر سٹ رہا ہے

فتوحات خلافت حقہ کی دلیل نہیں بن سکتی

ملا، نبی کریم کے بعد جو فتوحات ہوئی ہیں ان کا حال امام اہل سنت حجۃ

الاسلام غزالی کی زبانی ملاحظہ فرماویں رسالہ سر العالمین میں وہ لکھتے ہیں کہ حدیث غدیر من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہ جس کا میں محمد سردار ہوں اس کا میرے بعد بلا فصل علی بن ابی طالب سردار ہے۔

یہ حدیث یقیناً نبی کریم کی ہے اور اس اعلان کے بعد جناب عمر فاروق نے حضرت علی کو مبارکباد بھی دی کہ آپ میرے اور ہر مومن کے مولا اور سردار ہیں پس عمر فاروق کی یہ مبارک باد جناب امیر کی حکومت کو اور خلافت کو تسلیم کرنا ہے

ثم بعد ھذا غلب الھوی لحب الریاسۃ و حمل عمود الخلافۃ و فتح الامصار فسقاھم کاس الھوی فعادوا الی الخلاف الاول فنبذوہ وراء ظھورھم۔

حضرت علی کی خلافت و حکومت کو تسلیم کرنے کے بعد پھر حکومت کرنے کی محبت اور خلافت کی لاٹھی اٹھانے کی محبت اور شہر فتح کرنے کی تمنا کی وجہ سے لوگوں پر خواہش بد نے غلبہ کر لیا اور پلا دیا ان کو بری خواہش نے لالچ کا جام۔ پس وہ لوٹے اپنے پہلے طریقہ کی طرف اور پھینک دیا۔ فرمان رسول پشتوں کے پیچھے نوٹ سنی دنیا میں صرف ایک امام غزالی ان کا حجۃ الاسلام ہے اور اس نے پوری ذمہ داری سے سنی بھائیوں کو کھری بات سنا دی ہے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

کتاب اہل سنت شرح مقاصد ص ۳۰۶ ج ۲ مبحث ۷ میں امام اہل سنت سعد الدین تفتازانی لکھتا ہے۔

کہ ان ما وقع بین الصحابہ من المحاربات کہ جو صحابہ کرام میں خود

لڑائیاں اور جھگڑے ہوئے ہیں اور جنگی گواہی تاریخ نے دی ہے اور معتبر علماء نے ان کا اقرار کیا ہے یہ جنگیں اس بات کا ثبوت ہیں

ان بعضهم قد حاد عن طريق الحق و بلغ حد الظلم والفسق وكان الباعث له الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملك والرياسة والميل الى اللذات والشهوات۔

کہ کچھ صحابہ کرام حق سے ہٹ گئے تھے اور ظلم و برائی کی حد تک پہنچ گئے تھے اور صحابہ کرام کی ظالمانہ کاروائی کی وجہ یہ تھی کہ ان کے دلوں میں حضرت علی سے دشمنی اور کینہ و حسد تھا۔ نیز ان کے دلوں میں بادشاہی اور حکومت کرنے کی لالچ اور طلب تھی لذت و شہوت کی طرف ان کا جھکاؤ تھا کیونکہ ہر صحابی گناہ سے پاک نہیں اور نہ ہی ہر وہ جس نے نبی سے ملاقات کی ہو اچھا ہوتا ہے لیکن علماء کرام نے عوام کو صحابہ کرام خصوصاً مہاجرین و انصار پر تنقید کرنے سے روکا ہے تاکہ لوگ گمراہ نہ ہوں

نوٹ:

اختصار کی خاطر امام اہل سنت کی فرمائش کا خلاصہ میں نے پیش کر دیا ہے اس علامہ نے بھی سنی برادری کو کھری کھری بات سنا دی ہے۔

نوٹ ۲:

اہل سنت کے ان دو اماموں کی تحقیق کو ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جناب ابوبکر، عمر، عثمان کی فتوحات خدا کی خاطر نہ تھیں بلکہ صرف اپنی حکومت چمکانے کی خاطر تھیں۔ ورنہ حضرت علیؑ پر حسد نہ کرتے اور بادشاہی حاصل کرنے کی خاطر ظلم نہ کرتے۔

نوٹ ۳:

بغرض محال اگر جناب ابوبکر و عمر اور حضرت عثمان نے اسلام پھیلایا ہے

توبھی یہ چیز ان کی خلافت کے برحق ہونے کی دلیل نہیں ہے کیوں کہ کتاب اہل سنت صحیح بخاری کتاب الجہاد اور کتاب اہل سنت صحیح مسلم کتاب الایمان میں یہ حدیث شریف موجود ہے کہ ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر کہ خدا اس دین کی مدد فرمائے گا بدکار لوگوں کے ذریعہ

نوٹ نمبر ۳

امام بخاری و امام مسلم دونوں پکے اہل سنت ہیں دوسرے علماء اہل سنت کی طرح سبائیوں یا روافض کے نطفے بھی نہیں - ان کے فیصلے کے مطابق دین تو خود اللہ نے پھیلایا ہے۔ البتہ کچھ بدکاروں کی مدد سے کہ نبیؐ کریم کی یہ حدیث بقول اہل سنت کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ بنے گا۔ نبیز اللہ اسلام پھیلائے گا۔ بدکاروں کی مدد سے ان دونوں حدیثوں کے ملانے سے بڑا شاندار نتیجہ اہل سنت کے حق میں نکلتا ہے۔

نوٹ ۴ :

میر صاحب کچھ دیر کے لیے ابوعلی سینا اور ارسطو کے جانشین بن گئے اور فرمایا کہ علم منطق کا قانون ہے اذا وجد العلۃ وجد المعلول - جب کسی شئ کی علت موجود ہوتی ہے تو شئے بھی موجود ہوتی ہے پس اگر فتوحات ملکی خلافت نبوی کی علت ہے تو جہاں جہاں فتوحات ملکی اور اسلام کا پھیلانا موجود ہوگا۔ وہاں اہل سنت کو خلافت نبوی کا موجود ہونا تسلیم کرنا پڑے گا اور یہ سودا ان کو بہت مہنگا پڑے گا۔ کیوں کہ کتاب اہل سنت تاریخ الخلفا سیوطی صـ۲۲۳ ذکر ولید بن عبد الملک میں لکھا ہے کہ فتحت فی خلافتہ فتوحات عظیمۃ کہ ولید کی خلافت کے زمانہ میں بڑی بڑی اسلامی فتوحات ہوئی ہیں اور اسی مذکورہ صفحہ میں لکھا ہے کہ وکان الولید جبارا ظالما کہ وہ فاتح مسلم خلیفہ بڑا ظالم اور سرکش تھا۔

مذکورہ صفحہ ۱۲۳ میں عمر بن عبد العزیز کی گواہی بھی موجود ہے کہ امتلأت

الارض واللہ جورا گہ ولید کے زمانہ میں زمین ظلم سے بھر گئی۔ نیز کتاب مذکورہ ذکر ہارون رشید میں لکھا ہے کہ کان کثیر الغزو والحج وکان یصلی کل یوم مائۃ رکعۃ ویتصدق کل یوم الف درھم کہ خلیفہ ہارون عباسی بڑے جہاد کرتا تھا اسلام پھیلاتا تھا۔ اور ہر دن سو رکعت نماز پڑھتا تھا اور ہر دن ہزار درہم سخاوت کرتا تھا۔ اور پھر امام اہل سنت علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء صـ۱۹۱ فصل فی اخبار الرشید میں لکھا ہے۔

بادشاہ غازی فاتح اسلام ہارون رشید اپنی سوتیلی ماں پر عاشق ہو گیا تھا اور قاضی ابو یوسف شاگرد رشید امام اعظم کے فتوی سے ماں کے ساتھ جبری زنا کو حلال کر لیا۔ پھر خود امام سیوطی نے عبداللہ بن مبارک کا خلیفہ کے جبری زنا پر افسوس کرنا بھی بیان کیا ہے کہ اس اسلام پھیلانے والے خلیفہ نے ماں تک کو نہیں چھوڑا۔

نوٹ:

ولید اور ہارون نے اسلام بھی پھیلایا ہے۔ فتوحات بھی کی ہیں اور ظلم و بدکاری میں بھی کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ اسی طرح جناب ابو بکر و عمر و عثمان نے اسلام بھی پھیلایا فتوحات بھی کی ہیں لیکن یہ کام خدا کے لیے نہیں کیئے بلکہ اپنی حکومت چمکانے کے لیئے اور آل نبی پر ظلم کرنے میں بھی کوئی کمی باقی نہیں چھوڑی۔

نوٹ ۵:

جناب ابو بکر و عمر و عثمان نے اسلام کہاں پھیلایا ہے اور انھوں نے تو اپنی حکومت چمکائی ہے۔ سنیت اور ناصبیت۔ خارجیت اور وھابیت پھیلائی ہے۔ حجازی عربوں کے دلوں میں خاندان رسالت کی دشمنی کے بیج بوئے ہیں جن ملکوں میں چند صحیح مسلمان نظر آتے ہیں۔ وہ سب خدا کے فضل و کرم، محمد رسول اللہ کی برکت سے اور خاندان رسالت جناب فاطمہ بنت رسول اور حضرت علی داماد رسول کی اولاد کے اس لہو۔ کی

طفیل ہیں جو انہوں نے کربلا کی گرم ریت پر مثل گوسفندان قربانی دین م کی بقا کے لیئے بارگاہ توحید رسالت ہیں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے اور جو لوگ چور دروازے سے تخت حکومت پر آئے تھے انہوں نے تو لوگوں کو چو بنایا ہے آج مسلمان دنیا میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے اس کی وجہ یہ ہے لوگ سیرت شیخین کو حق سمجھتے ہیں لیکن یہ سیرت قرآن وسنت کے خلاف تھی اسی لیے امام حق علی علیہ السلام نے اس سیرت کو ٹھکرا دیا تھا۔

خلاصہ جناب ابوبکر و عمر و عثمان کی اپنی حکومت غیر قانونی تھی پس اسی لیئے وہ مسلمان کو آئین اسلام نہیں دے سکے اگر دیا ہے تو اہل سنت بھائیوں نے وہ آئین پیش کیوں نہیں کیا جس کو ابوبکر عمر و عثمان نے مرتب کیا تھا اور پھر اہل سنت بھائیوں نے چار فقہوں والا چکر کیوں چلایا ہوا ہے سب اتفاق کر کے ایک فقہ پر جمع کیوں نہیں ہو جاتے ایک دوسرے کے کفر اور گمراہ ہونے کے فتوے کیوں دے رہتے ہیں۔

نوٹ: امام اہل سنت حجۃ الاسلام غزالی امام اہل سنت سعد الدین تفتازانی امام اہل سنت جلال الدین سیوطی کی زبانی آپ نے ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت کا اور دیگر خلفا کی خلافت کا حال نیز ان کا دنیا کی بادشاہی کے لیئے ان کے طمع اور لالچ کا حال اور ان کے جناب امیر کے ساتھ حسد اور کینے کا حال آپ نے سن لیا۔ لیکن افسوس تو اس بات کا ہے کہ چودہ سو سال تک مذکورہ لوگ اہل سنت ہیں امام مانے گئے ہیں اور آج پاکستان ہیں جو لمبی داھڑی والا ہے کہتا ہے کہ غزالی وغیرہ سبائیوں اور یہود و روافض کے نطفے ہیں۔ سبحان اللہ گویا ان لوگوں کے نسب کو چودہ سو سال تک اہل سنت نے دوسرے بزرگوں کے نسب کی مانند بلی کے گوہ کی طرح چھپائے رکھا۔

ارباب انصاف جب میر صاحب خلفاء کی خلافت اور فتوحات پر

تبصرہ کرتے ہوئے یہاں پہنچے تو میں نے اُٹھ کر ان کے منہ مبارک پر ہاتھ رکھ دیا
کہ اب یہ اپنی پرانی عادت کے مطابق پھکڑ بازی والی پٹاری کھول رہا ہے اور شرافت
کے دائرہ میں بات اتنی ہی کافی ہے کہ جو لوگ زرقاء خاتون کی اولاد ہیں اور شجرہ ملعونہ
فی القرآن کی شاخیں ہیں وہ اولاد رسول کے برابر نہیں ہیں اور وہ لوگ عدم کفو
کی وجہ سے نہ ہی داماد رسول ہیں اور نہ ہی ہم ان کو امام برحق مانتے ہیں۔

نوٹ ۶

ارباب انصاف آپ نے ۹ عدد اہل سنت کی کتابوں سے ملاحظہ فرما لیا کہ
بنو امیہ شجرہ ملعونہ ہے اور سولہ عدد کتب اہل سنت سے یہ بھی دیکھ لیا کہ بنو امیہ کے
نامور لوگ زرقاء کنجری کی اولاد ہیں اور دوسرے چند مشہور لوگ ھند بن عتبہ کی اولاد
ہیں۔ ھند اور زرقاء کا قرآن نازل ہونے سے پہلے زنا کرنا یقینی بات ہے۔ پس ان
خواتین کی اولاد مسلمان تو ہو سکتی ہے لیکن امام برحق خلیفہ رسول نہیں ہو سکتی ہے اور ان
کا داماد نبی ہونا بھی ناممکن ہے ہمارے اہل حدیث وہابی دوستوں کا یہ عذر کہ ہند یا زرقاء
کا زنا کرنا تاریخ کی رام کہانی ہے قابل اعتبار نہیں ہے ہم کہتے کہ عثمان صاحب کا داماد
نبی ہونا بھی تاریخ کی رام کہانی ہے میٹھا ہپ اور کڑوا تھو یہ کیوں عثمان کے داماد نبی
ہونے کی وحی کب آپ پر لیبہ نازل ہوئی۔

جواب ۴

اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص القسم الثانی باب فصل ۱ میں
لکھا ہے کہ عن ھشام بن عروہ عن ابیہ ولدت خدیجۃ للنبی
عبد العزی و عبد المناف و القاسم قلت لھشام فأین الطیب و
الطاھر فقال ھذا اما وضعتم انتم یا اھل العراق فاشیاننا
فقالوا عبد العزی و عبد مناف۔

ترجمہ :

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ جناب خدیجہ نے نبی کریمؐ سے تین بچے جنے تھے عبدالعزیٰ عبدالمناف اور قاسم راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ طیب و طاہر کہاں گئے اس نے کہا کہ یہ دو بچے تم اہل عراق نے غلط طور پر بنائے ہیں ہمارے بزرگوں نے صرف دو بتائے ہیں ۔

نوٹ :

ارباب انصاف آپ نے دیکھا کہ اہل حدیث اور سنی جس طرح نبی کریم کے ماں باپ کے ایمان کا انکار کرتے ہیں اسی طرح نبی کریم کے دو لڑکوں کا بھی انکار کرتے ہیں بفرض محال اگر وہ دونوں لڑکیاں ہوتی ہیں اور صدیق اکبر اور صدیق اصغر جناب ابوبکر اور حضرت عمر کی بیویاں ہوتیں اور شیعہ ان کے حقیقی لڑکیاں ہونے کا انکار کرتے تو اس محاذ کو فتح کرنے کے لیے چار یاری مذہب، کا توپ خانہ دن رات فتویٰ شریف کی گولہ باری کرتا ۔ ایک دن میر صاحب کتاب اہل سنت ذخائر العقبیٰ لیے ہوئے میرے پاس نازل ہوئے ۔

اور فرمایا کہ فاضل عراق صاحب یہ دیکھو اہل سنت نے کیا غضب کیا ہے کہ لکھتے ہیں کہ ہمارے نبی کا ایک لڑکا عبدالعزیٰ تھا اور عزیٰ ایک بت جھوٹے خدا کا نام تھا کیا معاذ اللہ ہمارا نبی کسی بت کا پجاری تھا کہ اس کی محبت میں بیٹے کا نام عبدالعزیٰ رکھ لیا ۔

میں نے کہا میر صاحب یہ بات لکھ کر اہل سنت نے آپ پر بڑا احسان کر دیا ہے کیوں کہ آپ کے مولیٰ علیؑ کے لڑکے کا نام ہے عثمان اور وہابی کہتے ہیں یہ نام عثمان بن عفان کی محبت میں رکھا گیا ہے ۔

پس آپ ان کے جواب میں یہ کہنا کہ جس طرح نبی پاک نے ایک بت کے

نام پر بیٹے کا نام رکھا عبد العزیٰ اسی طرح مولیٰ علیؑ نے عثمان کے نام پر بیٹے کا نام رکھا عثمان ۔ میر صاحب نے کہا کہ مولیٰ علیؑ نے تو بیٹے کا نام عثمان بن مظعون کے نام پر عثمان رکھا تھا یہ اہل حدیث کی بے حیائی ہے کہ وہ کہتے ہیں وہ نام عثمان بن عفان کے نام پر رکھا گیا ۔

میں نے کہا میر صاحب کاش کہ آپ میں یہ جھگڑے بازی والی بیماری نہ ہوتی ۔ میر صاحب نے فرمایا کہ حضور یہ جھگڑے بازی نہیں ہے بلکہ یہ ایک حقیقت ہے ہمارے مولانا سید مظہر حسین سہانپوری نے اپنی کتاب جلاء العیون فی سیرت علیؑ بن الحسین طبع دہلی صہ ۹ میں لکھا ہے کہ ہمارے مولیٰ علیؑ نے بیٹے کا نام عثمان رکھ کر فرمایا تھا کہ ما سمیتہ باسم شیخ کافر ولکن سمیتہ باسم عثمان بن مظعون کہ میں نے کسی بڈھے کافر کے نام پر بچے کا نام نہیں رکھا بلکہ عثمان بن مظعون کے نام پر رکھا ہے ۔ اور ثلثہ کے نام پر اپنی اولاد کے نام ہمارے اماموں نے اس لیئے رکھے تھے اس میں خاص راز ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے امام اپنے علم سے جانتے تھے کہ سنی لوگ اپنی بادشاہی میں ہمارے شیعوں کو مجبور کریں گے کہ تم ابو بکر و عمر و عثمان کی تعریف کریں ان کو رضی اللہ عنہ کہیں پس ہمارے اماموں نے عمر بن ابی سلمہ اور عثمان بن مظعون کے ناموں پر اپنی اولاد کے نام رکھ کر اپنے شیعوں کے لیے یہ سہولت پیدا کردی کہ جب سنی ہمارے شیعوں کو ابو بکر و عمر و عثمان کی تعریف کی خاطر مجبور کریں تو وہ توریہ و تقیہ سے کام لیں تعریف ابو بکر عمر و عثمان کا نام لے کر کریں اور نیت یہ ہو کہ وہ ابو بکر و عمر عثمان رضی اللہ عنہ ہیں جو اولاد علی بن ابی طالب ہیں ۔

میں نے کہا کہ میر صاحب اگر آپ کا کوئی امام بیٹے کا نام امام اعظم نعمان کے نام پر رکھ لیتا ہے تو پھر تم شیعوں کے لیے بہت آسانی ہو جاتی ہے ۔ میر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے مولانا مظہر حسین نے یہ لکھا ہے کہ ہمارے امام جعفر صادق نے سنیوں

تھے امام نعمان کی ماں سے نکاح کیا تھا۔ یعنی کہا منہ کیا گویا جس طرح کہ تم شیعہ یہ کہتے ہو کہ ہمارے مولا علیؑ نے حضرت عمر کی بہن عفرا سے متعہ کیا تھا اور آپ کے اماموں نے اہل سنت کے اماموں کی ماں بہن سے متعہ کر کے اہل سنت کو متعہ کا دشمن بنا دیا۔ نیز میر صاحب یہ فرمایئے کہ اگر آپ کے امام جعفر صادق نے امام اعظم نعمان کی ماں سے نکاح کیا تھا۔ تو پھر نعمان صاحب نے امام جعفر صادق کی مخالفت کر کے فقہ جعفریہ کو چھوڑ کر فقہ حنفیہ کو کیوں جاری کیا تھا۔

میر صاحب نے کہا کہ یہ اسی طرح ہے کہ نبی نے ابوبکر و عمر کی لڑکیاں عائشہ وحفصہ سے نکاح کیا تھا کہ شیخین میرے اسلام میں گڑبڑ نہ کریں لیکن نہ ہی نبی کریم اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے اور نہ ہی ہمارے امام جعفر صادق اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔

آمدم برسرے مطلب میں نے میر صاحب سے کہا کہ آپ کے علماء نے پوری تحقیق کیوں نہیں فرمائی اور ضعیف حدیثیں کتابوں میں لکھ کر تمہارے لیے مصیبت پیدا کر دی میر صاحب کچھ گرمی کھا گئے اور فرمایا کہ فاضل عراق صاحب ہم سے زیادہ مصیبت تو اہل سنت کے لیئے ہے کیوں کہ زمانہ گزر جانے سے حقیقی بیٹی اور پالی ہوئی میں تمیز کا نہ ہونا یہ کوئی پریشانی نہیں۔ لیکن علماء اہل سنت کی تحقیق بھی تو آپ ملاحظہ فرماویں۔

الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۴۰۵ ج ۴ میں لکھا ہے نوبتہ خادم النبی کہ نوبہ نامی عورت کے بارے میں عالم اہل سنت ابوموسیٰ اور عبدالغنی کی مایہ ناز تحقیق یہ ہے کہ وہ عورت تھی اور مصنف کتاب کی تحقیق یہ ہے کہ وہ مرد تھا۔

میر صاحب نے فرمایا کہ آپ خود فیصلہ کریں کہ جس مذہب کے علماء کرام کو عورت اور مرد کے درمیان تمیز نہیں ہے وہ کس منہ مبارک سے شیعوں پر اعتراض

کر سکتے ہیں۔

میں نے میر صاحب سے کہا کہ آپ لوگ ان لڑکیوں کا والد تبدیل کرتے ہیں اور یہ بہت بڑا جرم ہے۔ میر صاحب پھر گرمی کھا گئے اور فرمایا کہ فاضل عراق صاحب معلوم ہوتا ہے کہ آپ جو دے کر پڑھے ہیں اگر کسی کا والد تبدیل کرنا گناہ ہوتا تو اسلام کے ٹھیکے دار اہل حدیث وہابی جناب عثمان بن عفان کا والد تبدیل نہ کرتے قبلہ عالم سنیں کتاب اہل سنت الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ج ۴ ص ۲۹۹ میں لکھا ہے کہ — اہلسنت نے ستر خلیفہ کا باپ تبدیل کر دیا۔

رملۃ بنت شیبہ بن ربیعہ کانت من المہاجرات وھاجرت مع زوجہا عثمان بن عفان

کہ رملہ نامی عورت نے اپنے شوہر عثمان بن عفان کے ساتھ ہجرت فرمائی تھی چونکہ مذکورہ بات سے عثمان کا شوہر رقیہ ہونا اور رقیہ کا عثمان کے ساتھ ہجرت کرنا جھوٹ ثابت ہوتا تھا۔ پس صاحب کتاب نے فرمایا ہے کہ رملہ کا شوہر کوئی ایسا عثمان تھا جس کا باپ عفان نہیں تھا۔

میر صاحب نے فرمایا کہ دیکھا۔ نیم اتنے بڑے خلیفہ کے باپ کو تبدیل کر دیا۔ معلوم ہوا کہ وہابی مذہب میں باپ تبدیل کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ نیز اہل سنت میں کچھ لوگ ایسے بھی گذرے ہیں کہ اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنے کی خاطر کہ ان کا باپ کون ہے انہوں نے ماں کی نسبت کو مایہ ناز سمجھا مثلاً سر فہرست میں جناب صدیق اکبر کے ہم نام ابوبکر بن شعوب اللیثی اصابہ فی تمییز الصحابہ ج ۴ ص ۲۲ میں لکھا ہے کہ

کہ فمین کان ینسب الی امہ ابوبکر بن شعوب اما شعوب فھی امہ کہ وہ اہل سنت جو ماں کی طرف منسوب ہیں ان میں یار غار کا ہمنام

ابوبکر بن شعوب ہے اور بی بی شعوب ان کی ماں کا نام ہے اور کچھ اہل سنت ایسے بھی گزرے ہیں کہ باپ تو باپ بدلا ان کو ماں کی طرف منسوب ہونے سے بھی شرم آتی تھی مثلاً صرف تار تانیث زائد ورنہ وہ بھی یار غار کے ہم نام ہیں ابوبکرۃ الثقفی الاستیعاب صفحہ ۲۴ جلد ۴ میں لکھا ہے کہ یہ بزرگ زیاد ولد الزنا کا بھائی تھا سمیہ جھنڈے والی کا بیٹا تھا۔

دیابی ان ینسب ویقول انا مولی رسول صدیق اکبر کا ہمنام بہ ثقفی صحابی اپنا نسب بیان کرنے سے شرم کے باعث انکار کرتا تھا اور دوسرے کئی اولاد زنا کی طرح نبی کریم کی غلامی کا دعویٰ کرتا تھا

اہل سنت میں ایسے بے شمار صحابہ کرام ہیں جن کے والد کی ان کے علماء کرام کو صحیح تحقیق نہیں ہو سکی مثلاً کتاب الاستیعاب صفحہ ۲۵-۲۷ جلد ۴ میں لکھا ہے کہ

ابو برزہ الاسلمی ابو ثعلبہ الخشنی ابو جمعہ انصاری

ان تینوں کے بارے میں لکھا ہے کہ اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ یا تو ان کا باپ اصلاً معلوم نہیں ہے اور یا کئی لوگ ان کے باپ ہونے کا دعوی کرتے تھے اور جاتے جاتے میر صاحب یہ تیر بھی میرے کلیجے میں مار گئے۔

کہ اہل سنت کی کئی عورتوں کے شوہر میں بھی اختلاف ہے مثلاً خلیفہ عثمان کی بہن آمنہ بنت عفان جو حکم بن کیسان نائی کی بیوی تھی اور عورتوں کو کنگھی بھی کرتی تھی اصابہ صفحہ ۲۲ جلد ۴ میں لکھا ہے کہ اس کے شوہر میں اختلاف ہے۔

ارباب انصاف مذکورہ حوالہ جات سے میر صاحب کا جو نیک مقصد تھا میں فوراً ہی اس کو سمجھ گیا۔ میں نے بھی ان پر چودہ طبق روشن کر دیئے میں نے عرض کیا کہ کتاب اہل سنت تفسیر کشاف سورہ بنی اسرائیل تحت آیہ یوم ندعو کل اناس بامامہم میں لکھا کہ قیامت کے دن لوگ اپنی ماں کے نام سے بلائے جائیں گے

اس لیے کہ ان کا فضیحتہ اولاد الزنا تا کہ اولاد زنا شرم سار نہ ہو نیز کتاب اہل سنت مردہ
اور مذہب میں بھی لکھا ہے کہ بلبے داڑھے والے مسلمان قیامت کے دن ماں کے نام
سے بلائے جائیں گے ستراً من اللہ علیہم یہ اللہ کی طرف سے ان کی ولادت
چھپانے کی خاطر ہو گا۔ میں نے میر صاحب سے کہا کہ تمام اہل سنت
پر اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو قیامت کے دن
ان کی ماؤں کے نام سے بلائے گا اور تم شیعہ چونکہ ابو بکر عثمان، عمر کو تبرا کر نا حلال جانتے
ہیں اور صحابہ کرام کی شان میں بکتے ہیں۔ پس قیامت کے دن خدا آپ کی ولادت
کے حال کو نہیں چھپائے گا۔ آپ کو خوب رسوا کرے گا اور تمھیں شرمسار کرنے کی
خاطر تمھارے باپوں کے نام سے تم کو پکارے گا۔ میری اس تحقیق سے میر صاحب
کے علم کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا اور صرف یہ شعر سنایا کہ

؎ پھبتی تیرے مکھڑے پہ مجھے حور کی سوجھی
لا ہاتھ ادھر دے بہت دور کی سوجھی

میر صاحب پھر کھڑے ہو گئے اور دم دبائی اور سیدھی گھر کی راہ لی
شعر ؎ اب تو جاتے ہیں میکدہ سے میر
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

شیعوں کے خلاف چاریاری مذہب کی توپ کا آٹھواں گولہ

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہل شیعہ کی کتاب خصال الشیخ الصدوق ابواب السبعة صـ ۳۸ ج ۲

حدثنا محمد بن الحسن بن احمد بن ولید قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن خالد قال حدثنی ابو علی الواسطی عن عبداللہ بن عصمة عن یحییٰ بن عبداللہ عن عمرو بن ابی المقدام عن ابیہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال دخل رسول اللہ منزلہ فاذا عائشۃ مقبلۃ علی فاطمۃ تصاحبھا و ھی تقول واللہ یا بنت خدیجۃ ما ترین الا ان لامک علینا فضلا وای فضل کان لھا علینا ما ھی الا کبعضنا فسمع مقالتھا فلما رأت فاطمۃ رسول اللہ بکت فقال ما یبکیک یا بنت محمد قالت ذکرت امی فتنقصتھا فبکیت فغضب رسول اللہ ثم قال مہ یا حمیرا فان اللہ تبارک وتعالی بارک فی الودود الولود وان خدیجۃ ولدت منی طاہرا وھو عبداللہ وھو المطھر وولدت منی القاسم وفاطمۃ و رقیۃ وام کلثوم و زینب وانت ممن اعقم اللہ رحمہ فلم تلدی شیئا ۔

ترجمہ

راوی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم گھر میں تشریف لائے اور عائشہ بی بی جناب فاطمہ کے خلاف چلا رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ اے بنت خدیجہ تو عقیدہ رکھتی ہے کہ تیری ماں کو ہم پر فضلیت ہے حالانکہ اُسے ہم پر کیا فضلیت ہے وہ بھی ہم عورتوں میں سے ایک عورت تھی نبی کریم نے عائشہ کی یہ بات سن لی جب فاطمہؓ نے رسول کریمؐ کو دیکھا تو رو پڑیں ۔

حضورؐ نے رونے کا سبب پوچھا تو بی بی نے عرض کی کہ عائشہ نے میری ماں کا ذکر کیا ہے اور اس کی تنقیص کی ہے پس میں رو پڑی حضور پاک غضبناک

ہوئے پھر فرمایا اے حمیرا تو ان حرکات سے رک جا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے محبت کرنے والی اور بچے جننے والی بیویوں میں برکت دی ہے اور خدیجہ نے مجھ سے یہ بچے جنے۔ عبداللہ۔ قاسم۔ فاطمہ۔ رقیہ۔ ام کلثوم۔ زینب اور تو اے عائشہ ان عورتوں سے ہے اللہ نے جن کے رحم کو بند اور بانجھ فرمایا ہے۔ پس تو نے کچھ بھی جنا نہیں۔

نوٹ:

کرو گے ایک ہی صورت گوارا — کہیں جاتا نہیں کوا ہمارا
اسے چھوڑا اسے قابو کریں گے — پڑے کاذب وہی آیت پڑھیں گے

مذکورہ حدیث کو اہل سنت بھائی جناب عثمان کی فضلیت کی خاطر پیش کرتے ہیں حالانکہ اس وکالت سے جناب عثمان کی فضلیت کی بجائے

ہجناب عائشہ سے نفرت کا ثبوت ملتا ہے کیوں کہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ جناب عائشہ بھی عام عورتوں کی طرح سوتیلی ماں والا جناب فاطمہ بنت رسول سے سلوک کرتی تھیں۔

اور حضرت فاطمہ سے چھیڑا چھیڑتی تھی۔ بنی کریم کی مرحومہ بیوی خدیجہ سے حسد کرتی تھی۔ اس کا گلہ کرتی تھی اور ان کی بیٹی فاطمہ کو اپنے باپ ابو بکر کی طرح اذیت دے بلکہ ہر وقت رولاتی تھی اور بنی کریم کو اپنے اوپر ناراض و غضب ناک کرتی تھی۔

اور بنی کریم بی بی عائشہ کو ان کے بانجھ ہونے کا طعنہ مارتے تھے پس یہ حدیث بی بی عائشہ کی مذمت کرتی ہے اور بقول اہل حدیث کے جس حدیث سے صحابہ کرام یا بی بی عائشہ کی توہین ہوتی ہو وہ حدیث جھوٹی ہے پس مذکورہ حدیث جھوٹی ہے مبارک۔ اور جوابات شروع کرنے سے پہلے ہم جناب عثمان

کے ہر وکیل اور حضرت معاویہ کے ہر گدی نشین سے یہ عرض کریں گے کہ۔

سہ نظر اٹھتی نہیں خنجر اٹھانا تو کیا گزرا
تیرے دعوے ستم ایجاد باطل ہوتے جاتے ہیں

جواب:

مذکورہ روایت کے بارے جناب میر صاحب سے ہماری بحث ہوئی اور
میں نے کہا کہ دیکھا اے رافضی آپ کے شیعہ عالم نے اپنی مایہ ناز کتاب میں اولاد
نبی کو پوری تفصیل سے بیان کیا ہے لیکن تم شیعہ حضرات ایسے ضدی ہو اور جناب
عثمان کی دشمنی میں ایسے پگلے ہو کہ تین لڑکیوں کا انکار کرتے ہو تا کہ عثمان صاحب کو
داماد رسول تسلیم نہ کرنا پڑے۔

ع نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی

میر صاحب نے فرمایا فاضل عراق صاحب جب اللہ پاک نے عقل تقسیم
فرمائی تھی۔ اس وقت نہ ہی جناب عثمان کا کوئی وکیل اور نہ ہی حضرت معاویہ کبیر
کا کوئی گدی نشین موجود تھا۔ آپ عقل سے کام لیں کتاب شیعہ میں مذکورہ حدیث
کی آج تک کسی شیعہ عالم نے توثیق نہیں کی اور نہ ہی اس کے صحیح ہونے کی آج تک
کسی شیعہ مجتہد نے تصدیق کی ہے معلوم ہوا کہ مذکورہ روایت معتبر نہیں ہے اور
اس کے غیر معتبر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا راوی عمر بن ابی المقدام ہے اور کتاب شیعہ جامع الرواۃ
ج ۱ ص ۲۱۶ کتاب شیعہ معرفت اخبار رجال ص ۱۵۷ اور کتاب شیعہ شفاء الصدور شرح زیارۃ العاشور ص ۲۹۰
میں لکھا ہے کہ عمرو بن ابی المقدام پہلے درجے کا جھوٹا ہے اور زیادہ مقدار میں خلق خدا کو اس نے
گمراہ کیا ہے پس جھوٹے اور گمراہ کرنے والے راوی کی روایت غیر معتبر ہے اور جب
روایت ہمارے امام کا فرمان ہی نہیں ہے تو ہم جواب کس بات کا دیں
میں نے کہا میر صاحب یہ عادت تم شیعوں کی پرانی ہے کہ جواب نہ بن

سکے تو x فٹ کہہ دیتے ہو کہ روایت ضعیف ہے حدیث جھوٹی ہے۔ میر صاحب نے فرمایا کہ اہل سنت کی بھی یہ عادت پرانی ہے کہ جب ان کے کسی خلیفہ کی خلافت کی دوکان اور ان کے کسی ولی کی ولایت کی دوکان نہ چلے تو خلیفہ صاحب کی بیوی کو اور اس ولی صاحب کو خود اولاد نبی میں شامل کر دیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ جس خلیفہ کو آپ نے تیر سخن کا نشانہ بنایا ہے میں اس تک پہنچ گیا ہوں آپ کی مراد جناب عثمان ہیں اور ان کے گدی نشین حضرت امیر معاویہ کبیر نے اپنی اور جناب عثمان کی خلافت کو چمکانے کی خاطر ان کی دو بیویوں کو اولاد رسول مشہور کر دیا تھا اور پھر جناب معاویہ کے ملنگ اپنے پیر مرشد کی ہدایت کا پرچار کرنے لگے حالانکہ مثل مشہور ہے کہ رب شہرۃ لا اصل لہ کہ بہت سی باتیں مشہور ہوتی ہیں اور ان کی کوئی اصل اور حقیقت نہیں ہوتی جیسے کہ مشہور ہے کہ جناب ابوبکر کی ماں ان کے باپ ابو قحافہ کی بھانجی تھی اور بیوی بھی تھی حالانکہ یہ بات غلط ہے قبلہ عالم وہ ولی صاحب کون ہیں جن کی ولایت کو چمکانے کی خاطر انھیں اولاد رسول میں شامل کیا گیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ایسا ولی تم شیعوں میں کوئی ہو گا۔

میر صاحب نے فرمایا کہ شیعہ لوگوں نے تو ولی صرف چودہ معصوموں کو مانا ہے مذکورہ حرکت تو ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہر ننگے پاگل کو ولی اور ہر ظالم کو امیر المومنین اور ہر فاسق و فاجر کو خلیفۃ المسلمین مانا ہے میں نے کہا قبلہ عالم موضوع سے باہر نہ جائیں اور اس ولی کا پتہ بتائیں۔ میر صاحب نے فرمایا کہ وہ ہیں اہل سنت دوستوں کے محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی۔ میں نے کہا کہ اہل سنت بھائی آج کل مکہ یا مدینہ کی یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں اور پہلے کی طرح کم علم نہیں ہیں آپ کسی کتاب کا ثبوت پیش کریں کہ شیخ عبدالقادر کو غلط طریقہ سے اولاد رسول

میں داخل کیا گیا ہے انھوں نے کہا کہ یہ تو ثبوت

گیارھویں والے پیر کی ولایت چمکانے کی خاطر ان کو اولاد نبی کے ساتھ ملحق کیا گیا

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب صحاح الاخبار فی نسب الفاطمیۃ الاخیار ص ۱۷
مؤلف ابوالمعالی محمد سراج الرفاعی المخزومی طبع نخبۃ الاخبار بمبئی ص ۱۳۰۶ھ
اس کتاب میں لکھا ہے کہ شریف ابوالنظام موید الدین عبیداللہ نقیب واسط نے اپنی کتاب البنت المصان میں لکھا ہے کہ محمد بن احمد العمیدی نے اپنی کتاب المشجر الکشاف لاصول السادۃ الاشراف میں لکھا ہے کہ قال العمری فی مشجراته نسبوا هذا الشیخ محی الدین عبد القادر الگیلانی الی عبداللہ بن محمد بن الرومیه ولم یدع الشیخ عبدالقادر هذا النسب ولا احد من اولادہ وانما ابتدا بها ولد ولدہ القاضی ابو صالح نصر بن ابی بکر بن عبدالقادر ولم یقم بینۃ ولا عرفہا احد

ترجمہ:

عمری کہتا ہے کہ شیخ عبدالقادر کو عبداللہ بن محمد بن الرومیہ کی طرف نسبت دی گئی ہے لیکن سید اولاد رسول ہونے کا دعویٰ نہ ہی خود شیخ اور نہ ہی ان کی صلبی اولاد نے فرمایا۔ بلکہ شیخ کے پوتے قاضی ابوصالح نصر بن ابی بکر بن عبدالرزاق نے اولاد رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور دعویٰ کی سچائی پر کوئی ثبوت نہیں پیش کر سکے تھے

نیز کتاب مذکورہ میں لکھا ہے کہ قاضی ابو صالح نے میمونہ نسابہ کو یہ خط لکھا تھا کہ مجھے آل حسنؑ کے شجرہ میں داخل کر تو میمون نے اس کو جواب دیا کہ

اما انت فعرفناک قاضیا واما ابوک عبد الرزاق فهو رجل فقیه واما جدک الشیخ عبد القادر فهو شیخ صوفی والما نسبه فینتهی الی بشتبر بطن من العمر امذہ بفارس فاتق ودع الهاشمیة لاهلها

ترجمہ: میں آپکو جانتا ہوں تو قاضی ہے نیز عبد الرزاق ایک عالم دین تھا تمہارے آپ کا دادا عبد القادر ایک صوفی خیال بزرگ تھا اور ان کا نسب ایک ایرانی قبیلہ بشتبر سے ملتا ہے۔ تو خدا سے ڈرو اور آل حسن سید ہاشمی ہونے کا دعویٰ انھیں کے لیے چھوڑ دے جو صحیح ہاشمی ہیں۔ نیز کتاب مذکورہ میں لکھا ہے کہ قاضی نے اپنی قضاوت چمکانے کی خاطر سید ہونے کا دعوی کیا تھا میں نے کہا اپنے شیخ عبد القادر جیلانی کے سید ہونے کا مطلب نہیں سمجھا اس شعر کے معنی پہ غور کریں۔

ان فاتنا نسب النبی ولادة
فلنا له نسب من الارواح

اگرچہ ولادت کے لحاظ سے ہم اولاد نبی نہیں ہیں لیکن روحانی طور پر ہمارا رشتہ نبی کریمؐ سے ملتا ہے۔ کیوں کہ ہم ان کے کلمہ گو ہیں وہ ہمارے روحانی باپ ہیں یہ شعر سن کر میر صاحب ہنس پڑے اور فرمایا کہ اس طرح تو وہ تمام عورتیں جو نبی کریمؐ کی کلمہ گو ہیں وہ حضور پاک کی روحانی بیٹیاں ہیں اور ان کے شوہر آنجناب کے داماد ہوئے۔

پس جناب عثمانؓ کے داماد رسول ہونے کی فضلیت پر پھر لو پھر گیا۔ میر صاحب نے فرمایا کہ بھائی جان کھری بات ہے تو یہ ہے کہ عبد القادر جیلانی کی ولایت اور جناب عثمان کی خلافت کو چمکانے کی خاطر ان دونوں کے گدی

نشیئوں نے پہلے کو سید مشہور کر دیا اور دوسرے کو داماد رسول مشہور کر دیا اور رب شہرۃ لا اصل لہ کئی مشہور باتیں جھوٹی ہوتی ہیں پس پہلے کا سید ہونا اور دوسرے کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے۔

ارباب انصاف مثل مشہور ہے راہ پڑے جانئے یا داہ پڑے جانئے وہابی اہل حدیث نے شیعوں کو آزمائے بغیر بنوامیہ کی پاکستان میں وکالت شروع کر دی ہم شیعہ لوگ کوڑے کھا سکتے ہیں قید میں جا سکتے ہیں ہر قسم کا ظلم برداشت کر سکتے ہیں۔ تاریخ اسلام ہمارے صبر اور حوصلہ کا بڑا گواہ ہے لیکن زرقا اور ہند کی اولاد کی تعریف نہیں سن سکتے جو شیعہ بنوامیہ کی تعریف سنے اور پھر ان کے خلاف آواز نہ اُٹھائے وہ شیعہ کیسا ہے۔

ہاں جب ظلم و ستم ہمارے اوپر حد سے گزر جائے اور ہمارے وجود اور نسل کو خطرہ ہو جائے تو پھر ہمیں مجبوراً خاموش ہونا پڑتا ہے اور یہ بات تمام مسلمانوں میں ہے کہ بوقت مجبوری خاموش ہو جاتے ہیں جیسا کہ آج کل تمام مسلمان جہاد کے بارے خاموش ہیں کیوں کہ مجبور ہیں حالاں کہ ہر سال جہاد کرنا ضروری ہے شیعوں کو تقیہ کا طعنہ دینے والے اسرائیل۔ امریکہ، روس بھارت کے ساتھ جہاد کیوں نہیں کرتے کیا یہ چار ملک کافر نہیں۔ مسلمانوں پر ظلم نہیں کر رہے۔ لیکن۔ ملاں کی آذان اور ہے اور مجاہد کی آذان اور ہے۔

لطف تو تب ہے کہ چین اور روس میں جو مسلمان ہیں ان کی آزادی کی خاطر کفار سے جہاد کیا جائے اور میدان جنگ میں اذان دی جائے۔

شیعہ صاحبان کی بے حسی یا مجبوری ہے کہ پاکستان میں ریڈیو پر اپنی آذان کا مطالبہ نہیں کرتے اگر مطالبہ کریں تو ان کا جائز حق ہے۔

جواب نمبر۲: دوسرے دن میر صاحب سے پھر بحث ہوئی میں نے کہا کہ اگر آپ

سکے فرمان مان کیا جائے کہ وہ دو لڑکیاں جو عثمان کی بیویاں تھیں وہ رسول اللہ کی بیٹیاں نہ تھیں ۔ حضور پاک نے ان کی پرورش کی تھی تو قبلہ عالم آپ اس بات کا جواب دیں کہ ان لڑکیوں کا باپ کون تھا ۔ اس چیز کا جواب دینے سے آپ کے بڑے بڑے مجتہد عاجز ہیں ۔

ارباب انصاف میر صاحب کو میں نے اس شکنجہ میں پھسایا تو ان کو چکر آگئے لیکن فوراً ہی سنبھل کر کہنے لگے کہ فاضل عراق صاحب یہ کس آیت قرآن میں لکھا ہے کہ جس عورت یا مرد کا باپ معلوم نہ ہو اس کو اولاد رسول میں داخل کر لیا جائے ان لڑکیوں نے رسول اللہ کے زمانہ میں وفات پائی ہے اگر اہل تاریخ کو ان کے باپ کا پتہ نہیں چل سکا تو کیا حرج ہے حضرت عثمان کے گدی نشین [illegible] امیر معاویہ کبیر نے ان کی خلافت کو چمکانے کی خاطر ان لڑکیوں کے باپ کو ظاہر نہیں ہونے دیا ۔ نجفی صاحب اگر اس طرح گزرے ہوئے لوگوں کے باپ کا معلوم کرنا ضروری ہے تو پھر تمام صدیقی فاروقی عثمانی اور سب معاویہ خیل مل کر ہمیں اپنے حضرت ابوھریرہ کے باپ کا نام بتادیں ان کی حدیثوں سے صحیح بخاری و مسلم کے صفحات نوح یزید کے نامہ اعمال کی طرح سیاہ ہیں پانچ ہزار سے زیادہ حدیثوں کا یہ راوی ہے آٹھ سو سے زیادہ اہل علم نے اسے فیض حاصل کیا ہے اور جناب عثمان کی فرضی نانی کی طرح ان کے من گھڑت فضائل سے اہل سنت کی کتابیں پُر ہیں اور یہ اپنے زمانے کا ایک ایسا گامن سیچیار تھا کہ کھری بات سنانے میں اپنی ماں کا لحاظ بھی نہیں کرتا تھا ۔ کتاب اہلسنت الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص۲۰۶ ج۴ ذکر ابوھریرہ میں لکھا ہے کہ بی بی عائشہ نے ان سے کہا کہ بیٹا تو ایسی حدیثیں بیان کرتا ہے کہ جن کو ہم نے رسول اللہ سے نہیں سنا ابوھریرہ نے کسی شرم کے بغیر کھری بات سنادی کہ شغلک عنھا المکحلۃ والمرآۃ کہ حدیثیں یاد کرنے سے آپ کو شیشہ سرمہ کی کاروائی نے باز رکھا ہے ۔

کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے کہ جس ابوھریرہ کی حدیثوں سے مذہب اہلسنت کی رونق ہے پوری سنی دنیا کو آج تک ان کے باپ کا علم نہیں ہے اور جو بھانت بھانت کے قول اس کے باپ کے بارے کتب اہل سنت میں لکھے ہوئے ہیں ایسا اختلاف تو آج تک کسی ولدالزنا کے باپ کے بارے بھی نہیں ہوا ۴۴ احتمال تو صرف ان کے باپ کے بارے صاحب اصحابہ نے دیئے ہیں ابوھریرہ نے عام صحابہ سے زیادہ عمر پائی ہے اور معاویہ کبیر کے زمانہ میں وہ مرا ہے لیکن حرام ہے کہ کبھی انہوں نے کسی سے اپنے باپ کا ذکر کیا ہوا ہے وقت ضرورت اپنی ماں امیمہ کا نام بتا دیا کرتے تھے بس اسلامی کتابوں کا ان کے یقینی باپ سے خالی ہونا شبہ سے خالی نہیں ہے اس زمانہ میں عادت تھی کہ عام راوی کا بھی وقت روایت اسکے باپ کے نام کے ساتھ ذکر کیا جاتا تھا پس ابوھریرہ کی روایت کے وقت اس کے باپ کا ذکر نہ کرنا دال میں کچھ کالا کالا ضرور ہے۔

ارباب انصاف میں نے میر صاحب سے کہا کہ جس نیک نیت سے آپ نے ابوھریرہ کے نسب شریف پر روشنی ڈالی ہے ہم آپ کا مقصد سمجھ گئے ہیں۔

جزاك الله لیکن آپ کی اس تحقیق سے جناب ابوھریرہ کی مقبولیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی ان کی شرافت پر کوئی داغ لگ سکتا ہے۔ کیوں کہ قرآن پاک میں جو رضی اللہ ورضوا آیا ہے وہ سب صحابہ کرام کیلئے ہے خواہ اُنکا باپ معلوم ہو یا نہ ہو نیز تمام کی عزت افزائی کا اللہ پاک نے یوں وعدہ فرمایا کہ فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینهم یومئذ ولا یتساءلون کہ جب قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا تو نسب ختم ہو جائیں گے اور یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ کون اولاد حلال ہیں اور کتنے اولاد زنا ہیں،

میر صاحب نے فرمایا کہ اگر قیامت کے دن رشتوں نے ختم ہو جانا ہے تو آپ کے ابوبکر و عمر کو نبی کریم کا سسرا ہونا اور عثمان کو بفرض محال داماد ہونا کچھ بھی

فائدہ نہیں دے گا۔

میں نے کہا میر صاحب کو قصور ہمارا ہے نہ ہم آپ سے ان لڑکیوں کے باپ کا پوچھتے اور نہ ہی آپ کے ہاتھوں ابو ھریرہ کا مردہ خراب کرواتے آپ بیشک ان کو گز کر لیتے لیکن ان کے نسب پر روشنی نہ ڈالتے۔ اہل سنت کی زیادہ حدیثیں ابو ھریرہ سے ہیں اور آج تو آپ نے ان کی ساری علمی دنیا کا جنازہ نکال دیا ہے

جواب ۳

ایک دن میر صاحب پھر ملے تو میں نے کہا قبلہ عالم آپ ان لڑکیوں کا باپ تبدیل کرتے ہیں اور کسی کا نسب تبدیل کرنا بہت بڑا جرم ہے میر صاحب نے فرمایا کہ نجفی صاحب اگر یہ بات جرم ہے تو اہل سنت نے جناب عمر فاروق کی استانی کے ساتھ یہ سلوک کیوں فرمایا ہے۔ سنیں حضرت خولہ ایک مشہور صحابیہ ہے اور صد ۲۸ پارہ کی پہلی آیت انہی کے بارے میں اتری ہے قد سمع اللہ قول التی تجادلک اور کتاب اہل سنت اصابہ ذکر خولہ میں لکھا ہے کہ یہ وہ شیر دل خاتون تھی جو فاروق کو بھی کھری کھری باتیں سناتی تھی ایک دن کہنے لگی کہ خلیفہ جی اللہ کی شان عکاظ کے بازار میں لوگ آپ کو عمیرا کہتے تھے پھر ایک وقت آیا کہ آپ عمیرا سے عمر بن گئے اور آج کل تو آپ امیر المومنین کہلاتے ہیں اسی خولہ خاتون کے بارے کتاب اہل سنت اسد الغابہ صفحہ ۹ جلد ۷ میں اور الاصابہ صفحہ ۲۸۲ جلد ۴ میں لکھا ہے کہ اس کا باپ مالک بن ثعلبہ تھا یا حکیم یا دلیج یا ویج اور یا جناب صامت تھا۔

پس کیا کہنا علماء اہل سنت کی تحقیق کا کہ جو عورت فاروق اعظم کی استانی ہے۔ مدینہ شریف میں رہتی ہے اس کی شان میں قرآن پاک کی آیت بھی اتری ہے اور خلافت فاروق تک زندہ بھی رہی ہے اس بیچاری کے ساتھ یہ دھاندلی

کہ پانچ آدمیوں کے بیں سے کسی ایک کو اس کا باپ بنا دیا۔ اگر اس بچاری کے باپ کا علم نہ تھا تو تقیہ کر لیتے اور اس کا نسب تبدیل نہ کرتے ۔

میر صاحب نے پھر فرمایا کہ چلو ایک شریف عورت کئی باپوں کے بارے میں تو خاموش ہو سکتی ہے لیکن کوئی عزت دار خاتون دو شوہروں کے بارے کیسے چپ ہو جائے ۔

مذکورہ خاتون کے بارے میں اہل سنت نے یہ بھی ایک زیادتی فرمائی ہے اور بچاری کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کے شوہر یا اوس بن صامت تھے یا جناب عبادۃ تھے ۔

میں نے کہا میر صاحب وہ ایسا ہو گا ایک سے نکاح ہو گا اور دوسرے سے متعہ ہو گا ۔ میر صاحب نے فرمایا کہ یہ بات ملت معاویہ میں ہو گی ۔ شیعہ قانون میں یہ گناہ اور ناجائز ہے ۔

نوٹ : ارباب انصاف مثل مشہور ہے ۔ بیڑو پی دریاں ترے جیہڑی مرضی اوہ لے ۔ وہابیوں کا طعنہ تھا کہ شیعہ ان لڑکیوں کا باپ تبدیل کرتے ہیں ہم نے کئی مثالیں پیش کر دی ہیں کس میں باپ معلوم نہیں ہے اور کسی میں تبدیل کیا گیا ہے جو مثال وہابیوں کو پسند آئے وہی جواب میں کافی سمجھیں ۔

ہمارے مولا علیؑ نے سب سے پہلے نبی کریم کی تصدیق فرمائی اور حضور کیساتھ نماز پڑھی

ثبوت ملاحظہ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف صفحہ ۲۱۲ جلد ۲ ذکر مناقب علی

۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب مسند احمد بن حنبل ج ۲ ص ۲۸۲ حدیث ۱۱۹۱

۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۳۳۶ ذکر علی

۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذهب ج ۱ ص ۵ سنہ ۴۰

۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت نبویہ لابن ہشام ج ۱ ص ۲۴۵ ذکر بعثت

۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۳ ص ۱۹ ذکر علیؑ

۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک للحاکم ج ۳ ص ۱۱۱ ذکر علیؑ

۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ج ۹ ص ۱۵۶ ذکر علیؑ

۹ - اہل سنت کی معتبر کتا اسد الغابہ ج ۴ ص ۹۲ ذکر علیؑ

۱۰ - اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ج ۲ ص ۵۰۱ ذکر علیؑ

۱۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ج ۲ ص ۲۷ ذکر علیؑ ۔

۱۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ج ۳ ص ۱۱۹

۱۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ و النہایہ ج ۷ ص ۳۳۴ ذکر فضائل علیؑ

۱۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ج ۲ ص ۲۵ ذکر اول من اسلم

۱۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب سیرۃ حلبیہ ج ۱ ص ۴۳۱

۱۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ج ۲ ص ۱۴۰ باب ۴ فصل ۴

۱۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب المعارف لابن قتیبہ ص ۴۷ ذکر اسلام ابی بکر

۱۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب الخوارزمی ص ۲۰

۱۹ - اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب علی لابن مغازلی ص ۵۷

۲۰ - اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السؤل ج ۱ ص ۳۰

۲۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ باب ۹ فصل ۱ ص ۷۲

۲۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب الفصول المہمہ ص ۳۲ ذکر علیؑ ۔

۲۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب فرائدا لسمطین صہ۲۹ باب
۲۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین برحاشیہ نور صہ۱۴۸
۲۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صہ۷۷ ذکر علیؑ
۲۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب صہ۵۸ ذکر علیؑ
۲۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائرا لعقبیٰ صہ۵۸
۲۸ - اہل سنت کی معتبر خصائص امیرالمومنین لامام النسائیؒ
۲۹ - اہل سنت کی معتبر کتاب حیوٰۃ الحیوان صہ۷۹
۳۰ - اہل سنت کی معتبر حلیۃ الاولیاء صہ۶۱
۳۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت نبویہ لامام ابی الفدا صہ۴۲۸

تمام کتب کی عبارت پیش کرنا اختصار کے منافی ہے صرف بعض کتابوں کی عبارت ملاحظہ ہو۔

ریاض النضرہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں کہ میں اور ابوبکر اور ابوعبیدہ موجود تھے کہ نبی نے حضرت علی کے دوش پر ہاتھ رکھ فرمایا آنت اول المومنین ایماناً واول المسلمین اسلاماً وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ کہ یا علی تو ہی پہلا مومن اور مسلمان ہے اور تو میرے ساتھ وہ نسبت رکھتا ہے جو موسیٰ نبی کیساتھ ہارون کو تھی۔

نیز ریاض النضرہ میں لکھا ہے کہ حضرت علی نے سب سے پہلے رسول خدا کی تصدیق فرمائی تھی۔ کتاب المعارف میں لکھا ہے کہ حضرت علی نے منبر کوفہ پر دعویٰ کیا تھا کہ انا الصدیق الاکبر آمنت قبل ان یومن ابوبکر واسلمت قبل ان یسلم ابوبکر کہ میں ہی صدیق اکبر ہوں، ابوبکر سے پہلے میں نے نبی کریم کی تصدیق کی تھی ریاض النضرہ وغیرہ میں لکھا ہے کہ

عفیف کندی بیان کرتا ہے کہ میں تجارت کی غرض سے مکہ شریف میں آکر عباس بن المطلب کا مہمان بنا اور میں نے دیکھا کہ ایک گھر سے ایک جوان باہر آیا اس نے آسمان کو دیکھا اور نماز شروع کر دی پھر ایک عورت باہر آئی اور اس مرد کے پیچھے کھڑے ہو کر اس نے نماز شروع کر دی پھر ایک بچہ جو بالغ ہونے کے قریب تھا۔ باہر آیا اس نے بھی اس مرد کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی میں نے عباس سے پوچھا کہ یہ کون ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔

عباس نے بتایا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کا نام محمد ہے یہ لڑکا بھی میرا بھتیجا علی ہے۔ یہ عورت میرے بھتیجے محمدؐ کی زوجہ خدیجہ ہے محمد کا دعوی ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کی پیروی اب تک صرف ان کے چچا ابو طالب کے بیٹے علی نے کی اور ان کی زوجہ خدیجہ نے کی ہے اور اب یہ نماز پڑھ رہے ہیں

نوٹ:

مذکورہ کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ نبی کریم کی سب سے پہلے تصدیق کر کے لقب صدیق اکبر حضرت علیؑ نے حاصل فرمایا ہے اور ہمارے مولا علی کی مذکورہ الیہ فضیلت ہے کہ جس میں صحابہ کرام سے کوئی بھی شریک نہیں ہے۔ لیکن اہل سنت نے اپنی پرانی عادت کے مطابق جناب ابوبکر کو بھی مذکورہ فضیلت میں ساتھ نتھی کر لیا ہے۔ لیکن ایک دن میر صاحب کہہ رہے تھے کہ مذکورہ فضیلت میں جناب ابوبکر کا شریک ہونا سفید جھوٹ ہے اور جناب ابوبکر تو مدت دراز تک خدا تعالی کے منکر اور کافر مشرک رہے ہیں اور جناب امیر نے تو ایک لمحہ بھر بھی کفر نہیں کیا۔

میں نے میر صاحب سے کہا کہ جناب ابوبکر پہلی جمہوریہ مسلمہ کے عوام کی طرف سے منتخب صدر ہیں آپ زبان سنبھال کر بات فرماویں۔

میر صاحب نے فرمایا کہ جی ہاں۔ جس طرح آج کل مسلمان حکمران عوام کے منتخب

صدر ہیں۔ اسی طرح ابوبکر بھی عوام کے محبوب لیڈر تھے۔ سعودیہ کا حاکم مصر اور عراق کا حاکم، لیبیا اور شام کا حاکم یہ سب جناب ابوبکر کی طرح چنے گئے ہیں۔

نوٹ ۲

ایک دن میر صاحب اداس نظر آئے میں نے پریشانی کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگے کہ بھیا اہل سنت نے ایک ہتھکنڈہ بنا کر اسلام کا بیڑا ہی غرق کر دیا ہے۔

میں نے کہا وہ کیا فرمانے لگے کہ وہابی کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ کے علاوہ حضور پاک کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں اور ان کے نکاح کفار اور مشرکین کے ساتھ پہلے ہوئے ہیں اور پھر ان کو طلاق ہوئی اور دو کا رشتہ ان کے حضرت عثمان کو ملا پس عثمان ہو گئے ذوالنورین حالانکہ اس طرح تو عثمان سے پہلے کفار بھی ذوالنورین بن چکے تھے۔ میں نے کہا آپ کا ان لڑکیوں کے بارے میں کیا عقیدہ ہے فرمانے لگے کہ ان کا حقیقی لڑکیاں ہونا عقل کے موافق نہیں ہے۔ کیونکہ حضور پاک کی تیس برس کی عمر سے پہلے کوئی اولاد نہیں ہوئی اور چالیس برس کی عمر میں آنجناب نے اعلان نبوت فرمایا تھا پس اگر بفرض محال وہ تین لڑکیاں تھیں تو حضور پاک کے اعلان کے وقت وہ ۸ - ۹ برس کی عمر سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور چونکہ جناب عائشہ کے علاوہ پوری کائنات میں کوئی عورت ۹ برس کی عمر میں شادی کے قابل نہیں ہوئی۔

پس اگر وہ تین لڑکیاں تھیں تو اس وقت وہ غیر شادی شدہ ہوں گی اور اپنے باپ کے گھر ہوں گی لہذا بقول اہل سنت کے حضرت علیؑ نے بچپن میں نبی پاک کی تصدیق فرمائی اور حضور کے ساتھ نماز شروع کر دی۔ پس ان لڑکیوں نے اپنے باپ رسول کی تصدیق کیوں نہیں کی اور اپنے ماں باپ کے ساتھ مل کر حضرت علی کی طرح نماز کیوں نہیں پڑھیں حالانکہ بیٹی ماں باپ کی زیادہ تابعدار ہوتی

ہے پس حضرت علیؑ نے جو دوسرے گھر کا لڑکا تھا اس نے تو نبی پاک کی بات مان لی اور جو حضور کی اپنی لڑکیاں تھیں اپنا خون اور گوشت تھا وہ ایمان نہ لائیں اس کی وجہ اہل سنت کو بتانی چاہیے۔

میں نے کہا کہ ہو سکتا ہے وہ لڑکیاں بھی اس وقت ایمان لائیں ہوں لیکن اہل سنت کو یا علم نہیں ہو سکا یا بتانا بھول گئے ہیں۔

میر صاحب نے کہا کہ دونوں عذر غلط ہیں بلکہ جان بوجھ کر سنی بنید فاروق کی طرح ہضم کر گئے ہیں۔ میر صاحب نے کہا کہ فاضل عراق صاحب کھری بات تو یہ ہے کہ جناب فاطمہ کے علاوہ حضور پاک کی صلبی لڑکی نہ تھی صرف جناب عثمان کی عزت افزائی کی خاطر ان کے گدی نشین جناب معاویہ کبیر نے عثمان کی دو بیویوں کو اولاد رسول مشہور کر دیا اور کئی سو سال اس کی جھوٹی بات کو شہرت دی گئی حتیٰ کہ شیعہ سنی مورخ چکرا گئے۔

نوٹ:

ارباب انصاف مثل مشہور ہے کہ ہر درخشندہ طلا نیست ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہے۔ ہر داڑھی والا مومن نہیں ہے ہر صحابی اچھا نہیں ہے۔ اللہ نے آپ کو عقل دی ہے غور کریں۔ ہر وہ شخص جس کے بارے تاریخ میں لکھا ہو کہ وہ داماد نبی ہے ضروری نہیں ہے کہ وہ تحریر درست ہو عثمان کا قصہ بھی ایسا ہی ہے بنو امیہ نے اس کی حکومت چمکانے کی خاطر تاریخ میں اس کو داماد لکھوایا ہے لیکن وہ داماد نبی نہیں ہے تاریخ میں جو کچھ ہے ہم آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں فیصلہ کرنا آپ کی عقل پر چھوڑ دیا ہے

جواب ۵: کتب اہل سنت صحیح بخاری، صحیح مسلم ترمذی شریف

مشکوۃ شریف وغیرہ میں کتاب المناقب ہے اور اس میں نبیؐ کے سوہرے، سالوں تک کے فضائل لکھے ہیں بلکہ معاویہ اور یزید علیہ اللعن کے فضائل لکھے ہیں بلکہ کتب اہل سنت میں نبیؐ کے پسینہ ناخن مبارک دہن اور حضور کی نعلین مبارک جبّہ و دستار مبارک کالی کملی کے فضائل بھی لکھے۔ نیز کتب اہل سنت میں نبی کریم کے ناقہ گھوڑا اخچر عصا مبارک، ممنبر۔ مسجد کی شان بھی لکھی ہے نیز ان کی کتابوں میں بنو امیہ بنو الحکم بنو مروان بنو زرقاء کے مناقب بھی لکھے ہیں۔ لیکن افسوس صد افسوس جب عثمان کی دو بیویوں کی باری آئی تو تمام سنی راویوں نے اور تمام کاغذ کے دوکان داروں نے اور حدیث شریف کے تمام ٹھیکیداروں نے اور سب چھاپہ خانہ والوں نے مل کر ہڑتال کر دی اور ان لڑکیوں کے فضائل اور شان بیان کرنے سے صاف انکار کر دیا پوری سنی دنیا کا ان لڑکیوں کی شان بیان کرنے سے غفلت اس بات کا ثبوت ہے کہ جناب عثمان کے گدی نشینوں بنو امیہ کی یہ قرارداد کہ عثمان کی دو بیویاں ہیں جو نبی کریم کی لڑکیاں ہیں یہ قرارداد جھوٹی ہے۔

جناب عثمان کا داماد رسول ہونا یہ ریزلیشن بے بنیاد ہے اور جناب عثمان کی فرضی نانی والے قصہ کی طرح انکا داماد نبیؐ ہونا بھی ایک فرضی کہانی ہے۔

ارباب انصاف اہل سنت علماء کو ان لڑکیوں کے فضائل لکھنے کی توفیق کا نہ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ دال میں کچھ کالا کالا ضرور ہے اور یہ بہانہ کہ فضلیت اور شان صرف فاطمہ زہرا کو ملی ہے یہ عذر عثمان کے ذوالنورین کو جھوٹا ثابت کرتا ہے کیوں کہ جب ان لڑکیوں کو فضائل و مناقب کی مارکیٹ میں کچھ حاصل نہیں ہوا تو۔ عثمان کو ان لڑکیوں کا شوہر ہونے سے کونسے سرخاب کے پر لگ گئے ہیں۔

نوٹ:

ارباب انصاف وہابیوں کے امام بخاری نے اپنی صحیح کتاب المناقب میں معاویہ کی ماں ھند کا بھی باب المناقب بنایا ہے اور اگر ھند کے بعد زرقا کا بھی باب المناقب لکھا جاتا تو سونے پر سہاگہ تھا۔ افسوس تو یہ ہے کہ ھند کے لیے گنجائش نکال لیں اور عثمان کی بیویوں کے لیے سیاہی ختم، کاغذ ختم، وقت ختم، حدیثیں ختم، فضائل ختم دال میں کچھ ضرور کالا ہے۔

شیعوں کے خلاف چار یاری مذہب کی توپ کا نواں ۹ گولہ

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل شیعہ کتاب مفاتیح الجنان ذکر اعمال روز ہائے ماہ رمضان ص۲۰۸ مطبوعہ طہران

اللہم صلّ علیٰ رقیۃ بنت نبیک والعن من آذیٰ نبیک فیہا اللہم صلّ علیٰ ام کلثوم بنت نبیک والعن من آذیٰ نبیک فیہا۔

ترجمہ:

اے خدایا رحمت بھیج نبی کی بیٹی رقیہ پر اور لعنت بھیج اس شخص پر جس نے تیرے نبی کو اس بچی کے بارے میں اذیت پہنچائی اے خدایا رحمت بھیج نبی کی بیٹی ام کلثوم پر اور لعنت بھیج اس شخص پر جس نے تیرے نبی کو اس بچی کے بارے میں اذیت پہنچائی۔

نوٹ :

مذکورہ روایت کو لکھنے کے بعد اہل حدیث کے بنا سپتی شیخ الحدیث کچھ غرور میں آگئے ہیں اور معاویہ کبیر کے گدی نشین اویسی صاحب اپنے رسالہ میں شیعوں پر طنز کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرنے والے پیشہ ور ذاکرین سیاہ پوش مومنین مجمع باز مقررین کے وعظوں پر عمل کر کے رب تعالیٰ کی ... لعنت کے مستحق نہ بنیں ۔

ارباب انصاف بنو امیہ کے بدکار حکمرانوں کی محبت کا دم بھرنے والے ان ملانوں سے ہماری گذارش ہے کہ وہ ان سادہ دل مسلمانوں کو آل نبیؐ کی محبت سے پھیر کر جہنم کا ایندھن نہ بنائیں اور عام مسلمانوں سے گذارش کہ وہ ان ملاؤں کی وعظ نما گمراہ کن تقریروں کے جال میں پھنس کر گمراہ نہ ہوں شریعت پاک کا اٹل فیصلہ ہے جو آل نبی کی توہین کرتا ہے وہ یا تو منافق ہے اور یا وہ ولدالزنا ہے یا ملسا الحیض ہے اور لعنتی بھی ہے ۔ مذکورہ حدیث کو وہابیوں نے شیعوں کے خلاف پیش کر کے شاعر کے قول کو سچ کر دکھایا ہے

؎ اپنی منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا

ان کی شان میں یہ مثال بالکل فٹ ہے کہ گدھا گیا تھا سینگ لینے اور کان بھی گنوا آیا ناروالی اور اویسی نے اپنی قوم سے مشورہ کئے بغیر ہی مذکورہ روایت شیعوں کے خلاف پیش کی ہے اور اپنے بزرگوں کے چھپے ہوئے عیبوں کو ظاہر کرنے کی شیعوں کو دعوت دی ہے اگر مذکورہ روایت ہمارے خلاف پیش نہ کی جاتی تو ہم بھی تاریخ کے قبرستان سے وہ بات نکال کر پیش نہ کرتے جسے پڑھ کر ہر شرم و حیا والا انسان لاحول پڑھے گا ۔

اب ہم ارباب انصاف کے سامنے میر صاحب کی زبانی مذکورہ روایت

کا جواب پیش کرتے ہیں اور انصاف کرنا مسلمانوں پر چھوڑتے ہیں۔

جواب ۱

ایک دن ہمیں اپنا لنگوٹیا یار میر صاحب ملا میں نے کہا تبرائی صاحب ادھر آؤ آج ہم آپ کی رافضیت کا کچومر نکالیں۔ بچارا کہنے لگا کہ رافضیت کا کچومر تو جنگ جمل کے دن جناب عائشہ کے ہاتھوں نکل چکا ہے اور اگر کچھ کمی رہ گئی ہے تو آپ نکال لیں میں نے ان کے سامنے مذکورہ روایت کتاب شیعہ مفاتیح الجنان سے نکال کر رکھ دی اور کہا یہ دیکھو کتاب شیعوں کی ہے اور جو لوگ رقیہ اور ام کلثوم کو نبی کریم کی لڑکیاں نہیں مانتے بقول اہل سنت وہ حضور پاک کو اذیت کرتے ہیں اور بقول نارد الی شیعوں کے امام نے ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے۔

میر صاحب نے فرمایا کہ فاضل عراق صاحب آپنے اہل سنت کی خوب وکالت فرمائی ہے اور عقل و انصاف کا تیز تاریخ اور حدیث کا خوب جنازہ نکالا ہے میں نے کہا کہ بس آپ کی قابلیت کا پورا پول کھل گیا ہے۔

میر صاحب نے کہا کہ میں نہیں چاہتا ہ کہ یہ راز لوگوں کے سامنے ظاہر ہو تا لیکن چونکہ آپ کی بلا اجرت وکالت نے وہابی دوستوں کے ہر روز کے طعنوں نے میرا دل زخمی کر دیا۔ لہذا اب میں ہانڈی چوراہے میں توڑتا ہوں

ماکشتی در آب انداختیم ہر چہ بادا باد میں نے کشتی پانی میں ڈال دی ہے جو ہوگا وہ دیکھا جائے گا۔ پھر میر صاحب نے جوابات کی پٹاری کھول دی اور اس طرح گلشن کلام میں گل ریزی شروع کی کہ بات یہ ہے کہ شریعت اسلامی میں اپنی مردہ بیوی سے ہمبستری کرنا منع ہے بلکہ سخت گناہ ہے اور اگر حاکم مناسب سمجھے تو اس فعل کرنے والے کو سزا بھی دے سکتا ہے اور جنا

عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی ام کلثوم کے مردہ کے ساتھ ہمبستری کی تھی اور یہ ام کلثوم حضرت خدیجہ کی پالی ہوئی تھی اسی لیے حضور اس پر مہربان تھے اور اسی وجہ سے یہ بنت رسول بھی مشہور ہو گئی تھی۔ پس جب حضرت عثمان ذی حیا نے اس ام کلثوم کے مردہ سے ہمبستری کی تو نبی کریمؐ عثمان پر سخت ناراض ہوئے اور اس کو ام کلثوم کی قبر میں اترنے سے بھی روک دیا اور معلوم ایسا ہوتا ہے کہ جناب عثمان نے جنازہ بھی بغیر غسل کرنے کے پڑھا تھا اور اب بغیر ہی غسل کے قبر میں اترنا چاہتا تھا۔

پس حضور پاک کو اذیت ہوئی اور شیعوں کے امام نے فرمایا کہ جس نے نبی پاک کو اذیت کی ہے۔ اس پر لعنت بھیجو۔

ارباب انصاف میر صاحب کا یہ زٹل قافیہ سن کر سچی بات ہے مجھ کو چکر آگئے کہ خدا نہ کرے اگر میر صاحب کا یہ دعویٰ درست ہے تو پھر جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا جنازہ نکل گیا ہے اگر حضرت عثمان کے حیاء کی یہی حقیقت تھی تو پھر عقل مند ان کی خلافت کو دور سے سلام کرے گا۔

میں نے میر صاحب سے کہا کہ قبلہ عالم یہ مسئلہ تو آج تک کسی عالم سے ہم نے نہیں سنا اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو اہل سنت کی معتبر کتابوں سے ثبوت پیش کریں وہابی لوگ کم علم نہیں ہیں۔ اب ان کو مکہ مدینہ کی یونیورسٹی میں خوب پڑھایا جاتا ہے اور آل نبیؐ کے خلاف زہر اگلنے کے لیے ان کو خوب تیار کیا جاتا ہے

میر صاحب نے فرمایا کہ یہ تو ثبوت۔ شعر

مصرع نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے

نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں یوں ہوتی

جناب عثمان ذو النورین نے اپنی بیوی ام کلثوم کی موت کے بعد مردہ کے ساتھ ہمبستری کرکے نبی کریم کو اذیت پہنچائی

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص۷۹ ج۲ کتاب الجنائز

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری کتاب الجنائز ص

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری کتاب الجنائز ص۸۵ ج۴

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف ص کتاب الجنائز

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ص۹۹۶ ج۲

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکواۃ ص۸۰ ج۴ کتاب الجنائز

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول ص۱۸۲ ج۴ ذکر تعجیل الدفن

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۹۸ ج۴ کتاب الجنائز

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص۲۹۸ ج۴ ذکر رقیہ ص۶۶ ج۴

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص۲۹۴ ذکر ام کلثوم

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبریٰ ص۳۸ ج۸ ذکر ام کلثوم

۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ باب ۱ فصل ۶ ص۱۹۶

۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص۲۷۶ ج۱

۱۴- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد ج۱۲ ص۴۳ ذکر قاسم بن نصر
۱۵- اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ قسم پنجم باب ا ص۴۵۹
۱۶- اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک ج۳ ص۴۷ کتاب معرفت صحابہ
۱۷- اہل سنت کی معتبر کتاب تلخیص المستدرک ج۳ ص۴۷
۱۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ صغیر امام بخاری ص۱۲۰ حدیث رقیہ
۱۹- اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب ص۲۰۷

بخاری شریف کی عبارت ملاحظہ ہو

قال ورسول اللہ جالس علی القبر قال فرأیت عینیہ تدمعان قال فقال من منکم رجل لم یقارف اللیلۃ فقال ابو طلحۃ انا قال فانزل فنزل فی قبرھا۔

ترجمہ جب ام کلثوم کی وفات ہوئی اور ان کو دفن کیا جا رہا تھا۔ تو نبی کریم قبر پر بیٹھے تھے راوی کہتا ہے کہ حضور پاک کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں اور نبی نے فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے آج کی رات اپنی بیوی سے ہمبستری نہ کی ہو ابوطلحہ نے کہا کہ میں نے نہیں کی حضور نے فرمایا تم قبر میں اترو۔

تاریخ بخاری اور نیل الاوطار کی عبارات ملاحظہ ہو

قال لا یدخل القبر رجل قارف اھلہ اللیلۃ

ترجمہ:

جب ام کلثوم نے وفات پائی اور عثمان قبر میں اترنے لگا تو نبی پاک نے فرمایا کہ قبر میں وہ شخص نہ اترے جس نے آج کی رات اپنی اہلیہ یعنی بیوی

سے ساتھ ہمبستری کی ہو۔

نوٹ :۔

ارباب انصاف میر صاحب کی پیش کردہ تمام کتابوں کو میں نے دیکھا اور پھر عرض کی تمام لوگوں کو ہر وقت اپنی نجات کی فکر رہتی ہے اور آپ شیعہ حضرات کو ہر وقت صحابہ کرام کی برائیاں تلاش کرنے کی فکر رہتی ہے - اور برائی بھی آپ ان کی ایسی تلاش کرکے پیش کرتے ہیں کہ جسے پڑھ کر آپ سے اور اس صحابی سے ہر آدمی کو نفرت ہوجاتی ہے. میر صاحب آپ خوف خدا کریں مذکورہ کتابوں میں یہ لفظ لکھا ہے. قارف جس کا معنی ہے اس نے گناہ کیا یہ کیسے ثابت ہوا کہ جناب عثمان ذی حیلہ نے اپنی مردہ بیوی سے ہمبستری کی تھی -

میر صاحب نے فرمایا فاضل عراق صاحب آنکھیں کھولیں اور دیکھیں تاریخ بخاری اور نیل الاوطار میں صاف لکھا ہے کہ قارف اھلہ اللیلۃ حضور نے فرمایا قبر میں وہ شخص نہ اترے جس نے آج کی رات بیوی سے ہمبستری والا گناہ کیا ہو چونکہ زندہ بیوی سے ہمبستری کرنا گناہ نہیں ہے. مردہ بیوی سے ہمبستری کرنا گناہ ہے اور جناب عثمان فرمان نبی سن کر پیچھے ہٹ گئے تھے - جسے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان نے اس رات مردہ بیوی سے ہمبستری والا گناہ کیا ہے اسی گناہ کی وجہ سے نبی کریم ان پر ناراض ہوئے -

میں نے کہا میر صاحب ناراضگی والا پیچ آپ خود لگا رہے ہیں - اہل سنت کی کتابوں میں اس کا ثبوت نہیں ہے - انھوں نے فرمایا کتاب اہل سنت عمدۃ القادری شرح بخاری ج۴ ص۸۵ کتاب الجنائز میں لکھا ہے. فاراد ان لا ینزل فی قبرھا معاتبۃ علیہ کہ حضور نے ناراضگی کی وجہ سے ارادہ فرمایا تھا کہ عثمان قبر میں نہ اترے -

پس عثمان نے اپنی مردہ بیوی سے ہمبستری کر کے نبی کریم کو اذیت پہنچائی اور شیعوں کے امام نے حکم دیا کہ رمضان میں یہ دعا پڑھیں اللھم العن من آذی نبیک فیھا

نوٹ:

ارباب انصاف جناب عثمان کا مردہ بیوی سے جماع کرنا ۱۹ عدد اہل سنت کی کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے اور رد وہابیوں کا یہ عذر کہ ان کتابوں کے لکھنے والے یہودیوں اور سبائیوں کے تخم ہیں۔ ماشاء اللہ کیا تحفہ ہے بزرگوں کے لیے۔ جس طرح ہم نے وہابیوں کو یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ وہ عثمان کے وکیلوں کو گالیاں دیتے ہیں ایک وقت آئے گا کہ یہ وہابی ابوبکر و عمر اور عثمان سے بھی بےزاری کا اظہار کریں گے۔

روایت مذکورہ پر ضروری جرح

ارباب انصاف میر صاحب مذکورہ کتابیں دکھانے کے بعد کچھ غرور میں آگئے لیکن بندے نے بھی ان کا ناک میں دم کر دیا میں نے کہا قبلہ عالم عثمان کا حیا مشہور زمانہ ہے اور جن کتابوں سے آپ نے ثبوت پیش کیا ہے وہ اہلسنت کی نہیں ہیں ان کے مصنف کسی سبائی اور یہودی کے نطفے ہیں اور یا کسی شیعہ کے تخم ہیں۔ جناب عثمان ذی حیاء اور جماع میت معاذ اللہ

میر صاحب نے فرمایا کہ یہی تو مصیبت ہے کہ اہل سنت کے وہ بزرگ جو چودہ سو سال سے سنی دنیا میں ان کے امام مشہور رہیں آج ان کو وہابیوں نے سبائی اور شیعوں کے نطفے بنا دیا ہے۔ مردہ بیوی سے جناب عثمان کا ہمبستری کرنا امام بخاری نے مان لیا ہے۔ اور کیا پوچھتے ہو۔

میں نے کہا میر صاحب کتاب اہل سنت فتح الباری اور نیل الاوطار میں لکھا

دلیس فی الخبر ما یقتضی انه واقع بعد موتہا ولا حین احتضارہا

والعلم عند اللہ کہ روایت ہیں یہ بات نہیں لکھی کہ جناب عثمان نے بیوی سے اس کی موت کے بعد یا وقت موت ہمبستری کی تھی اور صحیح علم اللہ کے پاس ہے میر صاحب نے فرمایا کہ حکم اسلام ہے عورت کو شوہر قبر میں اتارے نامحرم ہاتھ نہ لگائے عثمان کا قبر سے دور ہٹ جانا اور بیوی کو دفن نہ کرنا دال میں کچھ کالا کالا ضرور ہے نبی کریم کا یہ فرمانا کہ جس نے آج رات بیوی سے ہمبستری والا گناہ نہیں کیا وہ قبر میں اترے۔

پس عثمان کا دور چلا جانا ضرور کچھ معنی رکھتا ہے نبی کریم نے ایک خاص طریقہ سے عثمان کی حیا کا بھانڈا پھوڑا ہے اور صاحب فتح الباری کو عثمان کے بے گناہ ہونے کا یقین نہیں ہے اسی لیے تو ناکام صفائی پیش کرنے کے بعد انہوں نے فرمایا ہے

والعلم عند اللہ کہ صحیح علم اللہ کے پاس ہے اور اس صحیح علم کو نبی کریم نے ظاہر فرما دیا کہ عثمان نے مردہ بیوی سے ہمبستری کی تھی۔

میں نے میر صاحب سے کہا کہ نبی خود بھی تو قبر میں نہیں اترے معلوم ہوا اس رات خود نبی پاک نے بھی ہمبستری کی تھی۔

میر صاحب نے فرمایا کہ یہ وہابیوں کی پرانی عادت ہے کہ صحابہ کے ساتھ حضور پاک کو بھی نتھی کر لیتے ہیں۔ آنجناب قبر میں اس لیے نہیں اترے تھے کہ وہ لڑکی حضور پاک کی حقیقی لڑکی نہ تھی جناب فاطمہ کی حقیقی بہن نہیں تھی اور حضرت علی بھی اسی لیے قبر میں نہیں اُترے تھے کہ وہ لڑکی جناب فاطمہ کی حقیقی بہن نہیں تھی۔ میں نے میر صاحب سے کہا کہ جناب عثمان سے فرشتہ اور نبی کریم بھی شرم کرتے تھے۔ پس ان کا جماع میت کرنا یہ ان پر بہتان ہے۔

میر صاحب نے فرمایا شاباش ۔ شعر

سہ پاپوش میں لگائیں کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

عثمان کے جماع میت کرنے کے بعد نبی کریم عثمان کو دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہو جاتے تھے ۔

میں نے کہا کہ کتاب اہل سنت ریاض النضرہ صہ میں لکھا ہے کہ عثمان کی طرف سے قیامت کے دن حساب نبی کریم دیں گے میر صاحب نے کہا۔ اسی حساب کی فکر سے تو بقول امام بخاری نبی کریمؐ ام کلثوم کی قبر کے کنارے بیٹھ کر رو رہے تھے کہ مردہ سے ہمبستری تو عثمان نے کی ہے اور حساب مجھ کو دینا پڑے گا ۔ اگر اللہ نے پوچھا کہ یہی پیکر حیا دعثمان صاحب تیرا صحابی ہے جس نے مردہ سے ہمبستری کی تھی تو میں کیا جواب دوں گا ۔

میں نے میر صاحب سے کہا کہ کتاب اہل سنت فتح الباری اور نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ زوجہ عثمان ام کلثوم کی بیماری لمبی ہو گئی تھی عثمان ذو حیا پر شہوت کا غلبہ ہو گیا تھا اور ان کو معلوم نہیں تھا کہ یہ آج رات مر جائے گی پس انہوں نے اس کی موت سے پہلے ہمبستری کر لی تھی ۔

میر صاحب نے کہا کہ اس عذر کو نبی کریمؐ نے قبول نہیں فرمایا تھا پس ہم بھی قبول نہیں کرتے نیز حدیث شریف میں آیا ہے کہ **اذا قام ذکر الرجل ذھب ثلثا عقلہ** جب آدمی کا ذکر استادہ ہوتا ہے تو دو حصہ عقل کے ختم ہو جاتے ہیں پس جناب عثمان کا یہی حشر ہوا کہ شہوت کا غلبہ ہوا اور بیمار زوجہ کو ہمبستری سے قتل کر دیا پس ایسے خلیفہ کو دور سے سلام ہمارا ۔

میر صاحب نے فرمایا کہ کتاب اہل سنت ریاض النضرہ میں اور نیز ازالۃ الخفا صابہ

اور خصائص کبریٰ صفحہ ۱۳۱ میں لکھا ہے کہ قال کنت مستہترا بالنساء عثمان کہتا ہے کہ مجھ کو عورتوں کا عشق زیادہ تھا اور اسی عشق کی وجہ سے میں نے اسلام قبول کیا تھا۔ ہم نے کہا پھر کیا ہوا۔ میر صاحب نے کہا کہ تاریخ الخلفاء اردو مولف مولوی مسیح الزمان میں بقول کسے لکھا ہے کہ ولید بن یزید بن عبدالملک کی معشوقہ مرگئی اور ولید ایک ہفتہ تک اس مردہ سے ہمبستری کرتا رہا چونکہ ولید اور عثمان دونوں بنوامیہ سے ہیں ایک خون ایک نسل پس جناب عثمان نے یقیناً اپنی بیوی کے مردہ سے ہمبستری کی ہوگی۔

میں نے کہا کہ میر صاحب آپ تو جناب عثمان سے دشمنی میں ایسے اندھے ہوئے ہیں کہ قیاس کو بھی حلال کرلیا ہے بے شک وہ دونوں خلیفۃ المسلمین ہیں اور عثمان کا عورتوں پر عاشق ہونا انکے سلام لانیکی دلیل بن سکتا ہے۔ لیکن مردوں سے ہمبستری کی دلیل نہیں بن سکتا میر صاحب نے فرمایا فاضل عراق صاحب تمہاری بلا اجرت وکالت یہاں نہیں چلے گی۔ کیوں کہ عثمان کا جماع بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے۔

میں نے میر صاحب کو سر کے بل پھینکا

میں نے میر صاحب سے کہا کہ کتاب عمدۃ القاری میں لکھا ہے کہ ام کلثوم کی وفات کی رات جناب عثمان پر شہوت کا غلبہ ہوگیا تھا اور انہوں نے ایک نوکرانی (کنیز) سے ہمبستری کی تھی پس کیا حرج ہے۔

میر صاحب نے فرمایا اگر حرج نہیں ہے تو پھر نبی کریم عثمان پر کیوں ناراض ہوئے۔ ان کو قبر میں اترنے سے روکا کیوں۔ عثمان وقت دفن دور کیوں ہٹ

گئے۔ علاوہ ازیں کتاب اہل سنت ذخائر العقبیٰ صفحہ ۲۹ میں لکھا ہے نیز مرقات شرح مشکوۃ صفحہ ۲ جلد ۱۱ میں لکھا ہے کہ جس آدمی کے گھر نبی کی لڑکی ہو اس کے لیے دوسری عورت سے شادی کرنا حرام ہے پس اگر ام کلثوم نبی کی لڑکی تھی تو عثمان نے دوسری شادی کرکے فعل حرام کیا ہے۔ نیز بقول اہل سنت جناب فاطمہ کے ہوتے ہوئے حضرت علی نے دوسری شادی کا ارادہ کیا تھا اور نبی کریم نے اجازت نہیں دی تھی پس عثمان کو کس طرح اجازت مل گئی فاضل عراق صاحب عثمان کا جماع میت یقینی طور پر ثابت ہے اور آپ کی وکالت یہاں کچھ نہیں کر سکتی بلکہ تمام اہل سنت سر جوڑ کر بیٹھ جائیں تو بھی صفائی نہیں پیش کر سکتے۔

اہل حدیث وہابیوں کے عقیدہ میں مردہ جس رات گھر میں رکھا ہو بیوی سے ہمبستر کے فضائل اور کرامات

ثبوت ملاحظہ ہو۔ (۱) اہلسنت کی معتبر کتاب بخاری شریف۔ کتاب الجنائز صفحہ ۸۳ جلد ۲

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ صفحہ ۴۴۱ جلد ۴ میں لکھا ہے کہ ام سلیم بنت ملحان حضرت انس بن مالک کی ماں ایک نیک عورت تھی اور اس میں شہوت بھی زیادہ تھی۔ بیوہ ہونے کے بعد ابو طلحہ نامی کافر کو مسلمان کرکے اس سے شادی کر لی اور اللہ نے ایک اور بچہ بھی عطا کیا تھا قضارا وہ بچہ بیمار ہوا اور مر گیا۔

ام سلیم نے گھر میں یہ پابندی لگا دی کہ میرے بغیر ابو طلحہ کو بچہ کی موت کی خبر کوئی نہ دے جب ابو طلحہ گھر آیا اور بچہ کا حال پوچھا تو ام سلیم انس بن مالک کی ماں نے کہا کہ بچہ ٹھیک ہے ابو طلحہ نے کھانا کھایا اور لیٹ گیا۔

ام سلیم اٹھی تاریخ کے الفاظ ہیں کہ تم تذنیت و تطیبت و نام معہ فاصاب منھا کہ انس کی ماں نے ہار سنگھار کیا اور شوہر کی بغل میں سو گئی اور پھر دونوں نے ہمبستری کی اور اللہ نے ان کو اس جماع کے صدقہ میں ایک لڑکا دیا جس کا نام انھوں نے عبداللہ رکھا اور اس کی نسل سے دس قاری قرآن پیدا ہوئے۔ پھر جب صبح ہوئی تو ام سلیم نے شوہر کو بچہ کی موت کی خبر دی۔

ارباب انصاف ایک مرتبہ مذکورہ روایت میں نے میر صاحب کو سنا دی تو اس کٹر رافضی نے اس کے ساتھ اپنا یہ فاضلانہ نتیجہ لگا دیا کہ جی ہاں اب معلوم ہوا کہ شیعہ عورتیں حافظ اور قاری قرآن کیوں نہیں جنتی اس لیے کہ مردہ جس رات گھر میں رکھا ہو وہ اپنے شوہر سے ہمبستری نہیں کرتی اور اہل حدیث وہابی عورتیں اللہ ان کو سلامت رکھے اور ان کی شہوت میں زیادتی عطا کرے آمین ثم آمین۔

وہ بچوں کی موت کی پرواہ نہیں کرتی جس رات میت گھر میں رکھی ہو وہ ضرور ایک مرتبہ خاوند سے انگیٹھی گرم کرواتی ہیں تاکہ سنت ام سلیم مادر انس بن مالک اور سنت جناب عثمان رضی اللہ عنہ تا قیامت زندہ رہے۔ مذہب اہل حدیث زندہ باد اور سنت عثمان پائندہ آباد۔ سبحان اللہ

نوٹ:

ارباب انصاف ہیں دنیا کے شرفاء اور اہل شرم حیاء سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ غیر جانبدار ہو کر فیصلہ کریں کہ جو لوگ مردہ بیویوں سے جماع کریں کیا وہ امام برحق اور خلیفہ رسول ہو سکتے ہیں۔ اور مثل مشہور ہے کہ آبلہ گے لگ

میں وہابیوں سے گذارش کرتا کہ آپ کو خوب معلوم ہے جو غلاظت آپ کی کتابوں میں موجود ہے ۔ آپ کو کسی عاقل نے مشورہ دیا تھا کہ شیعوں کے خلاف مناظرانہ رسالہ لکھیں اور ان کو چھیڑ کر مصیبت گلے میں لیں ۔ آپ سے تو سنی بھی بیلانے ہیں

اہل حدیث وہابیوں کے عقیدہ میں رمضان اور شعبان کے علاوہ پورے دس ماہ ہر روز نبی کریم اپنی بیوی حضرت عائشہ سے ہمبستری کرتے تھے

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل حدیث کی معتبر کتاب بخاری شریف کتاب الصوم باب متی یقضی قضاء رمضان جلد ۲ ص۳۵ طبع مصر

عن ابی سلمہ قال سمعت عائشۃ تقول کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان قال یحیی الشغل من النبی او بالنبی

ترجمہ :

جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے ذمہ رمضان شریف کے جن روزوں کی قضاء ہوتی تھی ان کو صرف شعبان میں بجالاتی تھی ۔ یحییٰ نامی وہابی مذکورہ چیز کی وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ بی بی صاحبہ عائشہ صدیقہ سے نبیؐ ہر روز ہمبستری فرماتے تھے ۔

مدبابِ انصاف میں نے ایک دن مذکورہ حدیث میر صاحب کو سنائی تو وہ فرمانے لگے کہ روزہ دن میں رکھا جاتا ہے اور ہمبستری رات کے وقت بھی

ہو سکتی ہے۔ نیز اب پتہ چلا کہ وہابی عورتیں ہر روز نہاتی کیوں ہیں معلوم ہوا وہ بھی سنت عائشہ صدیقہ پر عمل کرتی ہیں۔ میں نے کہا کہ مذکورہ فعل حلال ہے تم شیعوں کو کیا تکلیف ہے۔

میر صاحب نے فرمایا جی ہاں حلال تو ہے لیکن کیا رسول کو اللہ پاک نے صرف اسی کام کے لیے بھیجا تھا۔ ایسے واقعات سے مخالف کو اعتراض کا موقع ملتا ہے۔

پھر میر صاحب نے فرمایا بحیثیت نبی پر صرف وہ وہابی امام مسجد عمل کر سکتا ہے جس کی شناخت کے بارے کتاب اہل سنت الدر المختار کتاب الصلوٰۃ باب الامامۃ میں لکھا ہے کہ امام مسجد افضل ہے جس کا سر بڑا ہو اور آلہ تناسل چھوٹا ہو چھوٹے آلہ تناسل کی فضیلت اس لیے ہے کہ وہ زیادہ ہمبستری کے قابل ہوتا ہے اور جناب عثمانؓ میں بھی مذکورہ خوبی موجود تھی اسی لیے تو مردہ بیوی کو بھی معاف نہ کیا اور اس کی میت سے ہمبستری کی بھیا ہمارا تو ایسے خلیفہ کو دور سے سلام۔ پھر میں نے میر صاحب کے کلیجے کو اس شعر سے چیر ڈالا۔

وا ذا اتتك تفضيتي من ناقص
فهي الشهادة لي باني كامل

انہوں نے فرمایا کہ مردہ سے جماع کرنا حضرت عثمان کو یہ کمال اور خوبی مبارک اور میرے خلاف انھوں نے یہ کارتوس چلا دیا۔

لو انصف الدهر في حكمه . لما ملك الحكم اهل النقيصه

بنت النبی کا مطلب

میں نے ایک دن میر صاحب سے کہا کہ ہمارے ایک دوست محمد اسحٰق فاروقی

ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ کتاب شیعہ میں اللھم صلی علی بنت بنیک کیوں لکھا ہے
میر صاحب نے فرمایا قانون انصاف یہ ہے کہ جب تک کسی مسئلہ کے تمام پہلوؤں
کو نہ دیکھا جائے اس وقت تک صحیح نتیجہ نہیں نکلتا ہے اور اب سنیں کہ کتاب اہلسنت
فتاوی مولانا عبدالحی باب الدفن صفحہ ۲۴۸ میں لکھا ہے کہ سوال ۲۷۶ اگر عورت
مرجائے تو اس کی نعش کو قبر میں کون اتارے جواب ذی رحم محرم اس کو قبر میں اتارے
گا۔ میں نے کہا کہ بے شک آپ کی پیش کردہ کتاب اہل سنت کی معتبر کتاب ہے
لیکن اس کی عبارۃ کا بنت النبی سے کیا تعلق ہے انھوں نے فرمایا کہ فاضل عراق
صاحب ذرا صبر کریں اور آگے سنیں وہابیوں کی معتبر کتاب صحیح بخاری باب من
یدخل قبر المرأۃ صفحہ ۹۱ پ ۲ میں لکھا ہے کہ

قال انس شھدنا بنت رسول اللہ و رسول اللہ جالس علی القبر فرایت عینیہ تدمعان فقال ھل فیکم من احد لم یقارف اللیلۃ فقال ابو طلحۃ انا قال فانزل فی قبرھا فقبرھا

ترجمہ: انس بن مالک کہتا ہے کہ ہم نبی کریمؐ کی لڑکی کے دفن کے
وقت حاضر تھے اور نبی کریم خود قبر کے کنارے بیٹھ کر رو رہے تھے اور فرمایا
کہ تم میں کوئی ایسا بھی ہے جس نے آج رات بیوی کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو
ابو طلحہ نے کہا کہ حضور میں نے نہیں کی حضور نے فرمایا تم قبر میں اتر کر میت دفن
کریں۔ میر صاحب نے فرمایا بخاری شریف کے شروحات دیکھ لیں، قابل
اعتراض باتوں کو شارح لوگ نبیذ فاروق سمجھ کر ہضم کر گئے ہیں اور ڈکار بھی
نہیں لیا۔ البتہ یہ بات سب نے لکھی ہے کہ وہ لڑکی ام کلثوم زوجہ عثمان
تھی اور نکتہ قابل غور یہ ہے کہ عورت کی میت کو اس کا شوہر دفن کرے یا وہ
رشتہ دار دفن کرے جس کے ساتھ اس کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ پس عثمان تو

جماع میت کے جرم میں دور ہٹ گئے اور خود نبی کریم کا اور حضرت علی کا اس لڑکی کو دفن نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور اس کے باپ نہ تھے۔ عثمان کے گدی نشین معاویہ کبیر نے بنوامیہ کی حکومت چمکانے کی خاطر عثمان کی بیوی کو بنت نبی مشہور کر دیا اور حدیثوں کے راوی اس چکر میں پھنس گئے۔

جناب عثمان نے اپنی بیوی ام کلثوم کو قتل کیا

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ج ۲ ص ۱۴۴ فصل ۶ میں لکھا ہے۔ کہ اسمعیل بن علیہ فرماتے ہیں کہ میں انس بن جناب سے علم حدیث لینے آیا تو انہوں نے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے میں نے کہا کہ بصرہ سے اس نے کہا کہ بصرہ تو وہ شہر ہے کہ جس کے رہنے والے قاتل بنت نبی جناب عثمان سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر عثمان نے ایک لڑکی کو قتل کیا تھا تو حضور نے دوسری کیوں دی۔

ارباب انصاف۔ ایک مرتبہ مذکورہ واقعہ میں نے میر صاحب کو سنا دیا انہوں نے فرمایا کہ عثمان نے پہلی بیوی رقیہ کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ دوسری بیوی ام کلثوم کو اذیت جماع سے مار ڈالا تھا اور پھر خلیفہ ولید کی طرح اس کے مردہ سے ہمبستری کرتا رہا۔ اور پوری دنیا میں یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے شرم وحیا کا باڈر توڑ کر اپنی بیوی کے مردہ سے ہمبستری کی ہے اور نبی کریم کو اذیت دینے والا رحمت خدا کا حقدار نہیں ہے۔

پس شیعوں کے امام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ جس نے نبی کریم کو اذیت دی ہے اسے خدا تو اس پر لعنت بھیجے۔ میں نے کہا میر صاحب شیعوں کی کتاب

میں لکھا ہے ۔ اللھم صل علی ام کلثوم بنت نبیک اور آگے جو لکھا ہے
والعن من آذی نبیک فیھا ۔

اس عبارت کو سنی بھائی پیش نہیں فرماتے میر صاحب نے فرمایا کہ یہ تو وہی بات ہے کہ کسی بے نماز نے کہا تھا قران پاک میں لکھا ہے لا تقربوا الصلوٰۃ کہ نماز کے قریب بھی مت جاؤ اور آگے نہیں پڑھا تھا کہ حالت نشہ میں نماز نہ پڑھو ۔ پس اگر مفاتیح والی دعا فرمان امام ہے تو ہم کو سر آنکھوں پر قبول ہے البتہ پھر نبی کریم کو اذیت دینے والے کے حق میں اہل سنت بھائیوں کو تحفہ لعنت بھی قبول کرنا پڑے گا ۔ اور اگر مفاتیح والی دعا قول امام ہی نہیں تو پھر ہم جواب کس بات کا دیں ۔

خلاصہ کلام آپ خود فیصلہ کریں کہ نبی کریم کو اذیت کس نے دی ہے آیا ان لوگوں نے جو ان لڑکیوں پر درود سلام پڑھتے ہیں یا ان لوگوں نے جنھوں نے ان لڑکیوں کو قتل کیا یا ان کے قاتل کو خلیفہ برحق مانتے ہیں ۔

میں نے میر صاحب کو سر کے بل پھینکا

میں نے کہا قبلہ عالم بے شک جناب عثمان نے اپنی بیوی ام کلثوم کو قتل کیا تھا ۔ لیکن اذیت جماع سے نہیں بلکہ جناب عثمان نے اپنے ایک کافر رشتہ دار کو گھر میں پناہ دی تھی اور نبی کریم کو پتہ چل گیا تھا اور پھر حضور نے ایک آدمی کو بھیج کر اس کو قتل کروا دیا تھا اور عثمان کو یہ شبہ تھا کہ ان کی بیوی نے شکایت کی ہے ۔ پس انھوں نے اپنی بیوی کو اتنا مارا کہ وہ چند دن بیمار رہ کر مر گئی ۔

میر صاحب نے فرمایا کہ قتل کے دونوں سبب درست ہیں پہلے مارا اور بعد

اذیت جماع سے قتل کر دیا۔ میں نے کہا قبلہ عالم یہ بات کہ جناب عثمان نے بیوی کو اذیت جماع سے قتل کر ڈالا یہ عثمانؓ جیسے شریف آدمی پہ کیچڑ اچھالنے والی بات ہے اور آخری بات جو آسمانی وحی کی حیثیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ جناب عثمانؓ کا اپنی بیوی کو اذیت جماع سے قتل کرنا یہ ساری رام کہانی تاریخ کی ہے اور ہمارے اہل حدیث وہابی دوستوں نے یہ قرارداد پاس کی ہے کہ تاریخ کہ وہ بات جیسے جناب عثمان صاحب کی توہین ہو اس کو نہیں ماننا۔ اگرچہ وہ سچی ہی کیوں نہ ہو۔

میر صاحب نے فرمایا فاضل عراق صاحب ذرا عقل کے ناخن اتاریں آسمانی وحی صرف عثمان کی خاطر کیوں آئی ہے۔ عثمان کی شان بڑی ہے یا رسول کی۔ عثمان کا داماد نبی ہونا یہ ساری تاریخ کی رام کہانی ہے اور اس ڈھکوسلے میں معاویہ کبیر کے ہاتھ نے زیادہ کام کیا ہے۔ پس ہم شیعوں نے بھی یہ ریزولیشن پاس کیا ہے کہ جس تاریخی بات سے ہمارے نبیؐ کی توہین ہوتی ہو وہ بات سفید جھوٹ ہے پس عثمان کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے۔

شواہد ۴

ایک دن میر صاحب سے پھر ہماری ٹکر ہو گئی میں نے کہا قبلہ کتاب مفاتیح میں دو لڑکیاں کا ذکر ہے ام کلثوم اور رقیہ کا آپ نے ام کلثوم کی طرف سے صفائی پیش کی ہے لیکن اذیت رقیہ کا مطلب بھی بیان کریں فرمانے لگے۔

سہ سچ بولنا محال ہے جھوٹوں کے عہد میں
سولی چڑھائیں گے گر کہوں کا خدائی

جناب عثمان کا رقیہ کے حسن پر عاشق ہونے کا دعوےٰ

ثبوت ملاحظہ ہو ۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۲۲ ج ۴ ذکر سعدی بنت کریز

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ۹ ج ۲ فصل ۴

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص الکبریٰ ص مولف سیوطی

قال عثمان کنت رجلا مستھترا الخ جناب عثمان فرماتے ہیں کہ میں عورتوں کا عاشق زار تھا لغت میں مستھترا کا معنی یہ لکھا ہے ۔ ای **مولعابہ** لایتحدث بغیرہ ولا **یفعل** غیرہ ۔ الرجل کان کثیرالاباطیل کوئی مرد کسی شئے کا عاشق زار ہو اس شئے کے علاوہ کوئی تصور یا ذکر نہ کرے ۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جناب عثمان عورتوں کے عاشق تھے ۔ پھر مذکورہ کتب میں لکھا ہے کہ رقیہ حسن دلربا والی تھی اور جب عتبہ بن ابولہب سے اس کی شادی ہوگئی تو چونکہ عثمان بھی اس کا عاشق تھا اس کو بڑا صدمہ ہوا پھر عثمان اپنی خالہ کے مشورہ سے رقیہ کو حاصل کرنے کے لالچ میں مسلمان ہوگیا ۔

پھر میر صاحب نے فرمایا کہ یہ ساری رام کہانی جن سنی علماء نے عثمان کی خلافت چمکانے کی خاطر بنائی ہے ۔ انھوں نے نبی کریم کو اذیت دی ہے کیونکہ رقیہ بھی یتیم لڑکی تھی اور خدیجہ کی پرورش کرنے سے نبی کی بیٹی مشہور ہوگئی تھی ۔ پس نبی کریم کی مجازی بیٹیوں سے عثمان کا معاشقہ بیان کرنا کہاں کی شرافت ہے پس مذکورہ کہانی بنا کر جن لوگوں نے حضور پاک کی توہین کی ہے ان کی خاطر بدعا کرنے کا حکم یعنی لعنت

کرنے کا حکم آیا ہے اور اسی قماش کے لوگوں کو لعنت سے بچانے کی خاطر سنی بھائی یزید پلید اور شیطان پر لعنت کرنے سے روکتے ہیں ۔

جواب ۵

ایک دن میں نے میر صاحب سے پوچھا کہ کلام کے کئی مطلب ہو سکتے ہیں مفاتیح کی دعا میں جو الفاظ ہیں ام کلثوم بنت نبیك و رقیہ بنت نبیك کیا اسکا کوئی ایسا مطلب نہیں ہو سکتا کہ جسے جناب عثمان کی ذات گرامی جماع میت کے الزام سے بچ جائے انھوں نے فرمایا جی ہاں کیوں نہیں ۔

لغت اور معاشرہ میں نواسی کو بھی بیٹی کہتے ہیں اور نبی پاک کی دو نواسیاں رقیہ اور ام کلثوم تھیں ان پر جن ظالموں نے ظلم کیا ہے ان پر لعنت کا حکم آیا ہے میں نے کہا کہ رقیہ نواسی نہیں تھی بلکہ وہ علی کی بیٹی تھی اور نبی کی بھتیجی تھی ۔

میر صاحب نے کہا کہ بھیا بھتیجی بھی بیٹی ہوتی ہے۔ میں نے کہا کہ قبلہ عالم بے شک جناب عثمان کا جماع میت اہل سنت کی کتابوں سے ثابت ہے لیکن علماء اہل سنت کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا جو نیک مقصد آپ کا ہے نیز آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مردہ سے ہمبستری کرنے میں آدمی کی شرافت کا کچھ نہیں بگڑتا کیوں کہ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان ص ۹۸ کتاب الصوم میں لکھا ہے کہ ان اولج بهيمة او ميتة ولم ينزل لا يفسد صومه لا يلزم الغسل کہ اگر کوئی شریف آدمی کسی جانور یا کسی مردہ سے ہمبستری کرے اور اس کی منی نہ نکلے تو اس کا روزہ بھی ٹوٹتا نہیں اور نہ ہی اس پر غسل واجب ہے ۔

پس معلوم ہوا کہ جب جماع میت سے روزہ باطل نہیں ہوتا تو اس جماع سے سے خلافت عثمان بھی باطل نہیں ہوتی ۔ قبلہ عالم آپ شیعوں میں تحقیق کا مادہ تو بالکل نہیں ہوتا ۔ صحابہ کرام کی دشمنی میں جو زٹل قافیہ سنتے ہو بغیر سوچے سمجھے اس کو جھٹ

اپنی کتاب میں ٹھوس دیتے ہو اسی وجہ سے علماء اہل سنت رضوان اللہ علیہم نے تاکید فرمائی ہے کہ شیعوں کی کتاب کو نہ ہی پڑھا جائے اور نہ گھر میں رکھی جائے اور مجلس امام حسین میں بالکل شرکت نہ کی جائے اور رشتہ کالین دین ان سے نہ کیا جائے کیوں کہ شیعوں سے میل ملاپ میں صحابہ کرام سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔ حالانکہ صحابہ کی یہ شان ہے کہ حضور نے فرمایا میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی اطاعت و پیروی کرد گے ہدایت پاؤ گے ارباب انصاف یہاں رافضی میر صاحب اپنا یہ فاضلانہ پیچ لگا گئے۔ کہ ایک ستارہ تو عثمان صاحب ہے جس نے مردہ بیوی سے جماع کیا اور اس عبادت کے صلہ میں اس کو خلافت ملی۔ پس تمام اہل حدیث وہابیوں کو چاہیے کہ وہ بھی اپنی اپنی مردہ بیویوں سے جماع کرکے جنت حاصل کریں اور سنت عثمان کو زندہ رکھیں ۔

شیعوں کے خلاف چار یاری مذہب کی توپ کا دسواں گولہ

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل شیعہ کی کتاب نہج البلاغہ ص۸۴/۲

وقد رأیت کما رأینا وسمعت کما سمعنا وصحبت رسول اللہ کما صحبنا وما ابن ابی قحافة ولا ابن الخطاب اولی بعمل الحق منک وانت اقرب الی رسول اللہ وشیجة رحم منهما وقد نلت من صهره مالم ینالا ۔

ترجمہ

جناب امیر نے عثمان کو اس کے قتل ہونے سے پہلے یہ فرمایا) کہ تو تبلیغ اسلام دیکھتا رہا جیسے ہم نے دیکھا اور تو فرمان رسول کو سنتا رہا جیسے ہم نے سنا اور تو حضور کی صحبت میں بیٹھا جیسے ہم بیٹھتے تھے اور ابو بکر و عمر حق پر عمل کرنے میں تجھ سے اولویت نہیں رکھتے اور تو ان دونوں کی نسبت نبی پاک سے زیادہ قرابت رکھتا ہے (چونکہ اموی ہے) اور تو نے پایا ان کے داماد سے جو ان دونوں نے نہ پایا۔

نوٹ:

مذکورہ کلام جناب امیر کو دیکھ کر اہل حدیث وہابی یوں خوش ہو گئے جیسے پیاسا گرمی کے دنوں میں چمکتی ریت کو پانی سمجھ کر خوش ہو جاتا ہے اور مولوی کرم دین نے اپنی کتاب آفتاب ہدایت میں صہ۱۳۴ پر مذکورہ عبارت لکھنے کے بعد کان ابو بکر سباباً کا جلوہ یوں دکھایا ہے کہ جناب امیر دامادی عثمان کا اعتراف کرتے ہیں اور شیعہ لاکھ بکواس کریں اس شہادت امیر کی تردید نہیں کر سکتے۔ قارئین کرام جس طرح ہانڈی ابل کر اپنا منہ جلاتی ہے اسی طرح کرم دین نے اپنا منہ خراب کیا ہے چاند پر تھوکنے سے کیا بنتا ہے مذکورہ عبارت سے مولوی نافع جھنگوی نے بھی فضیلت جناب عثمان کی ہلتی چول کو ناکام چیپر لگانے کی کوشش فرمائی ہے۔

نہج البلاغۃ کی عبارۃ میں جملہ قابل غور ہیں ۱۔ انت اقرب وشیجۃ رحم منھما کہ تو بہ نسبت ابو بکر و عمر کے نبی کریم کے ساتھ زیادہ نزدیکی رشتہ داری رکھتا ہے۔ ہم پہلے اسی جملہ پر بحث کرتے ہیں اور انصاف کرنا مسلمانوں پر چھوڑتے ہیں۔

جواب ۱

قابیل اور برادران یوسف کا رشتہ قرآن گواہ ہے کہ نبی اللہ آدم اور

یعقوب سے بہت قریبی تھا لیکن تھے قابیل اور یوسف کے بھائی ظالم اور بدکردار
پس دیکھنا یہ ہے کہ بنو امیہ کیا بدکردار اور ظالم و زناکار تھے یا نہیں ایک مرتبہ
جناب میر صاحب سے ہماری بحث ہوگئی۔ میں نے کہا قبلہ عالم بنو امیہ سے آپ کو یوں
نفرت ہے۔ جیسے مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے نفرت ہے اس کی وجہ کیا ہے۔
انھوں نے کئی علاقے فتح کر کے مملکت اسلام میں شامل کیے تھے۔

میر صاحب نے فرمایا فاضل عراق صاحب بنو امیہ نے آئین اسلام کو برباد کیا ہے
ہر قسم کی اخلاقی برائیوں کو مسلمانوں میں عام کیا ہے اس شجرہ ملعونہ کی کوئی شاخ بھی درست
نہیں ہے اور ان میں زنا کرنا اس طرح عام تھا جیسے انگریزوں میں شراب پینا اور مسلمانوں
میں رشوت لینا عام ہے۔

میں نے کہا آج کل وہابی لوگ بنو امیہ کی صفائی کی خاطر خوب بلا اجرت وکالت
کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ مثل مشہور ہے کہ دیگ سے
چمچہ زیادہ گرم ہوتا ہے جناب ابن تیمیہ معاویہ کبیر کے گدی نشین نے بنو امیہ کی بلا اجرت
وکالت کا آغاز کیا تھا اور پھر اس کے شاگردان گرامی اس کے لگائے ہوئے زہریلے
درخت کو اپنے خون سے سیراب کرنے لگے بنو امیہ کو ہم ظالم بادشاہ تو مانتے ہیں لیکن
امام حق یا خلیفہ رسول اور خدائی نمائندہ نہیں مانتے اور دلیل یہ ہے کہ ان کا دادا امیہ
زانی تھا اور شیعہ سنی سب کا اتفاق ہے کہ کسی زانی شخص کی اولاد سے امام نبی اور خلیفہ
رسول نہیں ہو سکتا۔

میں نے کہا قبلہ عالم کیا بنو امیہ کے خاندان کا زناکار ہونا آپ ثابت کر سکتے
ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ جی ہاں نقارہ کی چوٹ پر پھر میر صاحب نے کتابوں والی
پٹاری کھول دی اور ہم اختصار کی خاطر صرف فہرست کی صورت میں ان کی مایہ ناز
تحقیق قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور میر صاحب نے دعویٰ کیا تھا

کہ میرے کسی حوالے کو اگر کوئی غلط ثابت کردے تو میں اس کا مرید ہو جاؤں گا۔

امیہ خاندان کے زیادہ افراد زناکار تھے

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) جناب امیۃ بن عبدالشمس زناکار تھے۔ ثبوت کتاب اہل سنت المعارف صہ ۱۳۹ ذکر ولید بن عقبہ اور کتاب اہل سنت مطالب السئول صہ ۵۸ اغانی ذکر ابی قطیفہ دیکھیں۔

(۲) جناب ابوسفیان امیر شام کا باپ یزید کا دادا زناکار تھا ثبوت کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ ذکر مطاعن عثمان طعن ۱۱ ملاحظہ کریں۔

(۳) جناب ھندا امیر شام کی ماں یزید کی دادی زناکار تھی ثبوت کتاب اہلسنت تذکرہ خواص الامۃ صہ ۱۱۶ ذکر مناظرہ حسن مع بنی امیہ و ربیع الابرار۔ و اغانی دیکھیں۔

(۴) بعض اہل حدیث کا امیر یزید لعین بن معاویہ زناکار تھے ثبوت اہل سنت الطبقات الکبریٰ صہ ۶۶ ذکر عبداللہ بن حنظلہ دیکھیں نیز تاریخ الخلفاء صواعق محرقہ صہ ۱۳۲ ینابیع المودۃ صہ ۳۲۶ باب ۶ فتاویٰ عبدالحئ صہ ۸ ذکر یزیدان پانچ کتابوں میں لکھا ہے کہ یزید اپنی ماں اور بیٹیوں اور بہنوں سے زنا کرتا تھا

(۵) جناب میسون بنت جندل یزید کی ماں بدکردار اور زناکار تھی ثبوت کتاب اہل سنت تاریخ ابوالفدا صہ ۱۹۲ و شرح ابن ابی الحدید ملاحظہ کریں۔

(۶) جناب معاویہ کی ایک [illegible] اور بیوی بھی زناکار تھی ثبوت اہل سنت حیوۃ الحیوان صہ ذکر فیل۔

(۷) علتبہ بن ابی سفیان معاویہ کا بھائی زناکار تھا ثبوت کتاب اہل سنت

تذکرہ خواص الامہ صـ۱۱۶ دیکھیں ۔

(۸) جناب معاویہ کی بھاوج عتبہ بن ابی سفیان کی بیوی بھی زنا کار تھی ثبوت کتاب اہل سنت مقتل الحسین صـ۱۱۸ فصل ۹ دیکھیں ۔

(۹) زرقاء خاتون مروان کی دادی بھی زنا کار تھی ثبوت کتاب اہل سنت تاریخ کامل ابن اثیر صـ۴۵ ج۴ ذکر مروان دیکھیں ۔

(۱۰) ذکوان ابو عمرو بن امیہ ولد الزنا تھا اس کی ماں یہودی عورت اور زانیہ تھی ثبوت کتاب اہل سنت المعارف لابن قتیبہ صـ۱۳۹ ذکر ولید بن عقبہ داغانی ملاحظہ کریں ۔

(۱۱) عقبہ بن ابی معیط حضرت عثمان کا سوتیلا باپ مکہ کا مشہور زانی تھا۔ ثبوت کتاب اہل سنت "تذکرہ خواص الامہ صـ۱۱۷ دیکھیں ۔

(۱۲) ولید بن عقبہ کی ماں زانیہ تھی ثبوت کتاب اہل سنت مقتل الحسین صـ۱۱۸ فصل ۶

(۱۳) ابو العاص بن امیہ کی بیوی حکم پدر مروان کی ماں زرقاء زنا کار تھی اور خود حکم علت ابنۃ کا مریض تھا ثبوت کتاب اہل سنت حیوۃ الحیوان ذکر وزغ دیکھیں ۔

(۱۴) مروان بن حکم کی ماں امینۃ ام جنبل زنا کار تھی ثبوت کتاب اہل سنت تذکرہ خواص الامہ صـ۱۱۷ و کتاب حالات النساء دیکھیں ۔

(۱۵) عبدالرحمٰن بن حکم مروان کا بھائی زنا کار تھا تذکرہ خواص الامہ صـ۱۱۷ دیکھیں

(۱۶) مسافر بن ابی عمرو بن امیۃ زنا کار تھا اور معاویہ کی ماں ھند کا عاشق زار تھا تذکرہ خواص الامہ صـ۱۱۷ نیز کتاب اغانی صـ۵۰ ج۸ ذکر مسافر بن ابی عمرو دیکھیں

(۱۷) حمامہ امیر شام کی ایک دادی زنا کار تھی شرح حدیدی دیکھیں ۔

(۱۸) مروان کی بیوی عبدالمالک کی ماں بھی ، زنا کار تھی اسی لیے عبدالملک

مشکوک النسب تھا ثبوت کتاب اہل سنت عقد الفرید ص ۱۱۸ ج ۲ ذکر مجاوبتہ الامراء والرد علیہم دیکھیں ۔ المحاضرات ص ۳۵۱ ج ۱ الحال الخامس

(۱۹) سعید بن ہشام زنا کار تھا عقد الفرید ص ۲۸۴ ج ۲ دیکھیں ۔

(۲۰) ولید بن یزید نے اپنی بیٹی سے زنا کیا تھا ثبوت کتاب اہل سنت تاریخ خمیس ص ۳۲۰ ج ۲ دیکھیں ۔

(۲۱) ولید بن مغیرہ کی ماں اور حضرت خالد سیف اللہ کی دادی زنا کار تھیں ثبوت قرآن پاک سے سورہ نون کی تفسیر دیکھیں ۔

(۲۲) حضرت خالد بن ولید نے مالک بن نویرہ کو ناحق قتل کیا تھا اور اس کی بیوی سے زنا کیا تھا ثبوت محتاج بیان نہیں ہے ۔

امیہ بن عبد الشمس کا زنا کرنا اور بچے کو اپنا بیٹا بنانا

المعارف لابن قتیبہ ص ۱۳۹ ذکر ولید بن عقبہ سے عبارۃ ملاحظہ کریں ۔

قال ابن الکلبی کان امیہ بن عبد الشمس خرج الی الشام فاقام بہا عشرۃ سنین فوقع علی امۃ للخم یہودیۃ یقال لہا ترنا وکان لہا زوج من اہل صفوریہ یہودی فولدت لہ ذکوان فادعا امیہ واستلحقہ وکناہ اباعمرو ثم قدم بہ مکۃ فلذالک قال النبی لعقبہ یوم امر بقتلہ انما انت یہودی من اہل صفوریہ

ترجمہ

امیہ بن عبد الشمس شام گیا تھا اور دس برس وہاں رہا تھا اور ترنا نامی عورت

کے ساتھ زنا کیا تھا اور وہ یہودن عورت تھی اور شوہر دار تھی پس زنا کے بعد ایک ذکوان نامی بچہ پیدا ہوا تھا امیہ نے اس ولد الزنا کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا اور اُسے مکہ میں لایا اسی لیے نبی کریم نے اس کے پوتے عقبہ کو قتل کرواتے وقت فرمایا تھا کہ تو صفوریہ گاؤں کا یہودی ہے (کیونکہ اس کی ماں اسی گاؤں کی یہودن زانیہ عورت تھی

یزید بن معاویہ کا اپنی ماں اور بہنوں اور بیٹیوں سے زنا کرنا اور الطبقات الکبری کی عبارت ملاحظہ ہو

قال عبداللہ بن حنظلہ فواللہ ما خرجنا علی یزید بن معاویہ حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السماء ان رجلاً ینکح الامہات والبنات والاخوات ویشرب الخمر ویدع الصلوۃ

ترجمہ

عبداللہ بن حنظلہ نے واقعہ حرہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ ہم نے یزید کے خلاف اس وقت جنگ شروع کی ہے جب ہمیں ڈر لگنے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم پر عذاب کی صورت میں آسمان سے پتھر برسیں یزید ماؤں اور بہنوں اور بیٹیوں سے زنا کرتا ہے شراب پیتا ہے نماز نہیں پڑھتا

یزید تو فرو آوارہ تھا البدایہ والنھایہ کی عبارت ملاحظہ ہو

وقد روی ان یزید کان قد اشتھر بالمعازف وشرب الخمر والغناء والصید واتخاذ الغلمان والقیان والکلاب والنطاح بین الکباش والاباب والقرود

وما مر يوم الا يصبح فيه مخموراً وكان يشد القرد على فرس مسرجة بحبال ويسوق به. ويلبس القرد قلانس الذهب وكان اذا مات القرد حزن عليه

ترجمہ:

تاریخ میں یہ مشہور بات ہے کہ یزید ان برائیوں میں نامور تھا گانے بجانے میں اور شراب پینے میں شکار کرنے اور لونڈے بازی میں کتے پالنے میں اور مینڈھے لڑانے میں نیز ریچھ اور بندر پالنے میں ہر صبح شراب کے نشہ میں بے ہوش ہوتا تھا اور بندر کو گھوڑے پہ سوار کرتا تھا اور پھر بندر گھوڑے کو چلاتا تھا نیز اپنے ایک پیارے بندر کو سونے کی ٹوپی پہناتا تھا اور جب اس کا کوئی بندر مرجاتا تو یزید کو اس پر افسوس ہوتا تھا اس طرح جیسے اپنے باپ معاویہ کی موت پر افسوس ہوا تھا۔

امیر معاویہ کی شان یزید کی ماں کی زبانی

تاریخ ابوالفداء میں لکھا ہے کہ جناب امیر معاویہ کی بیوی نے ان کی شان میں ایک غزل فرمائی تھی جس کا ایک شعر یہ ہے

وخرق من بنی عمی نحیف احب الی من علج عنیف کہ ایک لاغر نادان میرے چچے کا بیٹا مجھے اس شوہر سے زیادہ محبوب ہے جو علج گدھا یہودی ہے اس غزل کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یزید کی ماں کے ناجائز تعلقات اپنے قبیلہ کے ایک مرد سے تھے۔ اسی لیے وہ اپنے شوہر یزید کے باپ سے نفرت کرتی تھی۔ اور پھر اس بیگم کو امیر شام نے ہاتھی کے تماشہ کے بعد طلاق دے دی۔

نوٹ :

ارباب انصاف یزید کے دادا ابوسفیان کا زنا کرنا اور ابوسفیان کے دادا امیہ کا زنا کرنا۔ نیز یزید کی دادی ھند کا زنا کرنا۔ یزید کی ماں میسون کا زنا کرنا۔ یہ سب زنا تاریخ میں اسی طرح لکھے ہوئے ہیں جس طرح ذرّوا خاتون ام کلثوم کی ماں عثمان کی دامادی کا کیس لکھا ہوا ہے۔ ایک توے کی روٹی خواہ بڑی خواہ چھوٹی یزید اور عثمان دونوں بنوامیہ سے ہیں۔

نوٹ :

ارباب انصاف - بندہ نے جو فروش گندم نما میر صاحب رافضی نامعقول کی پوری تحقیق اور اس کے زہر میں بجھے ہوئے ثبوت آپ کے سامنے پوری دیانتداری سے پیش کر دیئے ہیں تاکہ شیعہ لوگ میرے بارے یہ تہمت نہ لگائیں کہ حضرت امام بخاری کی طرح میں نے واقعات اور حدیثوں کے ٹکڑے کر کے اصل مطلب کو برباد کر دیا ہے اور پھر میں نے میر صاحب کو چند کھری کھری باتیں بھی سنائی تھیں کہ قبلہ عالم سنو نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی — بنوامیہ نے کئی علاقے فتح کر کے مملکت اسلام میں داخل کئے خاندان رسالت کا وہ بندوبست کیا کہ سوائے چند دن حضرت علی کے کوئی ہاشمی تخت خلافت کے قریب نہ جا سکا اور وہابیت و ناصبیت خارجیت و سنیت کے پودے اسلام کے چمن میں لگائے۔

میر صاحب کچھ گرمی کھا گئے اور فرمایا کہ شیطان کو بھی خدا نے پیدا کیا ہے اور گمراہ کرنے کی طاقت بھی اس کو خدا نے دی ہے پس وہابی لوگ یزید کے بعد ساتواں امام ابلیس کو مان لیں آپ میرے سامنے بنوامیہ کا نام بھی نہ لیں۔ کیوں اہل حدیث وہابیوں کی معتبر کتاب تطہیر الجنان ص ۶۲ ص ۱۴۳ میں لکھا ہے کہ ان ابغض الاحیاء الی رسول اللہ وشر العرب بنو امیہ کہ عربوں میں بدترین

قبیلہ بنو امیہ ہیں اور تمام قبائل کی نسبت نبی کریم بنو امیہ سے زیادہ دشمنی رکھتے تھے۔
میں نے کہا قبلہ عالم بنو امیہ کو بے شک قرآن پاک میں شجرہ ملعونہ کا خطاب ملا ہے لیکن آپ نے ان کا زانی اور ظالم ہونا جن کتابوں سے پیش کیا ہے وہ رسول اللہ کے زمانہ میں تحریر نہیں ہوئیں اور وہ تقیہ باز سبائیوں اور یہودیوں کی لکھی ہوئی ہیں پس وہ کتابیں غیر معتبر ہیں۔
میر صاحب نے فرمایا کہ مرحبا۔ وہابیوں کی توپ کا یہ گولہ لاجواب ہے چودہ سو سال سے جتنے علماء وہابیوں کے امام شمار ہوتے تھے ان بچاروں کو آج سنیت کی خدمت کے صلہ سبائیوں کے تخم اور یہودیوں کے نطفے قرار دیا جا رہا ہے اور وہابیت کا رشتہ یزیدیت سے وہی ہے جو رشتہ حضرت زیاد کا جناب ابوسفیان سے تھا۔ میں نے کہا کہ قبلہ عالم ہر مسلمان کو ہر وقت ایسے کاموں کی فکر رہتی ہے جن سے ان کی نجات ہو جائے اور آپ ہر وقت بنو امیہ کی وہ برائیاں تلاش کرتے ہیں جنھیں پڑھ کر ہر شریف کو بنو امیہ اور صحابہ کرام اور آپ سے بھی سخت نفرت ہو جاتی ہے کیا اس کی یہی وجہ ہے جو عام رافضی آپ کی برادری بیان کرتی ہے کہ بنو امیہ نے شیعان علی کی خوب گت بنائی ہے کسی کو قتل کیا کسی کا گھر جلایا کسی کا مال غصب کیا کسی کو نوکری نہ دی کسی کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور وہ بچارا ٹنڈ سے ماتم کرتا تھا کسی کی آنکھوں میں لوہے کی سلائی گرم کر کے داخل کر دی نیز بنو امیہ کے زمانہ میں آپ کے ملنگوں کو بوٹی بھنگ چرس کی سخت تکلیف تھی اور وہ آپ کو علم مبارک تعزیہ شریف اور گھوڑے کا جلوس بھی نہیں نکالنے دیتے تھے۔ بے شک یہ باتیں درست ہیں لیکن یہ ذاتی دشمنی ہو گئی ہے۔ آپ کوئی اور وجہ بتائیں۔
یہ سن کر میر صاحب کو جلال آیا گویا باسی ہانڈی میں ابال آیا اور فرمایا

کہ فاضل عراق صاحب بنو امیہ کو زناکار ظالم اور بدکار ثابت کرنے سے یہ چار فائدے ہیں ۔

(۱) کسی زانی شخص کی اولاد کا کوئی فرد امام برحق اور خلیفۃ الرسول نہیں ہو سکتا چونکہ امیہ بن عبد الشمس کا زنا کرنا ثابت ہے پس اس کی اولاد کا کوئی فرد امام برحق نہیں ہے لہذا معاویہ اور یزید اور بنو مروان کی خلافت باطل ہو گئی اور افسوس تو یہ ہے کہ جناب عثمان بھی امیہ کی اولاد سے ہیں ۔

(۲) آئین اسلام خود اہل سنت اور وہابیوں کے پاس بھی نہیں ہے ۔ چار فقہوں والا چکر اور حدیث شریف کی بربادی ۔ قرآن پاک کی بے ترتیبی اور اہل اسلام کی اقوام عالم کی طرف محتاجگی ۔ بادشاہوں کی دین سے نفرت ۔ علماء کی خواری ان سب باتوں کی ذمہ داری بنو امیہ پر آتی ہے چونکہ وہ خود ظالم اور بدکردار اور زناکار تھے پس ان کی بری قیادت مسلمانوں کی کشتی کو لے ڈوبی ۔

(۳) خاندان رسالت کی [illegible] بربادی ان کو خون کے آنسوں رولانا اور مسلمانوں میں زیادہ مقدار کو اولاد رسول کا دشمن بنا دینا اس کارنامے کا سہرا بھی بنو امیہ کے سر پر ہے ۔

(۴) خاندان رسالت کے بدترین دشمن بھی بنو امیہ تھے اور اس [illegible] دشمنی کی وجہ [illegible] بھی بنو امیہ کا زناکار ہونا ہے میں نے کہا کہ قبلہ عالم وہابیوں کے عقیدہ میں اسلام کی تباہی تو سبائیوں کے ہاتھوں میں ہوئی ہے ۔

میر صاحب نے فرمایا کہ اب مجھے نام یاد نہیں ۔ میں نے کسی قلمی کتاب میں پڑھا تھا کہ حضرت ابو سفیان کا اصلی نام سبا تھا اور ان کی اولاد کا ہر فرد ابن سبا ہے میں نے کہا قبلہ یہ ڈبل تحقیق آپ اپنی پٹاری میں بند رکھیں اگر یہ بات آپ کی رافضی برادری کو معلوم ہو گئی تو ہر وقت اس بات کا رٹا لگائیں گے کہ ذریت

سبا تو اولاد ابو سفیان ہے میں نے میر صاحب کو ذلیل کرنے کی خاطر جان بوجھ کر چھیڑا کہ حضور اگر بنو امیہ میں زناکاری عام تھی تو اس سے یہ کس طرح ثابت ہو گیا کہ چونکہ بنو امیہ زناکار تھے اسی لیے وہ خاندان رسالت کے یعنی حضرت علی اور ان کی پاک اولاد کے دشمن تھے۔

صاحبان انصاف میرے اس سوال نے اس رافضی کے چھکے چھڑا دیئے کچھ سوچ کر پھر اس نے کتابوں والی پٹاری کھول دی اور ایک سیاہ زہریلی تحقیق پیش کی۔ میں پوری دیانتداری سے اس تحقیق کا جلوہ بھی ارباب انصاف کے سامنے پیش کرتا ہوں اور فیصلہ کرنا اپنے مسلمان بھائیوں پر چھوڑتا ہوں۔

مولا علیؑ اور ان کی پاک اولاد کا دشمن یا منافق ہے یا وہ ولد الزنا یا ولد الحیض ہے یا وہ آدھا نطفہ شیطان کا ہے یا علت اُبنہ کا مریض ہے اگر کوئی عورت دشمن ہے تو اس کو پاخانہ کی راہ سے حیض آتا ہے اور ہر دشمن عترت رسول لعنتی اور دوزخی بھی ہے اگر راوی ہے تو اس کی حدیث کو قبول نہ کیا جائے۔

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ صہ ۱۲ ذکر مناقب علیؑ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن نسائی صہ ۱۱۹ ج ۸ کتاب الایمان ذکر علامۃ الایمان

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف صہ ۵۷ ج ۲ باب مناقب علی

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف صہ باب مناقب علیؑ

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ صہ ۳۳۷ ج ۱۱ ط ملتان

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات صہ ۹۶۴ باب مناقب علیؑ

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مسند احمد بن حنبل صہ ۵۷ ج ۲

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صہ ۳۲

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صہ ۹۱ ذکر الزجر عن بغض علیؑ

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الفصول المہمہ مقدمۃ المؤلف صہ ۲۷

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الصواعق المحرقہ صہ ۱۰۳ ایت ۱۴ قل لا اسئلکم

۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین صہ ۱۱۴ برحاشیہ نورالابصار

۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نورالابصار صہ ۲۹ ذکر مناقب علی

۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول صہ ۳۸

۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب لابن مغازلی صہ ۱۷۵

۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صہ ۲۳۸

۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب احیاء المیت فی فضائل اہل بیت صہ ۴۳

۱۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ مودت الثانیہ صہ ۲۸ نیز مودت صہ ۹

۱۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب صہ ۶۲ ج ۴ معتصم باللہ واقعہ ابی دلف

۲۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کفایت الطالب باب ۳ صہ ۶۸

۲۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنزالعمال کتاب الفضائل من قسم الاقوال

۲۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب النہایہ لابن اثیر صـ۱۱۵ ج۵ لغت نکس

۲۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد صـ۲۸۹ ج۳ ذکر محمد بن مذید

۲۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب صـ۴۶ ج۳ ذکر علی

۲۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب تیسر الوصول صـ۲۳۸ ج۳ مناقب علیؑ

۲۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب حلیۃ الاولیا صـ۲۹۶ ج۶ ذکر جعفر الضبعی

۲۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین صـ۱۳۲ صـ۱۳۵

۲۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ صـ۱۰۵ ج۴ صـ۱۱

۲۹ - اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ صـ۲۴۱ ج۲

۳۰ - اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک للحاکم صـ۱۲۹ ج۳

۳۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب تلخیص المستدرک صـ۱۲۹ ج۳

۳۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الخواص لامۃ صـ۱۷

۳۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ باب ۴۴ صـ۱۳۲

۳۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صـ۳۵۵ ج۷

۳۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ کیو صـ۴۲ صـ۶۵

۳۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب صـ۶۳۸

۳۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب شرح لابن ابی الحدید صـ۸۲ ج۱ ۴

۳۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب ہدایت السعداء صـ۱۷ مولف قاضی شہاب الدین عمر ملک العلماء دولت آبادی

جناب امیر کا دشمن یا منافق ہے

نسائی شریف اور سنن ابن ماجہ کی عبارت ملاحظہ ہو۔

عن علی قال النبی لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق

ترجمہ

حضرت علی فرماتے ہیں کہ میرے حق میں رسول خدا نے فرمایا کہ مجھے صرف مومن دوست رکھے گا اور جو شخص میرے ساتھ دشمنی رکھے گا وہ منافق ہے

ترمذی شریف کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ابی سعید الخدری قال کنا لنعرف المنافقین ببغضہم علیؑ بن ابی طالب

ترجمہ

صحابی رسول فرماتا ہے کہ ہم صحابہ کرام میں سے منافقین کو یوں پہچانتے تھے کہ وہ حضرت علی کے ساتھ دشمنی رکھتے تھے۔

حضرت علی کا دشمن یا ولد الزنا یا ولد الحیض ہے

ریاض النضرہ کی ص۱۲۱ ج۲ فصل ۶ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ابی بکر قال رسول اللہ لعلی و فاطمۃ والحسن والحسین طوبیٰ لمن والاھم لا یحبھم الا سعید الجد طیب الولادۃ ولا یبغضھم الا شقی الجد ردی الولادۃ۔

ترجمہ

ابوبکر صاحب فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے جناب فاطمہؑ اور حسنینؑ و حضرت علیؑ کی شان میں فرمایا تھا کہ جو ان پاک ہستیوں سے محبت رکھے گا وہ نیک بخت ہے اور پاک ولادت یعنی حلال زادہ ہے جو ان سے دشمنی رکھے گا وہ بدبخت

ہے اور حرام زادہ ہے ۔

نہایہ ابن اثیر کی عبارت ملاحظہ ہو

قال الامام جعفر الصادق علیہ السلام لا یحب منا ولد الزنا وذو رحم منکوسۃ

ترجمہ : امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ علت اُبنہ کا بیمار اور ولدالزنا بچہ ہم سے محبت نہ رکھے گا ۔ موت القربیٰ کی عبارت ملاحظہ ہو

عن ابی رافع مولیٰ رسول اللہ قال من لم یعرف حق علیؑ فھو احد من الثلاثۃ اما امہ الزانیہ او حملتہ امہ من غیر طہارۃ منافق ۔

ترجمہ نبی کریم نے فرمایا کہ جو آدمی حضرت علی کا حق نہیں پہچانتا یا تو اس کی ماں زناکار ہے اور وہ حرام زادہ ہے یا وہ نطفہ حیض ہے اور یا وہ منافق ہے ۔

فصول المہمہ ۔ احیاء المیت علیٰ محرقہ کی عبارت ملاحظہ فرماویں

نبی کریم فرماتے ہیں کہ جو میری عترت کا دشمن ہے فھو لاحد ثلاث اما منافق او لزنیہ واما امراُ حملتہ امہ فی غیر طہر

عترت نبی کا دشمن یا منافق ہے یا ولدالزنا ہے یا نطفہ حیض ہے

فرائد السمطین کی صفحہ ۱۳۵ باب ۲۲ کی عبارت ملاحظہ ہو

فقال یا رسول اللہ فسوف یبغض علیا بعدہ فقال یا اخا الانصار لا یبغضہ من قریش الا سفی ولا من الانصار الا یہودی ولا من العرب الا دعی ولا من سائر الناس الا شقی ۔

ترجمہ

نبی کریم نے فرمایا کہ حضرت علی سے جو قریشی دشمنی رکھے گا وہ (سفاح)

نکاح غلط سے پیدا ہوا ہے اور جو انصاری حضرت علی سے دشمنی رکھے گا وہ یہودی ہے اور جو عرب جناب امیر سے دشمنی رکھے گا وہ دعی ولد الزنا ہے اور باقی جو دشمن ہیں وہ بھی بدبخت ہیں

ارجح المطالب کی عبارت ملاحظہ ہو

عن علی قال قال لی رسول اللہ لا یبغضک من الرجال الا منافق ومن حملته امه وھی حائض

ترجمہ

جناب امیر فرماتے ہیں کہ نبی پاک نے فرمایا کہ جو شخص میرے ساتھ (یعنی علی کے ساتھ) دشمنی رکھے گا وہ نطفہ حرام ہے یا نطفہ حیض ہے۔

مروج الذھب کی عبارت ملاحظہ ہو

امیر ابو دُلف کے بیٹے دلف نے کہا کہ میں علی کے ساتھ دشمنی رکھتا ہوں اور وہ حدیث جھوٹ ہے کہ دشمن علی یا تو ولد الزنا ہے یا ولد الحیض ہے بیٹے کی بات سن کر امیر ابو دلف نے فرمایا کہ حدیث شریف کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ ھو واللہ لزنیۃ وحیضۃ کہ خدا کی قسم میرا بیٹا ولد الزنا بھی ہے اور ولد الحیض بھی ہے وجہ یہ ہے کہ میں بیمار تھا تیمارداری کے لیے میری بہن صاحبہ نے ایک اپنی کنیز میرے پاس رکھ دی وہ کنیز مجھے بہت ہی پسند تھی۔

پس میں نے اس کنیز کے ساتھ ہمبستری کی اور وہ حالت حیض میں تھی میرے اس زنا کے ساتھ وہ حاملہ ہو گئی۔ جب حمل ظاہر ہوا تو بہن صاحبہ نے وہ کنیز مجھے بخش دی۔

ہدایت السعداء کی عبارت ملاحظہ ہو

آوردہ اند کہ پیش ازیں درون دیوار کعبہ دو مار بودند کہ ایشاں را معیار

الولد می گفتند الخ روایت میں ہے کہ پہلے دیوار کعبہ میں دو سانپ رہتے تھے اور اس جوڑے کو معیار الولد کہتے تھے اور جو بچہ مکہ شریف میں پیدا ہوتا تھا تین دن کے بعد اس کو کعبہ میں لے آتے تھے پس وہ جوڑا سانپوں کا نکل آتا تھا۔ اور اگر وہ بچہ حلال زادہ ہوتا تھا تو سانپ اس کو سونگھ کر واپس چلے جاتے تھے اگر وہ حرام زادہ ہوتا تھا تو سانپ اس پر تف می زد یعنی گویا تھوک دیتے تھے پس وہ بچہ بیہوش ہو جاتا تھا۔

پس چو شاہ علی کرم اللہ وجہہ تولد شد جب حضرت علی پیدا ہوتے تو وہ سانپ عادت کے مطابق نکلے اور آنجناب کی خوشبو سونگھنے کی جرات کی حضرت شاہ علیؑ نے بھی جرات دکھائی اور ان دونوں کو پکڑ کر چیر ڈالا۔ ان کی موت سے مکہ شریف کے لوگ پریشان ہو گئے اور شور و غل ہو گیا کہ محک اور معیار الولد کو حضرت شاہ علی نے مٹا دیا اور لوگ رونے لگے نبی پاک نے فرمایا کہ آپ فکر نہ کریں اب معیار الولد حضرت علی ہیں جو شخص ان سے اور انکی اولاد سے محبت رکھے گا۔ وہ حلال زادہ ہوگا اور جو شخص ان سے دشمنی رکھے گا وہ حرام زادہ ہوگا

حضرت علی کا دشمن یا علت انبہ کا بیمار ہے

نہایہ لابن اثیر کی عبارۃ ملاحظہ ہو

قال الامام جعفر الصادق لا یحب منا ولد الزنا و ذو رحم منکوسہ

ترجمہ

امام جعفر الصادق فرماتے ہیں کہ ہم سے وہ شخص محبت نہیں رکھے گا جو نطفہ حرام ہے اور علت انبہ کا بیمار ہے یعنی مروا تا ہے

جو عورت مولیٰ علیؑ سے دشمنی رکھتی ہے اس کو پاخانہ کی راہ سے خون حیض آتا ہے

ارجح المطالب کی عبارت ملاحظہ ہو

علی عن قال قال لی رسول اللہ لا یبغضک من النساء الا السلفلق وھی التی تحیض من دبرھا قیل جائت امرأۃ الی علی فقالت انی ابغضک قال فانت اذاً سلقلق قالت من سلقلق قال سمعت النبی الحدیث وقلت یارسول اللہ ما السلقلق قال التی تحیض من دبرھا قالت صدق رسول اللہ واللہ انا احیض من دبری ولا علم لابوای اخرجہ السلمی

ترجمہ:

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ نبیؐ پاک نے مجھے فرمایا کہ جو عورت آپ سے دشمنی رکھے گی وہ سلقلق ہوگی۔ یعنی اس کو پاخانہ کی راہ سے خون حیض آتا ہوگا ایک عورت جناب علی کے پاس آئی اور کہا کہ میں آپ سے دشمنی رکھتی ہوں آنجناب نے فرمایا کہ تو سلقلق ہے عورت نے پوچھا وہ کیا ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا وہ عورت ہوتی ہے جسے پاخانہ کی راہ سے حیض آتا ہو عورت نے کہا خدا کی قسم نبی پاک نے سچ فرمایا ہے مجھے پاخانہ کی راہ سے حیض آتا ہے اور میرے والدین کو بھی اس بات کا علم نہیں ہے۔

مولیٰ علیؑ کا دشمن آدھا نطفہ شیطان کا ہے

کفایت الطالب کی عبارۃ ملاحظہ ہو

قال واللہ ما ابغضک احد قط الا شارکت اباہ فی رحم امہ

ترجمہ ملخص۔

ابلیس ایک مرتبہ نبی پاک کی خدمت میں حاضر ہوا اور پھر اس کی گفتگو حضرت علیؑ سے بھی ہوئی اور اس نے بتایا کہ یا علی جو شخص تیرے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔ خدا کی قسم میں اس کے باپ کے ساتھ اس کی ماں سے وقت ہمبستری شریک تھا۔ وشارکھم فی الاموال والاولاد

نوٹ:

جناب امیر کا دشمن منافق ہے اس کا ثبوت تمام مذکورہ کتابوں میں موجود ہے اور حضرت علی کا دشمن ولد الزنا ولد الحیض ہے اس کا ثبوت میر صاحب نے صرف دس کتابوں میں دکھایا اور فرمایا کہ باقی پھر اور باقی باتوں کا ثبوت بھی نہایہ ابن اثیر کفایت المطالب اور ارجح المطالب سے دکھایا

نوٹ:

ارباب انصاف میں نے میر صاحب رافضی ماتمی اور بھکڑ باز کی تحقیق کا جلوہ آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

جناب من بحث کے بعد میں نے اس قدر تو بات کو مان لیا کہ مولا علیؑ کا دشمن منافق ہے اور یا بقول شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کہ دشمن حضرت امیر اگر کسی روایت کا راوی ہے اس کی روایت کو قبول نہ کیا جائے۔ اور باقی

باتیں اگرچہ حدیث شریف میں موجود ہیں لیکن ان کا ذکر شرفاء پر کیچڑ اچھالنے والی بات ہے کیوں کہ بڑے بڑے مشائخ الحدیث علماء کرام مدارس کے مہتمم آئمہ مساجد اور دیگر شرفا، حضرت علی کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں۔ کیا شرم کی بات نہیں ہے کہ ان شرفاء کو کہا جائے کہ وہ ولد الزنا یا علت ابنہ کے بیمار ہیں۔ میری بات سے میر صاحب کو تکلیف ہوئی اور فرمایا کہ کسی کے نسب شریف سے پردہ اٹھانا اگر کیچڑ ہے تو اللہ پاک نے سورہ نون والقلم میں حضرت خالد سیف اللہ کے والد مرحوم کو ولد الزنا ثابت کر کے رسوا کیوں کیا ہے۔

میں نے کہا قبلہ عالم آپ کی یہ دلیل کہ بنو امیہ حضرت علی اور ان کی اولاد کے دشمن تھے تاریخ گواہ ہے اور حدیث شریف کی گواہی کہ حضرت علیؑ اور اُن کی اولاد کا دشمن اولاد زنا ہے۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ بنو امیہ اولاد زنا تھے۔ علم منطق کی روشنی میں یہ شکل اول بالکل پھکڑ بازی ہے اگرچہ اس کی تائید قرآن پاک سے سورہ نون والقلم میں موجود ہے۔

میں نے میر صاحب کو سر کے بل پھینکا

میں نے کہا قبلہ عالم شریعت کا یہ مسئلہ ہے کہ جس طرح سرمہ دانی میں سلائی داخل ہوتی ہے اس طرح آلہ تناسل کو کسی عورت کی شرم گاہ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا جائے تو پھر کہیں دوسری شرائط کے ہوتے ہوئے زنا ثابت ہوتا ہے صرف قرآن پاک اور حدیث شریف پر بھروسہ کرتے ہوئے آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ بنو امیہ اولاد زنا تھے۔

کیا جناب ھندؓ، جناب میسون بنت جندل۔ یا جناب صحاقہ یا حنمیہ:

یا جناب نابغہ۔ یا جناب صعبہ بنت الحضرمی یا سمیہ یا حمنہ یا جناب اروی بنت کریز یا والدہ حضرت عبدالملک یا ام حنبل یا زرقا خاتون خلفا بنو مروان کے دادی مرحومہ۔ ان مذکورہ خواتین کا مذکورہ طریقہ سے آپ نے زنا ثابت کیا ہے قبلہ میر صاحب آپ کی قوم میں اصلاً تحقیق کا مادہ نہیں ہے اور بنو امیہ سے سخت دشمنی سنی سنائی باتوں پر زیادہ یقین تمام مسلمانوں کو ہر وقت اپنی نجات کی فکر ہے اور آپ کو بنو امیہ اور صحابہ کرام کی برائیاں تلاش کرنے کی فکر ہے اسی لیئے تو آج کل وہابی اہل حدیث علماء خدا ان کو خوش رکھے اس بات پر زور زیادہ دیتے ہیں کہ شیعوں سے دور رہو۔ ان کی کتابیں نہ پڑھو اور نہ ہی گھر میں رکھو اور مجلس امام حسینؑ مظلوم کو زہر کا پیالہ سمجھو کیوں کہ اس مجلس میں شرکت سے بے شک خدا رسول تو خوش ہوں گے لیکن پھر بنو امیہ اور صحابہ کرام کی دوستی سے ہاتھ دھونے پڑیں گے کیا یہ عقل مندی ہے کہ صرف مظلوم اولاد نبی کی خاطر تمام اہل دنیا سے حالات خراب کر لیئے جائیں اور جنت کی خاطر دنیا کی تمام زندگی برباد کر لی جائے۔

سنو او بے حیا رافضی تمہارے یہ عقائد کہ اولاد زنا شریف نہیں ہوتی اور امامت و خلافت کے لائق نہیں ہوتی آپ کی اس قرارداد کو تمام اہل حدیث وہابیوں کا دور سے سلام ہے۔

اہل اسلام سے انصاف کی اپیل

پیارے مسلمان بھائیوں بنو امیہ کے بارے میں میر صاحب کی تحقیق کا جلوہ آپ دیکھ چکے ہیں۔ آپ کا دینی فریضہ ہے کہ مذکورہ کتابوں کو دیکھو

تحقیق کردہ اگر بنو امیہ کے بارے میں میر صاحب کی تحقیق غلط ہے تو پھر میر صاحب پر لعنت اور اگر تحقیق درست ہے تو پھر بنو امیہ پر لعنت۔

ہاں البتہ میر صاحب نے فاضلانہ پیچ بھی لگایا تھا کہ بنو امیہ تو اس قدر بدکردار تھے کہ بجائے نبی کریم کے اگر ان کی رشتہ داری اللہ پاک سے ہے تو بھی تھے۔ لعنتی۔

پس اگر بنو امیہ کو یا جناب عثمان کی بھی نبی پاک سے رشتہ داری تھی تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ پس جناب امیر کا فرمان سر آنکھوں پر ہے کہ تو اے عثمان نبی سے رشتہ داری رکھتا ہے۔ ہم اس رشتہ داری کا اقرار کرتے جس طرح جناب ابولہب کی رشتہ داری کا اقرار کرتے ہیں۔

میں نے کہا قبلہ عالم چلو چھوڑیئے بنو امیہ کو جناب عائشہ صدیقہ کی قوم کے امت محمد پر لاکھ احسان ہیں آج یہ چند کوزے مصلے اور بسوں اور ویگنوں پر کلمہ شریف بی بی عائشہ کی قوم کی خدمت اسلام کا نتیجہ ہے ارباب انصاف جناب عائشہ کی قوم کی تعریف سن کر میر صاحب پھر بھڑک اٹھے اور فرمایا کہ فاضل عراق صاحب آپ کو بلا اجرت وکالت سے کیا حاصل ہوگا۔ جناب عائشہ کی قوم کا حال بھی سن لیجئے۔

جناب عائشہ صدیقہؓ کی قوم کے ہاتھوں نبی کریم کو قتل کرنے کی سازش پروان چڑھی

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل حدیث وہابیوں کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۴ ص ۱۱۵ کتاب بدأ الخلق باب اذا قال احدکم

عن عائشۃ زوج النبی صلعم انہا قالت للنبی ھل اتی علیک یوم کان اشد من یوم احد قال لقد لقیت من قومک مالقیت وکان اشد مالقیت منہم یوم العقبہ

ترجمہ

جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی پاک سے پوچھا کہ جنگ احد کے دن سے بھی زیادہ آپ نے کسی دن تکلیف دیکھی ہے نبی پاک نے فرمایا کہ میں نے تیری قوم سے ناقابل بیان تکلیف دیکھی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف میں نے ان سے روز عقبہ پائی ہے ۔

نوٹ :

میں نے کہا قبلہ اس روایت میں تو جان ہی نہیں ہے ۔ میر صاحب نے کہا عورت کی حقیقی قوم تو اس کے پیکے ہوتے ہیں اور ان میں اس کا باپ اور بھائی نیز چچا وغیرہ سر فہرست ہیں پس یا تو جناب عائشہ کا باپ ان کی قوم نہیں ہے لیکن پھر بی بی صاحبہ کے نسب کی تحقیق ضروری ہو جائے گی اور اگر جناب عائشہ کا باپ ان کی قوم ہے تو پھر جناب ابوبکر کے ہاتھ بقول امام بخاری اہل حدیث کے نبی کریم کو بہت تکلیف پہنچی ہے میں نے کہا قبلہ اگر یہ بات ہے تو پھر نبی پاک نے ان کو اپنے قریب کیوں کیا اور ان کو ہلاک کیوں نہ کیا ۔

میر صاحب نے فرمایا کہ مذکورہ حدیث کے آخر میں یہ بھی لکھا کہ ایک فرشتہ جناب ابوبکر کو ہلاک کرنے کی خاطر آیا تھا اور نبی کریم سے عرض کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے دشمنوں کو ہلاک کر دوں ، فقال النبی بل ارجو

ان یخرج اللہ من اصلاب ھم من یعبد اللہ وحدہ لا یشرک بہ شیئا

کہ مجھے امید ہے کہ خدا میرے دشمنوں کی صلبوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف خدا کی عبادت کریں گے۔ نیز میر صاحب یہاں اپنا فاضلانہ پیچ بھی لگا گئے کہ حضرت علی نے بھی جناب عائشہ اور حفصہ کی قوم کو اسی لیے قتل نہیں کیا تھا کہ اگرچہ یہ لوگ میرے دشمن ہیں لیکن امید ہے کہ انھیں دشمنوں کی صلبوں سے میرے دوست پیدا ہوں گے اور ملتان میں صدیقی خاندان کے بہت سے لوگ شیعہ ہیں اور ہمارے مولیٰ علی کے دوست ہیں۔

قولہ وقد نلت من صھرہ مالم ینالا الخ ۔ ایک دن میر صاحب ہمارے پاس تشریف فرما تھے اور اپنی عادت کے مطابق پان چبا رہے تھے پان کی تھوک ان کی باچھوں سے بہہ رہی تھی۔

میں نے نہج البلاغت کا مذکورہ جملہ پیش کر کے کہا قبلہ عالم دیکھا بقول اھل حدیث کے اس کلام سے جناب عثمان صاحب کی دامادی ثابت ہو گئی ہے اور آپ لوگ اپنے تعصب میں فضیلت عثمان کا انکار کر کے اپنے مولیٰ علی کی بقول وہابیوں کے مخالفت کرتے ہیں۔

ارباب انصاف میری گفتگو نے بارود کا کام دیا اور میر صاحب بھڑک اٹھے اور کہا آپ کے وہابی دوست اس جملہ پر بڑا زور دیتے ہیں اور نعرے لگاتے ہیں کہ ہم شیعوں کو تحقیق کی چکی میں پیس ڈالا ہے

سنو فاضل عراق صاحب مثل مشہور ہے کہ اندھی کو شوق غلیل دا اور وہابیوں کو شوق مناظرہ دا اور آپ کو شوق بلا اجرت وکالت کا پلے نہیں دھیلہ تے کردی میلہ میلہ، قرآن و حدیث میں فضیلت عثمان کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے نہج البلاغہ سے مولا کے کلام کا غلط معنی کر کے وہ جناب عثمان

کو داماد رسول فرض کرنا چاہتے ہیں لیکن حضرت معاویہ خیلوں کو ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا اور رہبر میر صاحب نے محقق بننے کی یوں کوشش شروع کردی کہ علوم عربیہ کا قانون ہے کہ جب کسی کلام میں کئی معنوں کا احتمال ہو تو اسے وہ معنی مراد لیا جاتا ہے جو عقل۔ اور قرآن و سنت کے موافق ہو مذکورہ کلام میں لفظ صہر ہے اور اس کے چار معنی ہیں۔

(۱) القرابۃ۔ یعنی رشتہ داری (۲) القبر (۳) زوج الابنہ یعنی داماد (۴) زوج الاخت (سالا) کتاب المنجد ملاحظہ کریں۔

اگر نہج البلاغۃ میں لفظ صہر کا پہلا معنی مراد لیا جائے کہ جس کا مطلب ہے رشتہ داری تو جناب عثمان کو کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کیوں کہ خاندان امیہ کی رشتہ داری سے بحث نہیں ہے بلکہ ان کے کردار سے بحث ہے۔

میں نے کہا میر صاحب رشتہ داری کو جب آپ نے مان لیا تو رہ کیا گیا انہوں نے فرمایا حضرت آدمؑ جناب نوح اور یعقوب کے بیٹوں کو ان نبیوں سے خونی رشتہ بھی تھا اور قرآن پاک نے ان بیٹوں کی مذمت بھی فرمائی ہے اگر تسلی نہیں ہوئی تو قرآن پاک کا فیصلہ سن لیجئے۔

فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتسائلون

ترجمہ

جب صور پھونکا جائے گا اور قیامت کا دن ہوگا تو رشتہ داری کام نہ آئے گی اور نہ ہی رشتہ داری کے بارے پوچھا جائے گا بلکہ نیک عمل ہی کام آئے گا۔

جناب عثمان چونکہ چور دروازے سے حکومت میں داخل ہوئے اور مسلمانوں نے الیکشن کروانے کا مطالبہ کیا بجائے انتخاب کے جناب عثمان

نے ان کی بے عزتی کی حالانکہ وہ صحابہ کرام تھے۔ پس جناب عثمان ایک دنیاوی
حاکم تھے خداوند تعالیٰ کے نمائندہ نہیں تھے اور اگر لفظ صہر کا معنی قبر لیا جائے تو
بھی درست ہے لیکن مذکورہ دونوں معنوں میں جناب عثمان غنی کو کوئی فائدہ
نہیں ہے کیونکہ ان معنوں سے حضرت عثمان کی دامادی بالکل ثابت نہیں ہوتی
کیا یہ عقل مندی ہے کہ وہابی اہل حدیث علماء کرام کے ہر رشتہ دار کو ان کا داماد
مان لیا جائے۔

اگر لفظ صہر کا معنی داماد لیا جائے تو مطلب یہ نکلا کہ تو نے اے عثمان
داماد نبی کریم کے داماد حضرت علی سے وہ فیض حاصل کیا جو ابوبکر و عمر کو نہ ملا
اس معنی کی روشنی میں بھی جناب عثمان داماد نبیؐ ہونے کی فضیلت سے محروم
ہو گئے۔

اگر لفظ صہر کا معنی زوج الاخت لیا جائے تو پھر معنی یہ بنے گا کہ تو نے نبی
کریم کے سالے معاویہ سے وہ فائدہ حاصل کیا جو شیخین نے نہیں کیا۔ میں نے
کہا قبلہ عالم میر صاحب آپ کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ آپ اپنی
ہی بات سناتے ہو دوسرے کی بات پر کان رکھنا تو آپ کو اپنی موت نظر آتی
ہے۔ سنو لفظ صہر کا معنی دامادی بھی ہو سکتا ہے۔ اور مطلب یہ ہو گا کہ تو نے
اے عثمان نبی کی دامادی سے وہ شرف پایا جو ابوبکر و عمر کو حاصل نہ ہوا۔
میر صاحب یہ معنی سن کر ہنس پڑے اور فرمایا کہ عقل کے ناخن لو یہ
معنی تو تب درست تھا کہ ابوبکر و عمر کے گھر نبی کریم کی ایک لڑکی ہوتی
لیکن شیخین داماد نبی تو نہ تھے پس آپ کا معنی اس کلام کے مشابہ ہو گا یا کہ کسی
سائنس دان کو کہا جائے کہ تو نے سائنس میں وہ کمال حاصل کیا ہے جو فلاں
چرواہے کو حاصل نہیں تھا۔

پھر میر صاحب نے فرمایا کہ آپ نے صرف ایک معنی کیا ہے اور میں نے چار معنی پیش کئے ہیں
اور قانون ہے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کہ جب کسی کلام میں معنی
مقصود کے خلاف کا احتمال زیادہ آجائے تو اس کلام سے دلیل پکڑنا باطل ہو جاتا
ہے پس جناب عثمان کی فضیلت کا ثابت کرنا نہج البلاغت سے باطل ہو گیا ۔
میں نے کہا قبلہ عالم اگر آپ عثمان کو داماد نبی مان لیں تو کیا حرج ہے
انھوں نے فرمایا صرف قرآن وسنت اور عقل کی مخالفت ہے اور تو کچھ نہیں ہے
اگر نبی کریم نے اپنی لڑکی کسی صحابی کو دینی ہوتی تو ابو بکر صاحب کو دیتے ۔
کیوں کہ ابو بکر نے بقول وہابیوں کے اپنی چھ سالہ لڑکی جناب عائشہ رسول اللہ
کو دی تھی ۔ لیکن ابو بکر و عمر کو تو نبی کریم نے ان کے مانگنے کے باوجود رشتہ نہ دیا
حالانکہ وہ بقول وہابیوں کے عثمان غنی سے افضل تھے کیا یہ عقل مندی کہ افضل
شخص کو باوجود اس کے منت کرنے کے رشتہ نہ دیا جائے اور غیر افضل کو بغیر
مانگنے کے رشتہ دے دیا جائے ۔

جواب ۲

اگر وہابی اہل حدیث دوستوں نے لفظ صہر کا ہی رٹا لگانا ہے تو ہم ان کی
کتابوں سے ان کی تسلی کرا دیتے ہیں کتاب اہل حدیث الاصابہ فی تمیز الصحابہ
صفحہ ۳۰۹ ج ۴ حرف الزاء میں لکھا ہے قال رسول اللہ من یتزوج زینب
بنت حنظلہ وانا صہرہ

کہ جو شخص زینب بنت حنظلہ سے شادی کرے گا میں اس کا خسر ہوں
ارباب انصاف دیکھا آپ نے کہ زینب کے ساتھ اس کے باپ کا نام
بھی ذکر کیا گیا اور یقین ہو گیا کہ زینب نبی کریم کی حقیقی لڑکی نہیں ہے پس جس
طرح نبی کریم نے اس کے شوہر کے لیئے فرمایا کہ انا صہر اسی طرح نہج البلاغت

ہیں جناب امیر نے بھی لفظ صہر استعمال کیا ہے اور جس طرح اس لفظ کی مدد سے مذکورہ زینب نبیؐ کی حقیقی بیٹی نہیں بن سکتی اور اس کا شوہر نبیؐ کا حقیقی داماد نہیں بن سکتا اسی طرح عثمان صاحب کی کوئی بیوی بھی اس لفظ کی مدد سے نبیؐ کی حقیقی بیٹی نہیں بن سکتی اور عثمان صاحب حقیقی داماد نہیں بن سکتے ۔

نیز عثمان کو حقیقی داماد ماننے سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ اس کی بیویاں پہلے کفار کی بیویاں تھیں اور طلاق کے بعد عثمان کے گھر آئیں ۔ پس ایک تو نبی کریم کی توہین ہو گئی اور دوسری بات یہ ثابت ہو گئی کہ عثمان کی دامادی والی ایسی فضیلت ہے کہ عثمان کے ساتھ اس فضیلت میں کفار بھی شریک ہیں اور ایسی فضیلت کو عثمان کی شان دکھانے کی خاطر شیعوں کے سامنے پیش کرنا وہابیوں کی بے شرمی اور بے حیائی ہے ۔ کیونکہ اگر یہ مان لیا جائے کہ کفار و مشرکین نبی کریم کے داماد تھے تو اس بات کو ماننے میں کیا حرج ہے کہ کچھ منافقین بھی نبی کریم کے داماد تھے

مسئلہ بنات میں چار یاری مذہب کا معاویہ کی طرح قرآن پاک کی آڑ لینا

ثبوت ملاحظہ ہو

یا ایھا النبیّ قل لازواجک و بناتک و نساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذالک ادنی ان یعرفن فلا یوذین و کان اللہ غفوراً رحیماً ۔

ترجمہ

اے نبیؐ تو حکم دے اپنی بیویوں کو بیٹیوں کو اور مومنین کی عورتوں کو ۔

کو کہ وہ لٹکائیں۔ اپنی اوپر اپنی چادریں یہ زیادہ قریب ہیں اس کے کہ وہ پہنچانی جائیں اور اذیت نہ دی جائیں اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے

لوٹ:

ایک دن میر صاحب سے مذکورہ آیت کے بارے میں بحث ہوئی اور انھوں نے فرمایا کہ اہل حدیث وہابیوں نے جناب عثمان کی فضلیت ثابت کرنے میدان میں ہار جانے کے بعد اسی طرح قرآن پاک کا سہارا لیا ہے جس طرح عمرو بن العاص کے مشورے سے جنگ صفین میں معاویہ نے قرآن پاک کا سہارا لیا تھا اور وہابیوں کو چاہیے کہ اس آیت کا بورڈ بنوا کر ان لڑکیوں کی قبر پر لگوائیں کیونکہ آیت ان کی وفات کے بعد نازل ہوئی ہے میں نے کہا قبلہ وہابی لوگ تو اپنے باپ کی قبر کو بھی دور سے سلام کرتے ہیں۔ البتہ اس آیت کے بارے آپ اپنی تحقیق کا جلوہ دکھائیں۔ میر صاحب نے میری گزارش کے بعد جواب کی پٹاری کھول دی اور چمن تحقیق میں یوں نغمہ سرا ہوئے

لفظ بنت معنی مجازی میں زیادہ استعمال ہوتا ہے

بیانہ لفظ اَب اور بنت نیز ابن اور ام کے زبان عرب میں کئی معنی ہیں مثلاً ابن لبون اور ابوایوب اونٹ کو کہتے ہیں ابن العرس نیولا کو کہتے ہیں ابن آدی گیدڑ اور بنات النعش ستاروں کو کہتے ہیں بنت العنب شراب کو اور بنت الارض سبزہ کو کہتے ہیں اگر تسلی نہیں ہوئی تو یہ تین لفظ

بھی ملاحظہ فرمادیں ابو ھریرہ، ابو حفص، ابو بکر، جس طرح لفظ اب ابن اور بنت مذکورہ الفاظ میں معنی مجازی میں استعمال ہوا ہے اسی طرح لفظ بنت آیت پردہ میں مجازی معنی میں استعمال ہوا ہے اور مراد یہ ہے کہ اُمت کی لڑکیاں مجازاً نبی کی بیٹیاں ہیں پس ایت پردہ میں لفظ بناتک سے مراد نبی کریم کی حقیقی لڑکیاں [illegible] نہیں ہیں بلکہ امت کی لڑکیاں مراد ہیں۔ میں نے کہا قبلہ عالم سکھر میں کشتی ڈبوتے تو بھی آپ صحابہ کرام کا پاؤں درمیان میں ضرور رکھتے ہیں۔

آخری تین الفاظ کے بغیر بھی آپ کا مقصد تمام تھا لیکن ان تینوں کینات سے بھی جو آپ کا خاص مقصد ہے وہ بھی ہم جان گئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آخری تین مثالیں صحابہ کرام کی کنیات مبارک ہیں۔ عرب شریف میں کنیت رکھنے کے تین طریقے تھے۔

۱۔ اولاد کے نام پر کچھ لوگ اپنی کنیت رکھتے تھے مثلاً جناب صدیق اصغر عمر فاروق نے اپنی بیٹی حفصہ کے باپ ہونے کی وجہ سے اپنی کنیت ابو حفص اختیار فرمائی تھی یا جناب علیؑ نے اپنے بیٹوں کے نام پر اپنی کنیت ابوالحسن اور ابوالحسین اختیار فرمائی تھی یہاں میر صاحب فوراً چہکے کہ ہمارے امام کی کنیت بیٹوں کے نام پر ہے اور جن کی بلا اُجرت وکالت آپ کرتے ہیں اُنکی کنیت لڑکیوں کے نام پر ہے۔

میں نے کہا پھر کیا حرج ہے کئی صحابہ کرام ماں کے نام سے پہچانے جاتے ہیں اسی طرح عمر فاروق بیٹی کی وجہ سے مشہور ہو گئے آپ کو کیا تکلیف ہے میر صاحب نے پھر پیچ لگایا [illegible] یا کہ جس لڑکی کو طلاق ہوئی ہو اس کے نام پر کنیت رکھنے میں کون سی عزت وشرف ہے۔

(۲) قوم کے سردار بھی لوگوں کو کنیت عطا کرتے تھے مثلاً رسول پاک نے حضرت علیؑ کو ابوتراب کنیت عطا فرمائی تھی۔

۲- کنیت غیر اختیاری - یہ کنیت پبلک اور یار دوستوں کی طرف سے خود بخود مقرر ہو جاتی ہے۔ مثلاً ابوہریرہ بلی کا باپ- اس صحابی کو شاید بلیوں سے زیادہ محبت تھی - پس یار دوستوں نے ان کو ابوھریرہ مشہور کر دیا۔ ورنہ جس طرح کتابوں سے آج تک ان کے صحیح والد کا پتہ نہیں چلا اسی طرح یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اس صحابی کی کوئی بیٹی بلی بھی تھی یا مثلاً اَبُوبَکو بکسر بائے دوم بمعنی کنواری کا باپ چونکہ نبی کریم کو جو کنواری بیوی ملی تھی وہ صدیق اکبر کی لڑکی حضرت عائشہ تھی پس یار غار کے دوستوں نے انھیں ابوبکر مشہور کر دیا اور بکر اونٹ کے بچے کو کہتے ہیں اور صدیق اکبر کسی اونٹ کے باپ نہیں تھے۔ میں نے کہا قبلہ عالم آپ کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح پبلک نے جناب صدیق اکبر کو کنواری کا باپ اور ابوھریرہ کو بلی کا باپ یا عثمان کو ابو عائشہ یا شیخ عبدالقادر کو سید مشہور کر دیا اسی طرح جناب عثمان کے گدی نشین معاویہ کبیر کی سازش سے پبلک نے کچھ پالتو لڑکیوں کو عثمان علیہ کی خلافت کو چمکانے کی خاطر نبی کریم کی لڑکیاں مشہور کر دیا۔

پس آیت پردہ میں یا تو بنات سے مراد وہ پروردہ لڑکیاں ہیں اور یا مجازاً امت کی لڑکیاں مراد ہیں اور پھر میر صاحب نے یہ چیلنج کر دیا کہ کسی کتاب سے وہابی یہ ثبوت پیش کریں کہ جناب عثمان نے کبھی یہ دعویٰ کیا ہو کہ ایت پردہ بنات سے مراد میری دو بیویاں ہیں۔

امیر معاویہ کی ماں ھند کی تحقیق لفظ بنات کے بارے

میں نے ایک مرتبہ میر صاحب سے گذارش کی کہ قبلہ عالم قرآن پاک میں

ایک آیت ہے جس کے صحیح مطلب کو آپ کی رافضی برادری نبیذ فاروق کی طرح ہضم کر جاتی ہے اور ڈکار بھی نہیں لیتی۔ پھر میں نے مذکورہ آیت پردہ پڑھ کر سنائی اور عرض کی کہ آنکھوں سے تعصب کی پٹی جو سیاہ رنگ کی ہے ذرا اتار کر آیت کے معنی پر غور فرمادیں۔ انشاء اللہ رافضیت کا نشہ اتر جائے گا میر صاحب مسکرائے اور جوابات کی پٹاری سے ایک نیا جواب لے کر گلشن تحقیق میں اس طرح ترنم سرا ہوئے فرمایا سنو فاضل عراق صاحب اہل حدیث وہابیوں کی معتبر اور مایہ ناز کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب جلد ۴ صفحہ ۲ ذکر ھند بنت عتبہ میں لکھا ہے کہ جناب معاویہ کبیر کی ماں ھند چار یار کی جب کافرہ تھی تو جنگ احد میں لشکر کفار کو بھڑکانے کی خاطر یہ غزل تلاوت فرمائی تھی نحن بنات الطارق الخ کہ ہم طارق کی بیٹیاں ہیں اور طارق کا معنی ہے ستارا جیسے کہ اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے ما ادرک ما الطارق النجم الثاقب کہ تجھے کیا پتہ کہ طارق کیا ہے وہ چمکنے والا ستارہ ہے یہ تو ہرگز نہیں ہے کہ ھند یا کوئی عورت ستارہ کی بیٹی ہو پس معلوم ہوا کہ ہند کے کلام میں لفظ بنات مجازاً استعمال ہوا ہے اور مراد یہ ہے کہ ہم بلند شان والیاں ہیں اسی طرح آیت پردہ میں لفظ بنات سے مراد نبی کریم کی صلبی لڑکیاں نہیں ہیں بلکہ امت کی لڑکیوں کو مجازاً نبی کریم کی لڑکیاں کہا گیا ہے میں نے کہا قبلہ عالم مثل مشہور ہے

ع آنکہ شیراں را کند روبہ مزاج

احتیاج است احتیاج است احتیاج

کہ جو چیز شیر کو بھی لومڑ کا مزاج عطا کرتی ہے وہ ضرورت اور محتاج ہونا ہے۔ دیکھا آج آپ کو معاویہ کی ماں کی بھی ضرورت پڑ گئی ہے لیکن جناب کون سی علامہ تھی اور نیز علماء اہل حدیث نے کبھی بھی قرآن وسنت کے

الفاظ کا معنی معلوم کرتے کی خاطر جناب معاویہ کی ماں ہند چار یاری کے کلام سے دلیل نہیں پکڑی میر صاحب نے فرمایا کہ میں نے کب ھند کو امام مسجد ہونے کی سند دی ہے عربی الفاظ کے معانی میں کافر مرد اور عورتوں کے کلام کو دلیل بنایا جا سکتا ہے اور علماء اہل حدیث اگر ھند کے کلام کو نہیں مانتے تو انھوں نے ہند کو اس بات میں کس طرح سچا مان لیا کہ معاویہ بقول ہند معاویہ ابو سفیان کا بیٹا ہے حالانکہ تاریخ میں تو تین اور آدمیوں کا بھی نام لکھا ہے اور اسی لیے زیاد بن سمیہ نے جناب معاویہ کو ایک خط میں لکھا تھا کہ انت ابن جماعۃ (شرح حدیدی) کہ تو اے معاویہ نکاح جماعۃ سے پیدا ہوئے۔

میں نے کہا قبلہ کاش کہ دنیا میں ایک اور معاویہ ہوتا ہے تو بالکل رافضیت کا خاتمہ ہو جاتا اور صحابہ کرام پر کوئی بھی کیچڑ اچھالنے والا باقی نہ رہتا ہر طرف معاویہ شاہی ہوتی۔ میر صاحب نے فرمایا کہ سوائے ایران کے ہر جگہ مسلمانوں میں معاویہ شاہی نہیں تو اور کیا ہے۔

ارباب انصاف جب میں نے دیکھا کہ میر صاحب شرافت سے ہٹ کر پھکڑ بازی کی پٹاری کھول رہے ہیں تو میں نے عرض کی قبلہ موضوع سے باہر مت جائیے اور کسی معتبر صحابیہ کے کلام سے سند لائیے ورنہ آپ اپنی ہار مان لیجئے چونکہ ان کے ہاتھ کا ٹائم ہو گیا تھا پس دوسرے دن کا وعدہ دے کر دم دبائی اور چلے گئے۔

جناب زبیر کی سالی حضرت عائشہ کی لفظ بنات کے بارے تحقیق

دوسرے دن سویرے سویرے اہل حدیث وہابیوں کی معتبر کتاب مشکوۃ شریف بغل میں دبائے ہوئے میر صاحب تشریف لائے اور کتاب النکاح

باب عشرۃ النساء صـ۱۶ ج۲ نکال کر دکھایا اور پھر فوراً ہی اہل حدیث کی دوسری کتاب سنن ابی داود کا صـ۲۸۲ ج۴ پیش کر دیا دونوں میں یہ لکھا تھا کہ ایک دن نبی کریمؐ اپنی بیوی عائشہ کے گھر تشریف فرما تھے اور ہوا نے گڑیوں والی کوٹھی کا پردہ اٹھایا حضور پاک نے پوچھا **فقال ماھذا یا عائشہ قالت بناتی**۔

نبی کریم نے فرمایا کہ یہ کیا ہے اے عائشہ اس کوٹھڑی میں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میری بیٹیاں یہ حوالہ دکھانے کے بعد میر صاحب نے فرمایا کہ جناب حفصہ کی طرح حضرت عائشہ ~~سے~~ تو حمل بھی ۔ یفقط نہیں ہوا پس یہ بیٹیاں کہاں سے آگئی تھیں ۔ فاضل عراق صاحب اگر اہل حدیث آنکھوں سے دشمنی آل رسول کی پٹی اتار کر دیکھیں تو بات بالکل صاف ہے کہ جس طرح جناب عائشہ نے اپنی گڑیوں کو مجازاً بیٹی کہا ہے اسی طرح ایت پردہ میں امت کی لڑکیوں کو مجازاً نبی پاک کی لڑکیاں کہا گیا ہے ۔

اگر کپڑے کے بت اور مجسمے لڑکیوں کی شکل میں بنے ہوئے جناب عائشہ کی بیٹیاں ہو سکتے ہیں تو امت کی لڑکیاں بھی مجازاً نبی پاک کی لڑکیاں ہو سکتی ہیں ۔

میں نے کہا قبلہ عالم ھند چار یاری کے کلام کے بعد حضرت عائشہ کے کلام کو پیش کرنا سونے پر سہاگہ ہے ۔

پھر میر صاحب نے جناب عائشہ کی توثیق اس طرح پیش کرنا شروع کر دی ۔ کہ الجواب الکافی ابن قیم صـ۱۹۴ میں لکھا ہے امام زہری فرماتے ہیں کہ اسلام میں پہلے عشق نے جو قدم رکھا ہے وہ نبی کریمؐ کا جناب عائشہ سے عشق تھا اور نبی کریمؐ ان کو روزہ کی حالت میں بھی چومتے تھے ۔

اور بقول ام سلمہ نبی کریم جب حضرت عائشہ کو دیکھتے تھے تو حضور کا دل قابو میں نہیں رہتا تھا اور بخاری شریف کتاب التفسیر باب تبتغی مرضا

ازدواجک میں لکھا ہے کہ بقول صدیق اصغر عمر فاروق کے کہ حضرت عائشہ کے حسن و جمال نے اور ان سے نبی کریمؐ کی محبت نے جناب عائشہ کو نازاں کر دیا تھا۔ نیز بخاری شریف کتاب النکاح باب موعظۃ الرجل ابنتہ میں لکھا ہے کہ جناب عائشہ بہت ہی بقول عمر کے گوری چٹی تھی۔ نیز کتاب ہفوات المسلمین میں بحوالہ مصباح الذیت فی مناقب اہل بیت لکھا ہے کہ نبی کریم کے سکرات الموت جناب عائشہ کے لعاب دہن سے آسان ہوئے تھے کیوں کہ وقت موت حضور نے اس کا چبایا ہوا مسواک اپنے منہ میں رکھا تھا اور آخری بند مذکورہ کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے میر صاحب نے یہ پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حسن کا جلوہ اپنے رسول کو ان کی محبوبہ بیوی عائشہ کے پردہ میں دکھایا تھا۔

ارباب انصاف میر صاحب کے زٹل قافیہ سننے کے بعد میں نے عرض کی کہ قبلہ جس انداز سے آپ حضرت عائشہ کی توثیق فرما رہے ہیں میں آپ کے فاضلانہ پیچوں کو سمجھ گیا ہوں جزاک اللہ آپ کا مطلب ہے کہ جناب عائشہ نبی کی موت میں سورہ یاسین ثابت ہوئی اگر بات درست ہے تو عائشہ نے اپنے باپ ابوبکر کی موت کی تکلیف کو دور کیوں نہ کیا صدیق اکبرؓ پورے پندرہ دن موت کی تکلیف برداشت کرتے رہے اور رب کے حسن کا جلوہ عائشہ کے پردہ میں اس کا اگر مطلب یہ ہے کہ معاذ اللہ خدا تعالیٰ نے جناب عائشہ میں حلول کیا تھا تو پھر نبی پاک بقول امام بخاری کے ہر روز جناب عائشہ سے ہمبستری کس طرح کرتے تھے۔ میں نے کہا قبلہ عالم آپ تو دوسرے ابوھریرہ ہیں آپ موضوع سے باہر چلے گئے ہیں آپ قرآن مجید سے لفظ بنات کا یہ معنی ثابت کریں کہ کسی نبی نے امت کی لڑکیوں کو مجازاً اپنی لڑکیاں کہا ہو۔

لفظ نبات کے معنی کی تحقیق قرآن مجید کی روشنی میں

دوسرے دن صبح صبح قرآن پاک اٹھائے ہوئے میر صاحب نازل ہو گئے اور پارہ نمبر ۱۲ سورہ ھود آیت ۷۸ نکال کر میرے سامنے رکھ دیں اور فرمایا کہ فاضل عراق صاحب پڑھو۔

میں نے اس آیت کو پڑھا قال یٰقوم ھٰؤلاء بناتی ھن اطھر لکم

ترجمہ: جناب لوط نبی نے فرمایا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں موجود ہیں (جنسی خواہش کو تم لڑکوں سے کیوں پورا کرتے ہو) وہ میری بیٹیاں تمھارے لیے مناسب ہیں۔ اس آیت کو پڑھنے کے بعد میں نے کہا کہ قبلہ اس آیت کو تو آپ کے دعوی سے کوئی ربط نہیں ہے۔

میر صاحب نے کہا مثل مشہور ہے نیم حکیم خطرہ جان۔ نیم ملا خطرہ ایمان۔ آپ پہلے میری دلیل کو تو سن لیں اور وہ یہ ہے اہل حدیث وہابیوں کی مایہ ناز اور معتبر کتاب تفسیر کبیر اور نیز تفسیر جمل میں اسی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے وقال مجاھد وسعید بن جبیر اراد بنات قومہ واضافھن الی نفسہ لان اقوام الانسان علی عوض بناتہ علی الاوباش والفجار مستبعد لایلیق لاھل المروۃ فکیف بالانبیاء وایضا بناتہ لاتکفی الجمع العظیم امابنات امتہ ففیھن کفایۃ للکل

ترجمہ

اہل سنت واھل حدیث حضرت مجاہد اور سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ

کہ جناب لوط نے لفظ بناتی سے مراد اپنی امت کی لڑکیاں لی ہیں اور ان کو اپنی لڑکیاں اس لیے کہا تھا کہ چونکہ ہر نبی اپنی قوم پر مہربان ہوتا ہے اور ان کی روحانی پرورش کرتا ہے۔ اسی لیے ان کا روحانی باپ ہوتا ہے۔

اور یہ مطلب آیت کی تفسیر میں سب سے بہتر ہے کیوں کہ کوئی شریف آدمی یہ گوارا نہیں کرتا کہ وہ اپنی لڑکیاں کسی کمینے یا بدکار کو دے۔ جب عام شریف لوگ یہ گوارا نہیں کرتے تو اللہ کے انبیاء کسی طرح کمینے اور بُرے لوگوں کو اپنیاں لڑکیاں دے سکتے ہیں نیز جناب لوط کی لڑکیاں تمام امت کی ضرورت کس طرح پوری کر سکتی تھیں البتہ امت کی لڑکیاں امت کے لیے کافی تھیں۔

نوٹ:

ارباب انصاف مذکورہ حوالہ دکھانے کے بعد میر صاحب کچھ اکڑ گئے۔ اور فرمایا دیکھا وہابی اہل حدیث کے بزرگوں کا فیصلہ کہ بدکار لوگوں کو انبیاء اللہ اپنی لڑکیاں نہیں دیتے اور کفر و شرک سے بڑھ کر اور کوئی بُرائی نہیں ہے۔ پس جن لڑکیوں کے نکاح عتبہ اور عتیبہ کفار کے ساتھ ہوئے تھے یا جس لڑکی کا نکاح جناب عثمان کے زمانہ کفر میں ان کے ساتھ ہوا تھا۔

ان لڑکیوں کو کوئی غیرت مند مسلمان کس طرح اپنے نبیؐ کی صلبی اور حقیقی لڑکیاں مان سکتا ہے۔ عثمان کی دامادی والا افسانہ سفید جھوٹ ہے اور حضرت عثمان کی خلافت کو چمکانے کی خاطر معاویہ کبیر کی سیاست ہے۔

پس جس طرح حضرت لوط نبی نے امت کی لڑکیوں کو مجازاً اپنی لڑکیاں کہا۔ اسی طرح آیت پردہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی امت کی لڑکیوں کو مجازاً نبی کی لڑکیاں فرمایا ہے۔

میں نے میر صاحب کو سر کے بل پھینکا

میں نے کہا قبلہ عالم جس امام اہل حدیث کا قول آپ نے پیش فرمایا ہے وہ ہیں حضرت مجاہد رضی اللہ اور امام اہل حدیث فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں تفسیر سورہ یوسف ذکر عصمت یوسف میں ان کا نام مبارک شاگردان ابلیس میں شمار کیا جاتا ہے پس ان کا قول حجت نہیں ہے۔

میر صاحب نے فرمایا فاضل عراق صاحب عقل کے ناخن لیں مجاہد کی روایات سے صحیح بخاری بھری پڑی ہے اور سیوطی نے لکھا ہے کہ اس نے ۳ مرتبہ عبداللہ بن عباس کو قران سنایا تھا اور ہر آیت کی ہر مرتبہ تفسیر پوچھی میزان الاعتدال میں اس کے امام ہونے پر اجماع لکھا ہے۔

اور شیخ عبدالحق نے تحصیل الکمال میں لکھا ہے کہ مجاہد وہ بزرگ تھے کہ جناب عبداللہ بن عمران کی رکاب پکڑتے تھے۔ پس ان کو شاگرد ابلیس کہنے والا امام رازی خود ابلیس ہے۔

ارباب انصاف جب میر صاحب رافضی نامعقول پھکڑ بازی والی پٹاری کھولنے لگے تو میں نے فوراً بحث کا رخ تبدیل کیا اور عرض کی قبلہ کسی کی اولاد کو اس کے باپ کے علاوہ دوسرے شخص کی طرف نسبت دینا کیا جرم نہیں ہے

میر صاحب نے فرمایا اگر یہ نسبت مجازاً ہو تو کوئی جرم نہیں ہے کیونکہ یہ کام تو خود اللہ تعالیٰ نے بھی کیا ہے اور ثبوت اس کا قران پاک میں موجود ہے۔

قرآن پاک میں اللہ پاک نے کسی غیر کا بیٹا اپنے نبی کی طرف منسوب کر دیا

قرآن پاک پارہ ۱۲ سورہ ھود آیت ۴۵ ونادیٰ نوح ابنہ وکان فی معزل یا بنی ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین

ترجمہ

اور پکارا حضرت نوح نے اپنے بیٹے کو اور تھا وہ بیٹا ایک طرف میں اے بیٹا تو ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا کفار کے ساتھ نہ رہے۔

ارباب انصاف جب میر صاحب نے یہ آیت پیش فرمائی تو میں نے فوراً اعتراض کیا کہ قبلہ عالم وہ تو حضرت نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا یہ آیت آپ کے مدعا کو ثابت نہیں کرتی۔

میرے صاحب نے فرمایا کہ مثل مشہور ہے کہ بچہ جننے والی کے اوپر جو ویسے مدد کرنے والی ہوتی ہے اس کو بہت جلدی ہوتی ہے۔ آپ میری پوری دلیل تو سنیں کتاب اہل سنت و اہل حدیث تفسیر کبیر جلد ۶ سورہ ھود میں لکھا ہے

ونادیٰ نوح ابنہ اختلفوا فی انہ ھل کان ابناً لہ وفیہ اقوال الاول انہ ھذا ابنہ فی الحقیقۃ فانہ ثبت ان والد رسول اللہ کان کافراً و والد ابراھیم کان کافراً فکذا ھھنا القول الثانی انہ کان ابن امرأتہ وھو قول محمد بن علی الباقر وقول الحسن البصری ویروی ان علیاً قرأ ونادیٰ نوح ابنھا والضمیر لامرأتہ وقرأ محمد بن علی وعروۃ بن الزبیر ابنہ بفتح الھاء یرید ان ابنھا

بنز اہل حدیث کی مشہر کتاب فتح القدیر ص۲۰۶ میں لکھا ہے وقیل انہ کان ابن امرأتہ ولم یکن بابنہ

ترجمہ جس لڑکے کو حضرت نوح نے پکارا تھا اس میں یہ اختلاف ہے کہ آیا وہ ان کا حقیقی لڑکا تھا اور اس میں کئی قول ہیں پہلا یہ ہے کہ وہ لڑکا حضرت نوح کا اپنا بیٹا تھا۔ اور دلیل اس کی یہ ہے کہ نبی کا باپ کا معاذ اللہ کافر ہونا اور نیز حضرت ابراہیم کے باپ کا کافر ہونا ثابت ہے پس اسی طرح اس قصہ نوح میں ان کے بیٹے کا کافر ہونا اور حقیقی بیٹا ہونا ثابت ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ لڑکا جناب نوح کا نہ تھا بلکہ ان کی بیوی کا کسی اور شوہر سے وہ بیٹا تھا اس قول کو شیعوں کے امام محمد باقر علیہ السلام نے اور اہل حدیث کے امام حسن بصری نے اختیار کیا ہے اور روایت بھی ہے کہ حضرت علیؑ نے آیت کو ابنہ کے بجائے ابنہا پڑھا ہے اور ضمیر مونث کی جناب نوح کی عورت کی طرف لوٹتی ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے اور حسن بصری نے آیت میں ابنہ پڑھا ہے اور مراد یہ لی ہے کہ وہ نوح کا حقیقی بیٹا نہ تھا بلکہ ان کی بیوی کا لڑکا تھا

نوٹ:

میر صاحب نے فرمایا کہ اہل حدیث کے امام رازی نے اس بیٹے کو نوح کا حقیقی بیٹا ثابت کرنے کے لیے انبیاء کے والدین کا کفر ثابت کیا ہے اور یہ بات رازی صاحب کی بکواس ہے بات حق اور سچی ہے جو حسن بصری کہتا ہے کہ وہ لڑکا جناب نوح کا حقیقی بیٹا نہ تھا بلکہ ان کی بیوی کا وہ کسی اور شوہر کا بیٹا تھا۔ اللہ پاک نے اس لڑکے کو جناب نوح کے گھر رہنے کی وجہ سے مجازاً نوح کا بیٹا کہہ دیا۔ اسی طرح آیت پردہ میں لفظ بناتک سے مراد ہمارے نبی پاک کی لڑکیاں کہہ دیا گیا ہے اور ایک احتمال یہ بھی ہے کہ کچھ لڑکیاں خدیجہ کی بھانجیاں نبی کے گھر کچھ مدت رہی ہیں آیت میں ان کو نبی کی لڑکیاں کہہ دیا ہے

اور اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کے مطابق جناب عثمان کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے معاویہ کبیر کی عثمان کی خلافت کو چمکانے کی خاطر ایک سازش ہے۔

میں نے کہا قبلہ عالم مثل مشہور ہے لوڑ دے ویلے کسی کھوتے نوں پیو آکھیا سی اپنے بوقت ضرورت حسن بصری کے فتوی اسے مدد حاصل فرمائی ہے۔ حالانکہ کتاب اہل حدیث حیوۃ الحیوان سے ثابت ہے کہ یہ صاحب شطرنج کھیلنا جائز جانتے تھے حالانکہ یہ کھیل کھیلنے والا ملعون ہے نیز حسن بصری قدریہ تھا اور قدریہ اس امت کے مجوس ہیں اور سب سے بڑی خرابی حسن بصری میں یہ بات تھی کہ یہ ملعون شخص بقول امام بخاری کے تقیہ کو جائز جانتا تھا۔ قال الحسن التقیہ الی یوم القیمہ بخاری میں لکھا ہے اور بقول وہابیوں کے تقیہ بازی کی تو یہ بھی قبول نہیں ہے

ارباب انصاف میری گزارش کے بعد میر صاحب رافضی نے فرمایا فاضل عراق صاحب مثل مشہور ہے جو ہانڈی میں ہو گا رکابی میں آئے گا۔ چونکہ بچارا حسن بصری وہابیوں کا امام ہے پس جو کچھ مذہب اہل سنت میں تھا اس نے ظاہر کر دیا۔

اگر تقیہ بازی کی تو یہ قبول نہیں ہے تو ابوبکر نے بھی غار میں تقیہ کیا تھا پس ان کی بھی تو یہ قبول نہیں ہے۔

اگر بغیر توبہ کے ابوبکر کی خلافت چل سکتی ہے تو حسن بصری کی امامت بھی چل سکتی ہے۔

میں نے کہا قبلہ جو المعارف لابن قتیبہ ذکر حسن بصری میں لکھا ہے کہ حسن نے ام سلمہ زوجہ نبی کا دودھ پیا تھا اسی لیے اللہ نے اس کو فقہ اور ولایت عطا فرمائی تھی یہ بات درست ہے۔

میر صاحب نے فرمایا جی ہاں اگر یہ ام سلمہ کے بجائے بی بی عائشہ کا دودھ پیتا تو اللہ اس کو ولایت کے بجائے نبوت عطا کرتا۔

جب میر صاحب شرافت سے باہر جانے لگے تو میں نے بحث کو روک دیا اور گزارش کی کہ قبلہ میں آپ کی بات تسلیم کرتا ہوں کہ وہ لڑکیاں ہمارے نبی پاکؐ کی حقیقی لڑکیاں نہ تھیں بلکہ وہ پروردہ تھیں لیکن یہ چیز آپ کا اخلاقی اور دینی

فریضہ ہے کہ آپ بتائیں ان لڑکیوں کا باپ کون تھا ۔

میر صاحب نے فرمایا کہ کسی آیت قرآن یا حدیث شریف سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ جس عورت یا مرد کا باپ معلوم نہ ہو تو اس کو نبی کریم کی نسبت دے دی جائے ۔ جیسا کہ اہل سنت نے عبدالقادر جیلانی کو سید مشہور کر دیا ہے یا کفار نے زمانہ جاہلیہ میں زید کو نبی کا بیٹا مشہور کر دیا تھا فاضل عراق صاحب دیکھئے ہم سب مسلمان ملت ابراہیم بنی ہیں اور جناب ابراہیم کا قصہ قرآن پاک میں کئی جگہوں میں آیا ہے لیکن چودہ سو برس اہل اسلام کو تحقیق کرتے ہوئے گذر گئے ہیں اور آج تک یہ فیصلہ بیچارے اہل سنت علماء نہیں کر سکے کہ حضرت ابراہیم کا باپ کون تھا آذر تھا یا تارح پس جس طرح جناب ابوھریرہ کے باپ کا فیصلہ یا عبدالقادر جیلانی کے باپ کا فیصلہ آج تک نہیں ہو سکا اسی طرح عثمان صاحب کی بیویوں کے باپ کا فیصلہ بھی نہیں ہو سکا ان کا باپ نبی کریم تو یقیناً نہیں ہے اور دوسرا فیصلہ اہل حدیث کے ہاتھوں میں ہے ۔

وہابی اہل حدیث آج تک جناب ابراہیم کا باپ معین نہیں کر سکے

بیانہ واذ قال ابراھیم لابیہ آزر اتتخذ اصناماً الھۃً انی اریک و قومک فی ضلال مبین ۵، پارہ ۷ سورہ انعام

ترجمہ

فرمایا جناب ابراہیم نے اپنے آزر باپ سے کہ آپ بتوں کو خدا مانتے ہیں ۔

ہیں آپ کو اور آپ کی قوم کو روشن گمراہی میں دیکھ رہا ہوں ۔

نوٹ :

مذکورہ آیت کو ایک مرتبہ میر صاحب نے ہمارے سامنے پیش کیا تھا. میں نے قبلہ سے کہا آیت میں صاف لکھا ہے کہ آزر بت پرست جناب ابراہیم کا معاذ اللہ باپ ہے میر صاحب نے فرمایا فاضل عراق صاحب آپ لفظ اب سے دھوکہ نہ کھایئے یہ لفظ قرآن پاک میں چچا پر بھی بولا گیا ہے سورہ بقرہ پارہ ۱ ایت ۱۲۸ میں لکھا ہے کہ قَالُو نَعۡبُدُ الٰھکَ والٰہ آباءکَ ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق کہ جب حضرت یعقوب نے اپنی موت کے وقت اپنی اولاد سے پوچھا کہ تم میرے بعد کس چیز کی عبادت کرو گے تو اولاد نے عرض کی کہ ہم عبادت کریں گے تیرے خدا کی اور تیرے باپوں کے خدا کی باپ تیرے یہ ہیں ابراہیم۔ اسمعیل اور اسحق ۔

نوٹ :

میر صاحب نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل جناب یعقوب کا چچا تھا اس آیت میں لفظ آب چچا پر بولا گیا ہے اسی طرح پہلی آیت میں لا بیہ آزر میں لفظ آب چچا پر بولا گیا ہے ۔

پس ہم شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کے والدین خدا پرست تھے اور جناب ابراہیم کا والد تارخ تھا اور خدا پرست تھا اور جن کی بلا اجرت وکالت آپ کرتے ہیں وہ بھانت بھانت کے عقیدے انبیاء کے والدین کے بارے رکھتے ہیں۔ بعض کا عقیدہ ہے کہ کچھ انبیاء کے والدین خدا پرست تھے اس مسئلہ میں ملا علی قادری اور جلال الدین سیوطی کا پیچ بڑا سخت پڑا ہے اور اہل سنت کے امام اعظم کا فتویٰ شرح فقہ اکبر میں موجود ہے کہ و والدا رسول اللہ ماتا علی الکفر اور کچھ بد دیانت چھاپہ خانوں والوں نے امام اعظم کو

کو رسوائی سے بچانے کی خاطر فتویٰ کو کتاب سے نکال دیا ہے تفصیل کے لیئے
کتاب سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم کو پڑھا جائے ہم نے کہا قبلہ عالم یہ رافضیوں
کی پرانی عادت ہے کہ جو اچھے اچھے امام تھے وہ خود لے لیئے اور رد ہ امام جن کے نسب
مشکوک کردار داغدار ان کو اہل حدیث وہابیوں کے کھاتہ میں ڈال دیا ہے اسی
طرح اچھے عقیدے اپنے مذہب میں رکھ لیے ہیں اور رسوا کرنے والے عقیدے
وہابیوں کے کھاتہ میں ڈال دیئے ہیں ۔

میر صاحب نے فرمایا کہ مثال مدعی سست اور گواہ چست بالکل آپ پر
فٹ آتی ہے۔ انبیاء کے والدین کو کافر کہنا وہابیوں کے اماموں نے مانا ہے اور
فخر سے اپنی کتابوں میں لکھا ہے جاہل وہابی تو بدھوں ہیں ان کو کیا خبر کہ ان کی کتابوں
میں کیا لکھا ہے ان کا زور تو صرف داڑھی مبارک پر ہے۔ امام اہل حدیث اور اہل سنت
حضرت فخر الدین رازی اپنی مایہ ناز کتاب تفسیر کبیر ج ۱۳ ص ۳۸ سورہ انعام آیت ۷۴
میں یہ لکھتے ہیں کہ

المسألۃ الرابعۃ قالت الشیعۃ ان احد من آباء الرسول واجدادہ ما کان
کافرًا وانکروا ان یقال ان والد ابراھیم کان کافرًا وذکروا ان آزر کان عم
ابراھیم وما کان والدہ ثم قال فخر الدین فی مدّے اما اصحابنا فقد زعموا ان
والد رسول اللہ کان کافرًا وان آزر والد ابراھیم کان کافرًا

ترجمہ شیعہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے رسول کے باپ دادا سے کوئی بھی کافر
نہیں تھا اور جناب ابراہیم کے باپ کے کافر ہونے سے وہ سخت انکار کرتے ہیں
اور یہ عقیدت رکھتے ہیں کہ آزر بت پرست ان کا باپ نہ تھا بلکہ چچا تھا۔ اور
ہمارے اصحاب یعنی اہل سنت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے رسول کریم کا باپ
اور حضرت ابراہیم کا باپ کافر تھا (مبارک)

نوٹ :

میں نے کہا قبلہ عالم ایک جھوٹ تو آپ کا ظاہر گیا کہ آپ نے کہا تھا۔ کچھ اہل سنت انبیاء کے باپوں کو خدا پرست مانتے ہیں لیکن امام رازی کے کلام میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

میر صاحب نے فرمایا کہ کتاب اہل سنت تفسیر مظہری صفحہ ۲۶۹ ج ۳ پ سورہ انعام آیت ۷۴ میں لکھا ہے کہ وکان آذر علی الصحیح عماً لابراھیم والعرب یطلقون الاب علی العم

ترجمہ

صحیح [illegible] قول یہی ہے جو شیعوں نے اختیار کیا ہے کہ آزر کافر جناب ابراہیم کا باپ نہ تھا اور قرآن پاک میں ان کو باپ اس لیئے کہا گیا ہے کہ عرب لوگ باپ کو چچا پر بولتے تھے۔

تفسیر کبیر اور تفسیر مظہری سے یہ ظاہر ہو گیا کہ وہابیوں کا جناب ابراہیم کے باپ کے بارے سخت اختلاف ہے اور آج تک ۱۴۰۰ھ تک آنجناب کا والد معین نہیں کر سکے پس جب ابراہیم جیسے بزرگ نبی کے والد کو وہابی معین نہیں کر سکے تو اگر

شیعوں نے جناب عثمانؓ کی بیویوں کے باپ کو معین نہیں کیا تو کیا حرج ہے

خلاصۃ الکلام

قرآن پاک میں ایسے لفظ زیادہ ہیں جو معنی مجازی پر بولے جاتے ہیں

مثلاً حضرت نوح کی بیوی کے لڑکے کو مجازاً نوح کا بیٹا کہا گیا ہے حضرت لوط کی امت کی لڑکیاں کو مجازاً جناب لوط کی بیٹیاں کہا گیا ہے اسی طرح قرآن پاک، آیت پردہ میں امت کی لڑکیوں کو مجازاً ہمارے نبی صلعم کی لڑکیاں کہا گیا ہے ۔

ارباب انصاف میر صاحب رافضی جس طرح پینترہ بدلنے میں ماہر ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے۔ میں نے ان سے گذارش کی کہ قبلہ آپ کو کیا مجبوری ہے کہ آیت پردہ میں آپ لفظ بنات، کا مجازی معنی مراد لیتے ہیں کیا صرف جناب عثمان سے دشمنی ہے یا کوئی اور وجہ ہے ۔

میر صاحب نے فرمایا کہ عثمان صاحب کی دشمنی سے بھی ہمیں انکار نہیں ہے اور قرآن پاک میں اگر بنا تک سے نبی پاک کی حقیقی لڑکیاں مراد لی جائیں تو کئی کفار کو مثلاً عتیبہ عتبہ اور ابوالعاص جیسے کافروں کو نبی کریم کا داماد ماننا پڑتا ہے اور اس بات میں ہمارے نبی کی توہین ہے میں نے کہا قبلہ عالم آیت پردہ میں ازواجک ونساء المومنین سے مراد ہے امت کی لڑکیاں پس اگر بناتک سے بھی امت کی لڑکیاں مراد ہوں تو تکرار بلا فائدہ ہے ۔

میر صاحب نے اس جگہ یہ ٹانگا لگایا کہ ازواج نبی کریم کی طرف اور نساء مؤمنین کی طرف مضاف ہوگئی ہیں اور مراد ان سے شادی شدہ عورتیں ہیں مطلقہ اور کنواریاں باقی رہ گئی ان کو بناتک سے ذکر فرمایا ہے ۔

ارباب انصاف جب میں میر صاحب کے مجازیت والے چھرلوں سے عاجز آگیا تو میں نے پھر گذارش کی کہ قبلہ اس مجازیت والی توپ کے علاوہ بھی آپ کے پاس کوئی ہتھیار ہے تو پھر میر صاحب نے اس طرح محقق بننے کی کوشش شروع کردی کہ اگر آیت میں بناتک سے امت کی لڑکیاں مراد لینے سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے تو لفظ بناتک سے مراد حضرت زہرا ہیں

اور جمع کا لفظ واحد پر تعظیم کے لیے بولا گیا ہے۔
میں نے کہا قبلہ آیت میں حکم تکلیفی ہے اور اس کا تعظیم سے کوئی ربط نہیں
ہے انھوں نے فوراً یہ فرمایا کہ آیت مباہلہ میں بھی حکم تکلیفی ہے پس جس طرح نساء
جمع کا ہے لفظ اور مراد اُس سے حضرت زہرا ہیں اسی طرح بنا تک جمع کا لفظ
ہے اور مراد اس سے صرف حضرت زہرا ہیں

میں نے میر صاحب کو سر کے بل پھینکا

میں نے کہا قبلہ عالم اگر آپ حضرت عثمان ذوحیا کو داماد نبی نہیں مانتے
تو کیا حرج ہے اگر وہ داماد رسول نہیں تھے تو ان میں اور بہت سے فضائل موجود
تھے جناب عثمان کو ایک شرف تو یہ حاصل ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں
موجود تھے۔

دوسرا شرف ان کا یہ ہے کہ ان کی حکومت کے وقت کئی علاقے فتح ہوئے ہیں
میر صاحب یہ سن کر یوں چہکنے لگے کہ اگر نبیؐ کے زمانہ میں موجود ہونا ہی فضیلت
ہے تو پھر فضیلت کا سب سے بڑا تاج حضرت ابلیس کے سر پر ہے کیوں کہ
آدم سے لے کر جناب احمد مصطفیٰؐ تک اس نے تمام انبیاء کا زمانہ پایا ہے
اور اگر فتوحات ملکی ان کی فضیلت کی دلیل ہیں تو ہلاکو خاں اور یزید اور ہارون
رشید کے زمانہ میں بھی فتوحات ملکی بہت ہوئی ہیں حالانکہ ہلاکو خاں
بڑا ظالم بھی تھا اور تاریخ الخلفاء طبقات الکبریٰ میں لکھا ہے کہ یزید اپنی
ماؤں سے، بہنوں سے اور بیٹیوں سے ہمبستری کرتا تھا اور ہارون رشید
نے بھی اپنی ماں سے ہمبستری کی تھی۔ پس اپنی حکومت چمکانے کی خاطر سب

نے فتوحات کی ہیں۔

میں نے کہا قبلہ جناب عثمان کو تو خلافت بھی ملی ہے میر صاحب نے فرمایا کہ ابوبکر کے وقت موت عثمان نے وصیت نامہ میں اپنی طرف سے خلافت کی خاطر عمر کا نام لکھ دیا تھا۔

پس عمر نے اپنی موت کے وقت شوریٰ والی ایسی ہیرا پھیری کی کہ جسے عثمان کے احسان کا بدلہ ان کو دے دیا۔ جناب ابوبکر اور حضرت عمر اور جناب عثمان نہ تو عوام مسلمانوں کے چنے ہوئے لیڈر تھے اور نہ ہی خدا و رسول کے چنے ہوئے تھے بلکہ چور دروازے سے آئے تھے اور حکومت پر قابض ہو گئے تھے اور بعد میں ان کی مقبولیت پارٹی بعث پر تھی۔ دنیاوی مقبولیت تو جناب اندرا گاندھی کو بھی حاصل ہے۔

رافضی صاحبان دامادی عثمان کے پہلے روز سے منکر ہیں کتاب الاستغاثہ اور میر صاحب کی واویلا

ایک دن میں نے میر صاحب سے گذارش کی کہ قبلہ عالم آج آپ دامادی عثمان کا انکار کرتے ہیں اگر آپ کے پہلے زمانہ کے علماء نے بھی دامادی عثمان کا انکار کیا ہے تو براہ کرم ثبوت پیش فرمادیں کچھ دیر تو میر صاحب کی زبان مبارک رک گئی اور پھر اچانک کرنٹ آگیا اور کتابوں کی

پٹاری سے ایک بوسیدہ کئی جگہوں سے پھٹی ہوئی پرانی کتاب نکالی اور فرمایا سنو فاضل عراق صاحب سید ابو القاسم علی بن احمد بن موسیٰ بن الامام محمد تقی علیہ السلام ہمارے نانویں امام کے پوتے کا بیٹا ہے اور تین سو باون ہجری میں وفات پائی ہے

اور اسی سید ابو القاسم نے کتاب الاستغاثہ فی بدع الثلاثہ تصنیف فرمائی ہے اور جن کی بلا اجرت وکالت آپ کرتے ہیں ان کے اس کتاب میں پول کھولے ہیں کتاب استغاثہ کے صفحہ ۶۸ میں علامہ ابو القاسم لکھتے ہیں کہ کان محالاان یزوج رسول اللہ ابنتہ من کافرین من غیر ضرورۃ دعت الی ذالک وھو مخالف لھم فی دینھم عارف بکفرھم والحادھم ناممکن ہے کہ نبی پاک نے کفار کو دو لڑکیاں دی ہوں کیوں کہ حضور کو کیا غرض تھی اس کام کے لیئے اور آنجناب تو کفار کے دشمن تھے۔

میں نے کہا قبلہ عالم آپ کو جناب عثمانؓ سے اتنی سخت دشمنی ہے کہ آپ ان کی مخالفت میں قیاس کو بھی حلال فرما لیتے ہیں۔ کفار کے نکاح پر جناب عثمان کے نکاح کا قیاس کرنا بالکل جائز نہیں ہے۔

میر صاحب نے فرمایا عثمان صاحب کی بلا اجرت وکالت نے آپ کی عقل چٹ کر دی ہے۔ جھگڑا تو انھیں لڑکیوں کا ہے کہ جو پہلے عتبہ و عتیبہ اور ابو العاص کفار کے ساتھ بیاہی گئی تھیں اور پھر طلاق کے بعد دو کا نکاح عثمان کے ساتھ ہوا۔ پھر علامہ موصوف نے لکھا ہے کہ لما ھسز ھذا بطل ان تکونا ابنتیہ

ترجمہ: جب نبی کریم کے لیئے کفار کو رشتہ دینا درست نہیں (اور چونکہ ان لڑکیوں کے کفار کے ساتھ رشتے ہوئے ہیں۔ پس ان کا نبی کریم کی لڑکیاں ہونا باطل ہو گیا۔

پھر لکھتے ہیں۔ وصح لنا فی ماروۡا مشائخنا من اھل العلم عن الائمۃ من اھل البیت علیھم السلام

ترجمہ:

ہمارے بزرگ علماء نے جو صحیح روایت اہل بیت النبوۃ سے ہم تک پہنچائی ہے وہ یہ ہے کہ جناب خدیجہ کی ایک بہن تھی۔ ماں کی طرف سے جن کا نام تھا ہالہ اور اس ہالہ کی شادی قبیلہ بنو مخزوم کے ایک شخص سے پہلے ہوئی۔ پھر دوبارہ اس کی شادی قبیلہ تمیم کے ایک مرد ابو ھند سے ہوئی تھی۔ اس مرد سے ہالہ کی دو لڑکیاں پیدا ہوئی تھیں جن کا نام زینب اور رقیہ تھا۔ پھر ابو ھند مر گیا ہالہ بیوہ ہو گئی۔

وکانت ھالۃ اخت خدیجہ فقیرۃ وکانت خدیجۃ من الاغنیاء الموصوفین بکثرۃ المال اور ہالہ ایک مسکین عورت تھی اور ان کی بہن خدیجہ مالدار اور دولت مند تھی ہالہ کے بیوہ ہونے کے بعد خدیجہ نے اس کو اور اس کی دو لڑکیوں کو اپنے گھر میں رکھ لیا پھر جب خدیجہ کی شادی رسول کے ساتھ ہو گئی تو کچھ دنوں کے بعد ہالہ بھی مر گئی اور اس کی دو لڑکیوں کو خدیجہ اور نبی کریمؐ نے پالا تھا۔

فکان سنۃ العرب فی الجاھلیۃ من یربی یتیما ینسب ذالک الیتیم الیہ اور اسلام آنے سے پہلے عرب کا یہ طریقہ تھا کہ جو شخص کسی یتیم کو پالتا تھا عرب لوگ اس بچہ کو اس شخص کی لڑکی یا لڑکا مشہور کر دیتے تھے۔

نوٹ:

میر صاحب نے کہا کہ اصل بات تو یہ ہے کہ جو ہمارے مولانا نے کتاب استغاثہ میں ذکر کی ہے لیکن عثمان صاحب کے گدی نشین معاویہ بن ھند چار یاری نے عثمان

کی خلافت چمکانے کی خاطر اور پھر معاویہ کبیر کے گدی نشینوں نے اسی غرض کی خاطر اس قصہ کو بگاڑنے کے لئے بڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔

پس عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے وہ تو ایک بدو عرب ابو ھند کے داماد تھے اور اس دامادی میں ان کے ساتھ کفار بھی شریک ہیں پس ایسی دامادی پر فخر کرنا شرم کی بات ہے

جناب عثمان کی نبی کریم سے رشتہ داری کو تباہ کرنے کی خاطر میر صاحب کی ایک اور زہریلی تحقیق ثبوت

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المعارف ص۵۹ ذکر ازواج النبی
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ ص۴۱۷/۵
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص۲۶۳/۱ باب ۳
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص۳ ذکر ھند

وکانت ولدت لہ ھند بن ابی ھالہ فتزوجھا رسول اللہ بعدہ ولم ینکح علیھا امرأۃ حتی ماتت وربی ابنھا ھند فکان ربیبہ وکان یقول ھند انا اکرم الناس آباءً واماً واخاً واختاً ابی رسول اللہ وامی خدیجۃ واختی فاطمہ

ترجمہ: بناش بن زرارہ تمیمی ابو ہالہ سے خدیجہ کی شادی ہوئی اور ایک

بچہ جنا جس کا نام ہے هند ابو ہالہ کی موت کے بعد خدیجہ سے نبی کریم نے شادی کی اور جب تک خدیجہ زندہ رہی حضور نے کسی اور عورت سے شادی نہیں فرمائیں اور نبی پاک نے خدیجہ کے لڑکے هند کو پالا اور یہ هند فخر سے کہتا تھا کہ میں لوگوں سے بہت اچھا ہوں ماں باپ اور بھائی بہن کے لحاظ سے میرا باپ رسول اللہ میری ماں خدیجہ ام المومنین ہے اور میری بہن حضرت فاطمہ زہرا ہے ۔ میرا بھائی قاسم ہے

نوٹ :

اصابہ اور اسد الغابہ میں صاف لکھا ہے کہ هند بن ابی ہالہ نبی کریم کا پروردہ بیٹا تھا ۔

ارباب انصاف دیکھا آپ نے اس رافضی میر صاحب کی چالاکی کو اس نامعقول کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح هند بن ابی ہالہ نبی کریم کا پالا ہوا بیٹا تھا ۔ اسی طرح رقیہ و ام کلثوم نبی کریم کی پالی ہوئی بیٹیاں تھیں ۔ البتہ هند بن ابی ہالہ نے خود دعویٰ کیا ہے کہ میرا باپ رسول اللہ ہے اور رقیہ و ام کلثوم نے خود یہ جرأت نہیں کی ۔ بلکہ عثمان صاحب کے گدی نشین جناب معاویہ بن هند چار یاری نے عثمان کی عزت افزائی اور ان کی حکومت کو چمکانے کی خاطر ان کی دو بیویوں کو نبی کریم کی لڑکیاں مشہور کر دیا ۔

محترم قارئین مذکورہ حوالہ سے صرف اہل حدیث کو الزام دیا جا سکتا ہے ورنہ شیعہ صاحبان کی کتاب استغاثہ میں تو یہ لکھا ہے کہ یہ هند بن ابی ہالہ زینب اور رقیہ کا ماں باپ کی طرف سے بھائی تھا چونکہ ان کی ماں ہالہ خدیجہ کی بہن گمنام تھی اور خدیجہ مشہور تھی اور اس نے ان بچوں کو پالا بھی تھا ۔

پس هند کے دعویٰ سے کہ میرا باپ رسول اللہ ہے اور خدیجہ کے ان کو پالنے سے بنو امیہ کو موقع مل گیا اور انھوں نے ان سب بچوں کو رسول اللہ کی اولاد اور خدیجہ مشہور کر دیا ورنہ خدیجہ نے تو کئی قریشی سرداروں کے پیغام نکاح کو ٹھکرا دیا تھا ۔

پس ناممکن ہے کہ اس عالی مرتبت خاتون نے کسی گمنام جنگلی بدو عرب سے نکاح کیا ہو۔ پس جس طرح نبی کریم سے پہلے خدیجہ کی شادی فرضی اور من گھڑت ہے اسی طرح رقیہ اور زینب کے اولاد نبی ہونے کی کہانی جھوٹی ہے۔

میں نے میر صاحب کو سر کے بل پھینکا

میں نے کہا کہ قبلہ عالم ھند ابن ابی ہالہ کا رسول اللہ کو باپ اور خدیجہ ام المومنین کو ماں کہنا کوئی جرم نہیں ہے کیونکہ صدیق اصغر عمر فاروق کی بیٹیوں کو سب وہابی لوگ ام المومنین کہتے ہیں۔ حالانکہ میں نے آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ ثابت کریں کہ نبی پاک سے شادی کے بعد جناب عائشہ اور حضرت حفصہ کے پیٹ سے کوئی مومن پیدا ہوا ہو بندہ خدا ان کے پیٹ سے حمل بھی سقط نہیں ہوا پس جس طرح یہ دونوں بغیر بچہ جننے کے تمام لوگوں کی مائیں بن گئی ہیں۔

اسی طرح اگر ھند بن ابی ہالہ نے خدیجہ سے ولادت کے بغیر ان کو ماں کہہ دیا ہے تو کیا حرج ہے۔

میر صاحب نے کہا فاضل عراق صاحب آپ خوب پھنسے ہیں بقول آپ کے عائشہ اور حفصہ بغیر بچے جننے کے جس طرح لوگوں کی مائیں بن گئی ہیں۔ اسی طرح زینب و رقیہ، ام کلثوم کی ولادت خدیجہ اور نبی پاک سے نہیں ہوئی صرف عثمان صاحب کی عزت افزائی کی خاطر بنو امیہ نے نبی پاک اور خدیجہ کو ان بچیوں کے والدین مشہور کر دیا ہے۔

پھر میر صاحب نے یہاں بیہ تاصلانہ بیچ بھی لگا دیا کہ زینب کو وہابی علماء نے خود ابو ہالہ کی لڑکی تسلیم کیا ہے۔ اہل حدیث کی معتبر کتاب سیرت ابن ہشام

صـ ۶۴۳ ج ۴ ذکر ازواج نبی اور اہل حدیث کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صـ ۲۶۴ باب ۲
ذکر من خطبب خدیجہ میں لکھا ہے کانت خدیجۃ قبل النبی عند ابی ھالہ
فولدت لہ ھند بن ابی ھالہ و زینب ابی ھالہ

ترجمہ

حضرت خدیجہ نبی کریم سے نکاح کرنے سے پہلے ابی ہالہ کے نکاح میں تھیں اور دو بچے جنے تھے ایک بیٹا اور
ایک بیٹی زینب بنت ابی ہالہ پس زینب نبی کی بیٹی نہ تھی۔ بلکہ ابو ہالہ کی بیٹی تھی۔

اور اگر عثمان کی عزت افزائی کا درمیان میں چکر نہ ہوتا تو باقی دو کو بھی مان جاتے
کہ وہ بھی نبی کی لڑکیاں نہیں ہیں۔

میں نے کہا کہ قبلہ عالم صرف ایک بات پر اتفاق ہوا کہ زینب نبی کی بیٹی نہ تھی
لیکن یہ اختلاف تو موجود ہے۔ وہابی کہتے ہیں زینب خدیجہ کی بیٹی تھی اور شیعہ
صاحبان کہتے ہیں کہ وہ خدیجہ کی بھانجی تھی۔

دامادیٔ عثمانؓ کی حفاظت کا آخری مورچہ حیات القلوب جس کی میر صاحب نے اینٹ سے اینٹ بجادی

ایک دن میں نے میر صاحب رافضی پھکڑ باز نامعقول سے کہا کہ قبلہ آپ
عثمان کے داماد ہونے سے انکار کرتے ہیں کبھی اپنی کتاب حیات القلوب کو بھی
پڑھ لیتے تاکہ آپ کی تلخی اور ترشی میں کچھ کمی آجاتی۔

میر صاحب نے جب حیات القلوب کا نام سنا تو فرمانے لگے کہ عثمانؓ دکیلوں

کے پاس فضیلت عثمان کی حفاظت کا آخری اور مضبوط مورچہ صرف حیات القلوب ہے لیکن رواداری اور نیز ملک وقوم کے اتحاد کی خاطر ہم خاموش تھے اور حیات القلوب کی روایات پر جرح نہیں کرتے تھے ۔ مگر ہماری خاموشی کو عثمان کے دکیلوں نے ہماری کمزوری سمجھ لیا خوارج و نواصب یزیدی وہابی ملوانوں نے طعنے مار مار کر ہمارے جگر کو چھلنی کر دیا اور ہمیں مجبور کیا کہ عثمان صاحب کے اس حفاظتی مورچہ کی ہم اینٹ سے اینٹ بجادیں ۔ موت اور زندگی میرے اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔

ما کشتی در آب انداختیم ہر چہ بادا باد

میں نے کشتی پانی میں ڈال دی ہے جو ہوگا وہ دیکھا جائے گا فاضل عراق صاحب سنو پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے مولا علی کا دشمن یا ولد الزنا ہے یا ولد الحیض ہے یا علت ام بنہ کا مریض ہے اور جو مشائخ الحدیث یزیدی وہابیوں کے ہیں اور حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں ان کے بارے آپ خود فیصلہ کریں ۔

باقی رہا حیات القلوب کا قصہ تو اس کی تمام روایات جن سے فضیلت عثمان کی بو بھی آتی ہے وہ بلا سند ہیں بے مہار اونٹ ہیں ہم ان کے ذمہ دار نہیں ہیں ۔

ارباب انصاف میر صاحب کی مذکورہ تلخ کلامی کے بعد میں نے گذارش کی کہ قبلہ مجھے پہلے سے امید تھی کہ آپ اپنی پرانی عادت کے مطابق پھکڑ بازی ضرور کریں گے اور روایات کو ضعیف اور بلا سند کہہ کر جان چھوڑ گئے یہ جواب کہ روایات ضعیف ہیں یہ تھکے چبائے ہوئے ہیں اگر ہمت اور جرأت ہے تو کسی نئی تحقیق کا جلوہ دکھائیں یہ سن کر میر صاحب کو جلال آیا باسی ہانڈی میں ابال آیا اور فرمایا کہ سنو اب ہم حیات القلوب کی روایات کو لے کر ایک ایک روایت پر بحث کرتے ہیں اور فضیلت عثمان کے پرخچے اڑاتے ہیں تاکہ اگر عثمانی وکلا میں کچھ غیرت وشرم ہو تو پھر حیات القلوب کو شیعوں کے خلاف پیش کرنے کی جرأت ہی نہ کریں ۔ البتہ اس رسالہ

کا اختصار بھی ہمیں ملحوظ ہے ہم روایات پر صرف جرح کریں گے۔ اگر کسی کو روایات دیکھنے کا شوق ہو تو وہ خود حیات القلوب فارسی کو پڑھے

حیات القلوب کی روایت بحوالہ کلینی و قطب راوندی پر جرح

اس روایت میں ۲ ۱ اتیرہ مرتبہ لفظ ملعون آیا ہے پھر جھوٹا۔ بیحیا منافق زناکار۔ کفر نفاق علیہ اللعن کے القاب بھی آئے ہیں۔ میں شیعہ مناظرین سے گزارش کروں گا کہ جب مخالف یہ روایت پیش کریں تو آپ یہ القاب پڑھ کر مجمع کو سنائیں اور مقابل سے بار بار سوال کریں کہ آل نبی نے جس کو تیرہ مرتبہ ملعون کہا ہے وہ کون ہے بے حیا۔ منافق کا جسے خطاب دیا ہے وہ کون ہے۔ زناکار۔ کفر و نفاق۔ علیہ اللعن کے جس کو طعنے ملے ہیں وہ کون ہے نیز اس روایت میں نعثل کو رقیہ کا قاتل قرار دیا گیا ہے۔ مخالف سے بار بار سوال کریں کہ مومنہ کے قاتل کی سزا قرآن پاک میں لکھی ہے جہنم ہے یا کچھ اور ہے نیز اس روایت میں یہ بھی لکھا ہے کہ قتل رقیہ کے وقت نبی کریم مدینہ میں تھے حالانکہ تمام دوسرے مورخین نے لکھا ہے کہ اس وقت حضور مدینہ میں نہ تھے جنگ بدر میں گئے ہوئے تھے نیز اس روایت میں رقیہ کی وفات کی رات اس کے شوہر کا کنیز سے زنا کرنا بھی لکھا ہے اگر مخالف یہ کہے کہ مذکورہ الفاظ اور القاب و خطابات آل نبی نے نہیں فرمائے اور بعد میں روایت میں ملائے گئے ہیں تو ہم یہ عرض کریں گے کہ پھر ساری روایت قابل اعتبار نہ رہی اگر کوئی صاحب انصاف اس روایت کو مانے گا تو تمام کو مانے گا اور اگر نہیں مانے گا تو تمام کو نہیں ملنے گا

آدھا خواب سچا اور آدھا جھوٹا نہیں ہو سکتا ہے نیز اس کا راوی یزید بن خلیفہ ہے جس پر اسی رسالہ میں مفصل جرح ہو چکی۔ یہ شخص کبھی مقتولہ کو رقیہ اور کبھی زینب ظاہر کرتا ہے حالانکہ نعش کی مسی بیوی کا نام زینب نہیں ہے۔

میں نے میر صاحب سے کہا کہ قبلہ اس روایت کے ساتھ آپ کے مجلسی نے بسند معتبر کیوں لکھ گئے ہیں۔

میر صاحب نے فرمایا وہابیوں کو چکر دینے کی خاطر مقصد ان کا یہ تھا کہ رقیہ کا قاتل تیرہ مرتبہ ملعون ہے بسند معتبر اور اس مسئلہ کے بارے میں کہ رقیہ آیا نبی کریم کی حقیقی بیٹی تھی مذکورہ روایت خاموش ہے پس اس روایت سے عثمان صاحب کو داماد رسول ثابت کرنا سفید جھوٹ ہے۔

۲- حیات القلوب کی روایت بحوالہ کلینی بسند موثق پر جرح

اس روایت میں میر صاحب نے یہ ٹانکا لگایا کہ اس میں بھی لکھا ہے علیہ اللعن شیعہ مناظر کا فرض ہے کہ مقابل سے سوال کرتے کہ علیہ اللعن کا مصداق کون ہے اور کتاب بھی فارسی والے دکھائے۔

میں نے کہا قبلہ ترجمہ بھی تو آپ کی رافضی برادری نے کیا ہے اس کو قبول کرنے سے آپ کو تکلیف کیوں ہوتی ہے۔

میر صاحب نے فرمایا ترجمہ پاکستان میں ہوا ہے اور یہاں کا ماحول اور ہے پس مترجم نے تقیہ کیا ہے اور با امر مجبوری کچھ الفاظ کا ترجمہ ختم کر دیا تاکہ

فساد نہ ہو میں نے آخر میں قبلہ پر یہ چوٹ لگا دیں کہ تقیہ والی توپ آپ کی لاجواب ہے قبلہ نے مجھ پر گولی داغ دی کہ بیت الحزن میں یار غار کی جان بھی تو تقیہ نے بچائی تھی۔

میں نے کہا بسند موثق کا مطلب کیا ہے قبلہ نے فرمایا علیہ اللعن بسند موثق اور اس روایت میں بھی صلبی لڑکی یا غیر صلبی لڑکی کی تحقیق نہیں ہے۔ پس عثمان کا دامادِ نبیؐ ہونا سفید جھوٹ ہے نیز اس کے بعد والی روایت میں بھی رقیہ کی موت کے وقت نبی کریم کی مدینہ میں موجودگی دکھائی گئی ہے جو کہ درایت میں درست نہیں ہے اور جب آدھی روایت غلط ہے یا مشکوک ہوگئی ہے تو کوئی صاحب انصاف دوسری آدھی کو بھی تسلیم نہیں کرے گا

حیات القلوب کی روایت بحوالہ ابن ادریس بسند صحیح پر جرح

میر صاحب نے فرمایا اس روایت میں بھی لفظ منافق آیا ہے اور شیعہ مناظر کا فرض ہے کہ مقابل سے بار بار سوال کرے کہ وہ منافق کون ہے۔ نیز روایت میں بھی لکھا ہے کہ ایک منافق کا نام امام نے تقیہ کی وجہ سے نہیں بتایا معلوم ہوا کہ یہ روایت بھی مقام تقیہ پر صادر ہوتی تھی پس اس روایت سے بھی حضرت عثمان کی دامادی کو ثابت کرنا سفید جھوٹ ہے

ارباب انصاف قبلہ میر صاحب نے یہاں بھی تقیہ والا چھرلو پھیر دیا ہے اور میرے لیئے یار غار کا بیت الحزن میں تقیہ کرنا ہی ایک مثال تھی جسے بیان کر کے میں نے جان چھوٹائی۔

۴ - حیات القلوب کی روایت

بعنوان عیاشی روایت کردپر جرح

میر صاحب نے فرمایا کہ یہ روایت بلا سند ہے اس کے لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے آخر میں لکھا ہے اللہ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما و لھم عذاب مھین پ ۴ آل عمران ع ۱۸

جن کفار کو اللہ مہلت دیتا ہے آپ گمان نہ کریں کہ یہ مہلت ان کے لئے بہتر ہے خدا ان کو مہلت دیتا ہے کہ وہ بڑے گناہ گار ہو جائیں اور قیامت کے دن ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے اس آیت کو پیش کرنے کے بعد میر صاحب نے فرمایا کہ تصیحۃ الشیعہ میں احتشام الدین خارجی کا یہ اعتراض کہ بقول شیعوں کے عثمان نے ایک لڑکی کو قتل کیا پس جب ایک کو قتل کیا تو دوسری اسے کیوں دی گئی۔ اور عثمان کو نبی کریم نے سزا کیوں نہ دی ہم کہتے ہیں کہ عثمان کے گھر نبی کی اپنی لڑکی کوئی بھی نہ تھی معاویہ نے اس کی دو بیویوں کو نبی کی لڑکیاں مشہور کر دیا تھا اور انھیں پر عثمان ظلم کرتا تھا۔

پس عثمان کے مظالم دکھانے کی خاطر مجلسی مرحوم نے وہ روایات حیات القلوب میں لکھ دیں۔ اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیئے فرعون لعین نے خدائی دعویٰ کیا تھا اور جو شخص اس کو خدا نہیں مانتا تھا۔ اس کو فرعون سزا دیتا تھا۔ بنی اسرائیل کے بچوں کو ذبح کرنا اور آسیہ بنت مزاحم کو فرعون کا ہر روز مارنا اور اس بی بی کا ہر روز خدا کو

کو پکارنا قرآن پاک میں لکھا ہے بلکہ فرعون نے اپنی بیوی کو مار مار شہید کر دیا تھا باقی مخلوق پر بھی ظلم کے پہاڑ توڑ دیئے تھے تو خدا نے فرعون کو سزا کیوں نہ دی اس کو مہلت کیوں دی کیا خدا تعالیٰ کو اپنی مخلوق پیاری نہیں ہے۔ عثمان کو نبی کریم نے سزا اس لیئے نہ دی کہ حضور پاک نے خدائی طریقہ پر عمل کیا تھا۔ جس طرح فرعون نے اپنی بیوی کو قتل کیا تھا اسی طرح عثمان نے اپنی بیوی کو قتل کیا تھا۔ جس طرح خدا نے فرعون کو دنیا میں سزا نہیں دی اسی طرح نبی کریم نے عثمان کو دنیا میں سزا نہیں دی دونوں کا مقدمہ قیامت کے دن چلے گا۔ نیز یہ روایت بھی ہے کہ کئی منافقین کے بارے صحابہ کرام نے حتی کہ جناب عمر نے بھی نبی کریم سے ان کے قتل کرنے کی اجازت طلب کی لیکن نبی کریم نے فرمایا کہ رہنے دو اس بات کو لوگ کہیں گے کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرواتا ہے۔

دنیا میں کئی ظالم گزرے ہیں جو ہر روز مخلوق خدا پر ظلم کرتے رہے اور خدا تعالیٰ ان کو ہر روز تازہ رزق اور زندگی دیتا رہا اور سزا ان کو قیامت کے دن دے گا مجلسی نے ان روایات کے ذریعہ عثمان کی ظالمانہ کاروائیاں دکھائی ہیں اور یہی ان کا ان روایات کے ذکر کرنے سے مقصد تھا۔ پس ان روایات سے رقیہ یا ام کلثوم کا نبیؐ کی حقیقی بیٹی ثابت ہونا محال ہے پس عثمان کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے۔

ارباب انصاف آخر میں میر صاحب نے یہ فاضلانہ پیچ بھی لگائے کہ وہابی لوگ حیات القلوب کی عبارات کو توڑ موڑ کر پیش کرتے ہیں اور ہمارے شیعہ صاحبان ان کو پڑھ کر پریشان ہو جاتے ہیں۔ لیکن پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے

سہ باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

توحید کی امت سینوں میں ہے ہمارے
آسان نہیں مٹانا نام ونشان ہمارا

۵۔ حیات القلوب کی روایت بحوالہ قرب الاسناد پر جرح

میر صاحب نے اس روایت کے ہمارے فرمایا کہ اس میں بھی وہی لفظ ملعون لکھا ہے جس کو آل نبیؐ ملعون کہیں ہم اس کو کیا کہیں اور راوی بھی اس کا مسعدہ بن صدقہ ہے جو کہ سنی تھا۔

میں نے کہا قبلہ میر صاحب آج آپ کہیں اپنے ملنگوں کے ڈیرہ سے اُٹھ کر تو نہیں آئے ہوش سے بات کریں اگر مسعدہ بن صدقہ اس کا راوی سنی تھا تو لفظ ملعون آپ کے مولانا نے روایت میں خود ملایا ہے کیوں کہ وہابی لوگ تو شیطان اور یزید پر بھی لعنت کرنے سے ڈرتے ہیں۔

میر صاحب نے فرمایا فاضل عراق صاحب آپ کو کیا معلوم یہ ان پڑھ ملوانے داڑھیاں بڑھا کر مساجد میں امام بن بیٹھے اور غانہ خدا میں یہ بدکار جو ظلم کرتے ہیں خود اہل سنت کو اور پولیس والوں کو معلوم ہے دین اسلام کے بارے میں تو یہ لوگ ابوجہل ہیں اور بے شرم ایسے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق اکبر جناب عمر صدیق اصغر اور عثمان صاحب کو اپنے ہاتھوں سے مساجد یا دوسری دیواروں پر برا بھلا لکھ کر پھر تھانہ میں جا کر وہ غلط تحریریں غریب شیعوں کے سر تھوپ دیتے ہیں لیکن چونکہ حکومت کو اور پولیس کو ان بدکاروں کی بری حرکات خوب معلوم ہیں پس وہ رفع دفع کر دیتے ہیں۔ میں نے کہا قبلہ میر صاحب

شرافت سے بات کریں کان ابوبکو سیاپا کا جلوہ نہ دکھائیں۔ پھکڑبازی کی پٹاری بند کریں۔

میر صاحب نے کہا عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے اور اس جھوٹ کو پکا کرنے کی خاطر معاویہ کبیر نے ایسی روایات بنوائیں جن میں عثمان صاحب کی دامادی کا ذکر بھی ہے اور عثمان کو برُے الفاظ سے یاد بھی کیا گیا ہے اور معاویہ کو صرف اپنی حکومت سے غرض تھی اسلام اور صحابہ کرام کی عزت سے اس کو کوئی تعلق نہ تھا غرض معاویہ کی ان روایات سے یہ تھی کہ شیعہ صاحبان ان روایات سے دھوکہ کھا جائیں گے اور عثمان کی مذمت والی روایات کو صحیح سمجھ لیں گے اس چالاکی سے وہ عثمان کو داماد نبیؐ مان لیں گے۔ نبیؐ کی دامادی سے تو ابوبکر و عمر بھی محروم رہے بچارے عثمان کی کیا حیثیت تھی۔

شیعہ علماء نے ان روایات کو قبول نہیں کیا اپنی کتابوں میں صرف اس لئے لکھا ہے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ معاویہ کی نگاہ میں عثمان کی کوئی قدر نہ تھی چونکہ معاویہ کی حکومت عثمان کی حکومت اور اس کی قتل کی وجہ سے تیار ہوئی ہے اس لئے معاویہ عثمان کو اچھالتا رہا۔

۶ - حیات القلوب کی روایت بحوالہ ابن بابویہ بسند معتبر پر جرح

میر صاحب نے فرمایا کہ اس روایت پر اس رسالہ میں جرح ہو چکی ہے اس کا راوی کذاب ہے نیز اس میں لکھا ہے کہ جنگ بدر کے وقت رقیہ کا نکاح عثمان سے ہوا ہے حالانکہ یہ غلط ہے کیوں کہ رقیہ کا نکاح حضرت عثمان سے زمانہ

کفر میں ہوا ہے۔ نیز اس میں لکھا ہے کہ نبی نے ایک بیٹی ایک کافر کو بھی دی تھی۔ جس کا نام ابو العاص ہے پس بغرض محال اگر معاذ اللہ کوئی کافر بھی نبی کا داماد ہو سکتا ہے تو پھر اس فضیلت میں عثمان کے ساتھ کفار بھی شریک ہیں ایسی چیز پر فخر کرنا عثمان کے لیے شرم کی بات ہے۔

۷۔ حیات القلوب کی روایت بعنوان شیخ طرسی و ابن شہر آشوب پر جرح

میں نے میر صاحب سے کہا قبلہ اس میں لکھا ہے کہ نبی کی بیٹیاں چار تھیں انھوں نے فرمایا کہ لوہے کو لوہا کاٹتا ہے یہ بھی مشہور ہے کہ تین لڑکیاں زینب رقیہ، ام کلثوم کی شادیاں کفار کے ساتھ ہوئی تھیں دو کو کفار نے طلاق دیں تو پھر ان کی شادی عثمان کے ساتھ ہوئی تھی۔

ہم پہلے تو یہ کہتے ہیں کہ نبیؐ کی لڑکیاں کفار کے ساتھ نہیں بیاہی جاتی۔ بفرض محال یہ لڑکیاں پہلے کفار کے ساتھ اور بعد میں عثمان کے ساتھ بیاہی گئی ہیں تو پھر اس فضیلت میں عثمان کے ساتھ کفار بھی شریک ہیں۔

پس ایسی چیز پر عثمان کا فخر کرنا شرم کی بات ہے۔ یہی نکتہ سمجھانے کی خاطر مجلسی نے اس روایت کو لکھا ہے۔

۸- حیات القلوب کی روایت بعنوان ابن بابویہ بسند معتبر پر جرح

میر صاحب نے فرمایا اس روایت کو اسی لیئے لکھا ہے کہ تاکہ معلوم ہو جائے کہ جن لڑکیوں کو معاویہ کبیر نے سیاسی غرض سے اولاد نبی مشہور کیا تھا وہ کفار سے بیاہی گئی تھیں۔

میں نے کہا قبلہ روایت کی ابتدا میں بسند معتبر میں لکھا ہے۔ قبلہ نے فرمایا آخر روایت میں لفظ ملعون بھی لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بسند معتبر ملعون ہے۔

۹- حیات القلوب کی عبارت مؤلف گوید پر جرح

میں نے میر صاحب رافضی پھکڑ باز نامعقول سے کہا کہ قبلہ صاحب مجلسی مرحوم آپ کے مایہ ناز عالم اور مجتہد ہیں اور لکھتے ہیں و جمعی از علماء خاصہ و عامہ را اعتقاد آنست الخ کہ اہل شیعہ اور اہل سنت کے علماء سے ایک جماعت کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ لڑکیاں رقیہ اور ام کلثوم نبی کی بیٹیاں نہ تھیں بلکہ خدیجہ کی لڑکیاں تھیں پہلے شوہر سے اور بعض کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ ہالہ کی لڑکیاں تھیں خدیجہ کی بھانجیاں تھیں۔ پھر علامہ مجلسی فرماتے ہیں برنفی این دو قول روایت معتبر دلالت میکند کہ مذکورہ دونوں قولوں کی نفی پر معتبر روایت دلالت کرتی ہے میں نے عرض کی قبلہ میر صاحب اب سنایئے آپکی رافضیت کا کچھ مر نکلا ہے یا نہیں۔

لیکن ارباب انصاف میر صاحب رافضی بھی سخت جان تھے فرمانے لگے کہ فاضل عراق صاحب بے شک آپ نجفی اور حجۃ الاسلام ہیں لیکن محقق ہونا اور بات ہے ہمارے علامہ مجلسی نے سنی بھائیوں کو وہ چکر دیا ہے کہ یاد رکھیں گے قول مؤلف کے بعد مجلسی نے دو قول ذکر نہیں کئے بلکہ حقیقت میں وہ چار قول ہیں ۔

(۱) پہلا قول شیعوں کا عقیدہ ہے کہ وہ لڑکیاں نبی کریم کی نہ تھیں بلکہ خدیجہ کی لڑکیاں تھیں پہلے شوہر سے ۔ دوسرا قول اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ وہ لڑکیاں خدیجہ کی تھیں پہلے شوہر سے وہ نبی کریم کی لڑکیاں نہ تھیں۔ تیسرا قول شیعوں کا عقیدہ ہے کہ وہ لڑکیاں خدیجہ کی بھانجیاں اور ہالہ کی بیٹیاں تھیں۔ چوتھا قول اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ وہ لڑکیاں ہالہ کی بیٹیاں ہیں اور خدیجہ کی بھانجیاں تھیں ۔

اس تفصیل کو بیان کرنے کے بعد قبلہ میر صاحب رافضی نے فرمایا کہ ہمارے مجتہد مجلسی علیہ الرحمہ کا مقصد یہ ہے کہ شیعوں کا قول کہ وہ خدیجہ کی لڑکیاں تھیں پہلے شوہر سے اور اہل سنت کا یہی قول کہ وہ ہالہ کی لڑکیاں نہ تھیں بلکہ خدیجہ کی بیٹیاں تھیں پہلے شوہر سے ، سرکار مجلسی کی مراد یہ ہے کہ ان مذکورہ دونوں قولوں کی نفی پر روایت معتبر دلالت کرتی ہے کیوں کہ صحیح بات تو یہ ہے وہ لڑکیاں نہ ہی نبی کریم کی اور نہ ہی خدیجہ کی اولاد تھیں بلکہ وہ لڑکیاں ہالہ کی بیٹیاں اور خدیجہ کی بھانجیاں تھیں اسی لئے تو ان کے نکاح کفار کے ساتھ اور ان کے بعد عثمان کے ساتھ ہوئے ہیں ۔

جب کہ ایک ادنیٰ ملاں اپنی لڑکی کسی کافر کو نہیں دیتا تو رسولوں کا سردار کس طرح کفار اور عثمان کو داماد بناتا ہے

ارباب انصاف میں نے پوری دیانت داری سے میر صاحب کے پینترہ بدلنے کا جلوہ آپ کے سامنے پیش کر دیا ۔

البتہ میں نے کانوں کو ہاتھ لگائے کہ خدا خوش رکھے مناظرین کو عبارۃ سے ایسی باریکیاں نکالتے ہیں

کہ بڑے بڑے فاضل لوگوں کے دماغ وہاں تک نہیں پہنچ سکتے ہیں ۔ میری حیرانگی کو دیکھ کر میر صاحب رافضی نے فرمایا فاضل عراق صاحب ہمارے مجلسی علیہ الرحمہ ہیں علامہ اور کسی علامہ کے کلام کو پوری طرح سمجھنا بچوں کا کھیل نہیں ہے آپ کو معلوم رہے ہمارے مولانا نے اس کے بعد اور اس پورے باب میں جو کچھ لکھا ہے اس اصول پر عمل کیا ہے یہ گر اپنایا ہے کہ کسی کو پہلے جناب یا سر یا سائیں کہہ لو اور بعد میں جو جی چاہا ہو اس کی گت بنا دو پس علامہ مجلسی نے ہالہ کی بیٹی رقیہ کا عثمان کو شوہر لکھ کر وہابیوں کو چکر دے دیا ۔

اس باب اولاد میں جو مرمت انھوں نے حضرت عثمان کی ہے اگر وہابیوں میں شرم ہو تو حیات القلوب کو شیعوں کے سامنے پیش کرنے کی جرأت ہی نہ کریں میں شیعہ مناظرین کو تاکید کرتا ہوں کہ حیات القلوب فارسی والی سامنے رکھیں عبارت میں جہاں جہاں لفظ منافق ۔ بے حیا ۔ ملعون ۔ کافر ۔ علیہ اللعن لکھا ہے وہاں نشان لگائیں اور مقابل سے ان کا مصداق بار بار پوچھیں نیز ان لڑکیوں کا کفار سے نکاح اور اس بات میں کفار اور عثمان کی شرکت کا بار بار تکرار کریں ۔

آخر میں میں نے قبلہ سے گذارش کی کہ وہابیوں کی کتابوں میں اگر کوئی بات ان کے عقیدہ کے اور مرضی کے خلاف لکھی ہو تو وہابی صاحبان بجائے اس عبارت کو سمجھنے کے اور جواب دینے کے فوراً کہہ دیتے ہیں کہ یہ سنی یا وہابی مولانا یہودیوں کا نطفہ تھا سبائیوں کا تخم تھا ۔ شیعوں کے متعہ کی پیداوار تھا قبلہ عالم یہ فرمایئے وہابی لوگ اپنے بزرگوں کو گالیاں کیوں دیتے ہیں ۔ قبلہ میر صاحب نے فرمایا جھوٹے جو ہوئے ۔

کاذباً آثماً غادراً خائناً کان سبایا یہ سارا قیمتی سرمایہ ان کو شیخ اول سے ورثہ میں ملا ہے اور ان کے بزرگ ہیں بھی اسی بات کے لائق

کیوں کہ ساری زندگی وہ بھی جھوٹوں کی وکالت کرتے رہے ہیں اور ہمارے شیعہ مولانا صاحبان آل محمدؐ اولاد نبیؐ کی وکالت کرتے ہیں اسی لیئے تو وہ بچارے ہر زمانہ میں دشمنان آل محمدؐ کے ظلم کی چکی میں پستے رہے ہیں۔ اور جب بھی کوئی کتاب لکھی اور جس میں آل نبیؐ اولاد علیؑ کی سچائی کو بیان کیا اور اہل بیت رسولؐ کے دشمنوں کے نسب کی خرابی کو بیان کیا اور مسلمانوں کو ان کے کردار سے یوں آگاہ کیا کہ بنوامیہ ایسے بدکار تھے ان کی راتیں شراب کباب اور گناہ اور زنا میں گزرتیں تھیں۔ اور دن مخلوق خدا پر ظلم کرنے میں گزرتا تھا کسی کو قتل کیا کسی کا مال چھینا کسی کو کوڑے مارے بنوامیہ میں ایسے پلید بھی تھے کہ کنیز سے ہمبستری کرتے تھے پھر اس کو بغیر غسل کروائے اپنا لباس پہنا کر اسے مسلمانوں کی نماز جماعت کرواتے تھے جب بھی شیعہ علماء نے ایسے بدکردار اولاد زنا حکم رانوں کے کردار سے مسلمانوں کو آگاہ کیا تو کتاب کو ضبط کیا گیا یا اس شیعہ عالم کو سزائے موت ہو گئی آفرین شیعہ علماء پر کہ ہر مصیبت برداشت کی ہر ظلم کی چکی میں پستے رہے کبھی قتل ہوئے کبھی زندان میں گئے کبھی پھانسی چڑھے کبھی کوڑے کھائے لیکن ہمیشہ کونوا مع الصادقین کی راہ پر چلتے رہے سچوں کا دامن نہ چھوڑا اور جھوٹوں پر ہمیشہ لعنت بھیجتے رہے اگر شیعہ کی کتابوں میں کوئی عبارت ایسی آجائے جو مشکل ہو تو شیعہ صاحبان اس عبارۃ کو اپنے بڑے علماء سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مصنف کتاب کی شان میں گستاخی نہیں کرتے کیوں کہ ان کو معلوم ہے کہ ہمارے علماء بڑی بڑی مجبوریوں میں پھنسے رہے ہیں ۔

عثمانی وکلاء کے ان چند رسالوں اور کتابوں پر تبصرہ جو انھوں نے دامادی عثمان پر شیعوں کے خلاف لکھے ہیں

۱۔ کتاب نصیحۃ الشیعہ مولف احتشام الدین خارجی وہابی ملتان۔

ایک دن میں نے میر صاحب سے کہا کہ قبلہ آپ مسئلہ بنات پر اہل حدیث وہابیوں اور خوارج و نواصب یذیدیوں کے رسالہ اور کتابچہ بھی کبھی پڑھنے کی تکلیف فرمالیتے تاکہ حضور کو معلوم ہو جاتا کہ جناب کی کتابوں میں کیا کچھ لکھا ہوا ہے۔

انھوں نے فرمایا مثل مشہور ہے دائی کولو نہ گھڑا پیٹ ہوندا۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہماری کتابوں میں جو کچھ لکھا ہے۔

میں نے کہا کہ قبلہ کتاب نصیحۃ الشیعہ ص۱۸۵ میں ایک خارجی مولوی لکھتا کہ عثمان نے اگر اونٹ کے کجاوہ کی لکڑی سے اپنی بیوی ام کلثوم کو مار مار کر قتل کیا تھا تو اس کو دوسری بیوی رقیہ کیوں دی گئی۔

میر صاحب نے فرمایا کہ بات صاف ہے فرعون نے اپنی بیوی آسیہ کو مار مار کر قتل کیا خدا نے اس بے گناہ عورت کے قتل کے بعد فرعون کو رزق اور زندگی کیوں عطا کی تھی۔

میں نے کہا قبلہ اس خارجی وہابی یزیدی مولوی نے حیات القلوب کا

رونا بہت رویا ہے قبلہ نے فرمایا چونکہ اس کتاب میں منافق۔ ملعون جیسے
الفاظ تھوک کے حساب سے استعمال ہوئے ہیں اس لیے یہ کتاب ان کو بہت
ہی پسند ہے احتشام خارجی نے عثمان کی دامادی ثابت کرنے میں جو بلا اجرت
وکالت کی ہے وہ بیکار ہے عثمان کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے

۲۔ کتاب رحماء بینھم مؤلف محمد نافع عثمانی مروانی ابوسفیانی

اس کتاب کی جلد ۳ باب اول میں عثمان کی دامادی کا رونا رویا گیا ہے
میر صاحب نے فرمایا اس کتاب میں ایک خیانت تو یہ کی گئی ہے کہ مسعودی
مورخ کو شیعہ لکھا گیا ہے اگر وہ شیعہ تھا تو وہابیوں کے بابا شبلی نے الفاروق
میں اور وہابیوں کے نانا جان نواب صدیق حسن خاں نے الج الکرامہ میں
اس کی تعریف کیوں کی ہے نیز کشف الظنون میں بھی مسعودی کی تعریف لکھی
ہے جو سنی وہابی ہے وہ کبھی کسی شیعہ کی تعریف نہیں کرے گا مسعودی عبداللہ
بن مسعود کی اولاد سے ہے اور ابن مسعود پکا عثمانی تھا نا معلوم اس کا بیٹا کیسے
تبرا باز بن گیا۔ نیز اس کتاب میں لکھا ہے کہ عثمان کی شادی ام کلثوم سے
وحی کے ساتھ ہوئی تھی۔

اور میر صاحب نے کہا یہ بات سفید جھوٹ ہے کیونکہ سنی عالم صاحب اصابہ
نے اصابہ جلد چار ذکر ام کلثوم میں اس کو جھٹلایا ہے پھر میر صاحب نے اس جگہ یہ پیچ
بھی لگایا کہ جب ام کلثوم کنواری تھی تو عتیبہ کافر سے اس کا نکاح بغیر وحی کے ہو گیا تھا اور
طلاق کے بعد عثمان سے نکاح کے وقت وحی کی ضرورت پڑ گئی۔ ام کلثوم کے شوہر

ہونے کی فضیلت میں عثمان کے ساتھ ایک کافر بھی شریک ہے۔ (مبارک) رحماء بینھم میں بھی لکھا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اگر میری چالیس لڑکیاں ہوتی تو یکے بعد دیگرے میں عثمان کو دیتا۔

میر صاحب نے فرمایا یہ بات بھی سفید جھوٹ ہے کیونکہ ابو بکر اور عمر بقول وہابیوں کے عثمان سے افضل تھے اور حوالہ گزر چکا ہے کہ حضورؐ پاک نے ابو بکر و عمر کو جب انہوں نے رشتہ مانگا تھا ٹھکرا دیا تھا۔

پس جب ان افضل بزرگوں کو ٹھکرا دیا گیا تو عثمان کی کیا حیثیت رہ گئی مذکورہ فضیلت عثمان معاویہ کی حدیث ساز فیکٹری میں تیار ہوئی ہے۔

میں نے کہا قبلہ کتاب رحماء میں بھی لکھا ہے کہ قرآن میں ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا کہ ظالم آدمی کی طرف نہ جھکو پس اگر عثمان ظالم تھا تو نبی نے اپنی لڑکی عثمان کو کیوں دی قبلہ نے فرمایا عثمان کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے رہا قصہ زوجہ عثمان کا تو قرآن میں یہ بھی لکھا ہے ان الشرک لظلم عظیم کہ شرک بڑا ظلم ہے پس زوجہ عثمان رقیہ اور ام کلثوم عثمان سے پہلے ان کفار کی بیویاں کیوں رہی ہیں میں نے کہا قبلہ وہابی لوگ کہتے ہیں کہ حرمت نکاح کفار سے پہلے وہ لڑکیاں کفار کی بیویاں رہی ہیں۔

میر صاحب نے فرمایا ٹھیک ہے ہم کہتے ہیں حرمت نکاح منافقین سے پہلے وہ لڑکیاں عثمان کی بیویاں رہی ہیں۔

میں نے کہا قبلہ عثمانی وکیل نے کتاب شیعہ منتھی الآمال کا رونا بھی رویا ہے میر صاحب نے فرمایا۔

آپ کتاب حیات القلوب والی جرح کا جواب میں پیش کریں۔

۳۔ کتاب الدین الخالص مولوی اللہ یار مؤلف

معاویہ خیل از چکوال

اس کتاب کے صد ۱۴۲ سے لے کر صد ۱۸۱ تک عثمان صاحب کی دامادی کا رونا رویا گیا ہے اور لکھا ہے کہ شیعہ عالم صاحب کتاب استغاثہ کا آخر عمر میں عقیدہ خراب ہو گیا تھا۔ یہ بات سن کر ارباب انصاف میر صاحب رافضی نا معقول کہنے لگے کہ وہابیوں کی کتاب صحیح بخاری کتاب الحوض میں لکھا ہے کہ کچھ صحابہ کرام کا آخر عمر میں نبی کریم کے بعد عقیدہ خراب ہو گیا تھا اور وہ مرتد ہو گئے تھے۔ اور حوض کوثر سے ان کو ہٹا دیا جائے گا۔

پس وہابی لوگ پہلے ان صحابہ کرام کی فہرست بنائیں اور ان کی حدیثوں کو صحاح ستہ سے نکال دیں کیونکہ مرتد صحابی کی بیان کردہ حدیث قابل اعتبار نہیں ہے نیز عثمان کا عقیدہ بھی آخر عمر میں ٹھیک نہیں رہا تھا اسی لیے تو جناب عائشہ نے ان کے قتل کا فتویٰ دیا تھا۔

جن کے آخر عمر میں عقیدے خراب ہوئے ہیں وہ وہابیوں کے بزرگ بیشمار ہیں یہ لوگ تو اسی ابو حفص عمر فاروق کے پیروکار ہیں جن سے نبی کریم کے آخری وقت میں آنجناب کے دماغ کی شان میں گستاخی کی تھی پس اگر عمر صاحب کا قول وہابی درست سمجھتے ہیں تو فرمان رسول کو بھی چھوڑ دیں۔

میں نے پھر میر صاحب سے کہا قبلہ قرب الاسناد کی روایت کا جواب آپ کی رافضی برادری یہ دیتی ہے کہ اس کا راوی مسعدہ بن صدقہ سنی معاویہ خیل ہے: لیکن مولوی اللہ یار اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ مسعدہ دو ہیں ایک تو سنی

ہے دوسرے کے سنی ہونے سے انکار کر دیا ہے قبلہ نے فرمایا کتاب شیعہ تنقیح المقال ص۲۴ ج۳ کو میں نے خود پڑھا ہے مسعدہ کے بارے بڑا جھگڑا ہے کہ وہ ایک ہے یا دو ہیں نتیجہ یہ ہے کہ اگر ایک ہے تو سنی ہے اور اگر دو ہیں تو دوسرا مشکوک ہے۔

اور جب مشکوک نسب والے خلیفہ کو ہم نہیں مانتے تو مشکوک مذہب والے راوی کو کب مانتے ہیں نیز مسعدہ نے بھی اپنی روایت میں کفار کی دامادی کا ذکر عثمان کی دامادی کے ساتھ کیا ہے۔

پس جس بات میں کفار عثمان کے ساتھ شریک ہیں تو۔ اس کو مسعدہ بیان کرے یا اس کا باپ بیان کرے وہ قابل فخر نہیں ہے۔

میں نے کہا مولوی اللہ یار کہتا ہے کہ جب آیت پردہ نازل ہوئی تھی تو نبی کریم کی بالغ جوان لڑکیاں موجود تھیں۔ قبلہ نے فرمایا یہ دعویٰ سفید جھوٹ ہے کیوں کہ آیت پردہ اور آیت تطہیر کے نزول کے وقت وہ لڑکیاں مرگئی تھیں

پس جب کہ وہ مرگئی تھیں تو آیت پردہ کے نزول کے وقت وہ زندہ کیسے ہوگئی تھیں اور اگر نزول آیت تطہیر کے وقت وہ زندہ تھیں تو جناب فاطمہ چادر تطہیر میں داخل ہوئی تھیں اور وہ داخل نہیں ہوئیں۔ معلوم ہوا وہ لڑکیاں نسبی اہل نہیں ہیں۔

میں نے کہا قبلہ اگر نبی کی ایک لڑکی تھی تو آیت پردہ میں و بنا تک صیغہ جمع کا کیوں آیا ہے۔

اس رافضی قبلہ نے فرمایا کہ جمع کا صیغہ تعظیم کے لیے آیا ہے۔ میں نے کہا قبلہ عالم مولوی اللہ یار کہتا ہے کہ آیت پردہ حکم تکلیفی سے کرآئی ہے نا کہ مدح ثناء کی خاطر آئی ہے پس اس جگہ تعظیم کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

میر صاحب نے فرمایا آیت مباہلہ بھی حکم تکلیفی سے کرآئی ہے اور اس

میں ابنائنا انفسنا نسائنا صیغے جمع کے ہیں اور مراد ان سے ایک ہے تعظیم کی خاطراور صرف پہلے لفظ میں دو مراد ہیں۔

پھر قبلہ نے فرمایا اگر آیت پردہ حکم تکلیفی لائی تھی تو معلوم ہوا کہ وہ تعداد اولاد بتانے کے لیے نہیں آئی میں نے کہا مولوی اللہ یار کہتا ہے کہ اگر آیت پردہ میں نبی پاک کی ایک بیٹی اور دو نواسیاں مراد لی جائیں تو درست نہیں ہے کیونکہ آیت کے نزول کے وقت نواسیاں نابالغ تھیں۔

میر صاحب رافضی نے کہا پھر اس کا یہ مطلب ہوا کہ پردہ کا حکم صرف ان لڑکیوں کو تھا جو آیت کے نزول کے وقت بالغ تھیں جو لڑکیاں اس وقت پیدا ہی نہ ہوئی تھیں یا نابالغ تھیں۔ ان کے لیے پردہ نہیں ہے اور کوئی مسلمان عالم اس بات کو درست نہیں مانتا۔

میں نے کہا قبلہ اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ قرآن پاک سے صرف ایک کا ثبوت پیش کرو۔

میر صاحب نے فرمایا آیت مباہلہ۔ آیت تطہیر۔ آیت مودت۔ آیت صلوٰۃ آیت اعط ذا القربیٰ۔ آیت مرج البحرین۔ آیت فی بیوت اذن اللہ۔ آیت من ربہ کلمات۔ ان تمام آیات میں جناب فاطمہ زہرا کے وجود گرامی کا ثبوت ملتا ہے پس جناب زہرا کے دختر رسول ہونے کا ثبوت جب کئی عدد آیات میں مل گیا ہے تو ایک دختر نبی کا وجود تو یقینی ہو گیا ہے۔

اب وہابی لوگوں کا فرض ہے کہ چونکہ آیت پردہ کے معنی میں اختلاف ہو گیا ہے اس لیے باقی تین لڑکیوں کا ثبوت آیت پردہ کے علاوہ کسی اور آیت قرآن پاک سے پیش کریں بصورت دیگر اپنی غلطی کا اقرار کریں۔

میں نے کہا مولوی اللہ یار کہتا ہے کہ نبی کریم کے کلام سے یا کسی امام کے کلام سے اس بات کا ثبوت پیش کرے کہ رسول پاک کی بیٹی صرف ایک ہے

میر صاحب رافضی نے کہا ریاض النضرہ اور کئی عدد دوسری کتابوں سے ثبوت گزر چکا ہے کہ نبی پاک نے فرمایا ہے یا علی انیت صھرا مثلی ولم یوتهن احد۔ کہ آپ کو یہ فضیلت ملی ہے کہ میرے جیسا خسر آپ کو ملا ہے اور یہ فضیلت اور کسی کے نصیب میں نہیں آئی۔ اس کلام سے ثابت ہوا کہ نبی کی صرف ایک لڑکی تھی اور عثمان کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے۔

اور جناب امیر کا وقت شوریٰ فرمانا کہ تم اصحاب میں کون ایسا ہے جس کی زوجہ فاطمہ زہرا جیسی ہو۔ نیز حضرت علیؑ کا معاویہ کو ایک خط کے جواب میں یہ لکھنا کہ میرے گھر نبی کی لڑکی فاطمۃ الزہرا ہے اور یہ فضیلت بتاؤ اور کسی صحابی کو ملی ہے اور معاویہ کبیر کا چپ ہو جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت علیؑ کے عقیدہ میں بھی نبی کریم کی بیٹی صرف ایک تھی۔

میں نے کہا قبلہ عالم سنی مولانا نے شیعوں کی کتاب انوار نعمانیہ کا رونا بھی رویا ہے۔

قبلہ نے فرمایا سنی مولانا نے جب انوار کو پڑھا تھا تو ان کا فرض تھا کہ درج ذیل جملہ پر بھی غور فرماتے

قد تقدم اختلاف اصحابنا فی ان رقیۃ ام کلثوم هل هما بنتاه والحال عندنا لا یتفاوت

ترجمہ ہمارے علماء شیعہ کا اختلاف اہل سنت سے گذر چکا ہے کہ آیا ام کلثوم اور رقیہ کیا نبی کریم کی پالتو لڑکیاں تھیں یا حقیقی تھیں۔ شیعہ کہتے ہیں کہ پالتو تھیں اور وہابی کہتے ہیں کہ حقیقی تھیں۔ پھر صاحب کتاب فرماتے ہیں والحال عندنا کہ ان لڑکیوں کا حال ہمارے نزدیک مشکل نہیں ہے کیونکہ ان کے نکاح کفار کے ساتھ بھی ہوئے ہیں پس وہ لڑکیاں جس طرح بھی ہوں ان کے شوہر ہونے کی فضیلت میں عثمان کے ساتھ کفار بھی شریک ہیں میں نے کہا قبلہ عالم سنی مولانا

فرماتے ہیں کہ ولا تنکحوا المشرکین کہ کفار کو رشتہ نہ دو اس آیت کے نزول سے پہلے ان لڑکیوں کا نکاح کفار کے ساتھ ہوا تھا۔

• مذکورہ آیت کو سن کر میر صاحب بھڑک گئے اور فرمانے لگے کہ جاھد الکفار والمنافقین۔

ترجمہ: اے ہمارے نبی آپ جہاد کریں کافرین اور منافقین کے ساتھ اس ... آیت کے نزول سے پہلے ان لڑکیوں کا نکاح عثمان سے ہوا تھا اور جب یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ تو وہ لڑکیاں مر گئی تھیں۔

میں نے میر صاحب رافضی سے کہا کہ وہابی مولانا فرماتے ہیں اللہ پاک دلوں کے حال جانتا ہے اگر عثمان اندر سے ٹھیک نہیں تھا تو اللہ پاک نے اپنے نبی کو بتایا کیوں نہیں ہے۔

میر صاحب یہ بات سن کر پھر گرم ہو گئے اور فرمایا کہ عتبہ اور عتیبہ اور ابو العاص یہ تینوں ظاہر میں کفار تھے ان کو رشتہ دینے سے اللہ پاک نے اپنے نبی کو روکا کیوں نہیں ہے بات صرف یہ ہے کہ وہ لڑکیاں حضور کی اپنی صلبی بیٹیاں نہ تھیں۔ پس حضور ان کے شرعی ولی نہ تھے نہ ہی وہ لڑکیاں جناب نے کفار کو دیں اور نہ ہی عثمان کو دیں یہ ساری رام کہانی معاویہ کبیر نے اپنی اور عثمان کی حکومت چمکانے کی خاطر بنوائی تھی۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ عثمان کے داماد رسول ہونے کی تاریخی رام کہانی سفید جھوٹ ہے اور تاریخ میں زیادہ تر مکھی پر مکھی ماری گئی ہے۔

۴۔ البرھان المعقول فی تربیع بنات رسول مؤلف عبد العزیز ملتانی وکیل عثمانی

میں نے میر صاحب رافضی عکرڑ باز سے کہا کہ اس کتاب میں لکھا ہے کہ اگر

بقول آپ کی رافضی برادری کے آیت پردہ میں بیٹی مراد ہے تو سنی مولانا فرماتے ہیں کہ یہ مجاز بلا قرینہ ہے اور نیز لفظ ازواجك جمع ہے اگر لفظ بناتك سے مراد ایک بیٹی ہے تو عطف واحد کا جمع پر لازم آئے گا اور یہ دونوں باتیں بلاغت کے خلاف ہیں۔

میر صاحب نے کہا کہ اللہ پاک ان وہابی علماء کے برابر علم نحو و بلاغت جانتا ہے آیت مباہلہ میں ابنائنا نسائنا انفسنا جمع کے صیغے ہیں اور مراد ابنائنا سے صرف دو ہیں امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور نسائنا سے مراد صاف جناب فاطمہ ہیں اور انفسنا سے مراد صرف حضرت علیؑ ہیں جس طرح عطف اور مجازیت اس جگہ درست ہے اسی طرح آیت پردہ میں بھی درست ہے۔ نیز عطف الفاظ بلحاظ الفاظ بھی ہوتا ہے

ازواج اور بنات یہ دونوں لفظ صورت میں چونکہ جمع ہیں۔ اس لیے عطف دوسرے کا پہلے پر جائز ہے۔ میں نے کہا قبلہ میں پہلے صرف یہ سمجھتا تھا کہ آپ صرف پان چبانا جانتے ہیں آج پتہ چلا کہ آپ کچھ علم نحو سے بھی واقفیت رکھتے ہیں۔ میں نے کہا اسی کتاب میں لکھا ہے کہ جو اولاد رسول کا منکر ہے وہ لعنتی ہے اور یہ چوٹ ہے آپ کی رافضی برادری پر۔ قبلہ نے فرمایا پھر جس نے ام کلثوم کے مردہ سے جماع کیا تھا وہ بڑا بے حیا ہے اس کے حیاء کی تمام داستانیں جھوٹی ہیں

میں نے کہا قبلہ اسی کتاب میں لکھا ہے کہ جو نبیؐ کریم کی دامادی کے شرف کو پائے وہ اکمل المومنین ہے۔

قبلہ نے فرمایا عتبہ و عتیبہ اور ابو العاص جیسے کفار عثمان سے پہلے ان لڑکیوں کے شوہر بنے تھے پس وہ کفار عثمان سے بڑے مومن تھے۔

میں نے کہا قبلہ اس سنی مولانا نے کتاب شیعہ مجالس المومنین کے حوالہ سے

یہ لکھا ہے کہ اگر نبی دختر عثمان را داد وصی دختر عمر را اعز استاد قبلہ نے فرمایا
بڑے عرصہ سے وکلاء عثمان مجالس المومنین کا رونا رو رہے ہیں اس کا جواب یہ
ہے کہ عبارت میں لفظ دختر بغیر اضافہ اور نسبت کے ہے یعنی لڑکی کی ولدیت
کا ذکر نہیں ہے نیز عبارت میں لفظ اگر حرف شرط موجود ہے جس کا مطلب یہ
ہے کہ استثناء اگر نقیض مقدم آئے گا تو نتیجہ نقیض تالی آئے گا پس نہ ہی نبی کریم
نے اپنی صلبی لڑکی عثمان کو دی تھی اور نہ ہی وصی نے صلبی لڑکی عمر کو دی تھی۔

میں نے کہا قبلہ خوف خدا کریں قاضی نور اللہ شستری آپ کا بڑا مجتہد
تھا اس کی عبارت کا بیڑا غرق نہ کریں۔ قبلہ نے فرمایا کہ یہ مجتہد صاحب بڑے ہی
خطرناک تھے۔

طلحہ رضی اللہ کی ماں کے بارے میں اس نے یہ انکشاف کیا ہے کہ بی بی صعبۃ
بنت الحضرمی مکہ کی مشہور کنجری تھی اور معاویہ کبیر کی ماں ھند کے بارے میں یہ
انکشاف کیا ہے کہ اسلام سے پہلے مکہ میں اس کے چار یار تھے عثمان کے بارے
میں یہ انکشاف کیا ہے کہ ان کا والد مراثی تھا اور اپنے بھائی حکم کے ساتھ بینڈ باجے
کا کام کرتا تھا۔

میں نے کہا قبلہ شرفاء پر کیچڑ اچھالنا آپ کی پرانی عادت ہے آپ جتنی
برائیاں اصحابہ کرام کے بارے میں بیان کرتے ہیں وہ اسلام آنے سے پہلے کی
ہیں جب قرآن نازل ہونے سے پہلے وہ تھے ہی کافر تو پھر ان کی ہر برائی سے
درگذر کیا جا سکتا ہے۔

قبلہ نے فرمایا ہمارے مجتہد نے اپنا عقیدہ احقاق الحق میں یوں بیان
فرمایا ہے

داما البنتان اللتان زوجہما النبی من عثمان دھما رقیۃ

وام کلثوم فلم یکونا من النبی ولا من خدیجہ بل کانتا بنتی غیرھما تحت تربیتھما احقاق ذکر مطاعن عثمان ملاحظہ کریں۔ ترجمہ

وہ دو لڑکیاں رقیہ اور ام کلثوم (بقول اہل سنت) جو نبی کریم نے عثمان کو دی تھیں وہ نبی کریم اور خدیجہ کی لڑکیاں نہ تھیں بلکہ خدیجہ کی پالتو تھیں۔
قبلہ نے فرمایا ہمارے اس مجتہد کے عقیدہ میں بھی عثمان کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے۔

میں نے کہا قبلہ اسی کتاب میں لکھا ہے سنی مولانا فرماتے ہیں کہ قرآن کا فیصلہ ہے والطیبات للطیبین کہ پاک عورتیں پاک مردوں کے لیئے ہیں اگر عثمان پاک نہ ہوتا تو وہ لڑکیاں عثمان کو نہ ملتیں۔ قبلہ نے فرمایا عتبہ و عتیبہ اور ابو العاص کفار کو لڑکیاں عثمان صاحب سے پہلے ملی ہیں اور یہ یقینی بات کہ وہ کفار نجس اور پلید تھے نیز الطیبات سے مراد نعمات جنت ہیں۔ آیت کا آخر اس پر دلالت کرتا ہے قرآن دیکھیں
میں نے کہا قبلہ انما المشرکون نجس کہ مشرکین نجس ہیں اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے وہ لڑکیاں کفار سے بیاہی گئیں تھیں۔ قبلہ نے فرمایا جاھد الکفار والمنافقین کہ اے نبی آپ منافقین سے جہاد کریں اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے وہ لڑکیاں عثمان سے بیاہی گئی تھیں۔
میں نے کہا اسی کتاب میں لکھا ہے کہ مسئلہ بنات کے بارے میں شیعہ صاحبان آپ کی رافضی برادری سخت حالت نزع میں ہیں قبلہ نے فرمایا دامادی عثمان کے بارے میں وہابی علماء کو سخت درد زہ ہے۔

میں نے کہا قبلہ یہ کون سا درد ہے فرمایا بچہ کی ولادت سے پہلے جو عورتوں کو ہوتا ہے اور خود وہابیوں کی تبلیغ اسلام کے لیے نزلہ و زکام کی بیماری ہے

۵ - کشف الاسرار مولف مولوی محمد صدیق وکیل یزید فیصل آباد

اس کتاب میں لکھا ہے کہ رقیہ و ام کلثوم کی شادیاں شیعوں کے دشمن اور بنو ہاشم کے دشمن خاندان بنی امیہ میں ہوئی ہیں اور عثمان کو دوہرا دامادی کا شرف حاصل ہوا ہے

یہ بات پڑھ کر میر صاحب رافضی بھی طیش میں آگئے اور فرمایا کہ اس اہل حدیث وہابی مولوی نے اپنی کتاب میں کاذبا آثما۔ غادرا خائنا کان سابا کا جلوہ دکھایا ہے بے شک بنو امیہ شیعوں کے دشمن ہیں اور ہم ان پر اب تک لعنت بھیجتے ہیں اور بنو امیہ مولوی صدیق اور اس کے ہم خیال لوگوں کے باپ لگتے تھے۔

میں نے کہا قبلہ جھگڑہ بازی میں آپ بھی مولوی صدیق سے کم نہیں ہیں۔

قبلہ نے فرمایا فاضل عراق صاحب آپ کو کیا معلوم ہے رند را رندمی شناسد ان ملوانوں کو میں جانتا ہوں دین اسلام کے لیئے ان ملوانوں کا وجود مرض کینسر سرطان کی حیثیت رکھتا ہے۔

ارباب انصاف چونکہ سچی بات کڑوی ہوتی ہے۔ میر صاحب کی تلخ کلامی کا مجھے بڑا صدمہ ہوتا تھا لیکن ان کی سچائی کی خاطر خاموش ہونا پڑتا ہے۔

میں نے کہا قبلہ عالم کشف الاسرار میں آپ کی کتاب اعلام الوری کا حوالہ موجود ہے اس کتاب کی صفائی پیش کریں۔ قبلہ نے فرمایا اعلام الوری میں لکھا ہے کہ ان لڑکیوں کی شادی کفار کے ساتھ پہلے ہوئی تھی اور عثمان کے ساتھ بعد میں ہوئی پس اس فضلیت دامادی میں عثمان اور کفار شریک ہیں۔ اسی شرکت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکیاں نبی کریم کی صلبی بیٹیاں نہ تھیں اور معاویہ کبیر کی سازش سے وہ بنات نبی مشہور

ہو گئی تھیں اور بعد میں مورخ چکرا گئے۔

میں نے کہا مولوی صدیق کہتا ہے عثمان کو دامادی کے سلسلہ میں حضرت علیؑ سے دو گنا فضلیت حاصل ہے قبلہ نے فرمایا جب دامادی کا جھگڑا ہے اس میں تو کفار بھی عثمان سے آگے بڑھ گئے ہیں کیونکہ وہ لڑکیاں انکو جب ملی تھیں تو کنواریاں تھیں اور عثمان لکو ملیں تو طلاق کے بعد۔

۶ - ہدایت الشیعہ مؤلف رشید احمد گنگوئی ابو سفیانی

اس کتاب میں تہذیب الاحکام سے اللھم صل علی رقیہ کا حوالہ دیا گیا ہے حوالہ پڑھ کر میرزا صاحب نے کہا گنگوئی کا حال یہ ہے کہ اونچی دوکان پھیکا پکوان اپنی کتاب میں دامادی عثمان کا گنگوئی نے یوں ذکر کیا ہے۔

جیسے بوسہ بعد از انزال اگر ان کو رقیہ پر صلوۃ پڑھنے سے تکلیف ہوتی ہے تو بخاری شریف کتاب الزکوۃ باب صلاۃ الامام لصاحب الصدقۃ کو دیکھ لیں اور قول نبی اللھم صل علی آل ابی اوفیٰ کو پڑھ لیں یا قرآن پاک سے وصل علیہم ان صلوتک سکن لھم کو پڑھ لیں اگر مزید تسلی کرنا چاہیں تو تفسیر کشاف آیت صلوۃ کی تفسیر دیکھ لیں۔

سنی مولانا زمخشری کہتا ہے کہ ہر مومن پر صلوۃ جائز ہے چونکہ روافض نے اپنے اماموں پر صلوۃ پڑھنے کا شعار بنا لیا ہے اسی لیے ہم نے ترک کر دیا۔ اگر مراد گنگوئی کی بنت بنیک ہے کہ رقیہ کو نبی کی بیٹی کہا گیا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ ایسی بیٹی ہے جس کا نکاح کفار سے پہلے ہوا تھا اور عثمان سے بعد میں لہذا

اس کے پہلے شوہر کو عثمان پر فضیلت حاصل ہے یا کم سے کم اس فضیلت میں کفار اور
عثمان شریک ہیں اور اس شرکت کی وجہ سے یہ دامادی باعث فخر نہ رہی نیز اس
دامادی سے نبی کریم کی توہین ہے پس ہر وہ بات جسے نبی کریم کی توہین ہوتی ہے
اگر وہ قرآن کی آیت بھی ہے تو اس کی تاویل کریں گے بنت بنیك کی تاویل یہ ہے
کہ وہ ربیبہ لڑکی تھی اور مجازاً اس کو بنت کہنا کوئی حرج نہیں ہے اگر گنگوئی کا
مقصد ہے کہ بعد میں والعن من آذی بھی لکھا ہے تو ہم کہتے ہیں اس لعنت
کا حق دار وہ شخص ہے جس نے رقیہ یا ام کلثوم کی میت سے جماع کیا تھا اور
نبی کریم کو اذیت پہنچائی تھی ۔

۷۔ کتابچہ شیعہ حضرات سے ایک سو سوال

از مہر محمد میانوالی فخر زیاد

میں نے میر صاحب رافضی سے کہا کہ اس رسالہ کے پڑھنے سے انشاءاللہ
آپکے دل پر بھی چھالے پڑجائیں گے اور تبرا کے کیپسول بھی فائدہ نہیں دیں
گے۔ قبلہ نے فرمایا مثل مشہور ہے کہ سگے را نشانی بہ تحت بلند بلسیدن آسیامی
دود کہ اگر کتے کو تخت بلند پر بٹھا دو تو وہ اپنی عادت چکی چاٹنے والی نہیں چھوڑے
گا۔ اسی طرح اولاد زنا کی فطری عادت ہے بنوامیہ کی وکالت کرنا اور اولاد نبی
سے دشمنی رکھنا۔ خواہ ان کو مسجد فاروق اعظم میں بٹھا دو یا جامعہ غوثیہ میں یا
بزم ابوبکر میں مولوی محمد فخر زیاد کا حال کچھ ایسا ہے کہ بغل میں چھری اور منہ
میں رام رام، اس کی تحریر کا [illegible] زہ تبلا تا ہے کہ اس کے دل میں عترت رسول
کی دشمنی چھپی ہوئی ہے اس [illegible] رسالہ میں اس نے صرف دامادی عثمان [illegible]

کیا ہے جس کے جواب کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے ۔

پھر قبلہ نے فرمایا کہ تعجب تو اس بات کا ہے کہ بنوامیہ جو کہ دراز سے حکومت اسلامی پر غاصبانہ طور قابض ہوئے تھے اور اپنے مخصوص ظلم سے مسلمانوں کو بے بس اور مجبور کر دیا لہٰذا جن لوگوں نے بنوامیہ کے ظالم اور بدکردار لوگوں کو اس وقت حاکم مان لیا تھا ان کے پاس تو یہ عذر ہے کہ ظلم کی چکی پسنے سے محفوظ رہنے کے لیے ہم نے ان کو حاکم مانا ہے اور اس کی مثال آج بھی دنیا میں موجود ہے کہ عرب شریف کے حکمران لوگوں نے آج بھی اپنے ملک کے مسلمانوں کو ظلم وستم سے دبایا ہوا ہے کیونکہ عرب کے کسی ملک کا حاکم نہ ہی عوام کا منتخب کیا ہوا ہے اور نہ ہی خدا کی طرف سے معین کیا ہوا ہے ۔

تعجب یہ ہے کہ جو ظالم جہنم داصل ہو چکا ہے اس کے خلاف بھی آواز اٹھانے سے یہ مولانا صاحبان گھبراتے ہیں ۔ بلکہ اگر کسی ظالم کے خلاف کوئی شیعہ عالم آواز اٹھائے تو وہابی مولوی لوگوں کو یوں گمراہ کرتے ہیں کہ دیکھو بزرگان دین کی توہین ہو گئی سنی عوام کو بھڑکا کر شیعوں سے لڑا دیں گے اور خود پیچھے بیٹھ کر تماشہ دیکھیں گے ۔ یہ ہے وہابی علماء کا جہاد کہ جس کے ذریعہ یہ جنت میں جانے کی امید رکھتے ہیں ۔

۸ ۔ کتاب ہدایت الشیعہ مولف محمد قاسم نانوتوی وکیل بنوامیہ

میں نے کہا قبلہ اس کتاب میں لکھا کہ بقول روافض رقیہ اور ام کلثوم اگر نبی کریم کی بیٹیاں تھیں تو ان کے فضائل اہل سنت کی کتابوں میں ذکر کیوں نہیں

ہوتے آپ کی اس مایہ ناز دلیل کی وکیل عثمان نے یوں دھجیاں اڑائی ہیں کہ قرآن پاک میں اللہ فرماتا ہے رُسُلاً قد قصصنا ھم علیک من قبل ورُسُلاً لم نقصصُھُم کہ کچھ رسولوں کا قصہ ہم نے آپ کو سنایا ہے اور کچھ کا نہیں سنایا معلوم ہوا کہ اگر کسی شئ کا ذکر نہ کیا جائے تو اُس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس شئے کا وجود ہی نہیں ہے پس اگر رقیہ و ام کلثوم کے فضائل اہل سنت کی کتابوں میں نہیں ہیں تو اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ ان کا وجود ہی نہیں ہے۔

میر صاحب نے فرمایا فاضل عراق صاحب مثل مشہور ہے کہ نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان، وہابیوں کی بے بسی دیکھو کہ ابھی تک عثمان صاحب کے ایمان اور خلافت کا رونا پڑا ہوا ہے لیکن وہابیوں نے عثمان کی بیویوں کو نبیوں سے ملا دیا ہے حالانکہ صاف بات ہے کہ ان لڑکیوں کے نکاح کفار سے ہوئے ہیں پس اس نکاح والی بات میں کفار اور عثمان شریک ہیں اور اس شرکت کی وجہ سے اس نکاح کی فضیلت ختم ہو گئی۔

ارباب انصاف اپنی پرانی عادت کے مطابق شرکت نکاح کفار والا چھرو میر صاحب فضیلت عثمان غنی پر جب پھیر چکے تو پھر فرمایا کہ جس قیاس کا سنی مولانا نے سہارا لیا ہے وہ اتنا ردی قیاس ہے کہ وہ امام اعظم نعمان صاحب کی دوکان پر نہیں چلتا کیونکہ جن انبیاء پر ان لڑکیوں کا قیاس کیا گیا ہے اُن انبیاء کا کچھ ذکر بھی نہیں ملتا حتیٰ کہ ان کے نام تک بھی نہیں ملتے لیکن عثمان کی بیویوں کے نام ان کی پہلے کفار سے شادی کفار کے بعد عثمان سے نکاح اور ام کلثوم کی میت سے عثمان کا جماع کرنا یہ سب کچھ تاریخ میں موجود ہے۔ البتہ ان بیویوں کے فضائل کا ذکر تاریخ میں نہیں ہے۔

وھابیوں کے امام بخاری کو کیا ہوا تھا کہ بخاری کتاب المناقب میں باب

ذکر معاویہ اور باب ذکر ہندہ ام معاویہ کی ماں، تو بنا لیا لیکن باب رقیہ و ام کلثوم نہ بنایا معلوم ہوا کہ دال میں کالا کالا کچھ ضرور ہے اور عثمان کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے سب معاویہ کبیر کی چالاکی ہے۔

میں نے کہا نمبر ۱۔ اسی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک شخص کی اولاد کا فضیلت میں برابر ہونا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً جناب ابو طالب علیہ السلام کے چار لڑکے تھے اور ان میں امام صرف ایک ہے یعقوب نبی کے بارہ بیٹے تھے۔ نبی صرف ایک ہے اسی طرح رسول خدا کی چار بیٹیاں تھیں اور جنت کی سردار صرف فاطمہ زہرا ہے میر صاحب پھکڑ باز نے فرمایا کہ مینڈک کو سانپ نگلے تو وہ مینڈک کچھ نہ کچھ آواز دیتا ہے اسی طرح معاویہ اور عثمان کا وکیل ملاں بھی کچھ نہ کچھ ضرور بولتا ہے۔

تیلونُ المزموم من فَرطِ العمی۔ جہلاً کما تتلون الحربار

جناب ابو طالب اور یعقوب نبیؑ کے بیٹے تو ایک امر یقینی ہے اور رسول خدا کی تین بیٹیاں مشکوک ہیں پس امر یقینی پر مشکوک امر کا قیاس تو امام اعظم نعمان کی دوکان پر بھی نہیں بکتا۔

نیز یعقوب کے دس لڑکوں کی مذمت قرآن پاک میں موجود ہے اور ابو طالب علیہ السلام کے دو لڑکوں کی تعریف جناب امیر کے علاوہ بھی حدیث شریف میں موجود ہے۔ اس وکیل معاویہ و عثمان نے فریب و مکاری سے کام لیا ہے ورنہ کتاب اہل سنت صحیح بخاری کتاب المناقب میں باب مناقب جعفر بن ابی طالب موجود ہے اور یہ حدیث جناب جعفر کی شان میں موجود ہے کہ

اشبہت خَلقی و خُلقی کہ تو اے جعفر میری خلقت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہے جناب جعفر کی سخاوت کی تعریف بھی ابو ہریرہ کی زبانی بخاری شریف میں لکھی ہے۔ اور فاروق زادہ ابن عمر کی زبانی جناب جعفر کے لقب

ذوالجناحین کی گواہی بھی بخاری شریف میں لکھی ہے۔

جناب جعفر کے ان فضائل کی تردید میں وکیل معاویہ و عثمان کا یہ عذر کہ یہ فضائل دین دشمن سبائیوں اور یہودیوں کے بنائے ہوئے ہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر امام بخاری اور ابو هوبره اور عبداللہ بن عمر اولاد ابن سبا ہیں یا شیعوں کے متعہ کی پیداوار ہیں تو پھر آپ کو مبارک ہو۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف ۔

ہم نے کب کہا کہ ایک شخص کی اولاد کا فضیلت میں برابر ہونا ضروری ہے ہم نے تو یہ کہا ہے کہ جب بخاری شریف میں معاویہ کی ماں ھند چار یاری کے ذکر کی خاطر باب بنایا گیا ہے تو اگر رقیہ اور ام کلثوم نبی پاک کی حقیقی لڑکیاں تھیں تو ان کے لیے بخاری شریف میں کتاب المناقب میں باب کیوں نہیں بنایا گیا۔

جب جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کے فضائل بہت زیادہ ہیں تو کوئی نہ کوئی فضیلت ان لڑکیوں کی بھی ہوتی حدیث متواتر ان کی فضیلت میں کوئی بھی نہیں ہے جناب فاطمہ کے لیے ہم نے نبوت اور امامت کا دعویٰ کب کیا ہے ہم تو کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ معصومہ ہے عالمہ ہے عابدہ ہے زاہدہ ہے صدیقہ ہے نبی کا ٹکڑا ہے۔ نبی کو سب سے زیادہ پیاری ہے ۔ عالمین کی عورتوں کی سردار ہے ۔ جنت کی عورتوں کی سردار ہے ۔

عترت رسول کی ماں ہے ۔ جناب امیر کے علاوہ اس امت میں جتنے سادات اولیاء کرام ہیں ۔ قطب ، غوث ابدال گزرے ہیں سب کی دادی ہے ۔ جناب فاطمہ کا نکاح عرش اعظم پر ہوا ہے ۔ ان کا حق مہر باپ کی امت کی شفاعت کرنا ہے ان کی شادی کے موقعہ پر جنت الفردوس میں طوبیٰ اسے لعل موتی نچھاور ہوئے ان کے شیعوں کے لیے نجات کے پروانے تقسیم ہوئے ۔ اتنی شان والی تھی کہ تمام نبیوں کا سردار ان کی کھڑے ہو کر تعظیم کرتا تھا ۔ ان کے دروازے پر کھڑے ہو

کر اجازت مانگتا تھا۔ چھ ماہ تک . . . . . .

در فاطمہ پر آیت تطہیر کی تلاوت فرماتا رہا جناب فاطمہ کی ناراضگی خدا اور رسول کی ناراضگی ہے۔ وکیل معاویہ و عثمان سے ہماری گزارش یہ ہے کہ جناب فاطمہ زہرا کے فضائل امامت و نبوت کے علاوہ بہت ہیں۔ اور ان لڑکیوں کی کسی بھی فضیلت کا ذکر بخاری شریف میں نہیں ہے۔

پس ہر فضیلت سے رقیہ و ام کلثوم کا محروم ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ نبی کریم کی حقیقی لڑکیاں نہ تھیں اور عثمان صاحب کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے سب معاویہ کبیر کی مکاری ہے۔

میں نے کہا قبلہ عالم آپکی رافضی برادری زوجہ عثمان ام کلثوم پر عثمان کے مظالم بہت بیان کرتی ہیں۔ وکیل عثمان فرماتے ہیں کہ بقول شیعہ اگر عثمان صاحب اپنی بیوی پر بہت ظلم کرتا تھا۔

نبی کریم نے اس عورت کو عثمان کے ظلم سے چھڑایا کیوں نہیں۔ حالانکہ قرآن پاک میں خداوند فرماتا ہے۔ مالکم للتقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان کہ تم ضعیف مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر اللہ کی راہ میں جنگ کیوں نہیں کرتے۔

قبلہ میر صاحب رافضی نے فرمایا کہ ایک جواب تو یہ ہے کہ عثمان کے ظلم اپنی بیوی پر اور اس ظلم سے بیوی کا مرجانا یہ پہلے کی بات ہے اور آیت بعد میں اتری ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ آیت ان عورتوں اور مردوں کے بارے میں ہے جو کفار کے علاقہ میں رہتے تھے اور کفار ان کو دین اسلام پر عمل کرنے سے روکتے تھے۔ عثمان کے مظالم سے اس آیت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ کتاب اہل سنت سیرت ابن ہشام ذکر زینب میں

لکھا ہے کہ وہ مسلمان ہوگئی تھی۔ نبی پاک مکہ میں مجبور تھے اور ان کو کافر شوہر سے جدا نہ کر سکے اور جن دنوں میں وہ اپنے کافر شوہر سے حاملہ بھی ہوئی ہے کیوں کہ بعد میں جب ہجرت کرکے آرہی تھی تو راستہ میں اس کے اونٹ کو کسی کافر نے ڈرایا تھا اور وہ گر پڑی اور بچہ سقط ہوگیا کسی عورت پر ظلم یہ ہے کہ وہ کافر شوہر کے پاس رہے وکیل عثمان صفائی پیش کرے کہ نبی کس طرح مجبور تھا۔ بقول وکیل عمر جناب عمر کی تلوار سات بالشت لانبی تھی ایک بالشت چوڑی تھی۔

وہ تلوار کہاں گئی تھی پاک نبی مکہ میں عمر کے ہوتے ہوئے کس طرح مجبور ہوگئے

چوتھا جواب یہ ہے کہ فرعون بھی اپنی بیوی پر ظلم کرتا تھا اور وہ بیوی ظلم فرعون سہتے سہتے مرگئی۔ اللہ نے اس عورت کی مدد کیوں نہ فرمائی جب کہ وہ مظلوم عورت یا اللہ مدد کہتی تھی۔

جب پاکستان بنا تھا: تو کفار نے انڈیا کے سکھوں اور ہندوؤں نے مسلمان عورتوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیئے تھے بولو وکیل عثمان، دہابیوں کا خدا کہاں تھا مسلمان عورتوں کی مدد کیوں نہ کی۔

میر صاحب نے فرمایا فاضل عراق صاحب چودہ سو برس گزر گئے اور کئی علماء نواب وھابی، خارجی وکیل عثمان اس حسرت میں مرگئے کہ عثمان صاحب کی کوئی فضلیت ثابت کریں۔ لیکن اللھم لا معطی لما منعت کہ جب خدا کسی کو کوئی فضلیت نہ دے تو وہابی صاحبان کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

پھر میں نے میر صاحب پھکڑ باز سے کہا کہ قبلہ اسی نانوتوی وکیل عثمان نے شیعوں کی کافی شریف کا رونا بھی رویا ہے۔ قبلہ نے فرمایا کئی بار اس کا جواب اور صفائی پیش کر چکا ہوں کہ وہ عبارت بلا سند ہے موافق تقیہ ہے موافق اہل سنت ہے فرمان امام نہیں ہے قول نبی کریم نہیں مخالف قرآن وحدیث ہے وکیل عثمان کی تو یہ

مثال ہے کہ کیڑی نوں ٹھوٹھا ای دریا اے
مکھی کے لیے قطرہ شبنم بھی طوفان ہے

۹- آفتاب ہدایت مؤلف کرم دین وکیل عثمان بے لگام از چکوال

میں نے میر صاحب رافضی سے کہا کہ قبلہ آپ کو یہ بیماری ہے کہ مخالف کے اعتراض کو آپ اس کی کتاب سے نہیں پڑھتے ہر وہابی مولانا نے اور کرم دین نے لکھا ہے کہ نہج البلاغہ میں مولا علی کا قول موجود ہے وقد نلت من صهره مالم ینالا کہ تو نے اے عثمان نبی کریم سے وہ چیز پائی ہے جو ابو بکر و عمر نے نہیں پائی۔ قبلہ نے فرمایا کہ مثل مشہور ہے

نند نال صلاح تے سارے اکو راہ مجھے معلوم ہے کہ یہ ہتھیار ہر وہابی وکیل بنو امیہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے لیکن یہ قول جناب امیر عثمان صاحب کے لیئے باعث مذمت ہے نا کہ تعریف ہے کیونکہ وہ چیز جو عثمان صاحب نے نبی کریمؐ سے پائی ہے وہی چیز کفار نے عثمان سے پہلے پائی ہے اگر قول جناب امیر میں اشارہ ہے رقیہ اور ام کلثوم کے شوہر ہونے کی طرف تو عتیبہ و عتبہ کفار عثمان سے پہلے ان کے شوہر بن چکے تھے اگر ان کا شوہر ہونا کسی کے ایمان و خلافت کی دلیل ہے تو پھر یہ خلافت اور ایمان پہلے کفار کے گھر گیا تھا۔ بعد میں بچا کھچا عثمان کے گھر آیا۔ جس فضیلت میں کفار عثمان کے ساتھ شریک ہوں وہ حقیقت میں فضیلت نہیں ہے بلکہ عثمان کی مذمت ہے اور اگر بفرض محال رقیہ کا شوہر

ہونا ہم عثمان کے لیے ٹوٹی پھوٹی فضیلت مان بھی لیں تو جب اس فضیلت کا اصحاب
نبی اور جناب عائشہ نے کوئی لحاظ نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ یہ فضیلت بے اثر اور
ختم ہو گئی تھی تین دن تک لاش عثمان کوڑے پر پڑی رہیں اور جناب عائشہ نے
ان کے قتل کا ان الفاظ سے حکم دیا **اقتلوا نعثلا** کہ اس نعثل کو قتل کر دو یہ فتویٰ اس
بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ عثمان کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے فاضل عراق
صاحب عثمان کا خاتمہ اور اصحاب کا اس پر ناراض ہونا اور مومنین کے ہاتھوں اس
کا قتل ہونا۔ بی بی عائشہ کا اس کے خلاف فتویٰ دینا ان سب باتوں نے فضائل عثمان
پر سجر لو پھیر دیا ہے اور کرم دین نے جن باتوں کے بارے میں عثمان کا رونا رویا ہے
ان تمام کا جواب اسی رسالہ میں مذکور ہے۔

رسالہ مناظرہ جھوک وڑھیل از عبدالستار تونسوی وکیل عثمان اور مروان

میر صاحب نے فرمایا کہ میں نے یہ رسالہ پڑھا ہے تونسوی نے اس میں کاذباً
آثماً عناداً خائنا کا جلوہ دکھایا ہے اور اصل حقیقت کو بنیز فاروق کی طرح
ہضم کر گیا ہے اور ڈکار بھی نہیں لیا۔

میں نے کہا تونسوی صاحب کہتے ہیں کہ ایک شخص کی اولاد کا فضیلت میں برابر ہونا
ضروری نہیں ہے اسی لیے جناب فاطمہ کی فضیلت رقیہ اور ام کلثوم سے زیادہ ہے
میر صاحب رافضی نے کہا کہ بعض باتوں میں خصوصاً لڑکیوں کا برابر ہونا ضروری ہے
مثلاً حق مہر۔ جہیز۔ باپ کا باعزت طریقہ سے ان کو رخصت کرنا۔ ان کی برات کو کھانا

دینار وغیرہ حضرت عثمان کی بیویوں سے بنی کریم کا مذکورہ باتوں میں باپ والا سلوک کرنا
اس بات کا ثبوت ہے کہ عثمان صاحب کا داماد نبیؐ ہونا سفید جھوٹ ہے۔

میں نے میر صاحب رافضی سے کہا کہ تو سنو ہی وکیل عثمان صاحب نے اس بات
پر زور دیا ہے کہ عثمان صاحب کو نبی کریم سے رشتہ داری حاصل تھی۔ رشتہ داری کا
نام سن کر میر صاحب بھڑک گئے اور شرح ابن ابی الحدید صہ ۹۵ ج ۱۱ خطبہ نمبر ۲۰۷
نکال کر میرے سامنے رکھ دیا۔

ارباب انصاف میں نے خدا کو جان دینی ہے۔ جھوٹے پر ہزار لعنت اس
میں یہ لکھا تھا کہ حضرت علی فرماتے ہیں ولم یسھم فیہ عاھر ولا ضرب
فیہ فاجر کہ مرتبہ نبوت میں کسی ایسے شخص کو حصہ نہیں ملا جس کے نسب میں
کچھ خامی ہے پھر شارح حدیدی لکھتا ہے۔

وفی الکلام رمز الی جماعۃ من الصحابۃ فی انسابھم
طعن کما یقال ان سعد بن ابی وقاص لیس من بنی زھرۃ
بن کلاب

ترجمہ

جناب امیر کے کلام میں رمز و اشارہ ہے ایک ایسی جماعت صحابہ کرام کی
طرف کہ ان کی نسب میں خرابی ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص بنو
زہرہ بن کلاب سے نہیں ہے

نوٹ:

اس سعد بن ابی وقاص کی ماں کے دو نام مشہور ہیں ایک ہے حمنیہ یہ لفظ
حمنا سے لیا گیا ہے اور لغت میں حمنا کتے کی چیچڑی کو کہتے ہیں۔ شاید ھند
چابہاڑی کی طرح یہ بھی اپنے دوست کو ہر وقت چمٹی رہتی تھی۔ اسی مناسبت سے

اس کو حمینہ کہتے تھے ۔

دوسرا لقب اس کی ماں کا بخاری شریف کتاب الوصایا باب ان تترک ورثہ اغنیا میں عفراء لکھا ہے یہ نام بھی سونے پر سہاگہ ہے کیوں کہ عفرا مادہ خنزیر کو کہتے ہیں۔ مادہ خنزیر کو جب شہوت آتی ہے تو کئی عدد نر اس کی حاجت پوری کرتے ہیں ۔ مذکورہ عفرا بھی شاید شہوت زیادہ رکھتی ہوگی۔ جس طرح ھند چاریاری یزید خبیث قاتل امام حسینؑ کی دادی تھی اسی طرح عفرا بھی عمر بن سعد قاتل امام حسین کی دادی ہے ۔

البتہ ھند اور حمینہ نے زنا کاری قرآن پاک نازل ہونے سے پہلے کی تھی پھر شارح حدیدی لکھتا ہے ان آل زبیر بن عوام من ارض مصر من القبط لیس من بنی سعد بن عبد العزی قال ھیثم بن عدی فی کتاب مثالب العرب ان خویلد بن اسد بن عبد العزی کان أتی مصر ثم انصرف منھا بالعوام فتبناہ فقال حسان بن ثابت یھجو آل عوام بن خویلد

ترجمہ

زبیر بن عوام کے خاندان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ زمین مصر کے قبطی ہیں بنو سعد سے نہیں ہیں ہیثم کہتا ہے کہ خویلد بن اسد مصر گیا تھا وہاں سے ایک قبطی لڑکا عوام نامی اپنا بیٹا بنا کر لایا اسی لیئے جناب حسان بن ثابت نے عوام بن خویلد کی ہجو کی ہے

میر صاحب نے یہاں یہ پیچ لگایا کہ اغانی سے حوالہ گزر چکا ہے کہ کاھلیہ خاتون جناب زبیر کی کوئی دادی تھی اور ایک مجہول النسب قبطی عوام نامی ان کا والد مرحوم تھا۔ پس اسی لیئے تو زبیر کو عشرہ مبشرین میں نقی کیا گیا ہے ۔

میں نے کہا قبلہ عالم اس طرح تو سعد بن ابی وقاص کی ماں حمینہ وعفراء ہے اس کے باپ کے بارے ریاض النضرہ ذکر سعد میں لکھا ہے کہ اس کا باپ ابی

وقاص نہیں ہے بلکہ اس کا نام مالک بن وہب ہے اور اس سعد کو بھی عشرہ مبشرہ میں ملحق کیا گیا ہے۔

پھر شارح حدیدی لکھتا ہے وکما یقال فی قوم آخرین نرفع ھذا الکتاب عن ذکر مایطعن بہ فی انسابھم کہ اور بھی صحابہ کرام ہیں جن کے نسب مبارک صحیح نہیں اور ہم ان کا ذکر نہیں کرتے۔

اس جگہ بھی میر صاحب نامعقول نے یہ فاضلانہ پیچ لگائے کہ جن لوگوں کے نام صاحب کتاب تقیہ کر کے چھپا رہے ہیں وہ سمیہ خاتون صعبۃ خاتون امیہ خاتون ام مہذول اور رعناق خاتون اور ھند چاریاری اور میسون خاتون کی اولاد ہیں۔

پھر شارح حدیدی لکھتا ہے کہ جناب عمر فاروق کو ایک بار پتہ چلا کہ شعراء کرام اور علم الانساب کے ماہرین لوگوں کے نسب میں عیب بیان کرتے ہیں اس بات سے فاروق اعظم سخت برہم ہوئے۔

صدیق اکبر کے جانشین صعبۃ اصغر، جناب عمر نے منبر پر آکر فرمایا کہ آباؤ اجداد کے عیب نکالنے سے پرہیز کیا جائے۔

میر صاحب نے اس جگہ بھی یہ پیچ لگایا کہ فاروق اعظم نے اس لیئے روکا تھا کہ کہیں نفیل بن عبدالعزی اور صحاقہ کے معاشقہ کا لوگوں کو پتہ نہ چل جائے

میں نے میر صاحب سے سوال کیا کہ یہ زبیر بن عبدالمطلب کون ہے انہوں نے فرمایا کہ سمن آباد لاہور سے کسی غلام نبی ایم اے نے مسلم ایک کتابچہ کنیں نمہ نامی شائع کیا جس میں کاذباً آثماً غادراً خائناً کا جلوہ دکھایا ہے۔ اور اہل سنت کے بزرگ علماء کو یہودی اور سبائی لکھا ہے اور ہیں تو یہ غلام نبی ایم اے کوئی بخچو تی لونڈا لگتا ہے۔

اس خارجی وہابی نے جناب ابو طالب کی اسلامی خدمات سے انکار کیا ہے اور جناب زبیر کے بارے میں ایک جھوٹی رام کہانی لکھی ہے۔ ہمیں تو زبیر بن عبدالمطلب کے بارے میں اتنا معلوم ہے کہ ان کی ایک کنیز تھی جس کا نام تھا صحاکہ اور جناب نفیل نے اس سے آنکھیں ملالیں۔ اور اسی معاشقہ کی برکت سے جناب خطاب پیدا ہوئے تھے چونکہ زبیر بن عبدالمطلب فاروق اعظم کے مجازی نانا جان ہیں پس اسی لئے وہابی خارجی ناصبی نجدی لونڈے زبیر کے بارے میں کتابچہ شائع کر رہے ہیں۔

سہ اک حقیقت ہے جو ہونا چاہتی ہے آشکارا
مدعا میرا کسی کی آبرو ریزی نہیں

میں نے میر صاحب کو سر کے بل پھینکا

میں نے کہا قبلہ عالم آپ کی رافضی برادری کی کتاب برق مولفہ مرزا فصیح دہلوی میں لکھا ہے کہ صحاکہ ھاشم بن عبد المناف کی باندھی تھی اور چرمی لنگوٹ پہن کر اونٹ چرایا کرتی تھی اور جناب نفیل سے معاشقہ ہو گیا تھا اور اسی دوستی کا نتیجہ ہے خطاب۔ جب نفیل مر گیا اور جناب خطاب جوان ہو گیا تو پھر صحاکہ سے خطاب کی دوستی ہو گئی اور اس محبت کے نتیجہ میں حنتمہ پیدا ہوئی جس کو ولادت کے بعد گھر سے باہر پھکوا دیا گیا ہشام بن مغیرہ اس کو اٹھا کر لے گیا جب وہ جوان ہوئی تو پھر اس کا نکاح خطاب سے ہوا۔

نیز صحاکہ کے بارے میں مثالب مولفہ حجاج شاگرد ہشام نساب میں بھی یہ لکھا ہے روی ہشام عن ابیہ قال کانت صحاکہ امۃ حبشیہ لہاشم بن عبد المناف کہ صحاکہ حضرت ہاشم کی حبشی کنیز تھی اور نفلہ بن ہاشم اور عبدالعزی

بن ریاح نے اس سے ہمبستری کی تھی اور نفیل پیدا ہوا تھا۔ پس آپ نے شرح حدیدی کے حوالے سے کس طرح فرمایا ہے کہ صخاکہ زبیر بن عبدالمطلب کی کنیز تھی۔

ارباب انصاف جب میں نے میر صاحب کو اپنے علم کی ماردی تو پھر دوسرا پینترا بدل گئے اور کہا کہ کتاب اہل سنت المعارف لابن قتیبہ ذکر فاروق اور کتاب اہل سنت فتح الباری کتاب الفتن میں لکھا ہے کہ خطاب بن نفیل قریشی تھا نفیل کے مرنے کے بعد عمر بن نفیل نے اپنی ماں اور خطاب کی ماں سے نکاح کیا تھا اور زید پیدا ہوا وہ زید جو سعید کا باپ تھا وہ سعید جو عشرہ مبشرہ میں داخل ہوا۔

ارباب انصاف چونکہ بندہ بھی فاضل عراق ہے لہذا میں فوراً میر صاحب کے فاضلانہ پیچوں کو سمجھ گیا کہ اس بے حیا رافضی کا مطلب یہ تھا کہ فاروق اعظم کے خاندان میں قرآن نازل ہونے سے پہلے ماؤں سے نکاح کرنے کا رواج تھا اور اسی نکاح جاہلیہ سے سعید بن زید بن عمرو کا باپ زید پیدا ہوا ہے

میں نے کہا قبلہ پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا تم شیعہ اس زمانہ میں موجود تھے یہ قصے اپنے دیکھے تھے یا آپ کو فرشتے بتانے آئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ابن قتیبہ صاحب معارف بے شک سنی ہے لیکن ہے خارجی نامعلوم شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کو کیا ہوا تھا کہ اس کی توثیق کردی اور فتح الباری کا مولف ابن حجر عسقلانی بے شک اہل سنت اور معتبر ہے لیکن ہے کسی شیعہ کے متعہ کی پیداوار تیسری بات یہ ہے کہ کسی کے نسب پر اعتراض کرنا شرفاء پر کیچڑ اچھالنے والی بات ہے۔ میر

میر صاحب گرمی کھا گئے اور فرمایا کہ میں مانتا ہوں بے شک آپ حجۃ الاسلام اور نجفی صاحب ہیں لیکن محقق ہونا اور بات ہے۔

کتاب سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم میں دس عدد کتب اہل سنت سے ثابت کیا گیا ہے نیز تفسیر مدارک سورہ نون میں لکھا ہے کہ آیت عتل بعد ذالک

زنیم جب اتری تھی تو ولید بن مغیرہ اپنی ماں کے پاس آیا اور کہا کہ محمدؐ نے میری دس صفات بتائی ہیں ۹ نوں کا مجھ کو علم ہے کہ مجھ میں پائی جاتی ہیں اور زنیم یعنی ولدالزنا کا مجھے علم نہیں ہے صحیح بات تو بتا دے ورنہ تجھے قتل کرتا ہوں ماں نے کہا کہ سچی بات یہ ہے کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اس کی موت کے بعد مال و دولت کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوا پس میں نے ایک چرواہے کو دعوت ہمبستری دی اور تو اس کا نطفہ ہے۔ نیز کتاب سہم مسموم میں دس عدد کتب اہل سنت سے ثابت کیا گیا ہے نبی کریم نے جناب عمر سے فرمایا تھا کہ تو باز آجا ورنہ تیرے بارے وہی شرم کی بات نازل ہو گی جو ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے فاضل عراقی صاحب سنو جناب سیف اللہ حضرۃ خالد بن ولید سے بڑا شریف دباغیوں کے گھر میں کوئی بھی نہیں ہے اور ان کے والد مرحوم ولید بن مغیرہ کے ساتھ عمر فاروق کو تشبیہ نبی نے دی پس مثل مشہور ہے کہ آفتاب کو خاک اڑا کر کون چھپا سکتا ہے آپ کی بلا اجرت وکالت نسب فاروق پر پردہ نہیں دے سکتی اور حضرت فاروق کی نسبی خرابی کو بھی ہم سر آنکھوں پر رکھتے اگر وہ صلح حدیبیہ کے موقع پر نبوت میں شک نہ کرتے اور جناب فاطمہؑ کے دروازے پر آگ نہ لے آتے اور جناب امیرؑ کی خلافت کا انکار کرتے۔

میں نے کہا قبلہ صاحب آپ بے شک تمام دنیا کے ججوں سے اور وکیلوں سے پوچھ لیں کہ بین الاقوامی عدالت کا قانون ہے کہ شک کا فائدہ مدعا علیہ کو پہنچتا ہے چونکہ صحاکہ کے زنا کرنے پر ایسے گواہ موجود نہیں ہیں جو آنکھوں دیکھا حال بیان کریں۔ پس ہماری عدالت کا تو یہ فیصلہ ہے کہ شک کا فائدہ مدعا علیہ کو دیا جائے اور نسبی خرابی کے الزام سے جناب فاروق اعظم کو بری کر دیا جائے اور آپ اور آپ کی رافضی برادری کو جھوٹا اور مجرم قرار دیا جائے۔

ارباب انصاف میری تحقیق کے بعد کسی کے بولنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

لیکن صاحب نامعقول۔ میر صاحب نامعقول نے پھر ایک نمبر بدلا اور فرمایا کہ جناب خالد سیف اللہ کی دادی کے زنا کرنے پر خود اہل سنت علماء نے دہائی مچائی ہے کہ مال کی حفاظت کی خاطر اس نے چرواہے سے زنا کیا تھا۔ حالانکہ کسی سنی عالم نے اس کا زنا یوں نہیں دیکھا تھا جیسے سرمہ دانی میں سلائی داخل ہوتی ہے اور سنی علماء کو جھوٹا بھی نہیں کہا جا سکتا کیوں کہ وہ بیچارے تو صرف اپنے بزرگوں کے اقوال اور اخبار نقل کرتے ہیں اسی طرح ہم جناب فاروق کی بدفعلی کو وہ اخبار نقل کرتے ہیں جنہیں خود علماء اہلسنت نے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے

پھر میر صاحب نے فرمایا کہ آپ بات کو نہ بڑھائیں عرب شریف میں قرآن پاک نازل ہونے سے پہلے عربوں کی بُری حالت بیان کرنے کے قابل نہیں ہے صرف بنی ہاشم اور حضرت علیؑ پاک کا خاندان پاک و پاکیزہ تھا جناب عثمان بنو امیہ سے تھے اور بنو امیہ میں زنا کاری عام تھی ۔

پس ظاہری پرورش کی وجہ سے ان کے بچے ان کی طرف منسوب ہیں حقیقت حال ان کی بہت ہی خراب ہے بنو امیہ کی نبی کریم سے رشتہ داری کو نجدی لونڈے میدان جنگ نہ بنائیں۔ اور خاندان رسالت کے خلاف زہر نہ اگلیں ورنہ ہم شیعہ لوگ تاریخ کے قبرستان سے وہ باتیں نکال کر دنیا کو سنائیں گے کہ لوگ کانوں کو ہاتھ لگائیں گے ۔ میں نے کہا قبلہ عالم پھر آپ تقیہ کر رہے ہیں جو سانپ نکالنا ہے نکال لیں ۔

میر صاحب گرمی کھا گئے اور فرمایا کہ بے شک آپ فاضل نجف اشرف ہیں لیکن محقق ہونا اور بات ہے سنو وہابیوں کی معتبر کتاب صحیح بخاری کتاب المناقب ذکر القسامہ فی الجاهلیۃ ج ۵ ص ۴۴ طبع مصر میں لکھا ہے کہ عن عمرو بن میمون قال رایت فی الجاهلیۃ قردۃ اجتمع علیها قردۃ قد زنت فرجموها فرجمتها معهم کہ عمرو بن میمون کہتا ہے کہ میں نے زمانہ جاہلیہ میں بندر دیکھے وہ ایک ایسی بندریا کے پاس جمع تھے کہ جس نے زنا کیا تھا۔ میں ان بندروں نے

اس بندریا کو زنا کے جرم میں پتھر مارے اور میں نے بھی اس کو پتھر مارے۔

میر صاحب نے فرمایا کہ بخاری شریف کی گواہی سے معلوم ہو گیا کہ زنا کرنا قرآن نازل ہونے سے پہلے بھی اتنا بڑا جرم تھا کہ بندر جیسے حیوان بھی اس گناہ کو قابل معافی نہیں سمجھتے تھے پس آپ کی یہ وکالت کہ فلاں فلاں کا زنا کرنا مثلاً ھندیا صعبہ بنت الحضرمی یا نابغہ بنت حرملا یا کاھیلیہ یا عناق یا والدہ خالد وغیرہ کا زنا کرنا قرآن نازل ہونے سے پہلے تھا آپ کی یہ بلا اجرت وکالت بے کار ہو گئی۔

میں نے کہا قبلہ یہ حدیث امام بخاری کا زٹل قافیہ ہے چونکہ امام بخاری مجوسی النسل ہے یہودیوں کا طالب علم ہے اس لیئے اسلام کو خراب کرنے کے لیئے کئی خرافات بخاری میں لکھ دیا گیا ہے

میر صاحب نے کہا کہ کیا یہی خرافات سننے کے لیئے نبی کریم بخارا میں آتے تھے کیا خرافات لکھنے کے لیئے امام بخاری وضو اور غسل کرتے تھے اور استخارہ دیکھتے تھے

میں نے کہا قبلہ شرافت سے بات کریں ہو سکتا ہے مراد بخاری کی یا راوی کی اس واقعہ سے کوئی قوم عرب ہو اور اس کو بندر سے تشبیہ دے کر بیان کیا ہو۔

قبلہ نے کہا کہ حدیث نبوی میں بندروں سے تشبیہ تو بنو امیہ کو دی گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ یہ واقعہ قبیلہ بنو امیہ کا ہے فرمان نبی کہ میرے منبر پر بندر ناچیں گے قابل غور ہے۔

میں نے کہا قبلہ عالم آپ نے پھر ایک نیا محاذ جنگ کھول دیا ہے آپ کا یہ زٹل قافیہ بندروں کا ناچ کہاں لکھا ہے آج کل تعلیم کا دور ہے لوگ بغیر ٹھوس ثبوت کے بات نہیں سنتے۔

قبلہ نے کہا کتاب سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم میں سولہ عدد کتب اہلسنت سے ثبوت پیش کیا جا چکا ہے آپ کی تسلی کے لیئے یہاں بھی کچھ عرض کرتے ہیں۔

منبر رسول پر بنو امیہ کا بندروں کی طرح ناچ کرنا

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ اہل سنت کی معتبر ترمذی شریف باب التفسیر س القدر ص ۱۶۹ ج ۲
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ البدایہ والنہایہ ذکر خلافۃ الحسن ص ۱۸ ج ۸
۳۔ اہل سنت کی معتبر تاریخ الخلفاء ذکر خلفاء بنو امیہ ص ۱۸۴ ج ۱۲
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۴۱۳ ج ۵ الاسرار ص ۴۴۴ ج ۸ س القدر
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ص الخلفاء ذکر خلافۃ بنو امیہ ص ۱۲
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص ۲۳۰ ج ۲ الاسرار ص ۴۹ ج ۵ القدر

تفسیر کبیر کی عبارت ملاحظہ ہو

قال سعد بن المسیب رایٔ رسول اللہ بنو امیۃ علی منبرہ ینزون نزو القردۃ فساءہ ذالک وھذا قول ابن عباس فی روایۃ عطاء

ترجمہ

ابن عباس کہتا ہے کہ نبی کریمؐ نے خواب میں دیکھا کہ بنو امیہ ان کے منبر پر بندروں کی طرح کود رہا رہے یہ دیکھ کر حضور پاکؐ کو بڑا دکھ ہوا

نوٹ:

ارباب انصاف میر صاحب تو صدی شیعہ ہیں اور ہیں سنے تو مرنا ہے خدا

کو جواب دینا ہے۔ ترمذی شریف اور البدایہ والنہایہ میں صرف اتنا لکھا ہے کہ نبی پاک نے بنی امیہ کو منبر پہ خواب میں دیکھا اور حضور کو دکھ ہوا البتہ تاریخ الخلفاء اور تفسیر کبیر و فتح القدیر میں صاف لکھا ہے کہ حضور نے بنو مروان کو منبر پہ ناچتے اور کودتے ہوئے دیکھا۔

پھر میر صاحب نے یہاں یہ فاضلانہ پیچ بھی لگایا کہ جناب عثمان بھی بنو امیہ سے ہیں اور ان کو الگ نہیں کیا گیا پس حدیث شریف ان کی حکومت کو بھی شامل ہے پس اس حدیث شریف کی وجہ سے عثمان کے تمام فضائل پر پانی پھر گیا اور مولوی عبدالستار نے جس رشتہ داری پر زور دیا ہے وہ بے کار ہو گئی۔

میرے محترم قارئین جناب عثمان اگرچہ بنو امیہ سے ہیں اور حدیث شریف سے ان کی حکومت کو نکالنا مشکل ہے لیکن میں اس مسئلہ پر کوئی تبصرہ نہیں کرتا آپ میر صاحب کے کلام پر غور فرمائیں۔ البتہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہابی دیو بندی اہل حدیث لوگوں کے آٹھ خلیفے اور بھی بنو امیہ سے ہیں۔

(۱) معاویہ (۲) یزید (۳) عبدالملک بن مروان (۴) ولید (۵) یزید (۶) سلیمان (۷) ہشام (۸) عمر بن عبدالعزیز۔ حدیث شریف مذکورہ آٹھوں خلفاء کو یقیناً شامل ہے اور حکومت چمکانے کے لیے انھوں نے جو فتوحات کی ہیں اس فتوحات کے پھندے سے ان کو بندروں کے ناچ والی حدیث سے نہیں نکالا جا سکتا اور انصاف یہ کہتا ہے کہ معاویہ کبیر اس حدیث کے مصداق ہونے میں ذوکامل ہے۔

۱۰۔ القول المقبول فی نبات رسول

مؤلف فیض احمد وکیل عثمانی از بہاول پور

میں نے میر صاحب سے کہا کہ قبلہ عالم یہ کھالہ جناب عثمان کی فضیلت ثابت کرنے میں اویسی صاحب کی نگاہوں میں حرف آخر ہے اور آپ کو یہ بیماری ہے کہ مخالف کے کلام کو آپ بالکل نہیں پڑھتے۔

میر صاحب نے کہا کہ یہ بیماری تو وہابیوں میں عام ہے وہ اپنے عقیدت مندوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ شیعوں کی کتاب گھر میں نہ رکھنا ان کی مجلس میں شرکت نہ کرنا تعزیہ شریف کا جلوس نہ دیکھنا بلکہ ان کے امام غزالی صاحب کا فتویٰ صواعق میں لکھا ہے کہ

یحرم علی الواعظ ذکر مقتل الحسنؑ والحسینؑ فانہ یہیج علی لبعض الصحابۃ کہ واعظ پر حرام ہے کہ امام حسینؑ کی شہادت کا ذکر کرے کیوں کہ اس شہادت کے سننے سے دلوں میں اصحاب کی دشمنی پیدا ہوتی ہے اس فتویٰ سے معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کے قتل میں کچھ اصحاب کا ہاتھ بھی یقینی ہے۔ اور اویسی کا رسالہ میں نے پڑھا ہے اس کے تقریباً تمام حوالہ جات کا جواب اسی کتاب میں موجود ہے اور عثمان کا داماد رسول ہونا سفید جھوٹ ہے اس کے تمام فضائل معاویہ کبیر نے بنوائے تھے اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیئے جناب عائشہ کے فتویٰ نے عثمان کے تمام فضائل پر پانی پھر دیا ہے۔

میں نے کہا قبلہ صاحب اس فتویٰ کا آپ بڑا رعب دکھاتے ہیں

لیکن آج کل تعلیم کا دور ہے اور لوگ بغیر کسی ٹھوس ثبوت کے بات نہیں مانتے اگر ہمت ہے تو ثبوت پیش کریں۔

پس میر صاحب گرمی کھا گئے اور کتابوں کا بستہ فوراً کھول لیا اور کتاب پر کتاب دکھانے لگے۔

جناب عائشہ کا فتویٰ کہ عثمان نعثل کو قتل کرو اللہ اس کو قتل کرے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ج ۳ ص ۳۵۶ باب معجزات نبی

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب علی ص ۱۱۷ از محدث خوارزمی

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۳۸ ذکر جمل

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ج ۳ ص ۱۰۲ ذکر جنگ جمل

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۳۰۲۱ ذکر جمل

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفداء ص ۱۷۲ ذکر جمل

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسد الغابہ ذکر صحر بن قیس ص ۱۹۴

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ذکر صحر بن قیس ج ۲ ص ۱۹۵

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامہ والسیاسہ ص ذکر جمل

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص ۷۲ ذکر جمل

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول ص ۱۱۶ ذکر جمل

۱۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید صـ ۱۱۹/۲ ذکر جمل

۱۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی صـ

۱۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب صـ ۹/۲ ذکر جمل

۱۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر صـ ۴۷/۱ جزء ۲

۱۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ صـ ۱۹۰/۲ ذکر فضیلت عائشہ

۱۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب نہایۃ لابن اثیر صـ ۸۰/۵ لغت نعثل

۱۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب قاموس صـ ۵ لغت نعثل مؤلف فیروز آبادی۔

۱۹ - اہل سنت کی معتبر کتاب لسان العرب صـ ۶۷/۱۱ لغت نعثل

۲۰ - اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان صـ ۳۹۵/۲ ذکر نعثل

۲۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبریٰ صـ ۳۷/۱ ج ۵ ذکر مروان

۲۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب اعثم کوفی صـ ۱۵۵ ذکر وفات عثمان

۲۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلدون صـ ۱۵۴ ج ۲ ذکر جمل

۲۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف صـ ۴۳۴/۲ تفسیر سورہ الاحقاف

۲۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب شرح لابن ابی الحدید صـ ۱۲۲/۲

۲۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ صـ ۸/۲ فصل ۳

۲۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ذکر مطاعن عثمان صـ

۲۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب صـ ۳ ذکر عثمان

۲۹ - اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الصفاء ذکر عثمان

۳۰ - اہل سنت کی معتبر کتاب الانساب للبلاذری صـ ذکر عثمان

۳۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صـ /۲ ذکر عثمان

۳۲ - اتحاف الوریٰ باخبار ام القریٰ ذکر سنہ صـ ۳۹ کی نقل فی تنبیہ المطاعن

۱ - المناقب (۲) سیرت حلبیہ
۳ - تذکرہ کی عبارت ملاحظہ ہو

کتب الی عائشۃ اما بعد فانک قد خرجت من بیتک عاصیۃ للّٰہ ولرسولہ محمدؐ تطلبین امرا کان عنک موضوعاً وتزعمین انک تریدین الاصلاح بین المسلمین فخبرینا ماللنساء وقود العساکر والاصلاح بین الناس وطلبت کما زعمت بدم عثمان وعثمان رجل من بنی امیۃ وانت امراۃ من بنی تمیم بن مرۃ ولقد کنت تقولین بالامس اقتلوا نعثلا قتل اللّٰہ نعثلاً فقد کفر الخ ۔

ترجمہ :

جنگ جمل سے پہلے جناب امیر نے عائشہ کو یہ خط لکھا اما بعد خدا اور رسول کی نافرمانی کرتے ہوئے تو گھر سے باہر نکلی ہے کیا تو وہ چیز طلب کرتی ہے جس کی ذمہ داری تجھ پر نہیں ہے تو اپنے گمان میں مسلمانوں میں اصلاح کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہمیں یہ تو بتا کہ لوگوں میں اصلاح کرنا اور لشکروں کو چلانا اس امر سے عورتوں کا کیا تعلق ہے تو اپنے گمان میں خون عثمان کا بدلہ لینا چاہتی ہے عثمان ایک بنو امیہ سے تھا تو ایک عورت بنو تمیم بن مرہ سے ہے ۔

اور تو خود کہتی رہی ہے کہ قتل کرو نعثل کو قتل کرو ۔ خدا اس کو قتل کرے فقد کفر وہ نعثل کافر ہو گیا ہے

نوٹ۔

سیرت حلبیہ میں یہ جملہ بھی خط میں موجود ہے وانت باالامس تولبین علیہ فتقولین فی ملأمن اصحاب رسول اللہ اقتلو نعثلا فقد کفر قتلہ اللہ کہ تو اے عائشہ لوگوں کو عثمان کے خلاف خود بھڑکاتی تھی اور اصحاب نبی کے سامنے تو خود کہتی تھی کہ نعثل کو قتل کرو یہ کافر ہو گیا ہے خدا اس کو قتل کرے۔

نوٹ:

استیعاب اور اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ صخر بن قیس نے جناب عائشہ سے کہا تھا یاام المومنین تقولین فیہ وتنالین منہ کہ تو خود عثمان کی برائی کرتی تھی یہ اشارہ ہے فتویٰ کی طرف نہایہ اور لسان العرب میں بھی لغت نعثل میں لکھا ہے ومنہ حدیث عائشہ اقتلو النعثلا تعنی عثمان کہ فتویٰ عائشہ تھا کہ نعثل کو قتل کرو اور مراد عائشہ کی عثمان تھا۔

تاریخ کامل اور تاریخ طبری اور اتحاف الوری اور امامۃ السیاسہ میں لکھا ہے کہ عبید بن ابی سلمہ نے جو ابن ام کلاب ہے جناب عائشہ سے کہا تھا وانت امرت بقتل الامام + وقلت لنا انہ قد کفر

تو نے ہمیں حکم دیا تھا قتل عثمان کا اور فرمایا تھا کہ وہ کافر ہو گیا ہے پس ہم نے اس کے قتل کرنے میں تیرے فتویٰ کی اطاعت کی ہے اور ہمارے نزدیک اصل قاتل وہ ہے جس نے حکم دیا تھا۔

ریاض النضرہ اور حیوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جناب عثمان کو دشمن نعثل کہتے تھے۔ اسکے بعد میر صاحب نے کہا الفاظ کی کمی زیادتی یا اشارہ وتصریح کے باوجود مذکورہ تمام کتابوں میں تذکرہ دیا گیا ہے کہ جناب عثمان کو بی بی عائشہ نے

نے نقل کروایا ہے اور اگر اس رسالہ کا اختصار مقصود نہ ہوتا تو میں تمام کتابوں کی عبارات پیش کرتا لیکن اس زمانہ میں بڑی کتابوں کے پڑھنے کا لوگوں میں نہ ہی حوصلہ ہے اور نہ ہی ان کے پاس وقت ہے اور العاقل تکفیہ الاشارۃ والغافل لاتنفعہ الف عبارۃ کہ عاقل کو اشارہ کافی ہے اور غافل کو ہزار عبارۃ بھی نفع نہیں دیتی

نعثل کا معنی کیا ہے

ریاض النضرہ میں لکھا ہے نعثل دبسم رجل طویل اللحیۃ کان اخائیل من عثمان سمی بذالک ونعثل ایضاً اسم الذکر من الضباع کہ نعثل ایک لمبی داڑھی والا آدمی تھا۔

اور جب حضرت عثمان کی برائی کی جاتی تھی تو ان کو نعثل کہا جاتا تھا۔ نیز نر بجو کو بھی نعثل کہتے ہیں قاموس میں فیروز آبادی نے لکھا ہے کہ نعثل نر بجو ہے اور بوڑھا بے وقوف ہے۔ اور ایک یہودی مدینہ میں نعثل نامی تھا اور لمبی داڑھی والا آدمی۔ اور جناب عثمان کو ان کی برائی کرنے کے وقت نعثل سے تشبیہ دی جاتی تھی۔

نہایہ ابن اثیر میں لکھا ہے کہ نعثل نر بجو کو بھی کہتے ہیں اور بے وقوف بڈھے کو بھی کہتے ہیں اور لمبی داڑھی والے کو کہتے ہیں اور عائشہ کا قول ہے کہ نعثل کو قتل کرد مراد ان کی عثمان ہوتا تھا لسان العرب میں لکھا ہے کہ نعثل نر بجو کو کہتے ہیں۔ اور فتویٰ عائشہ تھا کہ نعثل کو قتل کرو مراد ان کی عثمان تھا۔

اور حیوۃ الحیوان میں بھی نعثل کا معنی نر بجو لکھا ہے خلاصہ نعثل کے چار معنی ہیں (۱) نر بجو (۲) بڈھا بے وقوف (۳) لمبی داڑھی والا (۴) ایک یہودی کا نام میر صاحب تو صرف شیعہ بلکہ رافضی ہیں اور ان کا مقصد بھی نعثل کا معنی بیان کرنے

سے محتاج وضاحت نہیں ہے لیکن بندۂ خدا اور موت دونوں یاد ہیں۔ میں کھری بات کردں گا۔ خواہ شیعہ صاحبان کو بری ہی لگے۔ علم بلاغت کا قانون ہے کہ جب ایک شئے کو دوسرے شئے سے استعارہ کی بناپر تشبیہ دی جائے تو وجہ شبہ کو تلاش کرنا ضروری ہے اور چونکہ ہم جناب عثمان کی زیارت سے محروم ہیں اور نہ ہی جناب عائشہ نے وجہ شبہ کو بتایا ہے۔ پس مذکورہ معنوں میں جناب عائشہ کی مراد کیا تھی یہ بتانا ہمارے لئے مشکل ہے۔ معذرت معذرتِ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

نوٹ: ارباب انصاف بندگو تو نا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اور ہیرا پھیری سے بنتا بھی کچھ نہیں ہے۔

میر صاحب کی پیش کردہ کتابوں کی عبارات کو میں نے خود دیکھا ہے فصول المہمہ اور مطالب السئول لکھنے والے علماء نے بڑی دور اندیشی سے کام لیا ہے مذکورہ خط سے قتل عثمان کے بارے جناب عائشہ کے فتویٰ کو نکال دیا ہے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

اور جن کتابوں میں مائی صاحبہ کا فتویٰ شریف پوری صراحت کے ساتھ موجود ہے ان علماء نے سخت حماقت کی ہے اور ان کے لیے وہابی دوستوں کی طرف سے یہ تحفہ ہے کہ وہ تمام علماء سبائیوں کے یا یہودیوں کے نطفے تھے یا شیعوں کے متعہ کی پیداوار تھے۔

ماشاء اللہ کیا تحفہ ہے بزرگوں کے لیے اور جن کتابوں میں علماء نے بی بی صاحبہ کے فتویٰ کو اظہار شدہ کنایہ سے بیان کیا ہے۔ انھوں نے بھی بے وقوفی کی ہے کیونکہ رافضی صاحبان میر صاحب جیسے لوگوں کو نہ ہی موت یاد ہے اور نہ ہی کچھ اور انھیں تو بس صحابہ کرام کی برائیاں تلاش کرنے کی فکر ہے۔ لہذا عبارات جتنی بھی محتاط سے لکھی جائے ان کو فوراً تنقیص صحابہ کی بو آتی ہے اور جن علماء نے لفظ نعثل

کے معنی بیان کئے ہیں اور ساتھ مائی صاحبہ کے فتویٰ کا حوالہ بھی دیا ہے انھوں نے
تو صاف بے حیائی سے کام لیا ہے کیوں کہ یہ بات طے شدہ ہے بلکہ آسمانی وحی کی
شل ہے کہ جس تاریخی بات سے اگرچہ وہ سچی ہو جناب عثمان کی توہین ہوتی ہو اس کو ٹھکرا
دیا جائے۔ کیونکہ جو عقل مند تاریخ کی صحیح باتوں پر ایمان رکھے گا وہ کبھی بھی ابوبکر و
عمر و عثمان کو خلیفہ برحق نہیں مانے گا۔

اور آخر میں میں نے میر صاحب کو یوں لاجواب کیا کہ جناب عثمان کے قتل کا فتویٰ
شریف جناب عائشہ کی زبانی بے شک اہل سنت کی کتابوں میں موجود ہے۔ لیکن اس
فتویٰ سے عثمان کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

میر صاحب فوراً چہکے کہ فاضل عراق صاحب عائشہ کا بقول وہابیوں کے
لقب ہے صدیقہ اور اگر اس فتوے میں بھی وہ صدیقہ (سچی) ہے تو جناب عثمان
کے تمام فضائل پر پانی پھر گیا۔

بفرض محال اگر عثمان داماد نبی تھا اور نبی کی بیوی نے فتویٰ دے کر اس کو قتل کرایا
ہے تو معلوم ہوا کہ نافرمان داماد کا کوئی احترام نہیں ہے اور شیخ الحدیث فیض احمد
اویسی کی وکالت بالکل بے کار ہے۔ میں نے کہا قبلہ یہی بیماری تو آپ کو ہے کہ دوسرے
کی بات نہیں سنتے۔ بی بی عائشہ سے جناب فاطمہ زہرا نبی کی بیٹی افضل ہیں اور جناب
عثمان سے حضرت ابوبکر افضل ہیں جس طرح عثمان پر جناب عائشہ ناراض ہوئیں
اسی طرح ابوبکر پر جناب فاطمہ ناراض ہوئی ہیں

تفصیل جاگیر فدک میں موجود ہے کہ جناب فاطمہ نے ابوبکر سے فرمایا تھا
کہ میں جب تک زندہ رہوں گی ہر نماز کے بعد تیرے لیے بد دعا کروں گی اور جب
اپنے باپ رسول اللہ سے ملوں گی تو تیری شکایت کروں گی۔

پس عائشہ نے عثمان کے لیئے بد دعا اور جناب فاطمہ نے ابوبکر کے لیئے

بد دعا کی ۔ پس عثمانؓ اور ابوبکر دونوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ وہ امام نبیؐ تو تھے نہیں کہ ہر گناہ سے پاک ہوتے وہ دونوں دنیاوی حاکم تھے اور دوسرا حکام کی طرح چور دروازے سے حکومت پر قابض ہو گئے تھے اور جس طرح باقی حکام غلطیاں کرتے ہیں وہ بھی غلط غلط [illegible] گئے ہیں ۔ اور ان کی برائیوں کو اچھالنا تاکہ ان کی مقبولیت کم ہو جائے اور لوگ آل [illegible] امام برحق مانیں یہ بات میر صاحب اتنی آسان نہیں ہے جتنی تم سمجھے ہو معاویہ کے جو بندوبست کیئے تھے وہ آج بھی موجود ہیں [illegible] یہ [illegible] ختم ہو تو آپ کا مقصد بھی پورا ہو ۔

۱۱ - رسالہ حضور کی صاحبزادیاں چار

مؤلف غلام رسول ابوالمروان نارووال

میں نے میر صاحب سے کہا کہ شیخ الحدیث اویسی کی طرح نارووالی کا بھی [illegible] گمان ہے کہ اس نے فضیلت عثمان ثابت کرنے پر قلم توڑ دیا ہے ۔ قبلہ نے فرمایا کہ جو فضائل عثمان میں [illegible] کو بتاتے ہیں کہ بنو زرقا، بنوامیہ شجرہ ملعونہ ہے اور عثمان کا [illegible] نادری نسب شریف اور نعثل کو قتل کرد اور عثمان کا [illegible] مردہ بیوی سے ہمبستری کرنا ان مناقب کے بعد کسی دکیل عثمان کا عثمان کی صفائی پیش کرنا اور کوئی فضیلت بیان کرنا ایسے ہے جیسے بوسہ بعد از انزال ہوتا ہے ۔ نیز اویسی اور نارووالی میں ایک نے دوسرے کی نقل اتاری ہے کیونکہ دونوں رسالوں کی ترتیب، مضمون اور عبارت ملتی جلتی ہے ۔ خیر کوئی بات نہیں ہے

مقصد دونوں کا فضیلت عثمان بیان کرنا ہے اور ہمارے نزدیک تو کھری بات یہ ہے کہ جس دن عثمان نے قرآن جلانے کا حکم دیا تھا اسی دن ان کی تمام نیکیاں جل کر برباد ہوگئی تھی۔

میں نے کہا لاحول ولا قوۃ یہ اٹل قافیہ تو آج تک کسی عالم نے منبر پر نہیں بیان کیا آپ اس کا ثبوت پیش کریں ورنہ آپ کے جھوٹا ہونے کا میں فتویٰ دوں گا۔

قبلہ نے فرمایا آپ کے وہابی دوستوں کی مایہ ناز اور معتبر کتاب صحیح بخاری باب فضائل قرآن باب جمع القرآن ص۱۸۴ میں لکھا ہے کہ وامر عثمان بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق کہ ہمارے سرکاری قرآن کے علاوہ باقی تمام قرآن آگ سے جلا دیئے جائیں۔

اور جناب عثمان کی اس حرکت سے ان کے وکیل بعد میں جری ہو گئے تھے کتاب اہل سنت فتاوی قاضی خاں کتاب الحظر ص۷۸۰ ج۴ میں لکھا ہے کہ

لو کتب ما لبول او بالدم او علی جلد المیتۃ لا باس بہ کہ اگر قرآن پاک کو پیشاب سے یا خون یا مردار کی کھال پر لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے قبلہ نے فرمایا بفرض محال اگر عثمان داماد نبی تھا بھی تو قرآن جلانے کے بعد مائی عائشہ کے فتوے کے بعد اس کی دامادی کا کوئی احترام نہیں ہے نیز نارو اہلی نے جس دامادی پر زور دیا ہے اس میں تو عثمان کے ساتھ کفار بھی شریک ہیں اور جس بات میں کسی کے ساتھ کوئی کافر بھی شریک ہو اس بات پر فخر کرنا فضول ہے۔ کیونکہ دامادی، سخاوت یا عدالت کی طرح کوئی کام ایسی فضیلت تو نہیں ہے جیسے خلق خدا کو فائدہ پہنچتا ہے۔

عتبہ، عتیبہ، ابوالعاص کفار نے جو دامادی پائی تھی اس کے بارے میں عثمانی

وکلاء آج تک شور و غل کر رہے ہیں اور جاتے جاتے میر صاحب یہ تیر بھی میرے کلیجے میں مار گئے کہ عثمان صاحب کو اہل مدینہ اور اصحاب نبیؐ نے اس قابل بھی نہ سمجھا کہ اس کا جنازہ پڑھتے اگر عثمان کا جنازہ کسی صحابی یا کسی مسلمان نے پڑھا ہے تو صحاح ستہ سے وکلاء عثمان ثبوت پیش کریں۔

میں نے کہا قبلہ قتل عثمان کے بعد تین دن مدینہ منورہ میں کرفیو آڈر نافذ تھا اور اہل مدینہ مجبور تھے۔

قبلہ نے فرمایا کہ جنازہ پڑھنا واجب ہے یہ کس طرح ہوا کہ اہل مدینہ تقیہ کر کے بیٹھ گئے اور عثمان کا جنازہ نہ پڑھا۔ میں نے پھر میر صاحب کو یوں لاجواب کیا جناب ابوبکر و عمر نے بھی جنازہ رسول نہیں پڑھا تھا۔

قبلہ میر صاحب نے فرمایا کہ اس کتاب میں آپ کی یہی عادت رہی ہے کہ آپ میرے اعتراض کا جواب دینے کی کوشش میں میرے ہی اعتراض کو اور مضبوط کر دیتے ہو۔ خلیفہ سازی کا میچ دیکھنے کی خاطر جناب ابوبکر و عمر نے جنازہ رسول چھوڑ دیا تھا یہ اعتراض بھی ہمارا ہے کہ اگر وہ دونوں نبی کریم کے یار تھے اور دوست تھے تو یاری کا حق تو یہ تھا کہ وہ جنازہ رسول کے پاس بیٹھتے اور خلیفہ سازی کے دنگل میں نہ جاتے۔

میں نے کہا قبلہ یہ زمانہ علم اور روشنی کا ہے اور لوگ بغیر کسی ٹھوس ثبوت کے مسئلہ کو نہیں مانتے اگر شیخین ابوبکر و عمر نے جنازہ رسول کو چھوڑا تو آپ اس کا ثبوت پیش کریں قبلہ نے کتابوں کا بستہ کھولا اور ثبوت پر ثبوت دکھانے لگے

جناب ابوبکر و عمر جنازہ رسول کو بے دفن چھوڑ کر حاکم سازی کا میچ دیکھنے چلے گئے تھے

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال کتاب الخلافہ مع الامارۃ من قسم الافعال ج ۳ ص ۱۴۰

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف کتاب الجنائز باب موت یوم الاثنین ج ۲ ص ۱۴

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الفاروق ص ۳۳ ج ۱ مؤلف شبلی

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۵

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامۃ والسیاسۃ ص ۱ ج ۱

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد نسفی ص ۱۰۶

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۱۸۳۹ ذکر وفات النبیؐ

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۱۴۶ ط مصر

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۴۸ ذکر سقیفہ بنی ساعدہ

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت نبویہ لابن ہشام ص ۶۵۶ ذکر سقیفہ بنی ساعدہ

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ۲۹ ج ۱ فصل ۱۳

۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح لابن ابی الحدید ص ۱۹۲ ج ۴ اخطبہ در ذکر وفات نبی

صحیح البخاری ص ۱۶۹ ج ۸ کتاب المحاربین

۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح البخاری باب ما جاری السقائف ص ۱۲۲ ج ۲

کنزالعمال کی عبارت ملاحظہ ہو

عن عروہ ان ابابکر وعمر لم یشہدا دفن النبی [illegible] فی الانصار فدفن قبل ان یرجعا

ترجمہ

جناب ابوبکر وعمر دفن نبی کے وقت نبر مبارک پر حاضر نہ تھے اور وہ دونوں سقیفہ بنی ساعدہ میں قبیلہ انصار میں تھے اور خلافت کی بٹائی کر رہے تھے اور ان کی واپسی سے پہلے رسول پاک کو دفن کر دیا گیا تھا۔

نوٹ:

ارباب انصاف میر صاحب رافضی تو ایسے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے موت۔ قبر اور حساب کو بھلا دیا ہے ہر آدمی کو اپنی نجات کی فکر ہے اور میر صاحب کو اصحاب کی برائیاں تلاش کرنے کی فکر رہے۔

اور بندۂ خدا تعالیٰ کو حاضر جان کر کھری بات کرے گا اگرچہ شیعہ صاحبان کو ناپسند ہی گذرے۔ بخاری شریف میں یہ لکھا ہے کہ ابوبکر نے عائشہ سے پوچھا تھا کہ تم نے نبی کریم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا۔ بس اس بات سے شیعوں نے اندازہ لگا لیا کہ ابوبکر نبی کریم کے کفن ودفن کے وقت حاضر نہ تھے صواعق اور شرح عقائد نسفی اور شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ اصحاب نے حاکم بنانا اتنا ضروری سمجھا تھا کہ اسے دفن نبی سے پہلے سرانجام دیا تھا۔

شیعوں نے اس کلام سے یہ سمجھا ہے کہ وفات نبی کے بعد ابوبکر وعمر لاشہ نبیؐ کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ الفاروق میں لکھا ہے کہ تعجب پر تعجب یہ ہے کہ یہ فعل (ترک جنازہ رسول، ان لوگوں (حضرت ابوبکر عمر) سے سرزد ہوا جو آسمان

اسلام کے مہرماہ تھے اور البدایہ والنھایہ میں اتنا لکھا ہے کہ بیعت ابوبکر دفن نبی سے پہلے مکمل ہوئی تھی اور سیرت نبویہ میں لکھا ہے کہ ابوبکر کو عمر دفن نبی سے پہلے ہی لے کر چلا گیا تھا۔

اور ریاض النضرہ میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر شام تک مسجد میں بیعت لیتا رہا اور دفن نبی سے غافل رہا۔

میرے محترم قارئین ان عبارات سے تو صرف اتنا ظاہر ہوتا ہے کہ ابوبکر و عمر لاش نبی بغیر غسل و کفن اور جنازہ دفن کے چھوڑ کر چلے گئے تھے اور وجہ بھی معلوم ہے بقول وہابی دوستوں کے روز وفات نبی آسمان سے ایک بلا اتری تھی اور اس نے ابوبکر و عمر کو کہا تھا تم جنازہ رسول کو چھوڑو اور حاکم بناو ورنہ میں تمھیں کھا جاؤں گی چونکہ نبی کریم تو پہلے وفات پا چکے تھے اور ابوبکر و عمر اگر اس آفت و بلا کا کہنا نہ مانتے تو وہ ان دونوں کو کھا جاتی پس پھر مسلمانوں کے پاس رہ کیا جاتا اس مجبوری کی وجہ سے انھوں نے جنازہ رسول چھوڑا تھا۔

اور الامامہ والسیاست میں صرف اتنا لکھا ہے کہ جناب عمر آگ لے کر نبی کی بیٹی کے دروازے پہ آئے اور کہا کہ اگر حضرت علی ہماری حکومت نہیں مانتے تو میں علی و فاطمہ کے گھر کو آگ لگاتا ہوں۔

اس وقت نبی کی بیٹی فاطمہ نے فرمایا کہ پہلے تو تم جنازہ رسول چھوڑ گئے تھے اور اب ہمارے گھر کو آگ لگاتے ہو۔

پھر میر صاحب نے کہا کہ طبری اور ابن ابی الحدید نے یہ بھی لکھا ہے کہ عن ابراہیم نخعی حتی اِرْبَدَّ بطنہ کہ ابوبکر و عمر نے جنازہ رسول کو چھوڑا اور حاکم بناتے رہے اور حضور پاک کے شکم مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا تھا۔

جیسا کہ نہایہ ابن اثیر میں لکھا ہے قیل اِرْبَدَّ لون السواد والغبرا

کہ الرُّبدہ وہ رنگ ہے جو سیاہ اور خاکی رنگ کے درمیان ہو میں نے کہا قبلہ بہت سی کتابوں میں لکھا ہے کہ نبی کریم نے سوموار کو وفات پائی ہے اور بدھ کو دفن ہوئے ہیں اتنی دیر کی وجہ کیا ہے۔

م سنی علماء نے وجہ بتانے میں بھانت بھانت کے قول لکھے ہیں اور ان اقوال سے تنگ آکر بعض عارفین نے یہ شعر کہا ہے۔

چو صحابہ حب دنیا داشتند
مصطفیٰ را بے گور و کفن گذاشتند

چونکہ اصحاب کے دلوں میں دنیا دو دن کی محبت تھی اسی لیے نبی کے جنازہ کو بغیر کفن دفن کے چھوڑ گئے تھے۔

نانوتوی محمد قاسم اور رشید احمد گنگوہی کی امت کے لیے چند نادر تحفے

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد مبحث ۶ - ص ۳۰۶ ج ۲
مؤلف سعد الدین عمر تفتازانی -

(قال واما بعدهم)
یعنی ان ماوقع بین الصحابة من المحاربات والمشاجرات علی الوجه المسطور فی کتب التواریخ والمذکور علی السنة الثقاة یدل بظاهره علی ان بعضهم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حد الظلم والفسق وکان الباعث له الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملك والریاسة والمیل الی اللذات والشہوات اذ لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی صلی الله علیه وسلم

بالخیر وسوا الا ان العلماء لحسن ظنھم باصحاب رسول اللہ صلعم
ذکروالھا محامل وتاویلات بھا تلیق وذھبوا الی انھم محفوظون
عما یوجب التضلیل والتفسیق صونا لعقائد المسلمین عن الزیغ
والضلالة فی حق کبار الصحابة سیما المھاجرین منھم والانصار
والمبشرین بالثواب فی دار القرار
واما جری بعدھم من الظلم علی اھل بیت
النبی علیھم السلام) فمن الظھور بحیث لا مجال للاخفاء ومن
الشناعة بحیث لا اشتباہ علی الآراء اذ تکاد تشھد بہ الجماد
والعجماء ویبکی لہ من فی الارض والسماء وتنھد منہ الجبال و
تنشق الصخور ویبقی سوء عملہ علی کر الشھور ومر الدھور فلعنة اللہ
علی من باشرہ او رضی او سعی ولعذاب الآخرة اشد وابقی فان قیل
فمن علماء المذھب من لم یجوز اللعن علی یزید مع علمھم بانہ یستحق
ما یربوا علی ذلک ریزید قلنا تحامیا عن ان یرتقی الی الاعلی فالاعلی
کما ھو شعار الروافض علی مایروی فی ادعیتھم ویجری فی اندیتھم
فرای المعتنون بامر الدین الجام العوام بالکلیة طریقا الی الاقتصاد
فی الاعتقاد وبحیث لا تزل الاقدام علی السواء ولا تضل الافھام
بالاھواء والا فمن یخفی علیہ الجواز والاستحقاق وکیف لا
یقع علیھما الاتفاق ۔

ترجمہ

اور جو صحابہ میں جھگڑے ہوئے ہیں اور وہ تاریخوں میں لکھے گئے ہیں اور
معتبر لوگوں کی زبانوں سے ذکر کیے گئے ہیں ۔ ان جھگڑوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ
بعض صحابہ حق کی راہ سے پھر گئے تھے اور ظلم وفسق کی حد تک پہنچ گئے تھے ۔ اور
اس ظلم اور فسق تک ان کو کینے ، حسد اور دشمنی نے پہنچایا تھا ۔ نیز بادشاہی

اور ریاست کی طلب نے شہوات اور لذات کی طرف میلان نے ان کو ظالم بنایا تھا۔ چونکہ صحابی معصوم نہیں ہے اور ہر وہ شخص جس نے نبیؐ سے ملاقات کی ہو وہ اچھا نہیں ہے۔ البتہ چونکہ علماء کو اصحاب رسولؐ سے حسن ظن ہے انھوں نے صحابہ کے تنبکرمیوں کی مناسب تاویلات کی ہیں۔

اور یہ نظریہ بنایا کہ صحابہ فسق اور گمراہی سے محفوظ ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کا عقیدہ گمراہی سے محفوظ رہے اور وہ مہاجرین و انصار صحابہ جن کو ثواب کی بشارت دی گئی تھی۔ ان کے بارے مسلمانوں کا غلط نظریہ نہ ہو اور اس کے بعد اہل بیت نبی پر جو ظلم ہوا ہے وہ اتنا ظاہر ہے کہ جسے چھپانے کی گنجائش نہیں اور اتنا برا ہے کہ جو کسی عقل مند پر پوشیدہ نہیں۔

آل نبی پر جو ظلم ہوئے ہیں ان کی گواہی پتھر اور حیوان بھی دیتے ہیں اس ظلم کی وجہ سے زمین اور آسمان کی مخلوق روتی ہے اور پتھروں کا پھٹ جانا۔ پہاڑوں کا گر جانا بھی اس کی وجہ سے ممکن ہے۔ مسلمانوں کی یہ برائی ہمیشہ تاریخ میں موجود رہے گی۔

پس اللہ کی لعنت ہے اس پر جو خود ظلم کرتا رہا یا ظلم کرنے والوں کی مدد کی یا اس ظلم پر راضی ہے اور ان ظالموں کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے اگر کہا جائے کہ کچھ وہابی مولانا یزید پر لعنت کو جائز نہیں جانتے حالانکہ وہ خود اس بات کو جانتے ہیں کہ یزید لعنت سے بڑی ہی پھٹکار کا مستحق ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں وہ لعنت کو اس لیے جائز نہیں جانتے تاکہ یزید وہ تھے او پر اور یہ اس کے اوپر نہ جائے جیسا کہ یزید پر لعنت کرنا شیعوں کا طریقہ ہے ان کی دعاؤں میں لعنت موجود ہے

پس وہ لوگ جو امر دین کا خیال رکھتے ہیں۔ انھوں نے عوام کو لعنت سے روکنے کے لیے لگام دے دی تاکہ اعتقاد میں درمیانہ روی رہے اور سیدھی راہ

سے قدم نہ بھٹکیں۔ اگر لعنت کو اوپر جانے سے روکنا مقصود نہ ہوتا تو پھر یزید پر لعنت کا جائز اور یزید کا لعنت کا مستحق ہونا کسی سے چھپی ہوئی بات نہیں

نوٹ:

کتاب شرح مقاصد ہر دو جلد ہمارے پاس آج سنہ ۱۹۸۲ء ۲۹ رجنوری روز جمعۃ المبارک میں موجود ہے اور ہم نے ۲۹ رجنوری کی شام بوقت رات کے آٹھ بجے اصل کتاب سے عبارت دیکھ کر اس رسالہ میں لکھی ہے۔ اگر اس کے بعد خوارج کی ناکام کوششوں سے تاریخ بلاذری کی طرح شرح مقاصد بھی نایاب ہو جائے تو کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سر العالمین فی کشف ما فی الدارین صہ ۹ مؤلف امام غزالی۔

واجمع الجماهير على متن الحديث في يوم غدير خم (قال) من كنت مولاه فقال عمر بن الخطاب بخ بخ لك يا ابا الحسن اصبحت مولائي ومولا كل مومن ومومنة فهذا تسليم ورضى وتحكيم ثم بعد ذلك غلب الهوى لحب الرياسة وحمل عمود الخلافة وعقود البنود وخفقان الهوا في قعقعة الرايات واشتباك ازدحام الخيول وفتح الامصار سقاهم كاس الهوى فعادوا الى الخلاف الاول فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمنا قليلا فبئس ما يشترون

ترجمہ

علمائے اہل سنت نے حدیث غدیر خم کے صحیح ہونے پر اتفاق کیا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا جس کا میں سردار ہوں علیؑ بھی اس کے سردار ہیں۔ پس عمر

نے کہا مبارک ہو اے علیؑ کہ تم کل مومنین و مومنات کے سردار ہو گئے

پس اس وقت اس کلمہ رسولؐ کو سب نے قبول کر لیا اور حکومت علیؑ سے سب لوگ راضی ہو گئے۔

اس کے بعد یعنی انتقال پیغمبرؐ کے بعد محبت حکومت نے غلبہ کیا اور پھر اس حکومت پر حملہ اور خلافت کا ہاتھ آنا اور سر دبازو احصار میں حکومت کا جھنڈا گڑ جانا علم کے پھریروں کا ہوا میں اڑنا سواروں کا جلوس میں چلنا گھوڑوں کی ٹاپوں کا مثل حال کے معلوم ہونا۔ شہروں کا فتح ہونا ان سب خیالات نے ان کو یعنی شیخین کو جام خواہش نفسانی پلا دیا۔

پس انہوں نے خلافت پر حملہ کیا۔ جیسے قبل قبول اسلام مخالف ظاہر تھے ویسے ہی دشمن ظاہر ہو گئے اور اس عہد شکنی جو غدیر خم پر کی تھی کے بدے میں اک چیز کو خریدا پس کیا بڑی چیز خریدی۔

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ بلاذری ص ۲۴

منقول از تنزیہ الانساب و اقرار الائمہ

فبعث الی عبد الله ابن عمر ما کتبه ابوه الی معاویة هذا عهد من ابن الخطاب الی معاویة بن ابی سفیان اعلم ان محمد قد جاء بالافک والسحر و منعنا من اللات و العزی و حول وجوهنا الی الکعبة التی یوهم انه قبلة الاسلامیة فکان هذا من غایة غلوه وعلوه و مهارته فی السحر بالزیادة علی موسی وعیسی وکانة بنی اسرائیل و نحن علی الدین کنا قبل ذلک وما ترکنا اللات والهبل وما تولی

محمد تواطینا مع اربعین من اهل نحلتنا و شهدنا انه قال الائمة من قریش و عزلنا علیا من الخلافة التی فوضها الیه و جعلها مخصوصة ثم کتفناه و اخرجنا به الی ابی بکر و امرنا الناس ببیعة و کنا نظاهر لبسنة محمد لئلا یهرب الناس تمنا و لکنا فی باطن الامر علی الدین الذی کنا قبل ذالک انتقمنا من اولاده و ذریته علی حسب طاقتنا و قدرتنا و اما انت یا معاویة فاوصیك ان لا تسامح فیها و اقتل من اولاده و احفاده ما انتصل الیه یدك و قدرتك و لو لم تقدر علی استیصال شرذمة خوفا من تنفر الناس و تباعدهم منك و نفرتهم علیك و فلتکن فی باطن الامر علی دفعهم و ازالتهم عن مقامهم و انحطاط مراتبهم و لا تذهب محبة اللات و العزی عن قلبك فانها طریقنا و طریق اباءنا و انا علی اثارهم مقتدون۔

پس بھیجا یزید نے عبداللہ بن عمر کی طرف وہ عہد نامہ جو ان کے باپ نے معاویہ بن ابی سفیان کی طرف لکھا تھا۔ جان تو اے معاویہ محمد بے شک بہتان لائے اور جادو اور ہم کو لات و عزی کی پرستش سے منع کیا اور ہمارا منہ کعبہ کی طرف اس وہم سے پھیرا کہ وہ قبلہ اسلام ہے یہ تھا ان کا غلو اور جاہ طلبی اور جادو میں ان کی مہارت ایسی تھی جو کہ فوقیت لے گئی تھی عیسیٰ و موسیٰ پر اور کاہنی اسرائیل کو اور ہم ویسے ہی رہے جیسے پہلے تھے

اور ہم نے لات و ہبل کو نہیں چھوڑا اور جب محمد مر گئے تو ہم نے ڈھونڈ ڈالا اپنے چالیس جتھے والوں کی اعانت سے اور ہم نے گواہی دی کہ امام قریش سے ہوں گے

اور ہم نے معزول کیا علی کو خلافت سے جو اس کو پیغمبر نے سونپ دی تھی۔ اور اس کے لیے مخصوص کر دی تھی۔

تو ہم نے اس کی مشکیں کس لیں اور نکال لائے اس کو اس کے گھر سے اور اس کو ابوبکر کے پاس بیعت کے لیے لے گئے۔ حالانکہ ہم ظاہر کرتے تھے سنت محمد کو تاکہ لوگ ہم سے بھاگ نہ جائیں۔ لیکن باطن میں ہمارا وہی عقیدہ تھا کہ جس پر ہم پہلے سے تھے۔ پھر اُس کے بعد ہم نے بدل لیا اُسکی اولاد اور ذریت سے حسب لیاقت اور اپنی قدرت کے مطابق۔

تو اے معاویہ محمد کی اولاد کو حسب قدرت قتل کرتے رہنا اور اگر تجھے مسلمانوں سے نفرت کا خوف ہو تو اندر خانہ میں ان کو برباد کرنا، اولاد زہرا کی محبت کو دل سے نہ نکالنا، کیونکہ یہ ہمارا اور تمہارے باپ دادا کا طریقہ ہے

(۴) فكان أبوك وفاروقه اول من ابتزه حقه، وخالفه على ذلك اتفقا واتسقا (مروج الذہب۔ ذکر معاویہ ملاحظہ فرمائیں) معاویہ نے محمد بن ابی بکر کو ایک خط کے جواب میں جس میں کہ محمد نے معاویہ پر اہل بیت کے حق غصب کرنے کا طعنہ دیا تھا جواب دیا کہ "تیرے باپ صدیق نے اور اُن کے بھیا فاروق نے سب سے پہلے حضرت علیؑ کا حق غصب کیا اور اُن کی خلافت کا انکار کیا اور ان دونوں نے اپنی حکومت میں حضرت علیؑ کو کسی بات میں شریک نہیں کیا اور نہ ہی اپنے راز کی بات بتاتے تھے۔"

(۵) أما بعد، فإنما أنت وثني ابن وثني، دخلت في الاسلام كرهاً، وخرجت منه طوعاً، لم يقدم إيمانك، ولم يحدث نفاقك (مروج الذہب۔ ذکر معاویہ) قیس بن سعد نے معاویہ کو ایک خط کے جواب میں لکھا کہ "تو بت پرست بیٹا بت پرست کا ہے۔ اسلام میں تو مجبوراً داخل ہوا اور اپنی رضا سے تو اسلام سے خارج ہوا، نہ ہی تیرا ایمان پرانا ہے اور نہ ہی تیرا نفاق نیا ہے"

(۶) فقال له: سل أمك كيف سطعت المجامر بينها وبين أبيك؟ فسالها فقالت ماولدتك إلا في المتعة (محاضرات ص ۲۴۶ ج ۲ الہدیہ)

ابن عباس نے ابن زبیر سے کہا تھا کہ "متعہ کے حلال ہونے سے تو ناراض کیوں ہوتا
ہے، اپنی ماں سے پوچھ، تیرے باپ اور ماں میں کس طرح انگیٹھیاں گرم ہوئیں۔ ابن
زبیر نے اپنی ماں اسماء بنت ابی بکر صدیق سے پوچھا ماں نے بتایا کہ میں نے تجھے متعہ سے

جناب امیرؑ کا ثلاثہ کی بیعت و سیرت سے انکار

ثبوت ملاحظہ ہو کتب اہل سنت سے

۱۔ البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۴۶ جلد ۷ ذکر شوریٰ ۲۔ شرح فقہ اکبر صفحہ ۶۶ ۳۔ عقد الفرید صفحہ ۲۱۳ جلد ۲ ذکر شوریٰ
۴۔ تاریخ ابو الفداء صفحہ ۱۶۶ ذکر مقتل عمر ۵۔ تاریخ یعقوبی صفحہ ۱۵۲ جلد ۲ ذکر شوریٰ ۶۔ شرح ابن الحدید صفحہ ۹۳ جلد ۱ صفحہ ۹۲ جلد ۲
۷۔ تاریخ خمیس صفحہ ۲۵۵ جلد ۲ شوریٰ ۸۔ تاریخ طبری صفحہ ۲۹۳ جلد ۵ سنہ ۲۳ھ ۹۔ تاریخ کامل صفحہ ۳۵ جلد ۳
۱۰۔ تاریخ حبیب السیر جزو ۴ جلد ۲ ذکر شوریٰ ۱۱۔ تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۵۲ ذکر عثمان ۱۲۔ ابن خلدون صفحہ ۱۲۶
۱۳۔ الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۲۵ جلد ۱ ۱۴۔ ریاض النضرہ صفحہ ۶۸ جلد ۲ صواعق محرقہ صفحہ ۶۲

البدایہ النہایہ کی عبارت ملاحظہ ہو

قال قم یا علی فوقف تحت المنبر واخذ عبد الرحمٰن بیدہ وقال ھل انت مبایعی
علی کتاب اللہ وسنۃ نبیہ وفعل ابی بکر وعمر فقال اللّٰھم لا

ترجمہ: عبد الرحمٰن اہل مدینہ سے مشورہ کے بعد مسجد نبوی میں آیا اور مسلمانوں کو جمع کیا، اور جناب امیرؑ سے کہا کہ اس شرط پر ہم
آپ کی بیعت کرتے ہیں کہ کتاب و سنت اور سیرت ابوبکر و عمر کے مطابق حکم فرمائیں، آنجناب نے سیرت شیخین پر چلنے سے انکار کر دیا

نوٹ: ارباب انصاف! اہلسنت دوستوں کی پندرہ عدد کتب گواہ ہیں کہ حضرت علیؑ نے ثلاثہ
کی حکومت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا، کیونکہ وہ تینوں ہی چور دروازے سے حکومت پر قابض ہوئے اور
آنجناب ان کے زمانہ میں گوشہ نشینی کی زندگی بسر کر رہے تھے اور اہل سنت نے جو بیعت والا چکمہ بنایا ہوا ہے، بالکل غلط
اور جھوٹ ہے جناب امیرؑ نے ان کی کسی قسم کی بھی بیعت نہیں فرمائی۔ اگر جناب امیرؑ حکومت ثلاثہ کے موافق ہوتے تو یقیناً آپ
محکمہ عدالت یا محکمہ قرآن، یا محکمہ مال وغیرہ میں دخیل ہوتے لہٰذا ثلاثہ میں آپ کا حکومت سے بائیکاٹ رکھنا اس بات کا ثبوت
ہے، کہ آنجناب ان کو ظالم اور غاصب سمجھتے تھے، البتہ کچھ شرعی مسائل میں جب حکام وقت اپنی کم علمی کی وجہ سے عاجز ہو جاتے
تھے، تو مجبوراً جناب امیرؑ سے راہبری حاصل کرتے تھے۔ مولوی نافع جھنگوی نے جو کتاب رحماء کا تیرا حصہ عثمانی لکھا
ہے اس میں کذب، دغا، فریب، خاوند اخانا کا جلوہ نظر آتا ہے ہم اس کتاب کے ہر پہلو پر تبصرہ کرتے لیکن ہمیں اپنے رسالہ کا
اختصار مقصود ہے اس لیے اب ہم قلم کو روک رہے ہیں، اگر خدا نے توفیق دی تو مذمت بنو امیہ اور ابطال
خلافت معاویہ و یزید پر ایک کتاب لکھیں گے اس میں بنو امیہ، بنو مروان، بنو زرقا کے پول کھول لیں گے۔ اور ہم
کتاب کے قارئین سے میں اپنے لیے خصوصی دعائے خیر کی خواہش رکھتا ہوں۔

آخری گزارش

عثمان اموی کا معاذ اللہ داماد نبی ہونا اس مسئلہ پر ہمارے وہابی دوستوں نے اس زمانہ میں زیادہ زور دیا ہے اور ان کی کئی عدد کتابوں کے ابواب نیز کئی عدد رسالے اور کتابچے اور اشتہار ہمارے دعویٰ کا ٹھوس ثبوت ہیں اور اس مسئلہ کی تبلیغ میں وہابیوں کے مخاطب شیعہ حضرات ہیں۔ بندہ نے اس رسالہ میں شیعوں کے عقیدہ کی ترجمانی کی ہے اور اپنی طرف سے خدا گواہ ہے میں نے کوئی زٹل قافیہ اس رسالہ میں پیش نہیں کیا۔

بلکہ قدم قدم پر عثمان اموی کی دامادی کی تردید کے لیئے اہل سنت کی کتابوں کے ثبوت دیئے ہیں اور کسی مسلمان بھائی کا دل دکھانے کی کوشش نہیں کی بلکہ نرم انداز میں جو کچھ تاریخ اسلام میں موجود ہے۔

اسے ارباب انصاف کے سامنے پیش کیا ہے اور وہابی دوستوں کو دعوت فکر دی ہے اور وہابی اہل حدیث جس طرح شیعوں کی کتابوں سے آزادی کے ساتھ ہر قسم کی عبارت شیعوں کے خلاف پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح بندہ نے بھی بغیر کسی

تقیہ اور رڈر کے پوری ذمہ داری کے ساتھ عثمان اموی کی دامادی کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیئے اہل سنت کی کتابوں سے ہر قسم کی عبارہ پیش کی ہے۔

بقول مولوی عبدالرشید جھنگوی کے اشتہار کے۔

؎ اک حقیقت ہے جو ہونا چاہتی ہے آشکار

مدعا میرا کسی کی آبرو ریزی نہیں

اگر وہابی دوست اس رسالہ کے بارے یہ شور مچائیں کہ یہ دیکھو بزرگان کے بارے میں لکھ دیا ہتک ہو گئی۔ توہین ہو گی یہ کاروائی ان کی بے انصافی ہے اپنی کتابیں کھول کر دیکھیں جو کچھ میں نے لکھا ہے ہر بات کا ان کو اپنی کتابوں سے ثبوت ملے گا اگر وہابی دوستوں نے حکومت وقت یا عام لوگوں کو میرے خلاف بھڑکایا اور مجھے کسی قسم کی اذیت پہنچائی تو میری فریاد اللہ پاک کی عدالت عالیہ میں ہے۔

قل حسبی اللہ ومن یتوکل علی اللہ وھو حسبہ

میں اس دنیا فانی میں چالیس برس تک تقریباً زندہ رہ چکا ہوں اور اس کے بعد بھی موت اور زندگی میرے اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

ماکشتی در آب انداختیم ہرچہ بادا باد

میں نے کشتی پانی میں ڈال دی ہے جو ہو گا وہ دیکھا جائے گا۔

یا صاحب الزمان ادرکنی :

وکیل آل محمد غلام حسین نجفی سرپرست ادارہ تبلیغ اسلام
ماڈل ٹاؤن لاہور

نوٹ :

اس کتاب کا مسودہ ۱۱ رجنوری سنہ ۱۹۸۲ء کو پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

مومنین حضرات

مسئلہ ماتم ہو یا مسئلہ خلافت، کسی بھی نوع کا کوئی
حوالہ معلوم کرنا ہو تو جوابی خط لکھیں فوراً جواب دیا جائے گا۔۔۔
اس کے علاوہ جہاں کہیں مذہب شیعہ پر حملہ ہو۔ کوئی مولوی
[illegible] تنگ کرے، تحریراً تقریراً جس قسم کی ضرورت پیش آئے
فوراً رجوع کریں انشاءاللہ فوراً عملی اقدام کر کے آپ کو مطمئن
کیا جائے گا۔

پتہ

حجۃ الاسلام مولانا غلام حسینؒ صاحب قبلہ نجفی
سرپرست شعبہ تبلیغ و مدرس مدرسہ
جامع المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور